تیسیر القرآن

قرآنِ مجید کا نہایت آسان ترجمہ

مع

تشریحی فوائد

جلد اول

از سورۂ فاتحہ تا سورۂ بنی اسرائیل

از

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظ جی بارڈولی

استاذ: جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

ناشر

نورانی مکاتب

تفصیلات

نام کتاب:............ تیسیر القرآن، قرآن مجید کا آسان ترین ترجمہ (جلد اول)

مترجم:............... مفتی محمود صاحب بارڈولی دامت برکاتہم

صفحات:... ... ...۶۱۵

ناشر:.................. ...... نورانی مکاتب

WWW.NOORANI MAKATIB.COM

ملنے کے پتے

مولانا یوسف صاحب بھانا، محمودنگر، ڈابھیل۔ 98240,96267

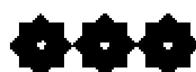
Email id: yusuf_bhana@hotmail.com

ادارۃ الصدیق ڈابھیل، گجرات۔ 99133,19190 \ 99048,86188

جامعہ دارالاحسان، بارڈولی، سورت، گجرات

جامعہ دارالاحسان، تواپور، نندوربار، مہاراشٹر

صفحہ	فہرست مضامین	نمبر شمار



پیش لفظ

الحمدللّٰہ الرحمن الذي أنزل القرآن، والصلوۃ والسلام علی سیدنامحمد خاتم النبیین الذي علمنا القرآن، وعلی اٰلہ وصحبہ وعلی من تبعھم الناشرین القرآن لفظاًومعنی۔

أما بعد: اس ربِّ کریم کا ہم شکر ادا کر ہی نہیں سکتے، انعامات کی ایسی موسلا دھار بارش! کہ کس منہ سے اور کونسی نعمت کے لیے شکر کیا جائے سمجھ سے بالاتر ہے؛ لیکن میرے رب کا بہت ہی بڑا فضل اور انعام یہ ہوا کہ ربِّ کریم نے اِس بندۂ نااہل سے اپنے کلامِ پاک کے ترجمہ کا کام لیا۔

یوں تو اردو زبان میں قرآنِ کریم کے متعدد تراجم ہیں اور سبھی ماشاء اللہ! مفید ہیں؛ اس کے باوجود بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ ایک ترجمہ بالکل سہل اور سلیس اردو زبان میں ہونا چاہیے؛ چنانچہ اس ربِّ کریم کی اعانت اور مدد مانگتے ہوئے اس کام کو حرمِ مکہ سے شروع کر دیا۔

چوں کہ تدریس کے شروع زمانے؛ بلکہ سالِ اول سے بحمد اللہ! قرآن کے معانی ومطالب پڑھانے کا سلسلہ جاری ہے اور جلالین کا سبق بھی، نیز عوام میں بھی درسِ قرآن کا سلسلہ چل رہا ہے ان ذمے داریوں نے کافی ہمت افزائی کی اور الحمد للہ! ان سالوں کے درمیان اردو، عربی تفاسیر اور اردو تراجم دیکھنے کا موقع ملتا رہا؛ خصوصاً ترجمۂ شیخ الہند، کشف الرحمن (سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ) معارف القرآن، اور ابھی ماضی قریب میں آسان ترجمۂ قرآن (مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم) سے بھی استفادہ کیا اور لغات القرآن (مولانا عبد الرشید نعمانی، مولانا عبد الدائم الجلالی) اور مفردات القرآن للراغب اصفہانی کو بار بار دیکھنے کا موقع ملا۔

ہمت بڑھنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ طلبہ کے درمیان ترجمہ کافی مقبول رہا؛ چنانچہ طلبہ اس ترجمہ کو کاپیوں میں بھی نقل کرتے اور بعض طلبہ تو سالہائے گذشتہ کی کاپی لے کر سبق میں آتے اور گذشتہ اور موجودہ سبق کا مقابلہ کر کے جو چیز زائد سنی جاتی اسے نوٹ کر لیتے۔ شاید یہی سبب ہے کہ میں نے اس ترجمہ کے حاشیہ پر ایک ہی آیت کے دو، تین ترجمے کیے ہیں؛ تا کہ مجھ جیسے کمزور حضرات بھی اس کو آسانی سے سمجھ سکیں۔

بتوفیقِ الٰہی کافی سالوں کے بعد اس ترجمہ کو شائع کرنے کی میں نے ہمت کر ہی لی اور الحمد للہ! اس میں مستقل لگ گیا، رفتہ رفتہ کام ہوتا رہا؛ یہاں تک کہ امسال یہ پایۂ تکمیل کو پہنچا اور طباعت کے لیے روانہ کیا جارہا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر کام کی نوعیت بھی قارئین کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔

کام کی نوعیت

(۱) بین القوسین کی عبارت آیت کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے ہے، کسی جگہ قرآنی لفظ کا دوسرا ترجمہ ہے، نیز بہت سارے مقامات پر حاشیہ میں دوسرا ترجمہ نقل کر دیا گیا ہے۔

(۲) مختلف تفاسیر میں سے راجح کو ترجیح دی گئی ہے۔

(۳) ایک لفظ کے متعدد معانی میں سے ایک کی تعیین میں سیاق وسباق کی رعایت کی گئی ہے۔

(۴) ایک لفظ کا الگ الگ آیت میں الگ الگ ترجمہ اس کے مختلف معانی ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے؛ تاکہ سب معانی قاری کے سامنے آجائے۔ نیز اس بات کا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ ضمائر کے مراجع راجح قول کے اعتبار سے واضح کیے جائے؛ تاکہ مرادِ باری تعالیٰ کو سمجھنا سہل اور آسان ہو جائے۔

(۵) تعظیم کے خاطر اللہ تعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے؛ البتہ بعض جگہ توحیدِ خالص کی اہم ضرورت کے پیشِ نظر واحد کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۶) ترجمہ لفظی نہیں ہے؛ بلکہ تشریحی، تفہیمی اور توضیحی ہے؛ تاکہ آیت کا ترجمہ پڑھتے ہی مفہوم سمجھ میں آجائے، اسی وجہ سے بعض مقامات پر قوس کی عبارت طویل ہو گئی ہے۔

(۷) چوں کہ اکابر کے ترجمہ کے ساتھ موافقت کی بھرپور کوشش کی گئی ہے؛ اس لیے جہاں کہیں نیا ترجمہ نظر آئے وہ اکابر میں سے کسی کے ترجمہ کے ساتھ ضرور موافقت کرتا ہوگا۔

(۸) ہر سورت کے شروع میں سورت کی وجہِ تسمیہ، اس کی کوئی منقول فضیلت، یا آپ ﷺ سے کسی نماز کے موقع پر اس کو پڑھنا ثابت ہو تو اس کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔

(۹) سورتوں کے فضائل اور مسنون قرآت کے لیے حسب ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے: [۱] التذكار في أفضل الأذكار (امام ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر انصاری قرطبیؒ)۔

[۲] فضائلِ حفاظ القرآن (قاری محمد طاہر رحیمی مدنی)۔

[۳] رسالہ مسنون قراۃ (محدث ومقری زین العابدین اعظمیؒ)۔

[۴] آثار السنن۔

(۱۰) سورتوں کی ترتیب نزولی کے نمبر کے لیے ''دکتور سیف بن راشد الجابری'' کی کتاب ''مقاصد أسماء سور القرآن الكريم'' پر اعتماد کیا گیا ہے۔

اِس ترجمہ میں ایک خاص قابلِ لحاظ امر یہ ہے کہ بندہ نے ''ملاوی'' کے اسفار کے موقع پر مستورات کے سامنے اور عوام کے درمیان قرآنِ کریم میں آئے ہوئے خواتین کے واقعات کو تفصیل سے بیان کیا تھا جو اب تک نو جلدوں میں آچکے ہیں؛ لہذا جہاں کہیں بھی قرآن میں کسی خاتون کا کوئی قصہ آیا تو میں نے اس قصہ کی تفصیل بیانات کی جلد نمبر بتلا کر اس کے حوالے کر دی ہے۔

نیز بفضلہ تعالیٰ بہت سارے ایسے مقامات جن کا تذکرہ قرآنِ کریم میں آیا ہے بندے کو ان کے دیکھنے کا موقع نصیب ہوا ہے اور کتابوں کی شکل میں وہ سفر نامے شائع بھی ہوئے ہیں؛ لہذا قرآن میں جس جگہ ان مقامات کا تذکرہ آیا ہے میں نے ان کی تفصیل کو اپنے سفر نامے — جو ''دیکھی ہوئی دنیا'' کے نام سے شائع ہوئے اور اب تک چار جلدوں میں تیار ہو کر اس کا کافی حصہ شائع بھی ہو چکا ہے — کے حوالے کر دی ہے۔

اخیر میں اہلِ علم قارئین سے ایک اہم گزارش یہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں میں موجود ترجمۂ قرآن کا یہ پہلا ایڈیشن ہے، ترجمے یا طباعت کی کوئی غلطی ہوگی تو دوسرے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر لی جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ! اس لیے ایسی کوئی قابلِ اصلاح چیز نظر سے گذرے تو ضرور مطلع فرمائیں، نیز عوامی حلقوں میں عمومی بیانات کرنے کی وجہ سے بندے کی اردو بھی بہت بلند اور معیاری نہیں رہی ہے، اگر تعبیر کی کوئی فروگذاشت ہو تو بھی اطلاع فرمائیں بندہ تہہِ دل سے ممنون و مشکور ہوگا۔

اس موقع پر میں اپنے ان تمام عزیزوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے اس کاوش میں میری بھرپور مدد کی، جی تو یہ چاہتا تھا کہ ان تمام کا ناموں کے ساتھ ذکر کروں؛ لیکن ان کے اصرارِ عدمِ ذکر کو مقدم رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا وآخرت میں ہر قسم کی نعمتیں، لذتیں اور راحتیں عطا فرمائے اور اپنی شایانِ شان بدلہ عطا فرمائے، اِس کاوش کو ہدایت کا اور لوگوں کے فائدے کا اور اپنی رضا وخوشنودی کا سبب بنائے، آمین۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

فقط والسلام

(مفتی) محمود حافظ جی، بارڈولی

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، سملک

مورخہ: ۳/ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

مطابق

۲۶/ اگست ۲۰۱۷ء

مقدمہ

علومِ قرآن کے متعلق چند ضروری باتیں

افادات: سیدی ومرشدی واستاذی حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ

نوٹ: قرآنِ مجید کی متعدد تفاسیر میں اور الگ سے بہت سارے مضامین علومِ تفسیر کے عنوان سے موجود ہیں، یہاں حضرتؒ کی چند باتیں بطورِ تبرک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

خطِّ عروض اور خطِّ قرآن توفیقی ہیں

بندہ (جامع ومرتب) نے دریافت کیا کہ عربی رسم الخط میں فعل کے صیغۂ جمع مذکر کے آگے الف لکھا جاتا ہے، قرآنِ حکیم کی آیت ''وما کنت تتلوا من قبله الخ'' میں تتلوا کے صیغۂ جمع نہ ہونے کے باوجود اس کے آگے الف ہے ایسا کیوں ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: کوئی بات نہیں ''**الخطان لا یقاسان: خط العروض وخط القرآن**'' یعنی خطِ عروض اور خطِ قرآن کو قیاس نہیں کیا جاسکتا؛ اس لیے کہ یہ توفیقی ہے، قیاسی نہیں۔ (ملفوظات فقیہ الامت: ۱/ ۳۸)

نتیجہ: قرآنِ مجید کو جہاں بھی لکھیں تو قواعدِ رسم کی پابندی کرکے لکھیں۔

قرآنِ پاک کے بعض الفاظ پر غرابت کا اشکال

فرمایا کہ: ایک عالم سے کسی معترض نے کہا کہ: قرآنِ پاک میں تین لفظ ایسے ہیں جو کلامِ عرب میں مستعمل نہیں؛ یعنی غریب ہیں۔ جن کی وجہ سے قرآنِ پاک کے فصاحت وبلاغت کے اعلیٰ معیار پر ہونے میں کلام ہے۔ اول: ہزو۔ حق تعالیٰ کے قول ''**اتخذنا هزوا**'' میں۔ دوم: کبار۔ حق تعالیٰ کے قول ''**ومکروا مکرا کبارا**'' میں۔ سوم: عجاب، اللہ کے ارشاد ''**وقال الکافرون هذا شیئ عجاب**'' میں۔ انھوں نے فرمایا کہ: یہ الفاظ عرب میں متروک الاستعمال نہیں، قصور آپ کے تتبع (تلاش کرنے) کا ہے۔ اس کے بعد ایک دیہاتی عربی بوڑھے کو بلایا جو شہر سے دور رہتا تھا، اس سے کہا: اجلس۔ وہ بیٹھ گیا، پھر کہا: قم۔ وہ کھڑا ہوگیا، پھر کہا: اجلس۔ وہ بیٹھ گیا، پھر کہا: قم۔ وہ کھڑا ہو

گیا، اسی طرح تیسری مرتبہ ہوا، چوتھی مرتبہ وہ بوڑھا بولا: ”**اتتخذنی هزوا،انی شیخ کبار،ان هذا لشیء عجاب**“ یعنی کیا آپ میرا مذاق بناتے ہیں؟ میں بہت بوڑھا آدمی ہوں، آپ کا میرے ساتھ یہ سلوک عجیب بات ہے۔ اس کے بعد ان عالم صاحب نے اس معترض سے کہا کہ: دیکھیے! یہ بوڑھا دیہات میں رہتا ہے، شہری زبان سے اس کو کوئی واسطہ نہیں، یہ رسالہ، اخبار وغیرہ کچھ نہیں دیکھتا کہ ان میں دیکھ کر یہ الفاظ بول دیے ہوں، اس سے ظاہر ہوا کہ قصور آپ کی تلاش کا ہے جس کی وجہ سے ان الفاظ کو غریب کہتے ہو۔ ہم الزام ان کو دیتے تھے، قصور اپنا نکل آیا۔ (ملفوظات فقیہ الامت: ۴، ص: ۳۲)

تفسیر و تأویل

ارشاد فرمایا کہ: تفسیر کے معنیٰ ”مرادِ خداوندی کو واضح کرنا“ ہے اور اس کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں:

اول یہ کہ لفظ کے حقیقی معنیٰ مراد لیے جائیں یا مجازِ متعارف سے خروج نہ ہو۔

دوم یہ کہ اس معنیٰ کو شاہدانِ وحی (حضرات صحابۂ کرامؓ) کے قول سے مؤید کرنا۔

سوم یہ کہ نصوصِ شرعیہ ظاہرہ کا اس معنیٰ کے خلاف نہ ہونا۔

اگر یہ تینوں چیزیں ہوں تو تفسیر تفسیر ہے؛ ورنہ کوئی ایک فوت ہو جائیں تو تاویلِ قریب ہے، دو فوت ہو جائیں تو تاویلِ بعید ہے، اور تینوں فوت ہو جائیں تو تحریف ہے۔ تفسیر عزیزی میں ایسا ہی لکھا ہے۔

جو بات اللہ کی نہیں اس کو اللہ کی بات بتلانا۔

جو شخص کوئی حکم کرے اور کہے کہ اللہ کا حکم ہے اور حقیقتاً وہ اللہ کا حکم نہ ہو؛ بلکہ اس نے غلط حکم کو اللہ کا حکم بتایا ہو تو اس نے کفر کیا۔

قرآن میں رحمت کا تذکرہ زیادہ ہے یا قہر کا؟

سوال: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اپنے قہر کا ذکر زیادہ فرمایا ہے یا رحمت کا؟ مجھے ایسا

محسوس ہوتا ہے کہ اپنے غضب کا ذکر زیادہ فرمایا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایسا نہیں ہے؛ بلکہ رحمت کے وعدے اور بشارتیں زیادہ ہیں، عذاب وغضب کے لیے تو نافرمانی کی قید ہے اور ثواب ورحمت کے لیے اعمالِ صالحہ کی قید نہیں، مثلاً معصوم بچے کچھ کیے بغیر ہی بخشے جائیں گے۔ فقط واللہ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۴/۲/۹۰ھ۔

عدمِ ذکر ذکرِ عدم کو مستلزم نہیں

سوال: مؤمن ہونے کے لیے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول دونوں ضروری ہیں، اللہ و رسول میں سے اگر کسی ایک پر بھی ایمان نہ لائے تو مؤمن نہیں ہوسکتا؛ لیکن آیت: ''ان الذین امنوا والذین ھادوا الخ'' میں ایمان بالرسول کا کہیں ذکر نہیں، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان بالرسول ضروری نہیں، اگر ضروری ہے تو عدمِ ذکر کی وجہ تحریر فرمائی جائے؟

الجواب: ایمان بالرسول کے ساتھ ایمان بالملائکہ اور ایمان بالکتب بھی ضروری ہے، نیز ایمان بالقدر بھی ضروری ہے؛ لیکن ہر آیت میں تمام چیزوں کو بیان نہیں کیا گیا، موقع اور محل کے لحاظ سے کہیں تمام چیزوں کا ذکر کردیا گیا، کہیں بعض کا، اسی طرح یہاں بھی بعض کے بیان پر اکتفا کیا گیا، جس کی حکمت بیان کی جاسکتی ہے، مثلاً: یہ کہ جتنے فرقے اس آیت میں بیان کیے گئے ہیں وہ سب ایمان بالرسول رکھتے تھے، یہود ونصاریٰ کا حال تو ظاہر ہے، صابئین کے متعلق بھی ایک قول یہی ہے۔

جس طرح عدمِ ذکر سے ایمان بالکتب، ایمان بالملائکہ، ایمان بالقدر کی ضرورت کی نفی کرنا صحیح نہیں اسی طرح ایمان بالرسول کی ضرورت کی نفی کرنا بھی درست نہیں۔

ایک کلیہ یاد رکھیے کہ عدمِ ذکر، ذکرِ عدم کو مستلزم نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

تفسیر قرآن ذاتی مطالعہ سے

سوال: کیا تعلیم یافتہ مسلمان مرد جس کو اردو، انگریزی، ہندی اور تھوڑا بہت عربی سے تعلق ہو وہ آدمی تفسیر قرآن کو بیان کرسکتا ہے یا نہیں؟ جیسے بیان القرآن یا ابن کثیر، مظہری وغیرہ؛ یعنی دیکھ

کر اپنے اہل وعیال کو یا مسجد میں چند آدمیوں کو پڑھ کر سنا سکتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح درسِ قرآن وغیرہ کے لیے کیا عالم ہونا شرط ہے، یا تعلیم یافتہ مرد بھی کر سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

قرآنِ پاک کا ترجمہ یا تفسیر وہ شخص بیان کرے جس نے ترجمہ یا تفسیر استاذ سے حاصل کیا ہو، محض اپنے ذاتی مطالعہ سے قرآنِ کریم کی تفسیر کو حاصل کرنا اور پھر بیان کرنا مناسب نہیں: (۱) قرآنِ کریم کو دیگر کتب کی طرح نہ سمجھیں، اس کی شان بہت بلند ہے، اس کے لیے بہت سے علوم کی ضرورت ہے (۲) جو حضرات ذاتی مطالعہ سے اس کو سمجھتے اور سمجھاتے ہیں وہ بہت سی غلطیوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور دوسروں کو مبتلا کرتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایک آیت پر اشکال وجواب

''ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا'' بعض مفسرین نے تو اس آیت کا مطلب یہ بتایا کہ آیت میں اختلاف سے مراد اختلاف فی البلاغۃ ہے مطلب یہ ہے کہ مکمل قرآنِ پاک فصاحت وبلاغت کے اعلیٰ معیار پر ہے، ایسا اختلاف نہیں کہ بعض اعلیٰ معیار پر ہو اور بعض اعلیٰ معیار پر نہ ہو، بخلاف غیر اللہ کے کہ اس کا کلام فصاحت وبلاغت کے ایک معیار پر نہیں ہوتا۔ اگر قرآن پاک غیر اللہ کا کلام ہوتا اور اس کی نسبت وہ غیر اللہ، حق تعالیٰ شانہ کی طرف کرتا اور اس کو کلامِ الٰہی بتلاتا تو اس میں کثیر تناقض ہوتا؛ اس لیے کہ غیر کلامِ الٰہی کو کلامِ الٰہی بتلانے والے کلام کے لیے تناقض لازم ہے؛ تاکہ اس کے کلام میں تناقض دیکھ کر لوگ کلامِ الٰہی اور غیر کلامِ الٰہی میں تمیز پیدا کر سکیں۔ (ملفوظات فقیہ الامت:۲، ص:۳۶)

قرآن میں تدبّر

جو شخص جس قدر زیادہ تدبر کے ساتھ عظمتِ قرآنِ کریم کا لحاظ کرتے ہوئے تلاوت کرے گا اسی قدر زیادہ ثواب پائے گا۔ تدبّر کے لیے صرفی صیغوں اور نحوی ترکیبوں کا ذہن میں آنا ضروری نہیں؛ بلکہ کلام اور متکلم کی جلالتِ شان اور آیاتِ رحمت وآیاتِ عذاب پر رجا وخوف اور اوامر ونواہی

پر عزمِ عمل واجتناب وغیرہ اثرات کا پیدا ہونا تدبر کا ثمرہ ہے۔

ایک بڑا زبردست عالم بھی اگر بے دھیانی سے تلاوت کرتا ہے تو وہ ان ثمرات سے خالی رہتا ہے، صَرف ونحو سے ناواقف آدمی اگر دھیان سے تلاوت کرتا ہے تو اس کے قلب میں بھی رقت پیدا ہوتی ہے اور ایمان قوی ہوتا ہے۔ عالم اگر دھیان سے کام لے تو اس کے لیے زیادہ موقع ہے، اس کا درجہ ہی بلند ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ علم۔

قرآنِ کریم کی آیتوں کی مقدار میں اختلاف کی ایک وجہ

حضورِ اکرم ﷺ راس الآیۃ کو بتلانے کے لیے رؤوسِ آیات پر وقف فرماتے تھے، محلِ آیات کو بتلانے کے بعد وصل کرتے تھے تو سامع کو خیال ہوتا کہ جہاں وقف کیا تھا وہ فاصلہ (یعنی راس الآیۃ) نہیں ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی، ص: ۱۴۶)

لہٰذا وقف ووصل کی تعیین کے سلسلے میں سامعین میں سے جس کسی نے اپنے ذوق وفہم سے جو سمجھا تھا اسی کو بیان کیا اسی کے نتیجے میں قرآنی آیتوں کی تعداد شماری میں اختلاف ہو گیا۔

وکیل کا لفظ

"وکیل" کس کو کہتے ہیں! اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کر دیا جائے اور دل سے پورا بھروسہ رکھے کہ میرا حقیقی کارساز وہی ہے جس طرح چاہے وہ کام بنادے، ظاہری اسباب مؤثرِ حقیقی نہیں ہیں۔

فرشتوں ہی کو سجدہ کا حکم کیوں؟

اللہ نے جب فرشتوں کو حضرت آدمؑ کے سامنے سجدہ کا حکم دیا تو اس حکم میں ابلیس بھی شامل تھا؛ البتہ آیتِ کریمہ میں سجدہ کے حکم کے لیے جو ملائکہ کی تخصیص ہے وہ ان کی شرافت کی وجہ سے ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ جب کسی کی تعظیم کے لیے حکم کیا جاتا ہے تو بڑوں کو خطاب کیا جاتا ہے، چھوٹے تبعاً اس میں داخل ہو جاتے ہیں اور چھوٹے اپنے آپ کو خود بہ خود مامور سمجھتے ہیں چاہے چھوٹوں کو خصوصیت

سے خطاب نہ کیا جائے۔

قرآن میں یہود ونصاریٰ کی باتیں

یہود ونصاریٰ کی کتابوں میں جو چیزیں قرآن وحدیث کے خلاف ہیں، ان کو تفسیرِ قرآن کے لیے بطورِ تائید پیش کرنا درست نہیں؛ بلکہ گمراہی ہے اور جو چیزیں خلاف نہیں ہیں ان کو پیش کرنے میں مضائقہ نہیں۔

سورة الفاتحة

(المكية)

اياتها: ۷۔

ركوعاتها: ۱۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک قول کے مطابق سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات کے نزول کے موقع پر بسم اللہ کا نزول ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب استاذ بچے سے کہتا ہے پڑھو ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پھر بچہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بچے کے لیے اور معلم اور اس کے والدین کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ

اس سورت میں سات آیتیں ہیں، مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی مکمل پہلی سورت ہے اور کہا جاتا ہے کہ: دوسری مرتبہ مدینۂ منورہ میں بھی اس کا نزول ہوا، یہ اس کی شرافت اور عظمت کی دلیل ہے۔ سورۂ مدثر کے بعد اور سورۂ لہب سے پہلے پانچ (۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس کو سورۂ فاتحہ کہتے ہیں، موجودہ ترتیب مصاحف میں قرآنِ مجید اسی سے شروع ہوتا ہے اور اس کو ''سورۃ الحمد'' بھی کہتے ہیں، اس کے شروع میں لفظ ''الحمد'' ہے۔

خود باری تعالیٰ نے اس کو ''سبع مثانی'' اور ''قرآنِ عظیم'' فرمایا **وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ﴿۸۷﴾** (الحجر)

ترجمہ: اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم کو سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور (ان سات آیات کو) عظمت والا قرآن (بھی کہا جا سکتا ہو) دے رکھا ہے۔

یہ سورت نماز کی ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہے اور وظیفے کے طور پر بار بار اس کو پڑھا جاتا ہے، اور اس چھوٹی سی سورت کو ''قرآنِ عظیم'' یعنی بڑا قرآن درجہ کے اعتبار سے فرمایا گیا۔ قرآن کے جملہ مقاصد کے بیان کی جامع یہ سورت ہے۔

اسی طرح اس سورت کو ''ام القرآن'' بھی کہا گیا ہے؛ یعنی قرآن کے تمام علوم کا اجمالی نقشہ اس سورت میں موجود ہے۔

سورۃ الحمد بھی نام ہے، اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے اسما اور صفات کے ذریعے ثنا اور بزرگی بیان کی گئی ہے اور حمد بھی کی گئی ہے۔

سورۃ الشافیہ، الشفاء، اساس القرآن، سورۃ الصلوۃ یہ سب نام بھی ہیں۔

مکمل نازل ہونے والی پہلی سورت "سورۃ فاتحہ" بتلائی جاتی ہے۔

حدیث شریف کا خلاصہ: آسمان کا ایک خاص دروازہ کھولا گیا جو پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا اور اس سے ایک ایسا فرشتہ اترا جو کبھی زمین پر نہیں اترا تھا، اس فرشتے نے نبی کریم ﷺ کو سلام پیش کیا اور عرض کیا کہ: آپ ایسے دو نوروں کی خوش خبری سن لیجیے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے: ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرا سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں، اور ان میں جتنی دعائیں ہیں وہ سب قبول ہوں گی۔

اور نور کا مطلب ہے یہ دونوں قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے آگے آگے چلیں گی۔

حدیث شریف سے سورۃ فاتحہ کا ایک عمل: ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا تھا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا، اس کی ترتیب یہ ہوئی: ہر مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر منہ میں تھوک جمع کر کے بچھو کی کاٹی ہوئی جگہ پر تھوک لے جاتے (یعنی لگا دیتے) اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرما دی، اس پر تیس بکریاں بھی مل گئیں، خود نبی کریم ﷺ نے اس کی تصویب فرمائی۔

جس گھر میں کسی شخص نے سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو پڑھ لیا اس گھر کے تمام افراد کو پورا دن کسی انسان یا جن کی بری نظر نہیں لگ سکتی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ
اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ﴿۶﴾ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

سورۃ الفاتحة

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے لائق ہیں جو تمام عالموں کو پالنے والے ہیں ﴿۱﴾ جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ (جو اللہ تعالیٰ) بدلے کے دن کے مالک ہیں ﴿۳﴾ (اے اللہ!) ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور ہم آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں ﴿۴﴾ آپ ہم کو سیدھے راستے پر چلائیے ﴿۵﴾ ایسے لوگوں کے (سیدھے) راستے پر جن پر آپ نے (اپنا) انعام (یعنی فضل) فرمایا ہے ﴿۶﴾ (یہ وہ لوگ نہیں) جن پر نہ آپ کا غصہ اترا ہے اور نہ بھٹکے ہوئے ہیں ﴿۷﴾

آمین (اے اللہ! اس دعا کو قبول فرمالیجیے)

سورة البقرة

(المدنية)

آياتها: ٢٨٦ـ

ركوعاتها: ٤٠ـ

سورۂ بقرہ

یہ سورت مدنی ہے، اس میں دو سو چھیاسی (۲۸۶) آیتیں ہیں، مدینہ میں نازل ہونے والی اول سورت ہے۔ سورۂ مطففین کے بعد اور سورۂ انفال سے پہلے ستاسی (۸۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

"بقرہ" عربی زبان میں گائے بیل کو کہتے ہیں، اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے گائے کا ایک عجیب وغریب واقعہ بیان فرمایا ہے۔

فوائد: (۱) جس گھر میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگ جاتا ہے، اگر دن میں پڑھی جائے تو تین دن تک شیطان گھر میں نہیں آتا اور رات میں پڑھی جائے تو تین رات تک نہیں آتا۔

حضرت ابو امامہ باہلی ﷛ فرماتے ہیں کہ: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قرآنِ کریم کو پڑھا کرو؛ کیوں کہ وہ قیامت کے دن اس کے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا، تم دو روشن سورتیں "سورۂ بقرہ" اور "آلِ عمران" پڑھا کرو؛ کیوں کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن (حاملِ قرآن کے آگے) دو گھرے سیاہ بادلوں یا دو سائبانوں یا صف بستہ پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی، یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی زبردست سفارش کریں گی، سورۂ بقرہ پڑھا کرو؛ کیوں کہ یہ باعثِ برکت ہے اور اس کو چھوڑنا موجبِ حسرت ہے، جادوگر اور سست لوگ اس کے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

(۲) حضرت عبد اللہ ابن مسعود ﷛ نے فرمایا: جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھ لے تو اس رات میں جن اور شیاطین گھر میں نہیں آئیں گے، پڑھنے والے اور اس کے گھر والوں کو کوئی آفت، بیماری، رنج وغم اور ناگوار چیز پیش نہیں آئے گی، اور اگر یہی آیات کسی مجنون پر پڑھ دی جائیں تو افاقہ ہوگا۔ دس آیتوں سے مراد: شروع کی چار آیتیں، پھر آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں "ھم فیھا خالدون" تک اور اخیری تین آیتیں؛ یعنی "للہ ما فی السموات" سے ختمِ سورت تک۔

عبد اللہ ابن مسعود ﷛ کے ایک شاگرد مغیرہ بن سبیع فرماتے ہیں: جس نے ان آیتوں کو

رات کو سوتے وقت پڑھنے کا معمول بنا دیا وہ قرآن کبھی نہیں بھولے گا۔

سورۂ بقرہ کی ایک عجیب خوبی: یہ قرآنِ مجید کی سب سے بڑی سورت ہے، فضیلت کے اعتبار سے سب سے بڑی آیت یعنی آیۃ الکرسی اور مقدار کے اعتبار سے سب سے بڑی آیت یعنی آیتِ مداینہ اسی سورت میں ہے۔ اور نزول کے اعتبار سے سب سے آخری آیت "**واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ**" بھی اسی سورت میں ہے۔

آیۃ الکرسی کی فضیلت: (۱) ایک روایت میں ہے: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے سوائے موت کے دوسری کوئی رکاوٹ نہیں ہے؛ یعنی موت کے فوراً بعد وہ جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

نیز ایک فرض نماز کے بعد تلاوت کرے تو دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

(۲) سوتے وقت بستر پر آیۃ الکرسی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) مقرر کر دیا جاتا ہے اور صبح تک گھر، جان، مال، اولاد سب کی چور اور شیطان اور ڈکیٹوں سے حفاظت کی جاتی ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف ﷺ جب اپنے مکان میں داخل ہوتے تھے تو گھر کے چاروں کونوں میں آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابوداؤد نے اپنی سند کے ذریعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی عاقل، بالغ آدمی دینِ اسلام میں داخل ہوا ہو اور وہ آیۃ الکرسی پڑھے بغیر رات کو سو جایا کرتا ہو۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت: (۱) پانچ وقت کی نماز (۲) سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (۳) اور غیر مشرک کے کبیرہ گناہوں کی بخشش یہ تینوں چیزیں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کو معراج کی رات میں ساتویں آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ کے قریب باری تعالیٰ کی ملاقات کے وقت بطورِ تحفہ کے عطا کی گئی۔

اس سورت کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا گیا جو نبی کریم ﷺ کو عرش کے نیچے والے خصوصی خزانے میں سے عطا کی گئی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ: حضور ﷺ فجر (کی سنت) کی پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کی آیت "قولوا امنا بالله وما انزل الينا" اور دوسری رکعت میں (آلِ عمران کی آیت) "امنا باللّٰہ واشهد بانا مسلمون" پڑھا کرتے تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تم اپنی عورتوں اور اولاد کو بھی یہ آیتیں سکھایا کرو۔

جس نے عشا کی نماز کے بعد ان دونوں آیتوں کو پڑھ لیا (تورات کی عبادت اور تہجد کی نماز کی طرف سے) کافی ہو جائے گا۔

تین رات مسلسل کسی گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جاوے تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں آسکتا۔

دفن کے بعد سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیتیں قبر پر میت کے سرہانے پر اور آخری آیتیں پیر کے قریب کھڑے ہو کر پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ یہ کتاب (یعنی قرآن) ایسی ہے کہ اس میں ذرا برابر شک نہیں ہے، تقویٰ والوں کو راستہ بتلاتی ہے① ﴿۲﴾ وہ (متقی) لوگ وہ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں ﴿۳﴾ اور وہ (متقی) لوگ جو (وحی) تم پر اتاری گئی اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو (وحی) تم سے پہلے اتاری گئی اس پر بھی، اور وہ لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ﴿۴﴾ یہی (متقی) لوگ اپنے رب کی طرف سے صحیح راستے پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں② ﴿۵﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے③ ان کے لیے برابر ہے کہ (اے نبی!) تم ان کو (جہنم کی آگ سے) ڈراؤ④ یا تم ان کو نہ ڈراؤ، وہ (کافر) ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ نے ان (کافروں) کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مُہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (ڈال دیا گیا) ہے اور ان کے لیے (کفر کی سزا میں) بڑا عذاب ہے ﴿۷﴾

---

① تقویٰ کے دو معنی ہیں: ڈرنا اور بچنا، دونوں کو ملانے سے تقویٰ کی تعریف ہو جاتی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے اس سے بچنا''۔ ② اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی یہاں چھ (۶) نشانیاں بیان کی گئیں، ایسے اوصاف والے لوگ فلاح یاب ہوں گے۔ لفظ ''فلاح'' دین، دنیا اور آخرت کی ہر طرح کی بھلائیوں کو شامل ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کفر کی عادت بنالی۔ ④ نبی جو ڈر سناتے ہیں اس میں شفقت ہوتی ہے۔ بہت سے مترجمین اس طرح کے مواقع میں ''ڈر سنانے'' کا ترجمہ بھی کرتے ہیں۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۝۸
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ۝۹ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ۝۱۰ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا
تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۝۱۱ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا
يَشْعُرُوْنَ۝۱۲ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ

اور کچھ لوگ (یعنی منافقین) ایسے (بھی) ہیں جو (نبی ﷺ اور مسلمانوں کے سامنے اپنی زبان سے یہ) کہتے ہیں کہ: ہم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لے آئے؛ حالاں کہ وہ (حقیقت میں دل سے) بالکل ایمان نہیں لائے ہیں ﴿۸﴾ وہ (منافق) لوگ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں① اور (حقیقت میں) خود اپنے آپ ہی کو وہ (منافقین) دھوکا دیتے ہیں② اور ان کو (اس بات کا) احساس نہیں ہے③ ﴿۹﴾ ان (منافقوں) کے دلوں میں بیماری ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ بولنے پر ان کے لیے دردناک عذاب (تیار) ہے ﴿۱۰﴾ اور جب ان (منافقوں) کو کہا جاتا ہے کہ: تم زمین میں فساد مت مچاؤ④، تو وہ (منافقین) کہتے ہیں کہ: ہم تو اصلاح ہی کرتے ہیں ﴿۱۱﴾ (اچھی طرح) سن لو! یقیناً وہ (منافق) لوگ ہی فساد کرنے والے ہیں؛ لیکن وہ (فساد کو فساد) سمجھتے نہیں ہیں ﴿۱۲﴾ اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ: تم لوگوں (یعنی کامل مؤمن صحابہ ؓ) کے ایمان لانے کی طرح ایمان لے آؤ تو وہ (منافقین جواب میں) کہتے ہیں کہ: کیا ہم ایسا ہی ایمان لائیں جیسا (وہ) بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں؟⑤

---

① یعنی دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

② چوں کہ دھوکا کی سزا خود ان کو بھگتنی ہے (اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا؛ لیکن آپ ﷺ اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے سے تعبیر فرمایا ہے، یہ نبی ﷺ اور صحابۂ کرام ؓ کے لیے بڑی اونچی بات ہے۔

③ کہ دھوکا کی سزا دنیا و آخرت میں کیسی خطرناک ہے۔

④ ظاہری ایمان سے لوگوں کو دھوکہ دینا اور مسلمانوں میں انتشار پھیلانا وغیرہ۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہیں (یعنی صحابہ ؓ کی طرح دل سے ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہے) حضرات صحابۂ کرام ؓ کے ایمان کو معیار بنایا گیا یہ ان کے لیے سعادتِ عظمیٰ ہے۔

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَإِذَا
خَلَوْا إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ
يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ
تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾

(دھیان سے) سنو! یقیناً وہی (منافقین خود) بیوقوف ہیں①، لیکن وہ جانتے نہیں② اور (ان منافقوں کا طریقہ یہ ہے کہ) جب وہ (منافقین) ایمان والوں سے ملتے ہیں تو (مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے زبان سے) کہتے ہیں کہ: ہم تو ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ (منافق) تنہائی میں اپنے شیطانوں③ سے ملتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ: ہم تو یقیناً تمھارے ساتھ ہیں④، ہم تو صرف (مسلمانوں کا) مذاق اڑاتے ہیں ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ ان (منافقوں) کے ساتھ مذاق (کا معاملہ) کرتے ہیں⑤ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان (منافقوں) کو ان کی شرارت میں بڑھاتے ہیں⑥ کہ وہ (اپنی شرارت میں) بھٹکتے رہتے ہیں⑦ ﴿۱۵﴾ ان ہی (منافق) لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی کو اپنا لیا، سو (ان منافقوں کو) ان کے کاروبار میں نفع نہیں ہوا اور ان کو صحیح راستہ بھی نصیب نہیں ہوا⑧ ﴿۱۶﴾

---

① حضراتِ صحابہؓ نے ایمان کی خاطر دنیا کا بڑے سے بڑا نقصان گوارہ کیا، اس چیز کو یہ لوگ بیوقوفی سمجھتے ہیں؛ حالاں کہ یہ کامل عقل مندی کی بات ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) سن لو! حقیقت میں وہ منافق خود ہی بیوقوف ہیں، لیکن ان کو (اپنی بیوقوفی کی) خبر نہیں ہے (یعنی دنیوی فانی اغراض کے لیے آخرت کی دائمی راحت چھوڑنا یہ بڑی بیوقوفی ہے، لیکن اتنی آسان بات بھی وہ نہیں جانتے)۔

③ یعنی سرداروں سے جو شیطان جیسے ہیں۔

④ یعنی تمھارے جیسے یہود یا کافر ہی ہیں۔

⑤ (دوسرا) اللہ تعالیٰ ان (منافقین) کی مذاق کا (دنیا و آخرت میں) بدلہ دیتے ہیں۔

⑥ (دوسرا) اور اللہ تعالیٰ ان کو ڈھیل دیتا ہے۔

⑦ یعنی وہ منافقین عقل سے ایسے اندھے ہوگئے ہیں کہ وہ صحیح رائے قائم نہیں کر سکتے۔

⑧ ہر انسان کو پیدائشی طور پر اللہ تعالیٰ فطرتِ ایمان، توحید پر پیدا فرماتے ہیں، اگر انسان اس کو ضائع کردے تو پھر وہ گمراہی پر چلا جاتا ہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَ
تَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ
السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ
الْمَوْتِ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ
مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

ان (منافقوں) کی حالت اس شخص جیسی ہے جس نے آگ روشن کی، پھر جب اس (آگ) نے اس کے آس پاس کی چیزوں کو روشن کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیریوں میں (اس طرح) چھوڑ دیا کہ ان (منافقوں) کو کچھ سمجھ میں نہیں آتا ① ﴿۱۷﴾ (وہ منافقین) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، وہ (منافق گمراہی سے ہدایت کی طرف) واپس نہیں آئیں گے ② ﴿۱۸﴾ یا (ان منافقوں کی مثال ایسی بھی ہے) جیسے کہ آسمان سے بارش زور سے برستی ہو، اس میں اندھیریاں ہوں اور (بادل کے) گرج (کی آواز) ہو اور (بجلی کی) چمک ہو، وہ (منافقین) کڑکے کی آواز سے موت کے ڈر سے اپنی انگلیوں (یعنی پوروں) کو اپنے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو گھیرے میں لے رکھا ہے ﴿۱۹﴾ ایسا لگتا ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لیوے ③، جب بھی وہ (بجلی) ان (منافقوں) کے لیے روشنی کر دیتی ہے تو وہ اس (روشنی) میں چلنے لگتے ہیں اور جب وہ (بجلی) ان (منافقوں) پر اندھیرا کر دیتی ہے تو وہ کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو ان کے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت (یا طاقت) کو ختم کر دیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ کچھ دیکھ پاتے نہیں ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) سو وہ (منافق گمراہی سے) باہر نہیں نکلیں گے۔
③ یعنی ختم کر دیوے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ۝۲۱ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۲۲ وَ اِنْ
كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝۲۳ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ۝۲۴

اے لوگو! تم اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا؛ تاکہ تم (عبادت کے ذریعہ عذاب سے) بچ جاؤ①﴿۲۱﴾ (وہ رب) جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت (بنایا) اور اسی (رب) نے آسمان سے (بارش کا) پانی اتارا، پھر (اسی رب نے) اس (پانی) کے ذریعہ سے تمھارے رزق کے لیے پھل پیدا کیے، سو جب تم (ان سب باتوں کو) جانتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ②﴿۲۲﴾ اور اگر اس (قرآن) کے بارے میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر اتارا تم کو (واقعی) ذرا بھی شک ہو تو اِس (قرآن) جیسی ایک سورت ہی تم بنا کر کے بتا دو، اور (اس کام کے لیے) اللہ تعالیٰ کے سوا تم اپنے مددگاروں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو (کہ ہم قرآن جیسی سورت بنا سکتے ہیں)﴿۲۳﴾ پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا اور (آنے والے زمانے میں) کبھی بھی تم ایسا نہیں کر سکو گے تو (پھر) تم (جہنم کی) ایسی آگ سے بچو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے، وہ (آگ، قرآن کلامِ الٰہی ہے اس کا) انکار کرنے والوں کے لیے تیار کی جا چکی ہے﴿۲۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم متقی بن جاؤ۔

② (دوسرا ترجمہ) کسی کو مقابل نہ ٹھہراؤ۔

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا
مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَ لَهُمْ فِیْهَا
اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۝اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا
فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ
مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ۝

اور (اے نبی!) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو تم خوش خبری سناؤ① کہ ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان (جنتیوں) کو ان (باغات) میں سے جب بھی کوئی پھل کھانے کے لیے دیا جائے گا تو وہ (جنتی لوگ) کہیں گے کہ: یہ (پھل) تو وہی ہے جو ہم کو پہلے بھی (کھانے کے لیے) دیا جا چکا ہے اور انھیں ایک دوسرے سے (صورت میں) ملتے جلتے پھل دیے جائیں گے اور ان کے لیے اس (جنت) میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ (جنتی لوگ) اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۵﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ شرماتے نہیں ہیں کہ (کسی بات کو سمجھانے کے لیے) کوئی بھی مثال دیویں، مچھر کی یا اس (مچھر) سے زیادہ معمولی چیز کی②، سو جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو یہ جانتے (یا سمجھتے) ہیں کہ یہ (مثال جو) ان کے رب کی طرف سے (آئی ہے وہ) بالکل ٹھیک ہے اور جو لوگ کافر ہیں سو وہ (ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (معمولی مثال) سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے؟ وہ (اللہ تعالیٰ) اس مثال (کی وجہ) سے بہت سوں کو گمراہ کرتے ہیں③ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اس (مثال) سے بہت سوں کو ہدایت دیتے ہیں④ اور وہ (اللہ تعالیٰ) نافرمانوں ہی کو اس (مثال) سے گمراہ کرتے ہیں ﴿۲۶﴾

---

① بشارت: [۱] کسی کو پہلے سے خبر نہ ہو ایسی خوش کرنے والی خبر دینا اور اس خوشی کے آثار ظاہر میں بھی نظر آنے لگے [۲] اس خبر کی وجہ سے چہرے پر خوشی کے اثرات بالکل ظاہر ہو جائے۔
② یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی۔
③ جو لوگ مثال کو صحیح نہیں مانتے، مناسب نہیں مانتے، بے موقع مانتے ہیں ان کو۔
④ جو لوگ ایسی مثال کو صحیح، مناسب اور صحیح موقع پر سمجھتے ہیں ان کو۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۝ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ

(نافرمان) وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد کیا اس کو پکا کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور وہ ان تعلقات کو توڑ دیتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور وہ زمین میں فساد مچاتے ہیں، بس یہی لوگ (دنیا و آخرت میں) نقصان میں پڑنے والے ہیں ﴿۲۷﴾ تم اللہ تعالیٰ کا کیسے انکار کرتے ہو①؛ حالاں کہ تم تو بے جان تھے سو اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زندہ کر دیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (دنیا کی مقررہ زندگی ختم ہونے پر) موت دیں گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (آخرت میں) زندہ کریں گے، پھر تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف (حساب کے لیے) لوٹائے جاؤ گے② ﴿۲۸﴾ (اللہ تعالیٰ کی ذات) وہی ہے جس نے زمین کی تمام چیزیں تمھارے (فائدے کے) لیے بنائی ہے، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمان کا قصد کیا، سو ان کو سات آسمانوں (کی شکل) میں ٹھیک بنا دیا اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۲۹﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب تمھارے رب نے فرشتوں کو فرمایا کہ: میں زمین میں ایک خلیفہ (یعنی نائب) بنانے والا ہوں، تو وہ (فرشتے) کہنے لگے: (اے ہمارے پروردگار!) کیا آپ اس (زمین) میں ایسے (انسان) کو پیدا کریں گے جو اس (زمین) میں فساد کرے گا اور وہ خون بہائے گا

---

① یعنی اللہ کی توحید یا اللہ کے موجود ہونے کا۔

② انسان دنیا میں آنے سے قبل ایک طویل عرصہ بے جان پڑا ہوتا ہے، رحمِ مادر میں جب حمل چار ماہ کا ہوتا ہے تب اس میں جان پڑتی ہے، دنیوی زندگی کے بعد پھر موت ہے اور موت کے بعد اخروی ابدی زندگی ہے۔

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَّمَ آدَمَ
الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝
قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا
لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝

حالاں کہ ہم (فرشتے) آپ کی حمد وثنا① پڑھتے ہیں اور آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں، تو اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا کہ: یقیناً جو (بات) میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے ہو ﴿۳۰﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے آدم (علیہ السلام) کو سب چیزوں کے نام سکھلا دیے، پھر وہ چیزیں اس (اللہ تعالیٰ) نے فرشتوں کے سامنے رکھ دیں، سو اس (اللہ تعالیٰ) نے (فرشتوں سے) فرمایا کہ: اگر تم سچے ہو② تو ان سب چیزوں کے نام مجھ کو بتلاؤ ﴿۳۱﴾ ان سب (فرشتوں) نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا: آپ کی ذات تو پاک ہے، جتنا علم آپ نے ہم کو سکھلایا ہے اس کے سوا ہم کچھ نہیں جانتے، یقیناً آپ ہی بڑے علم، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۳۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: اے آدم! تو ان (فرشتوں) کو ان سب (چیزوں) کے نام بتلا دے، سو اس (آدم) نے جب ان (فرشتوں) کو ان سب (چیزوں) کے نام (جلدی جلدی) بتلا دیے تب اس (اللہ تعالیٰ) نے (فرشتوں کو) فرمایا کہ: کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ: آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو یقیناً میں ہی جانتا ہوں اور جو باتیں تم ظاہر کرتے ہو اور جو باتیں تم چھپاتے ہو وہ سب کچھ مجھ کو معلوم ہے ﴿۳۳﴾ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ: تم آدم کے سامنے③ سجدہ کرو، تو ابلیس کے سوا سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا، اس (ابلیس) نے (اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے) انکار کر دیا اور خود کو بڑا سمجھا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا ﴿۳۴﴾

---

① یعنی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح میں لگے ہیں۔ ② کہ ہمارے ہوتے ہوئے خلافت کے لیے انسان کو بنانے کی ضرورت نہیں۔
③ حضرت آدمؑ کے علمی کمالات پر عملی تعظیم کا اظہار ہوا، یا ان کو قبلہ مانو اور حکمِ الٰہی کو سجدہ کرو۔
نوٹ: ایک قول یہ ہے کہ ابلیس جنات کی قوم میں سے تھا (از ملفوظات فقیہ الامت)۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠
وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝
فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا
جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو اور تم دونوں اس (جنت) میں سے (جو چاہو) جہاں سے چاہو خوب جی بھر کر کے کھاؤ اور (اے آدم وحوا!) تم دونوں اس (خاص) درخت کے قریب مت جانا؛ ورنہ تم دونوں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے ﴿۳۵﴾ سو ان دونوں (آدم اور حوا) کو شیطان نے اس (درخت) کی وجہ سے پھسلا دیا①، پھر وہ دونوں (اس جنت میں عزت وراحت سے) جس (مزے) میں رہتے تھے اس سے اس (شیطان) نے ان دونوں کو نکال دیا اور ہم نے حکم دیا کہ: تم سب (آدم، حوا اور شیطان نیچے دنیا میں) اتر جاؤ، تم (آپس میں) ایک دوسرے کے دشمن بن کر رہو گے اور تمھارے لیے زمین میں ایک مدت (یعنی قیامت) تک کے لیے ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا (طے کردیا گیا) ہے ﴿۳۶﴾ پھر آدم (علیہ السلام) نے (پورے شوق کے ساتھ) اپنے رب سے (توبہ کے) چند کلمات سیکھ لیے، (سو آدم علیہ السلام نے ان کلمات کے ذریعہ سے توبہ کی) تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کی توبہ قبول کرلی، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بہت بڑے توبہ قبول کرنے والے، بہت مہربان ہیں ﴿۳۷﴾ ہم نے حکم دیا کہ: تم سب اس (جنت) سے نیچے (دنیا میں) اتر جاؤ، سو اگر میری طرف سے تمھارے پاس کوئی ہدایت آوے تو جو بھی میری (بھیجی ہوئی) ہدایت پر چلے گا تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین (بھی) نہیں ہوں گے ﴿۳۸﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ آگ میں جانے والے ہیں②، اس (آگ) میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے ﴿۳۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) گمراہ کردیا (یعنی کسی بھی طرح درخت سے کھلا ہی دیا)۔ ② (دوسرا ترجمہ) جہنمی ہیں۔

يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىٓ اُوْفِ
بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ
الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾

اے بنی اسرائیل ①! میں نے اپنے جو احسانات تم پر کیے ان کو تم یاد کرو② اور تم میرے عہد کو پورا کرو، میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور (صرف) مجھ ہی سے تم لوگ ڈرو③ ﴿۴۰﴾ اور جو کتاب (یعنی قرآن) میں نے اتاری اس کو تم مان لو؛ جبکہ وہ کتاب (یعنی قرآن) تمہارے پاس جو (کتاب یعنی تورات وانجیل) ہیں ان کو سچا بتلاتی ہے اور تم سب سے پہلے④ اس (قرآن) کا انکار کرنے والے مت بنو، اور تم (دنیا کی) معمولی قیمت لے کر میرے احکام کو مت بیچو اور تم صرف میری ناراضگی سے بچتے رہو ﴿۴۱﴾ اور تم حق کے ساتھ باطل کو مت ملاؤ اور تم جان بوجھ کر حق کو مت چھپاؤ ﴿۴۲﴾ اور تم نماز قائم رکھو اور تم زکوۃ دیا کرو اور تم رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو⑤ ﴿۴۳﴾ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور خود اپنی ذات کو بھول جاتے ہو⑥ حالاں کہ تم تو خود کتاب (یعنی تورات بھی) پڑھتے ہو، تو کیا پھر تم (اتنا بھی) سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۴۴﴾ اور تم مدد مانگو صبر کرکے اور نماز پڑھ کے، اور یقیناً وہ (نماز) بھاری تو لگتی ہے؛ مگر خشوع کرنے والے لوگوں پر⑦ ﴿۴۵﴾

---

① یعنی حضرت یعقوبؑ کی اولاد۔
② (دوسرا ترجمہ) میں نے میری جو نعمت تم کو عطا کی اس کو یاد کرو۔
③ کسی اور سے مت ڈرو۔
④ یعنی تمہاری امت میں سے۔
⑤ اس میں امتِ محمدیہ کی طرح رکوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے، یہود کی نماز میں رکوع نہیں تھا۔
⑥ خود عمل نہیں کرتے ہو، خود لاپرواہی اور غفلت برتتے ہو۔
⑦ یعنی ان کو بھاری نہیں لگتی۔ خشوع: یعنی نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہو، ظاہری عاجزی ہو اور ہر وقت اللہ کا ڈر رہو۔

الَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّہِمۡ وَ اَنَّہُمۡ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾
یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی
الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ اتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡئًا وَّ لَا یُقۡبَلُ مِنۡہَا شَفَاعَۃٌ وَّ لَا
یُؤۡخَذُ مِنۡہَا عَدۡلٌ وَّ لَا ہُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِذۡ نَجَّیۡنٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ سُوۡٓءَ
الۡعَذَابِ یُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَ یَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِکُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ
عَظِیۡمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذۡ فَرَقۡنَا بِکُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَیۡنٰکُمۡ وَ اَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَ اَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

(عاجزی کرنے والے) وہ (لوگ) ہیں جو خیال (یعنی یقین) کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف وہ لوٹنے والے ہیں ﴿۴۶﴾

اے بنی اسرائیل! تم میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیے ہیں① اور (یہ بھی یاد کرو کہ) میں نے تم کو تمام جہاں والوں پر فضیلت دی تھی② ﴿۴۷﴾ اور تم اس (قیامت کے) دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کو ذرا برابر بھی کام نہیں آسکے گا اور نہ کسی (کی طرف) سے کوئی سفارش بھی قبول کی جائے گی اور نہ کسی (کی طرف) سے کسی قسم کا (عذاب سے چھٹکارے کا) عوض لیا جائے گا اور نہ ان (مجرموں) کو (کسی کی طرف سے) کوئی مدد پہنچے گی ﴿۴۸﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی ذرا یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعونی لوگوں سے چھٹکارا دیا تھا جو تم کو بدترین سزا دیتے تھے تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور ان (تمام حالات) میں تمہارے رب کی طرف سے (تمہارے لیے) بڑا امتحان تھا ﴿۴۹﴾ اور (اے بنی اسرائیل! ذرا وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے سمندر کو پھاڑ دیا تھا③ پھر (سمندر سے پار کر کے) ہم نے تم سب کو بچا لیا اور ہم نے فرعونی لوگوں کو (سمندر میں) ڈبو دیا تھا اور تم (ان سب باتوں کو اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے④ ﴿۵۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) تمام اقوامِ عالم پر فوقیت عطا کی تھی۔
③ یعنی سمندر میں راستے بنا دیے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے فرعونیوں کو تمہاری نظروں کے سامنے ڈبو دیا۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ۝ ثُمَّ
عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ
الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ؕ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۝

اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا (۱) پھر اس (موسیٰ علیہ السلام) کے (طور پر جانے کے) بعد تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم ظلم کر رہے تھے ﴿۵۱﴾ پھر اس (گناہ) کے بعد بھی ہم نے تم کو معاف کر دیا؛ تاکہ تم (اس معافی اور دوسری نعمت پر) شکر کرو ﴿۵۲﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی تورات) اور حق سے باطل کو جدا کرنے والے احکام دیے؛ تاکہ تم (اس پر عمل کر کے) صحیح راستے پر آجاؤ (۲) ﴿۵۳﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا: اے میری قوم! تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر یقیناً اپنا بڑا نقصان کیا ہے؛ سو (گناہ سے معافی کے لیے) تم اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے توبہ کرو اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو (۳) (توبہ کا) یہی (طریقہ) تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے لیے بہتر ہے (۴) سو (۵) اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھاری توبہ قبول کر لی، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے توبہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ مہربان ہیں ﴿۵۴﴾

---

(۱) کہ طور پر آ کر اعتکاف کرے اور تورات لے جائے۔ (۲) یعنی ہدایت پالو۔

(۳) جنھوں نے بچھڑے کی عبادت نہیں کی وہ اپنے ہاتھ سے بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کو قتل کر دیں۔

(۴) امتِ محمدیہ کے لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ ان کے لیے ایسی سخت توبہ کا حکم نہیں ہے، آسان توبہ اس امت کو ملی ہے کہ برے راستے کو چھوڑ کر ہدایت کے راستے پر لوٹ آویں؛ البتہ توبہ کے لیے یہ چیزیں شرط ہیں: [۱] کیے ہوئے گناہ پر ندامت [۲] گناہ کو ترک کرنا [۳] آئندہ نہ کرنے کا عزم [۴] اللہ تعالیٰ اور بندوں کے باقی حقوق کی ادائیگی۔

(۵) یعنی جب بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کو قتل کر دیا گیا تو۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ
تَنْظُرُوْنَ ۞ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ
وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۞ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ
رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۞

اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے (طور پر یوں) کہا تھا: اے موسیٰ! ہم ہرگز تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم (خود) اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دیکھ نہ لیویں① (تمہارے اس غلط مطالبے کا) نتیجہ یہ ہوا کہ (زوردار آواز والی) بجلی نے تم کو پکڑ لیا اور تم (یہ منظر اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے ﴿۵۵﴾ پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم کو (زندہ کرکے) اٹھایا؛ تاکہ تم (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرو ﴿۵۶﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ نعمتیں بھی یاد کرو کہ) ہم نے (وادیٔ تیہ میں) تمہارے اوپر بادل سے سایہ کیا اور ہم نے تمہارے اوپر ''من'' اور ''سلویٰ'' اتارا، جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی اس میں سے تم کھاؤ، اور (نافرمانی کرکے) ان (بنی اسرائیل کے) لوگوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا؛ بلکہ وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے② ﴿۵۷﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے (تم کو) حکم دیا کہ تم اس بستی میں داخل ہوجاؤ، سو اس (شہر) میں سے جہاں سے چاہو تم جی بھر کر کھاؤ اور تم (شہر کے) دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوؤ③ اور یہ بولتے ہوئے جاؤ کہ (اے اللہ!) ہم تو بخشش چاہتے ہیں'' (اس عمل کی برکت سے) ہم تمہارے گناہوں کو معاف کردیں گے اور نیکی کرنے والوں کو ہم زیادہ (ثواب اور نعمتیں) دیں گے ﴿۵۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب ہم خود اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے سامنے دیکھ لیں گے تب ہی ہم آپ کی بات پر یقین کریں گے (کہ جو آواز ہم نے طور پر سنی یہ اللہ کی ہی ہے)۔

② یعنی اس نافرمانی کا نقصان دنیا وآخرت میں بھگتنا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) سر جھکائے ہوئے داخل ہوؤ۔ فعلی وقولی ادب دونوں کا آیت میں تذکرہ ہے، البتہ عملی مقدم ہے، شاید اس کی زیادہ اہمیت کی طرف اشارہ ہے۔

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۵۹﴾

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۶۰﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ

سو جو لفظ (معافی کا) ان کو (بولنے کے لیے) کہا گیا تھا تو ظالموں نے اس کو دوسرے (مذاق کے) لفظ سے بدل دیا① اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو نافرمانی وہ کرتے تھے اس کی وجہ سے ظالموں پر ہم نے آسمان سے عذاب اتارا ﴿۵۹﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے واسطے (وادی تیہ میں) پانی کی دعا کی، تو ہم نے کہا کہ: (موسیٰ!) اپنے عصا کو (خاص) پتھر پر مارو، سو (لکڑی مارتے ہی) اس (پتھر) سے بارہ چشمے بہنے لگے② پکی بات یہ ہے کہ ہر قبیلے نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا، (ہم نے کہا) تم اللہ تعالیٰ کے (دیے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ اور پیو اور تم زمین میں فساد مچاتے مت پھرو ﴿۶۰﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے کہا تھا: اے موسیٰ! ہم ایک ہی قسم کے کھانے (من وسلویٰ) پر ہرگز صبر (یعنی اکتفا) نہیں کریں گے؛ لہٰذا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ (عام طور پر) زمین جو چیزیں اگاتی ہے وہ چیزیں وہ (اللہ تعالیٰ) ہمارے لیے پیدا کریں؛ یعنی اس (زمین) کی سبزی اور اس کی ککڑی اور اس کے گیہوں③ اور اس کا مسور اور اس کی پیاز (ہم کو کھانے ملے) اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: کیا بہتر چیز بدل کر گھٹیا چیز تم لینا چاہتے ہو؟

---

① بنی اسرائیل نے دونوں طرح کے ادب کی خلاف ورزی کی تب بے ادبی پر عذاب نازل ہوا۔
② اس لیے کہ بنی اسرائیل کے بارہ خاندان تھے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) لہسن۔

اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۠ ﴿۶۱﴾
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾
وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ
لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۴﴾

تم کسی شہر میں اترو تو① وہ چیزیں جو تم نے مانگی ہیں② وہ تمھیں (وہاں) مل جائیں گی اور ذلتی اور محتاجگی ان کے ساتھ (ہمیشہ) لگادی گئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے حق دار ہوئے، یہ (سزا)③ اس لیے (دی گئی) کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، اس کی وجہ یہ (بھی) تھی کہ انھوں نے (اللہ کی) نافرمانی کی اور وہ (شریعت کی) حد سے نکل جایا کرتے تھے ﴿۶۱﴾

یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے④ اور جو لوگ یہودی اور نصرانی اور صابی ہوئے (ان میں سے) جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا ثواب (ملنے والا) ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین (بھی) نہیں ہوں گے ﴿۶۲﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے (تورات پر عمل کرنے کا) عہد لیا تھا اور ہم نے تمھارے اوپر طور پہاڑ کو اٹھا کر بلند کیا تھا کہ جو (تورات) ہم نے تم کو دی اس کو پوری طاقت سے پکڑو⑤ اور جو (احکام) اس میں ہیں ان کو یاد رکھو؛ تا کہ تم کو (عمل کرنے سے) تقویٰ حاصل ہو جائے ﴿۶۳﴾ پھر اس (پکے قرار) کے بعد بھی تم (اپنے پورا عمل کرنے کے وعدے سے) پھر گئے، سو اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ضرور (تباہ و) برباد ہو جاتے ﴿۶۴﴾

---

① یعنی کسی شہر میں جاؤ۔ ② (دوسری تعبیر) تمھاری مانگی ہوئی چیزیں۔ ③ اس سزا کی وجہ یا نبیوں کے قتل پر دلیری کی وجہ۔
④ یعنی جو خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ ⑤ یعنی پورا عمل کرو۔ (دوسرا ترجمہ) پوری عزیمت اور قوت سے قبول کرو۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝٦٥
فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝٦٦ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ
الْجَاهِلِينَ ۝٦٧ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ
وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ۝٦٨

اور پکی بات ہے کہ تم (اپنے) ان لوگوں کو (اچھی طرح) جانتے ہو جنھوں نے تم میں سے سنیچر کے دن کے (احکام کے) بارے میں زیادتی کی تو ہم نے ان کو کہا کہ: تم ذلیل بندر بن جاؤ① ﴿۶۵﴾ سو ہم نے اس (واقعہ) کو اس زمانے کے لوگوں کے لیے اور اس کے بعد والے لوگوں کے لیے عبرت اور تقویٰ والوں کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا سامان بنا دیا ﴿۶۶﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو کہا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم ایک گائے ذبح کرو② (تو قوم کے) لوگوں نے کہا کہ: (اے موسیٰ!) کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟ وہ (موسیٰ علیہ السلام) کہنے لگے: میں اللہ تعالیٰ سے حفاظت چاہتا ہوں کہ میں (ایسے) نادانوں میں سے بنوں③ ﴿۶۷﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: (اے موسیٰ!) آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر دیجیے④ کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہم کو صاف صاف بتلا دیویں کہ وہ (گائے) کیسی ہو؟ اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ: یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) حکم دیتے ہیں کہ: وہ ایسی گائے ہو جو بہت زیادہ بوڑھی بھی نہ ہو اور کم عمر (یعنی بچھڑی) بھی نہ ہو (بلکہ بڑھاپا اور بچپن) دونوں کے درمیان کی (عمر کی) ہو، (اے میری قوم بنی اسرائیل!) اب جس کام کا تم کو حکم دیا گیا ہے وہ کام تم کر ڈالو⑤ ﴿۶۸﴾

---

① یعنی اللہ کے حکم سے بندر بنا دیے گئے۔

② اس لیے کہ قاتل کو تلاش کرنا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) احکامِ خداوندی میں تمسخر کرنے لگوں ایسی حالت سے میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت چاہتا ہوں (معلوم ہوا مذاق میں بھی جھوٹ بات نہ بولے)۔

④ (دوسرا ترجمہ) درخواست کر دیجیے۔ ⑤ یعنی گائے کے بارے میں زیادہ سوالات مت کرو اور گائے ذبح کر دو۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا
تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن
شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي
الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا
يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾

وہ (قوم کے لوگ پھر) کہنے لگے: (اے موسیٰ!) آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر دیجیے کہ ہم کو وہ (اللہ تعالیٰ) صاف صاف بتلا دیویں کہ اس (گائے) کا رنگ کیسا ہو؟ اس (موسیٰ) نے کہا: وہ (اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ: وہ گائے زرد (یعنی پیلے) رنگ کی ہونی چاہیے، اس کا ایسا گہرا (زرد) رنگ ہو کہ دیکھنے والوں (کے دل) کو خوش کر دیوے ﴿۶۹﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: (اے موسیٰ!) آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر دیجیے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہم کو صاف صاف بتلا دیویں کہ وہ (گائے) کس قسم کی ہونی چاہیے؟ یقیناً وہ گائے ابھی بھی ہم پر مشتبہ ہے ① اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو (گائے کی قسم کے ظاہر ہونے کے بعد) ہم ضرور (اس گائے کا) پتہ لگا لیں گے ﴿۷۰﴾ اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ: یقیناً وہ (میرے اللہ) یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ ایسی گائے ہو جو محنت کر کے زمین کو جوتنے والی نہ ہو اور نہ تو وہ (گائے) کھیتی کو پانی دینے (یعنی سینچائی) کا کام کرتی ہو، (وہ گائے پوری طرح کام کاج کے اثرات یا عیب سے) سلامت ہو، اس (گائے) میں کسی طرح کا (دوسرے رنگ کا) داغ (یعنی دھبہ) نہ ہو، (قوم کے) لوگ کہنے لگے کہ: (اے موسیٰ!) اب تم صاف (یعنی پوری) بات لائے ②، سو انھوں نے اس (گائے) کو ذبح کیا ③ حالاں کہ لگتا نہ تھا کہ وہ یہ کام کریں گے ﴿۷۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقیناً گائے کے بارے میں ہم (ابھی بھی) شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔
② یعنی اب گائے کے بارے میں پوری بات ہمارے سامنے آ گئی۔
③ جس بچے کے پاس ایسے اوصاف والی گائے تھی اس سے خرید کر۔

وَاِذۡ قَتَلۡتُمۡ نَفۡسًا فَادّٰرَءۡتُمۡ فِيۡهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخۡرِجٌ مَّا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡهُ
بِبَعۡضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحۡىِ اللّٰهُ الۡمَوۡتٰى ۙ وَيُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتۡ
قُلُوۡبُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الۡحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنۡهُ
الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ
يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾

اور (یاد کرو) جب (اے بنی اسرائیل!) تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور اس (قتل) کا الزام تم ایک دوسرے پر ڈال رہے تھے اور جو (راز) تم چھپانا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ تو اس کو ظاہر کرنے والے ہی تھے① ﴿۷۲﴾ سو ہم نے حکم دیا کہ: (اے بنی اسرائیل!) اس (ذبح کی ہوئی گائے) کا ایک حصہ اس (مقتول) سے لگا دو② اسی طرح (قیامت میں) اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی قدرت کے نمونے تم کو دکھلاتے ہیں؛ تا کہ تم عقل سے کام لو ﴿۷۳﴾ پھر اس (طرح کے واقعات کو دیکھنے) کے بعد (بھی اے بنی اسرائیل!) تمھارے دل ایسے سخت ہو گئے کہ جیسے وہ پتھر ہیں یا اس (پتھر) سے بھی زیادہ سخت ہیں اور یقیناً بعض پتھروں میں سے تو نہریں بہہ کر نکلتی ہیں اور یقیناً ان (پتھروں) میں سے (دوسرے) بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ پھٹتے ہیں تو اس میں سے پانی نکلتا ہے اور بعض ان میں سے (تیسری قسم کے پتھر) ایسے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے (اوپر سے) نیچے کی طرف گرتے ہیں اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿۷۴﴾ (اے مسلمانو!) کیا پھر بھی تم توقع رکھتے ہو اس بات کی کہ وہ (یہودی) تمھارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے اور (ان کا تو حال ایسا ہے کہ) ان کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے کلام کو سنتی تھی پھر اس کو سمجھنے کے بعد (جان بوجھ کر) وہ اس کو بدل ڈالتے تھے؛ حالاں کہ وہ (اس بدلنے کی برائی کو) جانتے بھی تھے③ ﴿۷۵﴾

---

① یعنی حقیقی قاتل کون ہے وہ ظاہر کرنا تھا۔② تب اس مقتول نے زندہ ہو کر قاتل کا نام بتا دیا کہ میرے بھتیجے نے مجھے قتل کیا تھا۔③ یعنی اللہ کے احکام بدلنے پر دنیوی و اخروی سزائیں جانتے تھے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَا بَعۡضُهُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ قَالُوۡۤا اَتُحَدِّثُوۡنَهُمۡ بِمَا
فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیۡكُمۡ لِیُحَآجُّوۡكُمۡ بِهٖ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝ اَوَلَا یَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ
یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ۝ وَمِنۡهُمۡ اُمِّیُّوۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَاِنۡ هُمۡ
اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ۝

اور وہ (یہودی منافقین) جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو (زبان سے) کہتے ہیں کہ: ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب تنہائی (یا آپس) میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو (یہودی کافر منافقین سے) کہتے ہیں کہ: جو باتیں اللہ تعالیٰ نے تم پر (تورات میں) کھولیں① تم وہ باتیں ان (مسلمانوں) کو کیوں بتا دیتے ہو؟ تا کہ وہ (مسلمان قیامت کے دن) تمھارے خلاف ان باتوں سے تمھارے رب کے پاس دلیل بازی کریں②، کیا پھر بھی تم (اتنی) بات سمجھتے نہیں ہو③ ﴿۷۶﴾ (جو لوگ آپس میں ایسی باتیں کرتے ہیں) کیا ان کو اتنا بھی معلوم نہیں ہے کہ جو بات وہ چھپاتے ہیں اور جو بات وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب (باتوں) کو جانتے ہیں ﴿۷۷﴾ اور ان (بنی اسرائیل) میں کچھ ان پڑھ لوگ بھی ہیں④ جو کتاب (یعنی تورات) کا علم تو نہیں رکھتے، صرف (بڑوں سے سنی سنائی جھوٹی یعنی دل خوش کرنے والی باتوں پر) امیدیں (قائم کر رکھی) ہیں اور (ان کا کام یہ ہے کہ) وہ صرف خیالات باندھتے (یعنی قائم کرتے) رہتے ہیں ﴿۷۸﴾

---

① تورات میں نبی کریم ﷺ کے متعلق جو بشارت آئی تھی یا قرآن کے متعلق جو خبر آئی تھی ان میں سے کوئی ایک آدھ بات منافقین اپنے ایمان کی سچائی کا ثبوت دینے کے لیے مسلمانوں کو کہہ دیتے، اس پر یہودی ناراض ہو جاتے کہ تم اس طرح راز کی بات مت بتایا کرو، ورنہ مسلمان اسی بات کو لیکر قیامت کے دن تمھارے خلاف حجت قائم کریں گے جیسے کوئی شخص زبان سے کسی بات کا اقرار کرے یا اقرار کی کوئی تحریر لکھ کر دیوے اور پھر اسی بات کا انکار کر دیوے تو بہت زیادہ رسوائی ہوتی ہے کہ اقرار کر کے پھر گیا۔
نوٹ: تورات اور انجیل میں تحریفات کے باوجود آج تک حضرت نبی کریم ﷺ کی بشارت واضح الفاظ میں موجود ہے۔
② کہ یہ یہود جانتے ہوئے بھی مانتے نہ تھے۔ (دوسرا ترجمہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مسلمان ان باتوں کی وجہ سے تمھارے رب کے سامنے تم پر الزام قائم کر دیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) تم میں اتنی عقل بھی نہیں ہے۔ ④ یہود علماء کے مقابلہ میں عوام میں علم کی کمی۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ
ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَن
تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ
تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾

سو بہت بڑی تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں① پھر (لوگوں سے) (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے یہاں سے (آئی) ہیں؛ تا کہ ایسی (جھوٹی) بات کے ذریعے تھوڑا سا (دنیا کا) سرمایہ وہ کما لیویں، سو ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا ہے اس کی وجہ سے ان کے لیے بڑی تباہی ہے اور اس (خود کی لکھی ہوئی باتوں) سے جو (دنیا کی) کمائی کی اس کی وجہ سے (بھی) ان کے لیے بھاری تباہی ہے ﴿۷۹﴾ اور وہ (بنی اسرائیل یوں) کہتے تھے کہ: ہم کو تو (جہنم کی) آگ بالکل نہیں لگے گی، ہاں چند گنتی کے دن② (جہنم کی آگ لگے گی) تو (اے نبی!) تم (ان بنی اسرائیل سے) کہو کہ: کیا تم نے (اس معاملے میں) اللہ تعالیٰ سے (اس کا) کوئی عہد لے رکھا ہے ③ کہ اللہ تعالیٰ اپنے عہد کے خلاف بالکل نہیں کریں گے یا تو تم اللہ تعالیٰ پر ایسی بات بولتے ہو جو تم جانتے ہی نہیں ہو④ ﴿۸۰﴾

---

① یعنی تورات میں اپنی لکھی ہوئی بات کو ملاتے ہیں۔

② [1]: بعض کے نزدیک سات دن؛ اس لیے کہ یہود کے زعم میں دنیا کی مجموعی عمر سات ہزار سال ہے، ایک ہزار کے بدلے ایک دن، اس طرح سات ہزار کے بدلے سات دن۔

[۲] بعض نے اس سے چالیس دن مراد لیے ہیں؛ اس لیے کہ قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے زمانے میں چالیس دن بچھڑے کی پرستش کی تھی۔

[۳] بعض نے چالیس سال مراد لیے ہیں؛ اس لیے کہ چالیس سال بنو اسرائیل وادیٔ تیہ میں حیران و پریشان پھرتے رہے۔ [۴] اور بعض نے ہر یہودی جتنے سال دنیا میں زندہ رہا اتنے سال جہنم میں جلے گا، یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ (دوسرا ترجمہ) گنتی کے چند دنوں کے سوا (جہنم کی) آگ ہم کو مس بھی نہ کرے گی۔

③ اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دن تم کو جہنم میں ڈالے گا۔

④ یعنی ایسا کوئی عہد ہوا ہی نہیں ہے۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾
وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا
تَسْفِكُوْنَ دِمَاۗءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ
تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ

کیوں نہیں! (جہنم کا قاعدہ یہ ہے کہ) جس شخص نے گناہ کمایا اور اس کے گناہ نے سب طرف سے اس کو گھیر لیا① سو وہی جہنم میں جانے والے لوگ ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۸۱﴾ (جنت کا قاعدہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے وہی جنت میں جانے والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۸۲﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب کہ ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا تھا (اس قرار کی باتیں یہ تھیں) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی (اچھا سلوک کرو) اور تم لوگوں کو نیک بات کہتے رہنا اور تم نماز قائم رکھنا اور زکوۃ دیتے رہنا، پھر تم میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا باقی سب (لوگ اس عہد سے) پھر گئے اور تم ہی لوگ (وعدہ کر کے) پھرنے والے ہو② ﴿۸۳﴾ اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے اقرار لیا تھا (جس کی خاص خاص باتیں یہ تھیں) کہ تم آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے اور اپنوں کو اپنے وطن سے تم نہیں نکالو گے پھر تم نے (ان باتوں پر) اقرار کر لیا اور تم خود (اس اقرار کے) گواہ ہو ﴿۸۴﴾ پھر (اے بنی اسرائیل!) تم وہی لوگ تو ہو جو (اپنے اقرار کے خلاف کر کے) اپنوں کو قتل کرتے ہو اور تم اپنوں ہی میں سے کچھ لوگوں کو ان کے وطن سے نکالتے ہو

---

① گناہ کے گھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کا کوئی اثر تک نہ رہے، ظاہر ہے کہ یہ بات کافر میں ہوتی ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور تمھاری تو عادت ہی ہے (اقرار کر کے) پھر جانا۔

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

(گویا) ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کام میں (دوسروں کی) مدد کرتے ہو اور (عجیب بات یہ ہے کہ) اگر وہ (اپنے مذہبی یا خاندانی لوگ دشمنوں کے) قیدی بن کر تمھارے پاس آجائیں تو تم فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو؛ حالاں کہ (وطن سے) ان کو نکال دینا بھی تمھارے لیے حرام تھا①، تو کیا تم (توارت) کتاب کے بعض احکام مانتے ہو اور بعض (احکام) کا تم انکار کرتے ہو②؟ سو جو شخص تم میں سے ایسا کرتا ہے اس کی سزا یہی ہے کہ دنیوی زندگی میں رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن وہ سخت عذاب میں لوٹا (یعنی ڈال) دیے جائیں گے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿۸۵﴾

① مدینہ میں یہودیوں کے دو بڑے قبیلے رہتے تھے: ایک بنو قریظہ اور دوسرا بنو نضیر۔ بنو قریظہ کے یہودیوں کی قبیلۂ اوس کے لوگوں سے دوستی تھی اور قبیلۂ خزرج کے لوگوں کی بنو نضیر کے یہودیوں کے ساتھ دوستی تھی، اب اوس اور خزرج میں آپس میں لڑائی ہوتی رہتی تھی تو دوستی کے تقاضے سے قبیلۂ بنو قریظہ کے لوگ اوس والوں کی مدد کرتے تھے اور اسی مدد کی وجہ سے جب بنو نضیر کے لوگ خزرج کے لوگوں کا ساتھ دینے آتے تو قریظہ اور نضیر کے لوگوں میں بھی لڑائی ہوجاتی اور بنو نضیر اور بنو قریظہ کے لوگ ایک دوسرے کے خاندان والوں کو قتل بھی کرتے اور جلاوطن کرنے کی نوبت آتی تو اس میں بھی مدد کرتے؛ حالاں کہ تورات میں یہودیوں کے لیے تین خاص حکم تھے: (۱) آپس میں قتل نہ کرنا (۲) وطن نہ چھڑانا۔ یہودی لوگ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف دونوں حکم کی خلاف ورزی کر ڈالتے تھے اور کوئی ان کو تورات کا حکم یاد دلائے تو وہ یوں کہتے کہ: دوستوں کی تو مدد کرنی ہوتی ہے اور دوستوں کی مدد میں مجبوراً شریعت کی خلاف ورزی ہوجاتی ہے؛ حالاں کہ یہ بھی محض ایک حیلہ اور دھوکے بازی تھی؛ البتہ تورات میں ایک تیسرا حکم بھی تھا کہ (۳) اپنی قوم میں سے کسی کو جیل میں بند دیکھے تو روپیہ خرچ کر کے اس کو چھڑا کر کے لے آوے۔ اس تیسرے حکم پر بڑے اہتمام سے نضیر اور قریظہ دونوں عمل کرتے تھے، جب ان کو کوئی کہتا کہ: تم قیدیوں کو چھڑا لیتے ہو تو وہ کہتے کہ: کیا کریں تورات کے حکم پر عمل کرنا پڑتا ہے، یہ عجیب ان کی حالت تھی کہ تورات کے دو حکم پر عمل نہ کرے اور ایک حکم پر عمل کرے، ان کی اس دھوکے بازی کا پردہ چاک کیا گیا ہے) (اللہ تعالیٰ کی طرف سے تورات میں عہد کے باوجود پھر بھی جلاوطن کرنے کی شرارت کرکے تم نے احکامِ الٰہی کی نافرمانی کی)۔

② جو احکام اپنی چاہت کے مطابق ہو اس پر عمل کرنا اور جو چاہت کے مطابق نہ ہو اس پر عمل نہ کرنا۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

ان ہی لوگوں نے دنیوی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا①، سو (کسی وقت بھی) ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور ان (لوگوں) کی (کہیں سے) مدد بھی نہیں کی جائے گی ﴿۸۶﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی اور ہم نے اس کے بعد ایک کے پیچھے ایک (یعنی لگاتار) رسولوں کو بھیجا، اور مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) کو ہم نے کھلے معجزے دیے (جو ان کی نبوت کی نشانی تھی) اور مقدس روح (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعہ ان کو ہم نے مدد پہنچائی (اے بنی اسرائیل!) کیا پھر (ایسا نہیں ہوا کہ) جب بھی کوئی رسول تمھاری نفسانی خواہشات کے خلاف احکام لایا تو تم تکبر کرنے لگے②، سو (رسولوں کی) ایک جماعت کو تم نے جھٹلادیا اور ایک جماعت کو تم قتل ہی کر ڈالتے تھے ﴿۸۷﴾ اور (جو بنی اسرائیل ایمان نہیں لائے) وہ کہنے لگے کہ: ہمارے دل تو غلاف میں (حفاظت سے رکھے ہوئے) ہیں③؛ بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت ڈال رکھی ہے، اس لیے کم ہی لوگ (ان میں سے) ایمان لاتے ہیں④ ﴿۸۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جنھوں نے آخرت دے کر دنیا کی زندگی خرید لی۔

② اکڑ گئے کہ نہیں مانیں گے۔

③ (دوسرا ترجمہ) بنی اسرائیل کہنے لگے: ہمارے دل تو (علوم ومعارف کا) خزانہ ہے (یعنی حضرت محمد ﷺ کی نصیحت کی ہم کو ضرورت نہیں) اول ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ دل حفاظت میں ہونے کی وجہ سے یہودیت دل سے نکلی نہیں اور اسلام اندر داخل ہوگا نہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) وہ بہت ہی تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ بِئْسَمَا
اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۤ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ

اور جب ان (بنی اسرائیل) کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب آئی (یعنی قرآن) جو ان کے پاس (پہلے سے) موجود (تورات) کو سچا بتلاتی ہے؛ حالاں کہ (ان بنی اسرائیل کا) پہلے (یہ طریقہ تھا کہ قرآن کے وسیلے سے) وہ کافروں کے خلاف فتح کی دعا مانگا کرتے تھے، سو جب ان (بنی اسرائیل) کے پاس (پہلے سے) جانی پہچانی کتاب آچکی (یعنی قرآن) تو ان (بنی اسرائیل کے) لوگوں نے اس کو ماننے سے انکار کردیا، سو (ایسے) کافروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ﴿۸۹﴾ بہت بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے کلام (یعنی قرآن) کا اس ضد پر انھوں نے انکار کردیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل (یعنی وحی) میں سے① اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اس پر (کیوں) اتارتے ہیں؟ سو وہ (بنی اسرائیل) غضب پر غضب کے حق دار ہوئے② اور کافروں کے لیے ذلیل کردینے والا عذاب ہے ﴿۹۰﴾ اور جب ان (بنی اسرائیل) سے کہا جاتا ہے کہ: جو (قرآن) اللہ تعالیٰ نے اتارا اس پر تم ایمان لے آؤ تو (جواب میں یہ یوں) کہتے ہیں کہ: جو (کتاب: تورات) ہم پر اتاری گئی ہم (صرف) اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں اور اس (تورات) کے سوا (دوسری آسمانی کتابوں) کا وہ انکار کرتے ہیں؛ حالاں کہ وہ (قرآن) تو حق ہے (اور) ان (بنی اسرائیل) کے پاس جو (تورات) ہے (قرآن) اس کو سچا بتلاتا ہے،

---

① (دوسرا ترجمہ) اپنے فضل کا کوئی حصہ۔

② ایک غضب کفر کی وجہ سے، دوسرا حسد کی وجہ سے۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى
بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ
وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

تم (ان سے) ① کہو: اگر تم واقعی (تورات پر) ایمان رکھتے تھے تو اس سے پہلے (یعنی پچھلے زمانے میں) اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو تم کیوں قتل کرتے رہے؟ ② ﴿۹۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ (خود) موسیٰ (علیہ السلام) تمھارے پاس کھلے معجزات لے کر آچکے، پھر ان (موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے) کے بعد تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم ظلم کرنے والے تھے ③ ﴿۹۲﴾ اور (اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمھارا اقرار لیا تھا اور ہم نے طور پہاڑ کو اٹھا کر تم پر معلق کر دیا (ہم نے حکم دیا) کہ جو ہم نے تم کو دیا ④ اس کو مضبوطی سے پکڑو ⑤ اور (جو کچھ کہا جائے اس کو دھیان سے) سنو، تو ان (بنی اسرائیل کے) لوگوں نے کہا: ہم نے سن تو لیا اور (لیکن) ہم نے نہیں مانا ⑥ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت پلا دی گئی ⑦ (اے نبی!) تم (ان بنی اسرائیل سے) کہو: (تمھارے خیال میں) اگر تم ایمان والے ہو تو بہت بری بات ہے جو تمھارا (یہ اپنا خیالی) ایمان تم کو سکھاتا ہے ⑧ ﴿۹۳﴾ (اے نبی!) تم (ان بنی اسرائیل سے) کہو کہ: اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں آخرت کا گھر ⑨ صرف تمھارے لیے خاص ہے، دوسرے لوگوں کے لیے نہیں ⑩ تو اگر تمھاری یہ بات سچی ہے تو موت کی تمنا کر کے دکھا دو ﴿۹۴﴾

---

① بنی اسرائیل کو تورات پر کامل ایمان کے دعوے کی تردید کرنے کے لیے یوں کہو کہ۔ ② اس لیے کہ تورات نبیوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتی۔ ③ یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بچھڑے کو معبود بنانا بڑا ظلم (یعنی کفر) تھا۔ ④ یعنی تورات کے احکام۔
⑤ یعنی اس پر کامل عمل کرو۔ ⑥ یعنی سنی ہوئی بات پر پہلے بھی عمل نہیں کیا اور اب بھی نہیں کریں گے۔
⑦ یعنی بسی ہوئی ہے (دوسرا ترجمہ) اتار دی گئی۔ ⑧ یعنی احکام کو نہ ماننا۔ ⑨ یعنی جنت کی نعمتیں۔ ⑩ جیسا کہ تم کہتے ہو۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۞ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ
النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا
هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۞
قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۞ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۞

اور (ہم تم کو بتا دیتے ہیں کہ اپنے) ان کاموں کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں وہ (یہود) کبھی اس (موت) کی تمنا نہیں کریں گے، اور اللہ تعالیٰ (ان) ظالموں کو خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں ① ﴿۹۵﴾ اور تم ان (یہودیوں) میں زندہ رہنے کی لالچ دوسرے لوگوں سے زیادہ پاؤ گے؛ بلکہ جن لوگوں نے شرک کیا ان سے بھی زیادہ (حریص پاؤ گے)، ان (یہود) میں سے ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ وہ ہزار برس زندہ رہے؛ حالاں کہ اتنا لمبا جینا بھی ان کو عذاب سے بچا نہیں سکتا اور وہ لوگ جو کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۹۶﴾

(اے نبی!) تم (ان یہود سے) کہہ دو کہ: جو شخص بھی جبرئیل (علیہ السلام) کا دشمن ہے ② (تو سنو!) اس (جبرئیل علیہ السلام) نے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ (قرآن) تمھارے دل پر اتارا ہے جو (قرآن) اپنے سے پہلی کتابوں کو سچا بتلاتا ہے اور صحیح راہ دکھلاتا ہے اور ایمان والوں کو (جنت کی) خوش خبری سناتا ہے ﴿۹۷﴾ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا دشمن بنا اور اس (اللہ تعالیٰ) کے فرشتوں کا اور اس (اللہ تعالیٰ) کے رسولوں کا اور جبرئیل (علیہ السلام) کا اور میکائیل (علیہ السلام) کا تو (وہ آدمی سن لیوے کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کے دشمن ہیں ﴿۹۸﴾

---

① اس لیے ان کو ان کے ظلم کی سزا بھی دیں گے۔

② یہود یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے آباء و اجداد پر عذاب حضرت جبرئیل علیہ السلام لاتے تھے؛ اس لیے دشمنی رکھتے تھے، یہود کی اس دشمنی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھاری طرف کھلی ہوئی آیتیں اتاریں اور جن لوگوں کی عادت نافرمانی کی ہے وہی لوگ ان (آیتوں) کا انکار کرتے ہیں ﴿۹۹﴾ کیا (ایسی بات نہیں ہے کہ) جب جب بھی ان (بنی اسرائیل کے) لوگوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس (عہد) کو توڑ دیا①؛ بلکہ ان کے زیادہ لوگ ایسے ہیں جو ایمان ہی نہیں لاتے② ﴿۱۰۰﴾ اور جب ان (بنی اسرائیل) کے پاس اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ایک رسول (یعنی حضرت محمد ﷺ) آگئے کہ وہ (رسول) ان (بنی اسرائیل) کے پاس جو کتاب (یعنی تورات) ہے، اس کو سچا بتلاتے ہیں تو اہلِ کتاب کی ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی تورات اور انجیل) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ایسا پھینک دیا گویا کہ وہ (اس کتاب کو) جانتے ہی نہیں ﴿۱۰۱﴾ اور وہ (بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ کر) اس (جادو منتر) کے پیچھے پڑ گئے جس کو شیاطین سلیمان (علیہ السلام) کی حکومت کے زمانے میں پڑھا کرتے تھے اور سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا؛ لیکن شیاطین نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وہ (بنی اسرائیل) اس (جادو کے علم) کے پیچھے بھی (پڑ گئے) جو (عراق کے) بابل شہر میں ہاروت اور ماروت (نامی) دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا③

---

① یعنی پوری گستاخی سے رد کر دینا، عمل نہ کرنا۔

② تورات میں حضور ﷺ کی واضح علامات بیان کی گئی ہیں اور حضور ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے؛ اس لیے جو شخص حضور ﷺ پر ایمان نہ لائے وہ تورات کا بھی مخالف ہے۔

③ یعنی ان دونوں کو الہام کے ذریعہ سکھایا گیا تھا۔

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا
يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ۧ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور وہ دونوں (فرشتے) کسی کو بھی جادو سکھانے سے پہلے (صاف) کہہ دیا کرتے تھے کہ: ہم تو (جادو سکھانے کے ذریعہ) صرف آزمائش کے لیے (بھیجے گئے) ہیں، لہذا تو (جادو کے سیکھنے کے پیچھے پڑ کے) کافر مت بن، پھر بھی① وہ لوگ ان دونوں (فرشتوں) سے ایسا (جادو) سیکھتے تھے جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کر دیویں اور (اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ) وہ لوگ اس (جادو) کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ (بنی اسرائیل فرشتوں سے) ایسی چیز سیکھتے تھے جو ان کو نقصان دیتی تھی اور ان کو کوئی فائدہ نہیں دیتی تھی اور اتنی بات تو وہ بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ جس نے بھی اس (جادو) کو اختیار کیا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور وہ (جادو) بہت بری چیز ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، کاش کہ وہ (جادو کی برائی کو) جان لیتے② ﴿۱۰۲﴾ اور اگر وہ (بنی اسرائیل جادو کے بجائے) ایمان لاتے اور تقویٰ والے ہو جاتے③ تو (اس پر) اللہ تعالیٰ کے یہاں سے جو ثواب ملتا یقیناً وہ بہتر ہوتا، کاش کہ وہ (اس بات کو) جان لیتے ﴿۱۰۳﴾

اے ایمان والو! (رسول کو اپنی طرف مخاطب کرنے کے لیے) تم "رَاعِنَا" مت بولو اور "اُنْظُرْنَا" کہہ دیا کرو④ اور (دھیان سے رسول کی بات کو) سنا کرو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۰۴﴾

---

① یعنی اس طرح فرشتوں سے کے تنبیہ کرنے کے باوجود۔ ② اور جادو کو اپنا کر اپنی آخرت برباد نہ کرتے۔ باقی پیچھے

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ
اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

نہ تو اہلِ کتاب میں سے جو کافر لوگ ہیں وہ اور (دوسرے) مشرکین (بھی) پسند نہیں کرتے یہ کہ تم (مسلمانوں) پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت جس کے لیے چاہتے ہیں (اس کے لیے) خاص کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے فضل کے مالک ہیں ﴿۱۰۵﴾ کسی آیت کو ہم جو منسوخ کر دیتے ہیں یا ہم (ذہن سے) اس (آیت) کو بھلا دیتے ہیں تو ہم اس سے بہتر یا اس کے برابر (آیت یا حکم) لے آتے ہیں① کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۰۶﴾

⬅ **پچھلے صفحے کا مابقیہ:** ② یعنی جادو کے کاموں سے خود کو بچا لیتے۔ ③ یہودیوں نے ایک نئی شرارت شروع کی تھی کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں آ کر آپ ﷺ کو "**راعنا**" کا لفظ کہتے جو عبرانی زبان میں ایک گالی کا لفظ تھا اور زبان دبا کر "راعینا" بولے تو معنی "ہمارے چرواہے" ہوتا ہے اور یہودی لوگ اسی نیت سے یہ لفظ بولتے تھے، گرچہ عربی زبان میں اس کا معنی یہ بھی ہوتا تھا "ہماری مصلحت کی رعایت کیجیے" اس لیے عربی جاننے والے لوگ اس شرارت کو سمجھ نہیں پاتے تھے اور عربی مفہوم کے اعتبار سے بعض مسلمان بھی یہ لفظ استعمال کرنے لگے، اس پر وہ یہودی آپس میں بیٹھ کر ہنستے کہ دیکھو! ہم نبی کو سب کے سامنے برا کہتے ہیں اور خود ان کے ماننے والے مسلمان بھی ہمارے ساتھ اسی میں شامل ہیں۔ اسی لیے یہ "راعنا" کا لفظ استعمال کرنا بند کروا دیا گیا اور اس کے بجائے "انظرنا" یعنی "ہماری طرف نظر کیجیے" یہ لفظ استعمال کرنے کی تاکید کی گئی۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی جائز کام سے دوسروں کو ناجائز کام میں پڑنے کی گنجائش ملتی ہو تو ایسے جائز کام سے بھی بچنا چاہیے، بس اتنا ہے کہ وہ شریعت کے بنیادی فرائض میں سے نہ ہو۔

اس صفحے کا حاشیہ: ① نسخ کی وضاحت: ہر نبی کی شریعت میں بنیادی عقائد: توحید، رسالت، آخرت وغیرہ ہر زمانے میں ایک رہے ہیں؛ لیکن عمل سے متعلق جو احکام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے الگ الگ زمانے میں تبدیلی فرمائی۔ اسی طرح جب نبی کریم ﷺ پر شروع میں وحی آئی تو احکام میں حالات کے اعتبار سے پہلے ایک حکم دیا گیا، پھر بدل کر اس کی جگہ دوسرا حکم دیا گیا، اس کو قرآن کی زبان میں نسخ کہتے ہیں، البتہ نبی کریم ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے سے پہلے جو کچھ تبدیلی وغیرہ ہونی تھی وہ ہو چکی اور آپ ﷺ کی زندگی میں دین مکمل ہو چکا، آپ ﷺ کے بعد دین میں کسی کو کسی قسم کی تبدیلی کا کوئی حق نہیں ہے اور یہ نسخ دین میں کوئی عیب نہیں ہے؛ بلکہ یہ بھی ایک کامل حکمت کی چیز ہے جیسے کہ ایک ماہر ڈاکٹر مریض کے حالات کے اعتبار سے دوائی بدلتا رہتا ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللَّهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ أَمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ
الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا
وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهٖ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ ۗ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾

کیا تم کو (یہ بات) معلوم نہیں کہ یقیناً آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی① اور مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿١٠٧﴾ (اے مسلمانو!) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے رسول (یعنی محمد ﷺ) سے ایسے (نامناسب) سوال کرو② جیسے (تم سے) پہلے (زمانے میں) موسیٰ (علیہ السلام) سے (نامناسب) سوال کیے گئے③ اور جو شخص ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے پکی بات ہے کہ وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ﴿١٠٨﴾ (اے مسلمانو!) بہت سارے اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے دل کے حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمھارے ایمان لانے کے بعد تمھیں پلٹا کر④ کافر بنا دیں، حق (یعنی اسلام کی سچائی) ان کے سامنے ظاہر ہو چکنے کے باوجود بھی، پھر جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی حکم (ان سے جہاد کا) بھیج دے وہاں تک تم ان کو معاف کرو، اور درگذر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿١٠٩﴾ اور (اے مسلمانو!) ⑤ تم نماز قائم کرتے رہو اور تم زکوۃ دیا کرو⑥ اور جو بھلائی کا عمل (کرکے) اپنے فائدے کے لیے تم آگے بھیج دوگے⑦ اس (کے ثواب) کو تم اللہ تعالیٰ کے یہاں (محفوظ) پاؤگے⑧ یقیناً جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہے ہیں ﴿١١٠﴾

---

① یعنی کام بنانے والا ② جس سوال میں کوئی دینی فائدہ یا دنیوی کوئی اہم مصلحت نہ ہو ایسے سوال کرنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے ③ نامناسب سوال کرنے والے بنی اسرائیل تھے؛ یعنی مسلمانوں کو اپنے نبی سے نامناسب سوال نہیں کرنا چاہیے ④ (دوسرا ترجمہ) پھر تم کو مرتد بنا کر کافر بنا دیں ⑤ اللہ کی طرف سے دشمنوں کے خلاف جہاد کا حکم اپنے وقت پر آئے گا ابھی تو ⑥ یعنی نصاب کے مطابق حساب کرکے پوری زکوۃ ⑦ یعنی آخرت میں جمع کراؤگے ⑧ یعنی مرنے کے بعد وہ ثواب کام آئے گا۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۱۲
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ
عَلٰى شَیْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۱۳

اور وہ (یہود ونصاریٰ) کہتے ہیں کہ: جنت میں یہودی اور نصرانی کے سوا (دوسرا) کوئی ہرگز داخل نہیں ہوگا① یہ سب ان کی (بے اصل) آرزوئیں ہیں② (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اگر تم سچے ہو③ تو (اس پر) اپنی (کوئی) دلیل لاؤ④ ﴿۱۱۱﴾ کیوں نہیں: (اصل بات تو یہ ہے کہ) جو اپنا چہرا (یعنی زندگی کا رخ) اللہ تعالیٰ کے تابع کردے⑤ اور وہ نیکی کے کام کرنے والا ہو⑥ تو اس (شخص) کو اپنے رب کے پاس اپنے (عمل کا) ثواب ملتا ہے اور ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور وہ لوگ غمگین (کبھی) نہیں ہوں گے ﴿۱۱۲﴾

اور یہود (یوں) کہنے لگے کہ: نصاری کسی دین⑦ پر نہیں ہیں اور (جواب میں) نصاری کہنے لگے کہ: یہود کسی دین پر نہیں ہیں؛ حالاں کہ وہ سب (یہود ونصاریٰ اپنی آسمانی) کتاب پڑھتے ہیں⑧ اسی طرح (یہ سن کر مشرکین) جن کے پاس کوئی (آسمانی) علم نہیں ہے وہ بھی ان (یہود ونصاریٰ) کے جیسی بات کہنے لگے⑨ سو جن باتوں (یعنی امور) کے متعلق وہ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان (باتوں) کے متعلق ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے⑩ ﴿۱۱۳﴾

---

① مذہب کو قومیت کے دائرے میں محدود کردیا اور خود کی بڑائی، تخصیص جھاڑنی شروع کردی۔ ② باطل، بے اصل، جھوٹی یا صرف دل خوش کرنے والی باتیں ہیں۔ ③ اپنے جنت کے تمھارے لیے خاص ہونے کے دعوے میں۔ ④ ظاہر ہے کہ ایسی کوئی دلیل نہیں ہے: اس لیے کہ دعویٰ ہی غلط ہے۔ ⑤ یعنی اللہ کا کامل فرماں بردار بن جاوے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) نیک روش کا پابند بھی ہو۔ ⑦ یعنی صحیح دین کے راستہ پر نہیں ہے۔ ⑧ یعنی ایک دوسرے کے دین کی حقیقت جانتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے دین کو بے بنیاد و بے اصل کہتے ہیں، یہ مذہبی تعصب کی بات ہے۔ ⑨ مشرکین، یہود ونصاری کے دین کو غلط کہنے لگے؛ حالاں کہ خود مشرکین کا دین غلط ہے۔ ⑩ یعنی حق و باطل کو ظاہر فرمائیں گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ أُولٰٓئِكَ مَا كَانَ
لَهُمْ أَنْ يَّدْخُلُوْهَآ إِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ (۱۱۴) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ (۱۱۵) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ
قٰنِتُوْنَ (۱۱۶) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ وَإِذَا قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (۱۱۷)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اس (اللہ تعالیٰ) کا نام لینے سے منع کرے اور ان (مسجدوں) کو ویران کرنے کی کوشش کرے اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ ایسے لوگوں کو ان (مسجدوں) میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں پہنچتا، ہاں! (اللہ تعالیٰ کے) ڈر کے ساتھ (ہو تو اور بات ہے) (۱) ان (ظالموں) کے لیے دنیا میں (سخت) رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے (۲) (۱۱۴) اور مشرق اور مغرب سب کے مالک اللہ تعالیٰ ہی ہیں، سو جس طرف بھی تم (اپنا) رخ (یعنی منہ) کرو گے اللہ تعالیٰ کا رخ (یعنی توجہ) وہاں ہے (۳) یقیناً اللہ تعالیٰ وسعت والے (۴) سب جانتے ہیں (۱۱۵) اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: اللہ تعالیٰ کوئی لڑکا رکھتے ہیں؛ (حالاں کہ) اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات (اولاد سے اور تمام عیوب) پاک ہے؛ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی مالکی میں ہے، ہر ایک اس کے تابع دار ہیں (۵) (۱۱۶) (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے بنانے والے ہیں، اور جب وہ (اللہ تعالیٰ) کسی کام کا فیصلہ کرتے ہیں (۶) تو بس اسے (اتنا) کہہ دیتے ہیں کہ "ہو جا" سو وہ (کام) ہو جاتا ہے (۱۱۷)

---

(۱) یعنی تواضع اور مسجد کی تعظیم کے ساتھ مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(۲) مسجدِ حرام میں عبادت کرنے سے روکنے والے مکہ کے ان ظالموں کے لیے تھوڑے ہی عرصے میں حالات ایسے آگئے کہ مکہ فتح ہو گیا اور مسجدِ حرام میں ان کو ڈر ڈر کے داخل ہونا پڑا۔

(۳) یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں نماز کے لیے مطلوب جہت وہاں ہے۔

(۴) یعنی وسیع بخشش والے۔ (۵) یعنی آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرتی ہے۔

(۶) یعنی کسی کام کو کرنا چاہتے ہیں (دوسرا ترجمہ) کسی کام کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ۝ اِنَّاۤ
اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۝وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ
الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ۝

اور جو لوگ جانتے نہیں ہیں وہ (ایسا) کہنے لگے کہ: اللہ تعالیٰ (بلاواسطہ) ہم سے کلام کیوں نہیں کرتے یا (اللہ تعالیٰ کے یہاں سے) ہمارے پاس (کوئی) نشانی (یعنی معجزہ) کیوں نہیں آجاتی؟① اسی طرح ان سے پہلے کے لوگ بھی (جو اپنے زمانے کے رسول کو نہیں مانتے تھے) ان کے جیسی باتیں کہہ چکے ہیں، ان (اگلے پچھلوں) کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، جو لوگ یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو ہم (بہت سی) نشانیاں (پہلے ہی) صاف صاف بتلا چکے ہیں ﴿۱۱۸﴾ (اے نبی! یعنی محمد ﷺ) یقیناً ہم نے تم کو سچا دین دے کر بھیجا ہے، (اطاعت کرنے والوں کے لیے جنت کی) خوش خبری سنانے والا، اور (نہ ماننے والوں کے لیے جہنم کا) ڈر سنانے والا اور جو (لوگ اپنی مرضی سے) جہنم (کا راستہ) اختیار کر چکے ہیں② ان کے بارے میں تم سے کوئی سوال نہ ہوگا ﴿۱۱۹﴾ اور جب تک کہ تم ان (یہود و نصاریٰ) کے دین پر نہیں چلو گے وہاں تک یہود و نصاریٰ ہرگز تم سے خوش نہیں ہوں گے، (اے نبی!) تم (ان یہود و نصاریٰ سے) کہہ دو: اللہ تعالیٰ (دین کا) جو راستہ بتاوے وہی حقیقت میں سیدھا راستہ ہے③ اور تمہارے پاس (وحی کے ذریعہ) جو علم آگیا اس کے بعد بھی اگر (بالفرض) ان (یہود و نصاریٰ) کی خواہشات کے مطابق تم چلے تو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے بچانے کے لیے نہ تو تمہارا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ کوئی مددگار ﴿۱۲۰﴾

---

① یعنی رسول کے واسطے کی ضرورت نہ رہے۔
② یعنی بدعملی سے جہنمی بن گئے۔
③ اِس دور میں وہ راستہ اسلام ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًاؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ

جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس (کتاب) کی تلاوت کا جو حق ہے اس کے مطابق ہی اس کی تلاوت کرتے ہیں ① تو وہی لوگ اس (اللہ کی کتاب اور دین حق) پر (حقیقت میں) ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے سو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۱۲۱﴾

اے بنی اسرائیل! میں نے اپنی جو نعمتیں تم کو عطا کی ہیں تم ان کو یاد کرو اور یہ (بھی یاد کرو) کہ میں نے تم کو تمام جہاں والوں ② پر فضیلت دی تھی ﴿۱۲۲﴾ اور تم اس (قیامت کے) دن سے ڈرو جس دن کوئی (شخص) کسی کو ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور کسی کی طرف سے (عذاب سے چھوٹنے کے لیے کسی قسم کا) فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور کسی (مجرم) کو (کسی کی) سفارش بھی کام نہیں آئے گی اور ان (مجرموں) کو کوئی مدد بھی نہیں پہنچے گی ﴿۱۲۳﴾ اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے بہت ساری باتوں میں آزمایا، سو ان سب کو اس (ابراہیم) نے پورا کر کے دکھلایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ③: میں تم کو لوگوں کا (دینی) پیشوا بناؤں گا تو اس (ابراہیم) نے عرض کیا: اور میری اولاد میں سے بھی (کسی کو پیشوا بنایا جائے گا؟) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا عہد ظالموں کو نہیں ملے گا ④ ﴿۱۲۴﴾

① یعنی اللہ کی دی ہوئی علمی صلاحیت سے قرآن کے مضامین کو سمجھا اور عملی طاقت سے قرآن کے احکام پر عمل کیا۔ الفاظ اور معنی میں کوئی تحریف نہ کرنا۔ ہر ہر لفظ صاف صاف ادا کرے، تجوید کے قوانین کی رعایت کرے۔ تلاوت کے وقت معنی اور مفہوم کی طرف دھیان دے۔ جنت کا ذکر آوے تو اس کا سوال کرے، جہنم کا ذکر آوے تو اس سے حفاظت چاہے۔

② (دوسرا ترجمہ) تمام اقوام عالم پر۔ ③ حضرت ابراہیم علیہ السلام امتحان میں کامیاب ہوئے تو اس پر خوش خبری کے طور پر۔

④ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اپنی جان پر ظلم کرنے والوں کو پیشوا نہیں بنایا جائے گا۔

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿١٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ؕ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٢٦﴾ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب کہ ہم نے بیت اللہ (یعنی کعبہ) کو لوگوں کے لیے بار بار آنے کی ① اور امن کی جگہ بنادیا اور (ہم نے حکم دیا کہ: اے لوگو!) تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو اور ہم نے ابراہیم واسماعیل (علیہما السلام) کو پوری تاکید سے حکم دیا کہ: میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے (یعنی نماز پڑھنے والوں کے لیے) تم خوب پاک رکھو ② ﴿۱۲۵﴾ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! آپ اس (شہر مکہ) کو امن والا بنادیجیے اور اس (مکہ) کے رہنے والوں میں سے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاوے ان کو (قسم قسم کے) پھل (کھانے کے لیے) عطا فرمائیے، (اللہ تعالیٰ نے دعا کے جواب میں) ارشاد فرمایا: اور جس نے کفر کیا اس کو بھی میں تھوڑی مدت کے لیے فائدہ اٹھانے کا موقع دوں گا ③ پھر میں اس (کافر) کو زبردستی دوزخ کے عذاب میں پہنچاؤں گا اور وہ (جہنم) رہنے کی بہت بری جگہ ہے ④ ﴿۱۲۶﴾ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) گھر (یعنی خانۂ کعبہ) کی بنیادیں اونچی کررہے تھے ⑤ اور اسماعیل بھی ⑥ (اور وہ دونوں دعا کررہے تھے) اے ہمارے رب! آپ ہم سے (کعبہ کی تعمیر کی خدمت کو) قبول کرلیجیے ⑦ یقیناً آپ ہی (ہر ایک کی دعا) پوری طرح سنتے (اور ہر ایک کی دلی نیت کو) اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۲۷﴾

---

① یعنی مرجع بنادیا ② ہر قسم کی ظاہری اور معنوی گندگی سے ③ یعنی پھلوں کی روزی دنیوی زندگی میں کافروں کو بھی ملے گی۔
④ (دوسرا ترجمہ) پہنچنے کی بہت بری جگہ ہے۔ ⑤ یعنی پرانی بنیاد پر جدید دیواریں بنارہے تھے۔
⑥ یعنی اس تعمیر کے کام میں شامل تھے۔ ⑦ ہر نیک عمل کے قبولیت کی دعا بھی کرتے رہنا چاہیے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾
وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اے ہمارے رب! اور آپ ہم کو اپنا پورا فرماں بردار بنا دیجیے (۱) اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت (یعنی امت) پیدا کر دیجیے جو آپ کی پوری فرماں بردار ہو اور آپ ہم کو ہماری عبادتوں کے طریقے سکھلا دیجیے (۲) اور آپ ہماری توبہ قبول کر لیجیے (۳) (اے اللہ!) یقیناً آپ ہی بہت توبہ قبول کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾ اے ہمارے رب! اور آپ ان (مکہ کے رہنے والوں) میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجیے جو ان کے سامنے آپ کی (یعنی قرآن کی) آیتوں کی تلاوت کیا کرے (۴) اور ان (انسانوں) کو کتاب (یعنی قرآن) اور حکمت کی باتیں سکھلایا کرے اور ان کو (ظاہری و باطنی گندگی سے) پاک صاف بنائے، یقیناً آپ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۱۲۹﴾ اور کون ہے جو ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقے سے اعراض کرے (۵)؟ مگر وہی شخص (منہ پھرائے گا) جس نے خود بے وقوفی اپنا لی ہو (۶) اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں (امامت جیسے اونچے مرتبے کے لیے) منتخب کر لیا تھا اور یقیناً وہ (ابراہیم علیہ السلام) آخرت میں نیک لوگوں (کی جماعت) میں (شامل) ہوں گے ﴿۱۳۰﴾

---

(۱) اس دعا میں اسلام پر بقا اور استقامت اور ترقی بھی شامل ہے، ایک جلیل القدر نبی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا خود کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے مانگے تو دوسروں کو بھی اس دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیے، خصوصاً اس دور میں ہر ایمان والا اس دعا کو مانگنے کا ہمیشہ اہتمام کرے۔

(۲) یعنی حج اور دوسرے شریعت کے احکام جن کو ہمیں انجام دینا ہے۔ (۳) احکام پر عمل کرنے میں جو کوتاہی ہو تو۔

(۴) یعنی اولاً مکہ والوں کے سامنے پھر تمام انسانوں کے سامنے۔ (۵) یعنی منہ پھیر لیوے اور نہ مانے۔

(۶) (دوسرا ترجمہ) جس نے خود کو بے وقوف بنایا ہو (تیسرا) جو اپنے آپ ہی کو نہ سمجھتا ہو۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۙ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ
وَيَعْقُوبُ ۖ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ
كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي ۖ قَالُوا
نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾

جب ان (ابراہیم علیہ السلام) کو ان کے رب نے حکم دیا کہ: تو (اللہ تعالیٰ کے) حکم کو مکمل پورا کرنے والا بن جا① تو (جواب میں فوراً) انھوں نے کہا کہ: میں تمام عالموں کے رب (کے ہر حکم) کا فرماں بردار بن گیا② ﴿۱۳۱﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اسی کی③ اپنی اولاد کو وصیت کی تھی اور یعقوب (علیہ السلام) نے بھی (اسی اسلام کی وصیت کی اور فرمایا) اے میرے بیٹو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے دین (یعنی اسلام) کو منتخب کرلیا ہے، سو (اے میرے بیٹو!) تم کو مسلمان ہونے کی حالت ہی میں موت آوے ﴿۱۳۲﴾ (اے لوگو!) یعقوب (علیہ السلام) کی موت کے وقت کیا تم خود وہاں موجود تھے؟④ جب کہ یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو پوچھا تھا کہ: تم میرے (دنیا سے جانے کے) بعد کس کی عبادت کروگے؟ تو سب (بیٹوں) نے جواب دیا: ہم (اسی ایک اللہ تعالیٰ کی) عبادت کریں گے جو آپ (یعنی یعقوب) کے معبود اور آپ کے (اوپر تک) باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق (علیہم السلام) کے معبود ہیں اور ہم اسی (ایک اللہ تعالیٰ) کے فرماں بردار بن کر رہیں گے ﴿۱۳۳﴾ وہ ایک امت تھی⑤ جو (اپنے وقت پر آکر) چلی گئی، جو کچھ اس (جماعت) نے کمایا وہ اس کے لیے ہے اور (اے یہود!) تمھارا (اچھا یا برا) کمایا ہوا تم کو ملے گا اور ان کے کاموں کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا ﴿۱۳۴﴾

---

① یعنی فرماں برداری پر قائم رہنا اور اطاعت میں ترقی کرنا۔ ② یعنی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری پر قائم اور باقی رہوں گا، حضرت ابراہیم پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار تھے، اس سوال کے جواب کے ذریعے ان کی فرماں برداری اور زیادہ مضبوط اور ظاہر ہوگئی اور دوسرے لوگوں کو بھی فرماں بردار رہنے کا سبق مل گیا۔ ③ اسلام کی یعنی اللہ کے ہر حکم کو پورا کرنے کی۔ ④ یعنی یہود تو موجود نہیں تھے، اللہ تعالیٰ موجود تھے۔ ⑤ اللہ کے نیک بندے نبیوں کی جماعت۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور وہ (یہود ونصاریٰ) کہنے لگے: (اے مسلمانو!) تم یہودی یا نصرانی بن جاؤ، تم صحیح راستے پر آجاؤ گے (تو ان کو جواب میں) تم کہو: (نہیں) بلکہ (ہم تو) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین پر عمل کریں گے جو بالکل ٹھیک (سیدھے) راستہ پر (یعنی موحد) تھے اور وہ (ابراہیم علیہ السلام) شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے ﴿۱۳۵﴾ (اے مسلمانو!) تم (یہود ونصاریٰ ومشرکین سے) کہہ دو: ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو (قرآن) ہم پر اتارا گیا اس پر (تفصیلی ایمان لائے) ①اور جو (وحی) ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اس پر بھی (ہم اجمالی طور ایمان لائے) ②اور جو (شریعت) موسیٰ وعیسیٰ کو دی گئی اس پر بھی اور جو (شریعت دوسرے) نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی (ہم ان سب کو صحیح مانتے ہیں) ہم ان (پیغمبروں) میں سے کسی کے درمیان (کوئی) تفریق نہیں کرتے ③اور ہم اسی (تمام نبیوں پر وحی اتارنے والے اللہ تعالیٰ) کے فرماں بردار ہیں ﴿۱۳۶﴾ سو اگر وہ (اہل کتاب اور کافر) بھی تمہارے (یعنی مسلمانوں) ④جیسا ایمان لے آویں تو پکی بات ہے کہ وہ (اہل کتاب اور کافر بھی) ہدایت پر آجائیں گے اور اگر وہ (یہود ونصاریٰ) منہ پھیر لیویں ⑤تو وہ یقیناً مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں ⑥(اے محمد ﷺ! آپ ان کی دشمنی سے نہ گھبراؤ) سو عنقریب تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ ان (یہود ونصاریٰ اور کافروں) کو کافی ہوجائیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر بات کو سنتے (اور) ہر بات کو جانتے ہیں ﴿۱۳۷﴾

---

① یعنی ہمارا عمل قرآن کے مطابق ہے۔ ② یعنی ان نبیوں کی شریعت ان کے زمانے میں صحیح تھی یہ ہم مانتے ہیں۔ ③ یعنی سب رسولوں کو مانتے ہیں۔ ④ مراد حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں یعنی صحابہ کے ایمان کو معیار بتایا گیا یہ بڑی سعادت ہے۔ ⑤ یعنی مسلمانوں جیسا ایمان نہ لاوے۔ ⑥ یعنی حضرت محمد ﷺ اور دین حق کی مخالفت کررہے ہیں۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ
وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ
اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔـلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(اے مسلمانو! ان نصاریٰ سے کہہ دو: ہم نے تو) اللہ تعالیٰ کا رنگ قبول کرلیا① اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہوسکتا ہے؟ اور ہم تو اسی (ایک اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرنے والے ہیں ﴿۱۳۸﴾ تم (ان یہود ونصاریٰ سے) کہہ دو: کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے بحث کرتے ہو؟② حالاں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تو ہمارے رب ہیں اور تمھارے (سب کے بھی) رب ہیں اور ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمھارے لیے تمھارے اعمال ہیں اور ہم تو خالص اس (اللہ تعالیٰ ہی) کی اطاعت کرنے والے ہیں ﴿۱۳۹﴾ (اے یہود ونصاریٰ!) کیا تم (ایسا) کہتے ہو کہ: یقیناً ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد وہ (سب) یہودی یا نصرانی تھے؟ تم (ان سے) کہو کہ: (ان کے مذہب کے بارے میں) تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں؟ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اس کے پاس آئی ہوئی شہادت کو چھپائے③؟ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿۱۴۰﴾ وہ امت تھی جو (اپنے وقت پر دنیا میں آکر) چلی گئی، جو کچھ اس (امت) نے کمایا وہ اس کے لیے ہے اور تمھارا کمایا ہوا (یعنی تمھارے کیے کرائے اعمال) تمھارے لیے ہے اور ان کے کاموں کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا ﴿۱۴۱﴾

---

① رنگ جس طرح سامنے سے نظر آجاتا ہے اسی طرح حقیقی دین داری دین دار پر نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے یعنی ہم مکمل اللہ کے دین میں آگئے۔ ② یعنی اللہ تعالیٰ صرف تم یہود ونصاریٰ کی بخشش کریں گے اور ہم مسلمانوں کی بخشش نہیں کریں گے۔

③ شہادت: [۱] حضرت ابراہیمؑ کے ملتِ توحید ہونے کے بارے میں تھی جس کو انھوں نے چھپایا اور حضرت ابراہیمؑ کو یہودی اور نصرانی کہنے لگے [۲] حضور ﷺ کی صفات جو تورات میں تھی اس کو چھپایا۔



سَيَقُولُ السُّفَهَاۗءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۴۲ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ
كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً
اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ ھَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۴۳

اب تو① بے وقوف لوگ (یوں) کہیں گے کہ: ان (مسلمانوں) کو اپنے اس قبلے سے (دوسری طرف) کس چیز نے پھیر دیا جس پر وہ (کچھ عرصے سے قائم) تھے؟ (اے نبی!) تم (جواب میں) کہو کہ: مشرق و مغرب سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں سیدھی راہ پر چلاتے ہیں ﴿۱۴۲﴾ اور اسی طرح② ہم نے تم کو ایک معتدل امت بنایا؛ تاکہ (قیامت کے روز) لوگوں پر تم گواہ بنو اور رسول (محمد ﷺ) تم پر گواہ بنیں اور جس قبلے کی طرف (اب تک) تم (عارضی طور پر منہ کرتے چلے آرہے) تھے③ وہ (قبلہ) ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا تاکہ ہم معلوم کرلیویں④ کہ کون رسول کا حکم مانتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں پر الٹا پھر جاتا ہے⑤ اور یقیناً یہ (قبلے کی تبدیلی) بڑی مشکل بات تھی؛ مگر ان لوگوں کے لیے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی⑥ اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ تمھارے ایمان کو ضائع کریں⑦ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت شفقت کرنے والے، نہایت مہربان ہیں ﴿۱۴۳﴾

---

① یعنی جب کعبہ قبلہ مقرر ہوا اور بیت المقدس کی طرف منہ کرنا چھوڑ دیا گیا تب ② جس طرح اس امت کو افضل نبی حضرت محمد ﷺ عطا ہوئے، قرآن جیسی افضل کتاب ملی اسی طرح آخری نبی کی امت کو کعبہ جیسا افضل قبلہ عطا فرمایا اور تحویل کے حکم کے بعد لوگوں کو دل وجان سے اس کے قبول کرنے کی توفیق دی ③ ہجرت سے قبل بیت المقدس قبلہ تھا جو ہجرت کے بعد سولہ یا سترہ ماہ تک باقی رہا پھر کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا۔ دوسری روایت کے مطابق مکی زندگی میں کعبہ قبلہ تھا، ہجرت کے بعد ۱۶ یا ۱۷ ماہ بیت المقدس قبلہ رہا پھر دوبارہ کعبہ کو قبلہ بنایا گیا ④ (دوسرا ترجمہ) تمیز کردیوے ⑤ (دوسرا ترجمہ) یعنی ماننے سے انکار کردیتا ہے ⑥ ان کے لیے اس نئے قبلے پر عمل کرنا ذرا بھی مشکل نہیں ⑦ بعض لوگ یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کا تحویلِ قبلہ دین سے انحراف ہے اور اس سے ایمان ضائع ہوجاتا ہے، اس بے وقوفی والے خیال کا رد ہے، دوسرا ترجمہ "ایمان" کا "نماز" ہے؛ چوں کہ نماز ایمان کا اہم رکن ہے، تحویلِ قبلہ سے قبل پڑھی گئی نماز ضائع نہیں ہوئی یہ بتادیا گیا۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَتَيْتَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا
بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ
اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ

(اے ہمارے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ ہم تمھارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف پھیرنا دیکھ رہے ہیں، سو تم جس قبلے (یعنی کعبہ) کو پسند کرتے ہو اس کی طرف ہم ضرور تمھارے رخ کو پھیر دیں گے ①، سو (اب سے) تم اپنا رخ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لو اور (آئندہ) جہاں کہیں بھی تم لوگ ہو تو اپنے چہروں کو اسی (مسجدِ حرام ہی) کی طرف کرلیا کرو، اور یقیناً اہلِ کتاب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ (قبلہ بدلنے کا حکم) حق ہے جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اور وہ (اہلِ کتاب قبلے کے بدلنے کی مخالفت کا) جو کام کررہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہیں ﴿۱۴۴﴾ اور اگر تم ان اہلِ کتاب کے سامنے (قبلے کی تبدیلی کے) تمام دلائل پیش کردو تب بھی وہ تمھارے قبلے کو ماننے والے نہیں ہیں اور نہ تم ان کے قبلے کو ماننے والے ہو اور نہ وہ (اہلِ کتاب) آپس میں ایک دوسرے کے قبلے کو ماننے والے ہیں اور جو (وحی کا) علم تمھارے پاس آچکا ہے اس کے بعد بھی اگر ان (اہلِ کتاب) کی خواہشات پر تم (بالفرض) چلیں تب تو یقیناً تمھارا شمار ظالموں میں ہوگا ② ﴿۱۴۵﴾ جن لوگوں کو ہم نے کتاب (یعنی تورات اور انجیل) دی وہ اس (رسول یعنی حضرت محمد ﷺ) کو (اچھی طرح) پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے (سگے) بیٹوں (یعنی اولاد) کو پہچانتے ہیں،

① یہ تبدیلیٔ قبلہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہوگیا جو ایک مستقل خوشی ہے، پھر اس وعدے کو پورا کرتے ہوئے فرمایا۔
② ظاہر بات ہے حضور ﷺ یہ کر ہی نہیں سکتے۔

وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ﴿۱۴۷﴾

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴿۱۴۹﴾

اور یقینی بات یہ ہے کہ ان (اہلِ کتاب) میں سے ایک جماعت (ایسے لوگوں کی ہے جو) جان بوجھ کر حق کو چھپاتی ہے①﴿۱۴۶﴾ حق وہی ہے جو تمھارے رب کی طرف سے ہے، سو (اس لیے) تم شک کرنے والوں میں بالکل شامل نہ ہونا﴿۱۴۷﴾

اور ہر ایک (مذہب والوں) کی ایک سمت (رخ کرنے کی) ہے جس کی طرف (اپنی عبادت میں) وہ رخ کرتے ہیں، سو تم نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، تم سب جہاں بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) تم سب کو (جمع کرکے اپنے پاس) لادیں گے، حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں﴿۱۴۸﴾ اور جہاں سے بھی تم (سفر کے لیے) باہر نکلو تو اپنا منہ (نماز میں) مسجدِ حرام کی طرف کرلیا کرو② اور یقیناً یہی حق بات (کا حکم) ہے جو تمھارے رب کی طرف سے ہے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے﴿۱۴۹﴾

---

① نبی کریم ﷺ کے تورات میں بیان شدہ علامات کی روشنی میں وہ آپ کو نبی حق جانتے تھے، لیکن پھر بھی لوگوں سے چھپاتے تھے۔

② قبلے کے بدلنے کا جو حکم آیا اس کے لیے واحد کا صیغہ تین مرتبہ اور جمع کا صیغہ دو مرتبہ استعمال ہوا ہے، اس طرح بار بار حکم دینے کی مختلف حکمتیں ہوسکتی ہیں:

(۱) قبلے کے بدلنے پر دشمنوں کی طرف سے بہت سارے اعتراضات ہوئے ان اعتراضات کو بند کرنا۔

(۲) مسلمانوں کے لیے بھی قبلے کا بدلنا ایک عظیم انقلاب تھا؛ اس لیے کہ آج تک جس قبلے کو صحیح سمجھ کر نماز میں اس کی طرف رخ کرتے رہے تھے اس کو اب چھوڑ کر نئے قبلے کی طرف رخ کرنا۔

(۳) عام حکم کو بتلانا تھا کہ سفر ہو کہ کسی جگہ مقیم ہو پھر یہ سفر اور اقامت کبھی طویل کبھی مختصر، کبھی عارضی کبھی مستقل ہر حال میں کعبہ ہی کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنا ہے۔

(۴) یہ قبلے کی تبدیلی کا حکم خود نبی کریم ﷺ کے لیے اور آپ کی پوری امت کے لیے بھی ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۚ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ
رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ
مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور جہاں سے بھی تم (سفر میں) باہر نکلو تو اپنا منہ (نماز میں) مسجدِ حرام کی طرف رکھا کرو اور جس جگہ بھی تم لوگ ہوا کرو تو اپنے چہروں کو اسی (مسجدِ حرام) کی طرف کرو①؛ تا کہ تمھارے خلاف لوگوں کو الزام قائم کرنے کا کوئی موقع نہ ملے؛ مگر ان میں سے جن لوگوں کی عادت ظلم بن چکی ہے (ایسے ضدی لوگ چپ نہیں رہیں گے) سو تم ان (لوگوں) سے مت ڈرو اور تم مجھ ہی سے ڈرو؛ اور تا کہ میں اپنی نعمت② تم پر پوری کروں اور تا کہ تم لوگ صحیح راہ پر رہو ﴿۱۵۰﴾ (یہ احسان ایسا ہے)③ جیسا کہ ہم نے تمھارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول (محمد ﷺ) بھیجا جو تمھارے سامنے ہماری آیتوں کو پڑھ پڑھ کے سناتا ہے اور تم کو (ظاہری و باطنی گندگی سے) پاک (وصاف) کرتا ہے اور تم کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور جو باتیں (اب تک) تم نہیں جانتے تھے④ وہ تم کو سکھلاتا ہے ﴿۱۵۱﴾

---

① تم عالم کی الگ الگ سمتوں سے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھوگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک ہی رخ سمجھا جائے گا۔

② دشمنوں کے طعن سے حفاظت ہو اور اللہ تعالیٰ انعام واکرام، برکات، انوار اور ہدایت کے پورے حق دار بنو اور آخرت میں جنت کا داخلہ مل جاوے یہ فضل الٰہی ہے۔
دوسرا مطلب: فضل اور انعام یعنی اسلام کی کامل ہدایت۔

③ آیت میں تشبیہ کا حاصل:
[۱] یعنی تمھارا پسندیدہ قبلہ کعبہ مل گیا وہ نعمت ہے، اسی طرح تم کو ایک کامل رسول اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔
[۲] کعبہ کی تعمیر مقبول ہو وہ دعا مقبول ہوئی اور نبی کی بعثت والی دعا بھی مقبول ہوئی۔

④ (دوسرا ترجمہ) یا جو باتیں تم (خود بھی) نہ جان سکتے تھے۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۝

سو (ان نعمتوں پر) تم مجھ کو یاد کرتے رہو، میں تم کو یاد رکھوں گا① اور (ان نعمتوں کے ملنے پر) تم میرا شکر ادا کرتے رہو② اور تم میری ناشکری (یعنی نافرمانی) نہ کیا کرو ﴿۱۵۲﴾

اے ایمان والو! (مصیبت پر) صبر کر کے اور نماز پڑھ کر (اللہ تعالیٰ کی) مدد حاصل کرو③ یقیناً اللہ تعالیٰ (کی مدد) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ﴿۱۵۳﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) کیے جائیں ان کو تم (عام مُردوں کی طرح) مرے ہوئے مت کہو؛ بلکہ وہ تو سب زندہ ہیں④؛ لیکن تم کو (ان کی زندگی کا) احساس نہیں ہے⑤ ﴿۱۵۴﴾ اور ہم ضرور تم کو آزمائیں گے (کبھی) تھوڑے سے خوف سے اور (کبھی تو تھوڑی سی) بھوک سے اور (کبھی تو تھوڑے سے) مال اور جان اور پھلوں میں نقصان (یعنی کمی) کرنے سے اور (ایسے امتحان کے حالات میں) صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۱۵۵﴾ (صبر کرنے والے) وہ ہیں کہ جب ان کو (کسی قسم کی) کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم سب تو اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہیں اور ہم سب اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف واپس جانے والے ہیں ﴿۱۵۶﴾ انہی (صبر کرنے والوں) پر ان کے رب کی طرف سے (خاص) عنایتیں ہوں گی اور رحمت (بھی) ہوگی اور وہی لوگ ہدایت پر ہیں ﴿۱۵۷﴾

---

① ذکر کا ایک معنیٰ ''یاد کرنا'' ہے جس کا تعلق دل سے ہے اور زبان اس کی ترجمان ہوتی ہے۔ ذکر کی ایک تفسیر 'اطاعت' یعنی ہر موقع پر شریعت کا جو حکم ہو اس کو پورا کرنا بھی ہے۔

② شکر: قلبی، لسانی، عملی تین طرح سے ہے۔ ③ نماز میں نصرتِ الٰہیہ کو کھینچ کر لانے کی تاثیر ہے۔

④ برزخی خاص قسم کی حیات۔ ⑤ تم ان کی زندگی کا ادراک نہیں کر سکتے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ
بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ
الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ
اللّٰعِنُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝

یقیناً صفا اور مروہ (دونوں پہاڑ) اللہ (کے دین) کی (خاص) نشانیوں میں سے ہیں، لہذا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس شخص پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں (پہاڑ) کے چکر لگائے اور جو شخص بھی نیکی کا کام خوشی (اور شوق) سے کرے گا① تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی قدر کرنے والے② سب کچھ جاننے والے ہیں ﴿۱۵۸﴾ یقیناً جو لوگ ہمارے اتارے ہوئے صاف احکام اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم ان کو (مضامین) کتاب (تورات و انجیل) میں لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں اور ان پر (دوسرے) سب لعنت کرنے والے بھی لعنت (یعنی لعنت کی بددعا) کرتے ہیں ﴿۱۵۹﴾ مگر (لعنت سے بچ گئے وہ لوگ) جنھوں نے توبہ کی اور انھوں نے (اپنی) اصلاح کرلی اور انھوں نے (آسمانی کتاب کی چھپائی ہوئی باتوں کو) ظاہر کر دیا تو ایسے لوگوں کی توبہ میں قبول کر لیتا ہوں اور میں تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، سب پر مہربان ہوں ﴿۱۶۰﴾ حقیقت میں جن لوگوں نے کفر اپنا لیا اور کفر ہی پر مرے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے ﴿۱۶۱﴾ وہ اس (لعنت) میں ہمیشہ رہیں گے، ان پر سے (کبھی بھی) عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور (کسی وقت بھی) ان کو مہلت (بھی) نہیں دی جائے گی ﴿۱۶۲﴾

① یعنی نیکی کا کام کرنا تو ہے ہی تو بہتر یہ ہے کہ خوشی اور رغبت سے کرو۔
② نیکی کو قبول کر کے زیادہ نیکی کی توفیق دیوے اور آخرت میں اجر دیوے۔

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي
الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ
اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ
لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾

اور تمہارا (حقیقی) معبود ایک (اللہ تعالیٰ) ہی معبود ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، جن
کی رحمت سب کے لیے ہے (اور وہ) بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۶۳﴾

یقیناً آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے (مسلسل) بدلنے میں اور
ان کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدے کا سامان لے کر سمندر میں چلتی ہیں اور اس (بارش کے) پانی
میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا، پھر اس (بارش کے پانی) کے ذریعے زمین کو اس کے مُردہ
ہونے (یعنی اجڑ جانے) کے بعد زندہ کر دیا اور ہر قسم کے جانور اس (زمین) میں پھیلا دیئے اور
ہواؤں کے (رخ) بدلنے میں اور جو بادل آسمان وزمین کے درمیان (اللہ تعالیٰ کے حکم کے) پابند رہ
کر کام میں لگے ہوئے ہیں ان میں عقل سے کام لینے والوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) بڑی
نشانیاں ہیں ﴿۱۶۴﴾ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں) کو شریک بناتے ہیں،
اللہ تعالیٰ سے جیسی محبت رکھنی چاہیے وہ ویسی محبت ان (شریکوں) سے رکھتے ہیں① اور ایمان والے
اللہ تعالیٰ ہی سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں② اور کاش کہ یہ ظالم (یعنی کافر) لوگ جب (آنے
والے) عذاب (کے منظر) کو دیکھ لیتے تو اسی وقت ان (کافروں) کو یقین ہو جاتا کہ طاقت تو پوری
اللہ تعالیٰ ہی کی ہے③ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں) بہت سخت ہوگا④ ﴿۱۶۵﴾

---

① یعنی جیسی تعظیم اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے یہ مشرکین بتوں کی ویسی تعظیم کرتے ہیں۔ باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ⬅

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ۝

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۝ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝

جب①وہ (لیڈر) لوگ جن کے کہنے پر (دنیا میں) دوسرے لوگ چلتے تھے اپنے پیروں کاروں سے بے تعلقی کا اعلان کریں گے②اور وہ (عوام اور لیڈر) سب عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے اور ان کے (آپس کے) سب تعلقات ختم ہو جائیں گے ﴿۱۶۶﴾ اور (اس وقت) عوام کہیں گے کہ: کاش ہم کو (دنیا میں) دوبارہ جانے کا موقع ملے تو ہم (دنیا میں) اعلان کردیں گے کہ ان (لیڈروں) سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے جیسا کہ ان لیڈروں نے ہم سے تعلق کے نہ ہونے کا (یہاں قیامت میں) اعلان کردیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کو (قیامت میں) دکھلائیں گے کہ ان کے اعمال ان کے لیے حسرت ہی حسرت بن چکے ہیں اور وہ (لیڈر اور عوام) آگ سے نکلنے والے ہی نہیں ہیں ﴿۱۶۷﴾

اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں اس میں سے تم کھاؤ اور تم شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، یقین رکھو کہ وہ (شیطان) تمھارا کھلا دشمن ہے ﴿۱۶۸﴾ یقیناً وہ (شیطان) تو تم کو بری باتوں کا اور بے حیائی کا ہی حکم دیتا ہے اور یہ کہ جو (باتیں) تم نہیں جانتے اس کا اللہ پر تم بہتان لگاؤ③﴿۱۶۹﴾

پچھلے صفحے کا مابقیہ: ④ (دوسرا ترجمہ) اور جو ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے میں نہایت سخت (بہت مضبوط) ہے۔ ⑤ پھر اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی عبادت نہ کرتے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اور اگر یہ ظالم جب دنیا میں کوئی تکلیف دیکھتے اس وقت یہ سمجھ لیتے کہ ساری طاقت اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے (اور دوسرے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز ہیں) اور یقیناً اللہ کا عذاب (آخرت میں) بہت سخت ہوگا۔

اس صفحہ کا حاشیہ: ① یعنی آخرت میں عذاب کا سخت ہونا خاص طور پر اس وقت معلوم ہوگا جب۔ ② یعنی ہمارا (اس) عوام سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ کے بارے میں تم ایسی باتیں بولو جن باتوں کی حقیقت تم جانتے نہیں ہو۔

نوٹ: انسان انسان کے متعلق بغیر جانے کوئی بات بولے تو وہ برا ہے تو پھر اللہ کے معاملے میں بے بنیاد باتیں بولنا نہایت خطرناک ہے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ
آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ
بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ

اور جب ان (کافروں) کو یہ بات کہی جاتی ہے کہ جو احکام اللہ تعالیٰ نے اتارے اس کے مطابق تم چلو تو وہ (کافر) جواب دیتے ہیں کہ: (نہیں) بلکہ ہم تو اسی طریقے پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے، بھلا کیا ان (کافروں) کے باپ دادا (دین کی) ذرا بھی سمجھ نہ رکھتے ہوں اور سیدھے راستے پر نہ ہوں تب بھی؟① ﴿۱۷۰﴾ اور (ضدی) کافروں (کو اسلام کی دعوت دینے) کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کسی ایسے (جانور) کے پیچھے چلاّتا ہو جو سوائے پکار اور آواز کے کچھ نہ سنتا ہو② وہ (کافر) بہرے، گونگے، اندھے ہیں، لہٰذا وہ (کافر اسلام کو) سمجھتے نہیں ہیں③ ﴿۱۷۱﴾ اے ایمان والو! جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی اس میں سے کھاؤ اور اگر (حقیقت میں) تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرتے ہو تو (پھر کامل اور حقیقی) شکر (بھی) اللہ تعالیٰ کا ادا کرو ﴿۱۷۲﴾ یقیناً مردار اور (بہنے والا) خون اور خنزیر کا گوشت اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا (یعنی بولا) گیا ہو صرف یہ سب اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر حرام کر دیے ہیں،

---

① یعنی تب بھی انہی باپ دادا کے کفر والے راستے پر چلنے کی بات کریں گے؟

② جس طرح جانور کچھ سمجھتا نہیں اسی طرح آڑے ہوئے کافر اسلام کو سمجھتے نہیں اور قبول نہیں کرتے۔

③ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر کافروں کے لیے اس طرح کے الفاظ آئے ہیں، مراد یہ ہے کہ وہ کان سے سنتے تو ہیں؛ لیکن کام کی بات جس کے ذریعے ایمان قبول کر لیوے وہ سمجھتے نہیں ہیں، ایسے بہرے بن جاتے ہیں جیسے حق بات سنی ہی نہیں، زبان سلامت ہے، بولتے بھی خوب ہیں؛ لیکن سچی بات، ایمان کو قبول کرنے کی بات زبان پر آتی ہی نہیں، آنکھ بھی سلامت ہے؛ لیکن آخرت کا نفع، نقصان ان کو نظر آتا ہی نہیں ہے۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ
بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى
النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ
شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝

سو اگر کوئی شخص (آخری درجے کی) مجبوری میں ہو① (اور کھانے کا) مقصد لذت حاصل کرنا نہ ہو②
اور ضرورت سے زیادہ نہ کھاوے تو اس (شخص) پر (کھانے کا) کوئی گناہ نہیں ہے، یقینی بات ہے
کہ اللہ تعالیٰ تو بڑے بخشنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۱۷۳﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی
کتاب میں سے (بہت سی باتوں کو) چھپاتے ہیں اور اس (چھپانے) کے بدلے میں (دنیا کا)
تھوڑا سا عوض لیتے ہیں ویسے لوگ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی بھر رہے ہیں، اور قیامت کے دن
اللہ تعالیٰ ان (چھپانے والوں) سے (خوشی کی) بات نہیں کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو (گناہوں
سے) پاک نہیں کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۷۴﴾ انہی (آسمانی کتابوں کی
حق بات چھپانے والے) لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا اور مغفرت کے بدلے
عذاب کو (لے لیا) سو (ایسی بری حرکت کر کے) تعجب کی بات ہے کہ جہنم کی آگ سہنے کے لیے وہ
کتنے تیار ہیں! ﴿۱۷۵﴾ یہ (سزا) اس لیے (ہوئی) کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب ٹھیک ٹھیک اتاری اور
جن لوگوں نے (سچی) کتاب میں اختلاف کھڑا کر دیا وہ تو ضد میں (سچائی کے راستے سے بہت)
دور جا کر پڑے ہیں③ ﴿۱۷۶﴾

① اور ان حرام چیزوں میں سے جان بچانے کے لیے کچھ کھا لیویں۔
② (دوسرا ترجمہ) نافرمانی نہ کرے۔
③ (دوسرا ترجمہ) تو وہ یقیناً ایسی مخالفت میں پڑے ہیں جو (حق کے راستے سے) بہت دور ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ ۚ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ
وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ۚ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ
إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ
بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ

تم صرف اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرلو اسی کا نام (کامل) نیکی نہیں ہے؛ لیکن (کامل) نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (سب آسمانی) کتابوں پر اور (تمام) نبیوں پر ایمان لاویں اور اس (اللہ) کی محبت میں ① (اپنا) مال رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافر کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں ② (دیویں) اور وہ نماز کو قائم کریں اور زکوۃ بھی ادا کریں اور جب بھی کوئی (جائز کام کا) عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرنے کی عادت ہو اور تنگی (یعنی سختی، فقیری) اور تکلیف (یعنی بیماری، مصیبت) اور جنگ کے وقت میں صبر کرنے کی عادت ہو، ایسے لوگ ہی (نیکی پر ہونے کے دعوے میں) سچے ہیں اور ایسے لوگ ہی تقویٰ والے ہیں ﴿۱۷۷﴾ اے ایمان والو! (جن لوگوں کو ناحق قتل کر دیا جاوے ان) مقتولوں کے بارے میں (قاتل سے) قصاص لینا تم پر فرض ہے، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے عوض غلام اور عورت کے بدلے عورت (ہی کو قتل کیا جائے گا) پھر اگر اس (قاتل) کو اس کے بھائی (مقتول کے وارث) ③ کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے ④ تو وہ اچھے طریقے سے مانگنے کا حق رکھتا ہے ⑤ اور اس (قاتل) پر خوشی کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے ⑥

---

① یا مال کی محبت دل میں ہے اس کے باوجود مال خرچ کرے یا فقیروں کے ساتھ محبت کرتے ہوئے مال دیوے ان کو حقیر نہ سمجھے۔ ② یعنی غلاموں اور قیدی کو آزاد کرانے میں۔ ③ مقتول کا وارث رشتے دار جو قصاص چاہتا ہے، اس سے یہاں ایمانی اخوت یاد دلا کر معافی کی ترغیب دی گئی۔ ④ یعنی قصاص چھوڑ دیا جائے۔ ⑤ یعنی مقتول کے رشتے دار وارث معافی کے بدلے میں دیت کی رقم) اچھے طریقے سے مانگنے کا حق رکھتا ہے، اور قاتل بھی اچھے برتاؤ سے ادا کرے۔ ⑥ یعنی قصاص کی معافی کے بدلے میں دیت کی رقم مقتول کے وارث کو۔

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝

یہ (قصاص کی معافی اور دیت کی رقم) تمھارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے، سو اس (آسانی) کے بعد بھی جو کوئی زیادتی کرے گا تو اس کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے① ﴿۱۷۸﴾ اور اے عقل والو! قصاص لینے میں تمھارے لیے (دوسروں کی) زندگی (کی حفاظت) ہے② پوری امید ہے کہ (قصاص کے ڈر سے ناحق قتل سے) تم بچتے رہو گے③ ﴿۱۷۹﴾ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آجائے④ اگر وہ (مرتے وقت اپنے پیچھے) کچھ مال چھوڑے تو والدین کے لیے اور قریبی رشتے داروں کے لیے انصاف کے ساتھ تم پر وصیت کرنا فرض ہے، (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والوں پر (اس طرح کی وصیت کرنا) ضروری حق ہے⑤ ﴿۱۸۰﴾

---

① یعنی قاتل دیت کی رقم دینے میں ٹال مٹول یا انکار کرے، اسی طرح مقتول کے رشتے دار دیت کی رقم بھی لیویں اور قاتل کو قتل کرنے یا تکلیف دینے کی بھی کوشش کریں یہ سب زیادتی ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اے عقل والو! اس قصاص کے حکم میں تمھاری زندگی اور بقا ہے۔ عقل استعمال کر کے سوچو تو حقیقت سمجھ میں آوے گی کہ قاتل سے قصاص لینے کے ذریعے دوسروں کی زندگی بچ جائے گی؛ یعنی دوسرے لوگ ڈر جاویں گے اور قتل کے جرم کا ارتکاب نہ کریں گے۔

③ (دوسرا ترجمہ) پوری امید ہے کہ تم اس (قصاص کے حکم کی خلاف ورزی کرنے) سے بچتے رہو گے۔

④ یعنی موت کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ ⑤ شروع اسلام میں کسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے مال میں سے وارثوں کے کوئی حصے متعین نہیں تھے، مرنے والے کا پورا مال اس کے بڑے لڑکوں کو مل جاتا تھا، اسی لیے اس آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ ہر انسان اپنی موت سے پہلے والدین اور دوسرے رشتے داروں کے لیے وصیت کر کے جائے کہ فلاں فلاں کو اتنا اتنا حصہ دیا جائے، پھر جب سورۂ نساء میں ۱۱ سے لیکر کے ۱۴ تک کی آیتیں نازل ہوئیں تو مرنے والے کا کون وارث ہوگا اور اس کے کتنے حصے ہوں گے وہ سب خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا؛ اس لیے اس آیت میں جس وصیت کا ذکر ہے وہ فرض نہیں رہی؛ لیکن کسی آدمی کے ذمے کسی کا کوئی حق ہے تو اس کو ادا کر دیوے اور ابھی ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وصیت کر دیوے یہ فرض ہے، اسی طرح مرنے والے کے مال میں جو لوگ شرعاً وارث نہیں ہیں ان کے لیے اپنے مال میں سے یا کسی دینی کام کے لیے ایک تہائی تک وصیت کر سکتا ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

پھر جس شخص نے اس (مرنے والے سے وصیت) کو سننے کے بعد اس میں تبدیلی کرڈالی تو اس کو تبدیل کرنے والوں پر ہی اس (وصیت تبدیل کرنے) کا گناہ ہوگا① یقیناً اللہ تعالیٰ تو (ہر چیز کو) سنتے ہیں (اور تمام چیزوں کو) جانتے ہیں ﴿۱۸۱﴾ پھر جس کو ڈر ہے کہ وصیت کرنے والا (غلط) طرف داری یا (حق تلفی کا) گناہ کررہا ہے تو ان (مرحوم کے وارثوں اور وصیت والوں) کے درمیان (شرعی قانون کے مطابق وصیت بدل کر) صلح کرادے تو اس (صلح کرانے والے) پر کوئی گناہ نہیں ہے② یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۸۲﴾

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے (پچھلی امت کے) لوگوں پر فرض کیے گیے تھے؛ تاکہ تم تقویٰ والے بن جاؤ ﴿۱۸۳﴾ چند ہی دن گنتی کے (روزے رکھنے ہیں)③ پھر جو شخص تم میں سے (رمضان میں) بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو تو (جتنے روزے چھوٹ گئے) دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) اتنی گنتی کو پورا کرنا ہے، اور جن لوگوں کو روزے کی طاقت ہے (لیکن روزہ نہ رکھنا چاہیں) تو وہ مسکین کو کھانا دے کر (روزہ نہ رکھنے کا) فدیہ دے دیویں④ پھر جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر تم سمجھ دار ہو تو (سنو! رمضان میں) تمہارا روزہ رکھنا ہی تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے ﴿۱۸۴﴾

---

① مرنے والی کی زبان سے جس نے بھی کوئی وصیت سنی تو اس میں اپنی طرف سے کم زیادہ نہ کرے؛ بلکہ وصیت کے مطابق عمل کرنا واجب ہے، کسی آدمی نے وصیت کرنے میں ناانصافی کردی تو مرنے سے پہلے پہلے اس کو سمجھا بجھا کر وصیت میں شریعت کے حکم کے مطابق تبدیلی کروا دیوے اور اگر کوئی آدمی نامناسب یا شرعی حکم کے خلاف وصیت کرکے مرگیا=

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا
هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں لوگوں کے لیے ہدایت (کی باتوں) سے بھرا ہوا قرآن اتارا گیا اور یہ (قرآن) ہدایت کے صاف اور حق کو باطل سے جدا کرنے والے دلائل کا مجموعہ ہے، سو جو شخص تم میں سے (روزہ کی صلاحیت کی حالت میں رمضان کا) مہینہ پاوے تو وہ ضرور اس کے روزے رکھے، اور جو شخص (رمضان میں) بیمار ہو یا سفر میں ہو تو (جتنے روزے چھوٹ گئے) اتنی گنتی دوسرے دنوں میں (روزہ رکھ کر) پوری کرلے، اللہ تعالیٰ تمھارے لیے آسانی کرنا چاہتے ہیں اور تم کو (کسی) مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتے؛ اور تاکہ (اس طرح آسان اور رعایت والے احکام کے ذریعے) تم (پورے رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کرلو اور اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو ہدایت کا راستہ بتادیا اس پر (اس کا احسان مانتے ہوئے) تم اللہ کی بڑائی بیان کرو؛ اور تاکہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ ﴿۱۸۵﴾ اور جب تم سے میرے بارے میں میرے بندے پوچھیں تو (بتلادو کہ) میں یقیناً (اتنا) قریب ہوں کہ جب کوئی (دعا کرنے والا) مجھ سے دعا کرے تو میں (بلاواسطہ) دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں

ۖ تو جن کے لیے وصیت کی ہے ان کے ساتھ وارثوں کی شریعت کے حکم کے موافق صلح کرادیوے، اس طرح کی تبدیلی میں گناہ بھی نہیں ہوگا؛ بلکہ بہتر ہوگا۔ ② یعنی ایسی صلح کرادینی چاہیے۔ ③ انتیس یا تیس دن روزے رکھنا ہے۔
④ اس قرآت کے مطابق یہ حکم (فدیہ والا) روزے کی طاقت والے کے لیے اب منسوخ ہے۔ دوسری قرآت میں آیت "**لا یطیقونہ**" ہے اس اعتبار سے معنیٰ یہ ہوگا کہ "جو لوگ روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بڑھاپے کی وجہ سے یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے اچھے ہونے کی کوئی امید نہ ہو) تو وہ ایک مسکین کو کھانا دے کر روزہ نہ رکھنے کا فدیہ دیوے" (اس صورت میں آیت کو منسوخ ماننے کی بھی ضرورت نہیں ہے)۔
نوٹ: اوپر آیتوں میں رمضان کا تذکرہ، بعد والی آیت میں بھی رمضان کا تذکرہ، درمیان میں سوال اور دعا کی بات آگئی، یہ رمضان میں دعا کی اہمیت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۝ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى
نِسَآىِٕكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪

(جب میں اتنا مہربان ہوں) تو ان (بندوں) کو چاہیے کہ وہ میرے حکموں کو (دل سے) مانیں اور ①مجھ پر ایمان (یعنی یقین) رکھیں؛ تاکہ وہ نیک راہ پر آجائیں ﴿۱۸۶﴾ (رمضان کے) روزہ (رکھنے) کی رات میں اپنی بیویوں سے جماع کرنا (اب) تمھارے لیے حلال کردیا گیا ہے، وہ (بیویاں) تمھارے لیے لباس ہیں ②اور تم ان کے لباس ہو ③ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ تم اپنے حق میں خیانت کر رہے تھے ④ پھر اس (اللہ) نے تم پر عنایت کی اور تمھاری غلطی معاف کردی ⑤ سو اب (اگر چاہو تو) تم ان (عورتوں) سے جماع کرلیا کرو ⑥ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے جو لکھ دیا وہ تم حاصل کرو ⑦

① دعا کی قبولیت کے بارے میں اور دوسرے کاموں کے بننے کے لیے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا یقین ہو۔

② میاں اور بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کے لیے لباس کہا گیا: (الف) لباس انسان کے گلے لگا ہوتا ہے، اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کے گلے لگے ہوتے ہیں، یہ کامل اتصال کی بات ہے۔

(ب) لباس پہننے سے انسان کا ستر چھپ جاتا ہے، اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کے عیوب کو چھپاتے ہیں اور برے کام سے حفاظت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

(ج) جس طرح انسان لباس کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح میاں بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کی ضرورت رہتی ہے، ایک دوسرے کے بغیر صبر نہیں ہوتی۔

(د) شریف انسان کو لباس سے جدائی گوارہ نہیں، اسی طرح میاں بیوی کو ایک دوسرے سے جدائی گوارہ نہیں۔

(ہ) آیت میں عورت کے لباس ہونے کو مقدم کیا گیا، سمجھ میں آیا کہ مرد عورت کی طرف اس طرح کے معاملات میں سبقت اور پہل کرتا ہے اور مرد کی طرف سے یہ چیزیں بکثرت پیش آتی ہیں۔

③ پہلے رمضان کی راتوں میں ایک بار سوگئے تو اٹھ کر صحبت کرنا منع تھا پھر بھی تم تنہائی میں بے بس ہو کر صحبت کرلیتے تھے یہ۔

④ جماع کو خیانت سے تعبیر فرمایا، یا اس زمانہ کے حکم کے اعتبار سے رات کو سونے کے بعد جماع کرنے کی برائی کو بتانا ہے، خیانت یعنی اس طرح کی کوتاہی ہوجاتی تھی۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اللہ نے تمھاری توبہ قبول کرلی اور تم کو معاف کردیا۔

⑥ رمضان کی پوری رات میں کسی بھی وقت صحبت جائز ہونے کا حکم آنے کے بعد اب اجازت ہے۔

⑦ حصول لذت کے ساتھ جو اولاد مقدر ہے اسے حاصل کرو۔ ''کتب'' کا دوسرا ترجمہ: تمھارے لیے مقدر کردیا ہے۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ
اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ

اور صبح (صادق) کی سفید دھاری (یعنی سفیدی، رات کی) سیاہ دھاری (یعنی سیاہی) سے جدا ہو کر تم کو صاف نظر آوے وہاں تک تم کھاؤ اور پیو، پھر تم رات تک روزے کو پورا کیا کرو اور تم مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تب (رات یا دن میں) ان (عورتوں) سے جماع نہ کرو، یہ اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حدیں (مقرر کردی گئی) ہیں، لہذا تم (ان کو توڑنے کے ارادے سے) ان کے پاس بھی مت جانا① اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام لوگوں کے لیے صاف صاف بیان کرتے ہیں؛ تاکہ لوگ (احکام کی مخالفت سے) بچتے رہیں ﴿۱۸۷﴾ اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ② اور تم ان (مالوں کے مقدمے) کو حاکموں کے پاس (ایسے مقصد سے) مت لے جاؤ ③ کہ لوگوں کے مال کا کوئی حصہ تم ظلم کر کے (ناحق) کھا جاؤ اور تم تو (حقیقت) جانتے ہو④ ﴿۱۸۸﴾

یہ (بعض صحابہ ہر مہینے کے) نئے چاند کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: وہ (یعنی ہر مہینے نئے چاند کا نکلنا) لوگوں کے لیے (مختلف معاملات میں) اور حج کے اوقات کو پہچاننے کا ذریعہ ہے

---

① اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش نہ کرنا۔
② یعنی کسی کا مال غلط طریقے سے مت لے لو۔
③ تم باطل پر ہو تمھارا کوئی حق نہیں ہے اس بات کو جانتے ہوئے بھی غلط مقدمے کے ذریعہ کسی کے مال کو کھا جانے کی کوشش مت کرو، جو مال شرعاً تمھارا نہ ہو وہ کسی عدالت کے فیصلے کی وجہ سے تمھارا نہ ہوگا۔
④ اس بات کو جانتے ہوئے کہ تمھارا کوئی حق نہیں ہے پھر بھی غلط مقدمات سے ہڑپ کرنے کی کوشش مت کرو۔

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿١٩١﴾

اور یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ تم (دروازے کو چھوڑ کر) گھروں میں ان کے پیچھے کی طرف سے آؤ؛ لیکن نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو①؛ تا کہ تم لوگ فلاح پاؤ ﴿۱۸۹﴾ اور جو لوگ تم سے (اسلام کی مخالفت میں) جنگ کرتے ہیں تم بھی ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرو② اور تم زیادتی مت کرو③ یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۱۹۰﴾ اور تم ان لوگوں کو④ جہاں پاؤ (وہاں) قتل کرو اور تم ان کو نکالو اس جگہ (یعنی مکہ) سے جہاں سے انھوں نے تم کو (جبراً) نکالا اور فتنہ تو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے⑤ اور تم ان (دین کے دشمنوں) سے مسجد حرام کے پاس (یعنی حدودِ حرم میں) اس وقت تک لڑائی مت کرو جب تک کہ وہ خود اس (حدودِ حرم) میں تم سے لڑائی (شروع) نہ کریں⑥ سو وہ (دشمن) اگر تم سے (حدودِ حرم میں) لڑائی (شروع) کر دیں تو تم بھی ان سے لڑو، یہی (ایسے) کافروں کی سزا ہے ﴿۱۹۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) اللہ کے حکموں کو توڑنے سے بچو۔ ② یعنی اللہ کے دین کی خاطر جنگ ہو، محض حکومت بڑھانا اور مال حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔ ③ اور تم کو عورتیں، بچے، بہت بوڑھے، دنیوی کاموں سے ہٹ کر مذہبی عبادت میں مشغول رہنے والے اور معذور لوگ جو جنگ میں شریک نہ ہوں تو ان کو مارنے کی اجازت نہیں ہے، ہاں اگر یہ لوگ کسی طرح بھی لڑائی میں کافروں کی مدد کریں تو ان کو قتل کرنا جائز ہے، اسی طریقے سے جس قوم سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا ہو تو معاہدہ کی مدت میں معاہدہ توڑ کر لڑائی مت کرو۔ جنگ میں بھی ہمارا دین ہم کو انصاف، اعتدال اور حدود کی رعایت سکھاتا ہے تو دوسرے مقامات میں تو بدرجۂ اولیٰ اس کی رعایت کرتی ہے۔ ④ یعنی جو کافر دین کی خاطر تم سے دشمنی رکھے اور لڑے۔
⑤ فتنہ یعنی خود دینِ اسلام کو قبول نہ کرنا، دوسروں کو اسلام سے روکنا، شرارت کرنا، حرم میں عبادت کے لیے آنے سے روکنا، اس کے علاوہ فتنے کا مطلب عہد کو توڑنا، کفر و شرک کرنا، مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکنا جیسا کہ مکہ کے ←

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ
فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ
قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

سوا گروہ (دشمن) رک جاویں ① تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ مہربان ہیں ﴿۱۹۲﴾ اور (اے مسلمانو!) تم ان (دین کے دشمنوں) سے لڑو، یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر اور شرک) باقی نہ رہے ② اور دین (فقط) اللہ تعالیٰ ہی کا باقی رہے ③، سوا گروہ (دشمن کفر سے) رک جاویں (اور ایمان لے آویں) ④ تو سختی صرف ظالموں (یعنی کافروں) پر ہی رہے گی ﴿۱۹۳﴾ احترام والے مہینے کا بدلا ہے احترام والا مہینہ ⑤ اور (اس لیے کہ) احترام کرنے میں تو برابری ہے ⑥ سو جو (کافر) تمھارے اوپر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ایسی ہی زیادتی تم اس پر کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم (یہ بات) جان لو کہ اللہ تعالیٰ (کی مدد) ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ﴿۱۹۴﴾

⇐ کافروں نے ۶ھ میں نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عمرہ کے لیے آنے سے روکا جس کے نتیجے میں صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا۔
① یعنی حرم میں اپنی طرف سے جنگ کی ابتدا مت کرو۔
اس صفحہ کا حاشیہ: ① کفر اور جنگ کرنے سے رک جاویں اور اسلام قبول کرلیویں۔
② امن کی حالت ہو یا جنگ کی مسلمانوں کو سچائی اور انصاف ہی پر قائم رہنا چاہیے اس کے خلاف کوئی بات نہ کہنی چاہیے، نہ کرنی چاہیے۔ فائدہ: جنگ کسی درجے میں نامناسب چیز ہے، لیکن فتنہ اور شرارت کی جڑ اور بنیاد کا قائم رہنا اس سے بھی زیادہ سخت اور برائی ہے؛ اسی لیے فتنے اور شرارت کو ختم کرنے کے لیے جنگ کو گوارہ کرلیا جائے، گویا ایک بڑی برائی کو ختم کرنے کے لیے ایک ہلکی اور چھوٹی، ظاہراً نامناسب چیز کو اختیار کرلینا عقل مندی اور انصاف ہے۔
③ یعنی لوگ اسلام مذہب قبول کرلیں۔
④ کفر سے رک جاویں تو آخرت میں جنت کے حق دار ہوں گے اور دنیا میں بھی امن ملے گا اور جو لوگ ناانصافی کریں اور کفر و شرک میں پڑے رہیں، تو سختی صرف (ایسے) ظالموں (کافروں) پر ہی رہے گی۔
⑤ یعنی اگر کافر احترام والے مہینے کا ادب کرکے لڑائی نہ کریں تو تم بھی اس کا لحاظ رکھو۔
⑥ اگر وہ کافر چار احترام والے مہینے: رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم کا احترام کریں تو تم بھی احترام کرو اور اگر احترام نہ کریں اور لڑائی کریں تو تم ان کا دفاع کرو۔

وَاَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ ۛۚ وَاَحۡسِنُوۡا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ وَلَا
تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡهَدۡىُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ بِهٖۤ اَذًى مِّنۡ رَّاۡسِهٖ
فَفِدۡيَةٌ مِّنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ ٝ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ فَمَا
اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ

اورتم اللہ تعالیٰ کے راستے میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت ڈالو اور تم نیکی کرو، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں ﴿۱۹۵﴾ اور تم حج اور عمرہ (خاص) اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو①، سو اگر تم روک لیے جاؤ② تو جو قربانی کا جانور آسانی سے مل جائے (وہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ذبح کردو) اور جب تک قربانی کا جانور اپنی جگہ (یعنی حرم کی حد میں) پہنچ (کر ذبح) نہ (ہو) جاوے وہاں تک تم (احرام کھولنے کے لیے) اپنے سروں کو نہ منڈاؤ، (ہاں!) سو جو شخص تم میں سے (احرام کی حالت میں) بیمار ہو جاوے، یا اس کو اپنے سر میں تکلیف ہونے لگے تو (تین) روزے رکھ کر یا (چھ فقیروں کو) صدقہ دے کر یا (ایک بکری) ذبح کر کے فدیہ ادا کرے③ پھر جب تم مطمئن ہو④ تو جو شخص عمرے کو حج کے ساتھ (ایک سفر میں) ملا کر فائدہ اٹھائے⑤ تو (شکرانے کے طور پر) جو بھی جانور ہدی کے طور پر آسانی سے مل جاوے (تو اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرنا ضروری ہے)

---

① یعنی نیت کر کے حج، عمرہ شروع کرنے کے بعد۔
② یعنی اگر حج اور عمرہ شروع کرنے کے بعد پورا کرنے میں کوئی رکاوٹ آجائے۔
③ یعنی تکلیف کی وجہ سے سر منڈانا پڑا تو اس کے بدلے۔
④ امن کے حاصل ہونے کی دو صورتیں ہیں:
(الف) پہلے ہی سے دشمن کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔
(ب) دشمن کا خطرہ تھا لیکن وہ ختم ہوگیا۔ اس کا خلاصہ: عام معمول کے مطابق حالات کہ جس میں کوئی رکاوٹ اور خطرہ نہ ہو۔
⑤ یعنی حج تمتع کرے یا قران کرے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

سو جس کے پاس (قربانی کرنے کی) گنجائش نہ ہو تو (اس کے ذمے) تین روزے حج کے دنوں میں (۹ ذی الحجہ تک) رکھنا ضروری ہے اور (حج سے فارغ ہو کر منیٰ سے) جب تم واپس لوٹو تب (مکہ میں یا وطن آ کر) سات (روزے رکھنا ہے، اس طرح) وہ دس (روزے قربانی کے بدلے کے) پورے ہوں گے (جن کا رکھنا ضروری ہے) یہ حکم (یعنی ایک سفر میں عمرہ اور حج کو ملا کر فائدہ اٹھانا) ایسے شخص کے لیے (جائز) ہے جس کے گھر والے مسجدِ حرام کے پاس نہ رہتے ہوں① اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی سزا سخت ہے ﴿۱۹۶﴾

حج کے مہینے تو معروف (و مشہور) ہیں، سو جو شخص ان (مہینوں) میں (احرام باندھ کر) حج کو (اپنے لیے) لازم کر لیوے تو حج کے دوران فحش بات (اور کام) نہ کرے اور گناہ کے کام نہ کرے اور (کسی سے) جھگڑا (بھی) نہ کرے اور جو نیکی کا کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں② اور تم راستے کا توشہ ساتھ میں لے لو؛ کیوں کہ (اپنے سفر کا) توشہ ساتھ لینے کا بہترین فائدہ سوال سے بچے رہنا ہے③ اور اے عقل والو! تم میری نافرمانی سے بچتے رہو ﴿۱۹۷﴾

---

① یعنی جو آفاقی ہو۔

② اس لیے اللہ تعالیٰ نیکی پر تم کو ثواب دیں گے۔

③ یعنی سفر کی ضروری چیزیں ساتھ لینے سے انسان دوسرے سے سوال کرنے سے بچا رہے گا۔ (دوسرا ترجمہ) کیوں کہ سفر کا بہترین سامان تقویٰ ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَآ أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَاذْكُرُوا
اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهِۦ لَمِنَ
الضَّآلِّينَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿١٩٩﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَٰسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ
فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُۥ فِي الْءَاخِرَةِ مِنْ خَلَٰقٍ ﴿٢٠٠﴾

(حج کے سفر میں تجارت اور مزدوری کر کے) تمھارے اپنے رب کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرنے میں تمھارے لیے کوئی گناہ نہیں ہے① سو جب تم (نو ۹ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد) عرفات سے روانہ ہو تو مشعرِ حرام (یعنی مزدلفہ) کے پاس اللہ تعالیٰ کا تم ذکر کرو اور جس طرح تم کو بتایا ہے اسی طرح تم اس (اللہ تعالیٰ) کا ذکر کرو② حقیقت یہ ہے کہ تم اس (بتانے) سے پہلے ناواقفوں میں سے تھے ﴿۱۹۸﴾ پھر (یہ بھی دھیان میں رکھو اے قریش!) تم بھی وہاں (یعنی عرفات) جا کر واپس آؤ جہاں سے اور لوگ (یعنی عام حاجی) واپس آتے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو③ یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں④ ﴿۱۹۹﴾ پھر جب تم اپنے حج کے (بڑے) کام پورے کر چکو تو تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو⑤ جیسے کہ تم اپنے باپ دادوں کو (زمانۂ جاہلیت میں) یاد کیا کرتے تھے؛ بلکہ ان (باپ دادوں) کی یاد سے بھی زیادہ (اللہ کا) ذکر کرو اور بعض لوگ تو (دعا میں بس) یہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ ہم کو دنیا ہی میں (سب کچھ) دے دیجیے، اور ایسے (دعا کرنے والے) شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے⑥ ﴿۲۰۰﴾

---

① حلال روزی کو آیتِ کریمہ میں فضل سے تعبیر کیا گیا ہے؛ اس لیے کہ انسانوں کے لیے روزی کا انتظام کرنا باری تعالیٰ کے لیے ضروری نہیں ہے، وہ محض اپنے فضل سے روزی کا انتظام فرماتے ہیں۔ سفر کا مقصد حج ہو، باقی چیز ضمنی ہو۔

② ایک مطلب ہے: اللہ نے تم کو ہدایت دی ہے اس کے شکرانے میں تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

③ یعنی قریش عرفات نہیں جاتے تھے، مزدلفہ ہی سے واپس لوٹ جاتے تھے اس پر۔

④ شریعت کے قانون میں امت کے لیے مثالی مساوات کا حکم ہے، دین کے عمومی احکام میں کسی بھی امتی کے لیے کوئی امتیاز نہیں سب کے لیے برابری ہے۔ ⑤ یعنی خاص منیٰ کے قیام: ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ میں۔ اور حج کے بعد والی زندگی بھی ذکر کی کثرت والی ہو جائے۔ ⑥ جس کا آخرت کی طرف دھیان نہیں ہے اس لیے وہ آخرت کا منکر ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝۲۰۱
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۝۲۰۲ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ
مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ
اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۝۲۰۳ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ۝۲۰۴

اور ان میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو (دعامیں) یہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ ہم کو دنیا میں بھلائی دیجیے اور آخرت میں بھی بھلائی (دیجیے) اور ہم کو (جہنم کی) آگ کے عذاب سے بچا لیجیے ﴿۲۰۱﴾ انہی لوگوں کے لیے ان کی (دنیا کے اعمال کی) کمائی کی وجہ سے (آخرت میں ثواب کا بڑا) حصہ ہے① اور اللہ تعالیٰ بہت جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۲۰۲﴾ اور گنتی کے چند دنوں میں② تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو③ سو جو شخص دو ہی دن میں (منیٰ سے) جلدی (مکہ) چلا گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص (۱۳ تاریخ تک منیٰ میں رہ کر) تاخیر سے (مکہ) آیا تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، یہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے (آدمی) کے لیے ہے④ اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور (یہ بات) جان لو کہ تم سب کو (لے جا کر) اسی (اللہ تعالیٰ) کے سامنے جمع کیا جائے گا ﴿۲۰۳﴾ اور لوگوں میں سے ایک شخص وہ بھی ہے کہ دنیوی زندگی کے بارے میں تم کو اس کی باتیں بڑی اچھی (مزے دار) لگتی ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بناتا ہے؛ حالاں کہ وہ (تمھارے مخالفوں میں) سب سے زیادہ لڑنے (جھگڑنے) والا ہے⑤ ﴿۲۰۴﴾

---

① (دوسرا) ایسے ہی لوگوں کو (دنیا و آخرت میں) اپنی کمائی کا بڑا حصہ (بھلائی کی شکل میں) ملے گا۔
② یعنی ایام تشریق میں تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد پڑھو اور کنکریاں مارتے ہوئے بھی اللہ کا ذکر کرو۔
③ حج کے احکام کے دوران مختلف آیتوں میں ذکر کی خاص تاکید آئی ہے، اعمالِ حج میں مختلف مواقع پر مختلف اذکار اور احکام ثابت ہیں؛ لیکن خاص بات یہ ہے کہ یہ عبادت غفلت سے گزارنی نہیں ہے؛ بلکہ ہر موقع پر اللہ کے احکام کو پورے طور پر ادا کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے بالکل غفلت نہ برتی جائے، عامۃ حجاج کرام سے ہونے والی غفلت پر بھی تنبیہ ہوگئی۔
④ [۱] یعنی تیرھویں تاریخ تک منیٰ میں رکنا یہ متقی حاجی کا کام ہے [۲] جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہی نہیں اس کو احکام کی تفصیل اور ثواب اور گناہ کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ⑤ مراد اخنس بن شریق ہے۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ؁
وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ؁ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ؁ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؁

اور (اے نبی!) جب وہ (آپ کی مجلس سے اٹھ کر) واپس جاتا ہے تو زمین میں فساد کرنے کی غرض سے اس (زمین) میں دوڑ دھوپ کرتا پھرتا ہے① اور کھیتی اور جانور کو برباد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۰۵﴾ اور جب اس کو کہا جاتا ہے کہ: ”تو اللہ تعالیٰ سے ڈر“ تو (اس کا) گھمنڈ اس کو گناہ پر (اور زیادہ) ابھارتا ہے، سو اس کے لیے جہنم (کی سزا) کافی ہے اور وہ بہت ہی برا بچھونا ہے② ﴿۲۰۶﴾ اور کچھ لوگ ایسے (مخلص) بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان تک خرچ کر ڈالتے ہیں③ اور اللہ تعالیٰ (ایسے) بندوں پر بڑی شفقت کرتے ہیں④ ﴿۲۰۷﴾ اے ایمان والو! تم پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ⑤ اور تم شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو⑥ یقین جانو کہ وہ (شیطان) تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ﴿۲۰۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) زمین میں فساد کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔
② یہ آیت اگرچہ خاص آدمی کے متعلق نازل ہوئی ہے، لیکن جو بھی اس طرح کی حرکت کرے گا وہ سزا کا مستحق ہوگا۔
③ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جان تک کی بازی لگا دیتے ہیں اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔
④ اللہ کی ایک صفت **”رَءُوْف“** بھی ہے اسی **”رَءُوْف“** والی صفت کا تقاضا ہے کہ بندوں کو اللہ کی رضا حاصل ہونے کے لیے جو کام ضروری ہے اس کی بندوں کو توفیق دیتے ہیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) تم پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ (تیسرا) تم پورے (مکمل) اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ دینی امور کا خلاصہ آسانی کے لیے پانچ شعبوں میں تقسیم کر کے بتایا جاتا ہے: (۱) عقائد (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) معاشرت (۵) اخلاق۔ اور اہل حکومت کے لیے سیاسیات۔ جب ان تمام شعبوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو اپنایا جائے وہ کامل اسلام کہلانے کے قابل ہوتا ہے۔ ہر مومن کا ظاہر و باطن، صبح سے شام، ولادت سے موت اور زندگی کا ہر موقع، غمی خوشی وہ اسلامی طریقے سے انجام دینا ہے۔ ⑥ یعنی شیطان کی بات پر عمل مت کرو۔

فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾

پھر تمھارے پاس صاف احکام (یا دلائل) آچکنے کے بعد بھی اگر تم (سیدھے راستے سے) پھسل گئے ①
تو (اس بات کو) جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ② بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲۰۹﴾ کیا یہ
(کافر ایمان لانے کے لیے) صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ (خود) اللہ تعالیٰ فرشتوں کے
ساتھ ③ بادلوں کے سائبانوں میں ان کے سامنے آجائے ④ اور (سب) کاموں کا فیصلہ ہی کر دیا جائے
اور (آخرکار) تمام معاملات (کے فیصلے) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جاویں گے ﴿۲۱۰﴾

تم بنی اسرائیل سے پوچھو کہ: کتنی ساری کھلی نشانیاں (یعنی احکام) ہم نے ان کو دی ہیں اور
جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمت اس کے پاس پہنچ جانے کے بعد اس کو بدل ڈالے تو (اس کو یاد رکھنا چاہیے)
یقیناً اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ﴿۲۱۱﴾ دنیا کی زندگی کافروں کے لیے دل کش (یعنی خوش نما)
بنا دی گئی ہے اور وہ (کافر) ایمان والوں پر ہنستے ہیں ⑤ اور تقویٰ (یعنی کفر و شرک سے بچنے) والے
قیامت کے دن ان (کافروں) سے اعلیٰ درجے پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب
رزق عطا فرماتے ہیں ﴿۲۱۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ڈگمگا گئے۔ ② اللہ تعالیٰ ایسے زبردست ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔
③ (دوسرا ترجمہ) یا اللہ تعالیٰ اور فرشتے۔ ④ یہ سب قیامت میں ہوگا۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مسلمان فکرِ آخرت میں اللہ کے احکام کو پورا کرنے میں مشغول ہیں جس سے دنیا کا ظاہری نقصان ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ کافروں کو تعجب ہوتا ہے کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو اپنی دنیا کا بڑا نقصان کرتے ہیں؛ اس لیے اس فکرِ آخرت پر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا
فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ
وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾

(شروع میں) سب لوگ ایک ہی دین پر تھے ① پھر اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا ② جو (ایمان والوں کو جنت کی) خوش خبری سناتے تھے اور (نافرمانوں کو جہنم سے) ڈراتے تھے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (نبیوں) کے ساتھ سچی کتاب اتاری؛ تاکہ جس چیز میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اس میں لوگوں کے درمیان وہ فیصلہ کریں اور (افسوس کی بات تو یہ ہے کہ) جن کو وہ کتاب دی گئی کھلے احکام ان کو مل جانے کے بعد محض آپس کی ضد کی وجہ سے انہی لوگوں نے اس (کتاب) میں اختلاف کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم (یعنی فضل) سے وہ (اختلاف کرنے والے) جن حق باتوں میں اختلاف کرتے تھے ان میں ایمان والوں کو صحیح راستے کی ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو سیدھا راستہ بتلا دیتے ہیں ﴿۲۱۳﴾ (اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم (ایسے ہی) جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حالاں کہ ابھی تک تو تمہارے اوپر تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں جیسے حالات بھی نہیں آئے، ان (پہلے لوگوں) کو (دین کی خاطر) بڑی سختی اور تکلیف پہنچی اور وہ لوگ ہلا دیے گئے، یہاں تک کہ رسول اور ان کے ساتھ ایمان والے کہنے لگے کہ: "اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی" سن لو! اللہ تعالیٰ کی مدد تو (قریب میں) آنے ہی والی ہے ﴿۲۱۴﴾

① یعنی: [الف] عالمِ ارواح میں "بلیٰ" والے قول کے وقت سب مُوَحِّد تھے [ب] حضرت آدمؑ اور حواؑ کے ابتدائی زمانہ میں سب لوگ توحید پر تھے [ج] آدمؑ سے ادریسؑ تک پورے ایک ہزار سال تک سب مؤمن تھے [د] نوحؑ کے ساتھ کشتی میں بیٹھنے والے جب غرقِ عالم کے بعد دوبارہ کشتی سے رکنے پر دنیا میں آئے تب سب مسلمان ہی تھے۔ ② طبیعتوں کے اختلاف اور شیطانی اغوا کے نتیجے میں عقائد میں اختلاف پیدا ہوا تو اس اختلاف کو دور کرنے کے لیے نبیوں کو بھیجا گیا۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ

وہ (صحابہ) آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے) کیا خرچ کریں؟ تو تم (جواب میں یوں) کہو کہ: جو مال بھی تم خرچ کرو① تو وہ والدین اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہونا چاہیے اور جو (بھی) تم بھلائی کا کام کرتے ہو (تو) اللہ تعالیٰ کو یقیناً اس کی پوری خبر ہے②﴿۲۱۵﴾ تم پر لڑائی کرنا فرض کیا گیا ہے③ اور وہ تم کو بھاری لگتا ہے اور ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک چیز کو تم پسند نہ کرو؛ حالاں کہ وہ چیز تمھارے لیے بہتر ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو؛ حالاں کہ وہ چیز تمھارے لیے بری ہو، اور (ہر چیز کی حقیقت) اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم لوگ جانتے نہیں ہو﴿۲۱۶﴾

یہ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں احترام والے مہینے میں جنگ کے بارے میں (تو اے نبی!) تم (ان سے یوں) کہو کہ: اس (احترام کے مہینے) میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے اور (لیکن لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنا④ اور اس (اللہ تعالیٰ) کا انکار کرنا اور مسجدِ حرام (میں عبادت) سے (لوگوں کو روکنا) اور اس (مسجدِ حرام) کے رہنے والوں (مسلمانوں) کو وہاں سے نکالنا اللہ تعالیٰ کے یہاں اس (لڑائی) سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اور فتنہ کرنا⑤ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے،

---

① قرآن میں مال کو "خیر" کہا، اس کی حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ انسان مال کی وجہ سے خیریت سے رہتا ہے، چوری، ڈکیتی اور سوال کرنے سے بچ جاتا ہے۔ ② اور وہ اس کا بدلہ (ثواب) ضرور دیں گے۔ ③ یعنی دین کی خاطر دشمنی کرنے والوں سے خاص خاص حالات میں۔ ④ کوئی مسلمان ہو تو اس کو تکلیف پہنچانا کہ ڈر کے مارے دوسرے لوگ مسلمان نہ ہو اور جو ایمان لانا چاہے اس کو اسلام سے بدگمان کرنا؛ تا کہ وہ ایمان لانے سے رک جائے۔ ⑤ لوگوں کو دین سے پھیرنا۔

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ
عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ
فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ
قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

اور وہ (کافر لوگ) تم (مسلمانوں) سے برابر لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان (کافروں) کا بس چلے تو تم (مسلمانوں) کو تمھارے دین سے ہی ہٹا دیں ① اور تم میں سے جو شخص بھی اپنا دین چھوڑ کر مرتد ہو جائے اور وہ کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جائیں گے اور ایسے لوگ جہنمی ہیں، وہ اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۱۷﴾ یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (دین کی خاطر دشمنوں سے) جہاد کیا تو ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت مہربان ہیں ﴿۲۱۸﴾ یہ لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں (اے نبی!) تم (جواب میں یوں) کہو کہ: ان (شراب اور جوئے دونوں) میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے (بھی) ہیں؛ لیکن ان دونوں (شراب اور جوئے) کا گناہ (یعنی نقصان) اِن دونوں کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے اور وہ (لوگ) تم سے سوال کرتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے) وہ کیا خرچ کریں؟ (اے نبی! جواب میں) یوں کہو کہ: ضرورت سے زیادہ جتنا بھی ہو (وہ سب کچھ خرچ کرو) اسی طرح اللہ تعالیٰ احکام کو تمھارے لیے صاف صاف بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم غور و فکر کیا کرو ﴿۲۱۹﴾ دنیا کے بارے میں بھی اور آخرت کے بارے میں بھی ②

---

① یعنی اسلام چھڑوا دیوے ② دنیا فانی ہے؛ لیکن دنیا میں انسان کو بہت ساری ضروریات ہیں؛ اس لیے دنیا میں جائز ضروریات میں ضرورت کے مطابق خرچ کرو، آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے، ثواب ملنے کی جگہ ہے؛ اس لیے ثواب حاصل کرنے اور اللہ کو خوش کرنے کے لیے صدقات و خیرات بھی کرو، خلاصہ یہ کہ دنیا و آخرت دونوں کے مناسب حال سوچ سمجھ کر خرچ کیا کرو۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلَا
تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا
تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ
اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور وہ (صحابہ) تم سے سوال کرتے ہیں یتیموں کے بارے میں (اے نبی!) تم (جواب میں ایسا) کہو کہ: ان (یتیموں کے مالی حال) کو ٹھیک (کرنے کی محنت) کرنا نیکی کا کام ہے① اور اگر تم ان (یتیموں) کا خرچا اپنے (کھانے کے خرچے کے) ساتھ ملا جلا کر کرو (تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ اس لیے کہ) وہ تو تمھارے بھائی (ہی) ہیں اور اللہ تعالیٰ (معاملات) بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے الگ پہچانتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو مشکل میں ڈال دیتے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں، ہر کام کی حکمت ان کو معلوم ہے ﴿۲۲۰﴾ اور تم (اے مسلمان مردو!) مشرکہ عورتوں سے اس وقت تک شادی مت کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آویں اور (یہ بات یاد رکھو کہ) یقیناً ایمان والی باندی کسی بھی مشرکہ عورت سے بہتر ہی ہے، چاہے وہ (مشرکہ عورت) تم کو پسند آ رہی ہو اور تم (مسلمان عورتوں کا) مشرک مردوں کے ساتھ نکاح مت کراؤ جب تک کہ وہ (مشرک مرد) ایمان نہ لے آویں اور (یہ بات سن لو کہ) یقیناً (ایک) ایمان والا غلام کسی بھی مشرک مرد سے بہتر ہی ہے اگرچہ وہ (مشرک مرد) تم کو کتنا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہوتا ہو② وہ (مشرک مرد و عورت) تو (کفر کے ذریعے) تم کو (جہنم کی) آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) لوگوں کے لیے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتے ہیں؛ تا کہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں ﴿۲۲۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان (یتیموں) کی بھلائی ہو ایسی کوشش کرنا نیکی کا کام ہے۔ ② تو بھی تم ان سے شادی مت کرو۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا
تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ
عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٤﴾

اور وہ (صحابہ) تم سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں ①(اے نبی!) تم (ان کو جواب میں) کہو کہ: وہ (حیض) تو گندی چیز ہے، سو حیض کی حالت میں تم عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ (عورتیں حیض سے) پوری طرح پاک نہ ہوں وہاں تک (جماع کرنے کے لیے) ان کے پاس مت جاؤ، پھر جب وہ (عورتیں) پوری طرح حیض سے پاک ہو جائیں تو ان (عورتوں) کے پاس اسی طریقے سے جاؤ جس طریقے (یعنی جگہ) سے جانے کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے ② یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں اور خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں ﴿۲۲۲﴾ تمھاری بیویاں تمھارے لیے کھیتی ہیں، سو تم اپنی کھیتی میں (آگے والے راستے سے) جس طرح سے چاہو آؤ اور اپنے لیے آگے (آخرت میں کام آنے والے اچھے اعمال) بھیجو اور تم اللہ تعالیٰ سے (ہر حالت میں) ڈرو اور تم (اس بات کو) جان کر رکھو کہ تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ملنے والے ہو③ اور (اے نبی!) ایمان والوں کو (جنت کی) خوش خبری سنا دو ﴿۲۲۳﴾ اور تم اللہ تعالیٰ (کے مبارک نام) کو اپنی قسموں میں (لوگوں کے ساتھ) نیک سلوک کرنے اور تقویٰ اپنانے اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے (جیسے اچھے کاموں) سے رک جانے کا ذریعہ مت بناؤ④ اور اللہ تعالیٰ تو ہر بات کو سننے والے، اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۲۲۴﴾

---

① حیض کا خون آیا ہو اس وقت حیض کی جگہ کے بارے میں سوال، اور خود حیض کا خون کیا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جس جگہ (یعنی آگے) سے جانے کی اجازت دی ہے اس جگہ سے جاؤ (جماع کے لیے)۔
③ (دوسرا ترجمہ) تم یقیناً اللہ کے حضور پیش ہونے والے ہو۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (کے نام) کو اپنی قسموں میں (فاسد) غرض کے لیے استعمال مت کرو کہ (اللہ کے مبارک نام سے قسم کھا کر) لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا،

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

تمھاری لغو قسموں میں اللہ تعالیٰ تمھاری پکڑ نہیں کریں گے؛ لیکن اپنے دلوں کے ارادے سے جو قسم کھائی ہے اس (کے توڑنے) پر وہ (اللہ تعالیٰ) تمھاری پکڑ کریں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے حلیم ہیں ① ﴿٢٢٥﴾ جو لوگ اپنی بیویوں سے جماع نہ کرنے کی قسم کھالیتے ہیں تو ان کو چار مہینے کی مہلت ہے، پھر اگر وہ (قسم توڑ کر) رجوع کرلیویں ② تو یقینی بات ہے اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿٢٢٦﴾ اور اگر وہ (قسم کھانے والے بیوی کو) چھوڑ دینے کا پکا ارادہ کرلیویں ③ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر بات کو سننے والے، جاننے والے ہیں ﴿٢٢٧﴾

⇐ تقویٰ اپنانا، لوگوں کے درمیان صلح کرانا (جیسے اچھے کاموں سے) تم رک جاؤ (یعنی دور رہو)۔ (اچھے کام تو کرنے کے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نام سے قسم کھا کر اچھے کاموں کو مت چھوڑ دو، اسی طرح اچھے کام کرنے کے لیے کہا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے نام سے قسم کھا کر انکار مت کرو۔ اسی طرح بات بات میں قسم کھانے سے اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کی عظمت جیسی چاہیے ویسی باقی نہ رہے گی۔

اِس صفحے کا حاشیہ: ① لفظ حلیم کے معانی: (١) جو اپنے نافرمان اور کافر بندوں کو جلد سزا نہیں دیا کرتے؛ بلکہ ان کو مہلت دیتے ہیں، اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کے گناہوں کو معاف کرتے ہیں (٢) جو بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتے اور وہ اللہ تعالیٰ کیسے بدلہ لینے میں جلدی کریں گے جن کو کسی کے بارے میں اپنی پکڑ سے بھاگ جانے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے (٣) جو گناہوں کو بہت زیادہ معاف کرنے والے ہو اور عیوب کو بہت زیادہ چھپانے والے ہو (٤) جو گناہوں کو چھپانے کے ساتھ معاف کر دیتے ہیں (٥) جو کسی نافرمان کی نافرمانی سے جوش میں نہیں آتے اور کسی سرکش کی سرکشی ان کو بے چین نہیں کرتی (٦) ایک عارف کا قول ہے: ساری تعریفوں کے مستحق اللہ ہیں جو جاننے کے باوجود بردباری کرتے ہیں اور عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کرتے ہیں۔ صفتِ حلم میں سے بندے کو وافر حصہ اس طور حاصل ہوسکتا ہے کہ وہ بردباری اختیار کرے اور اپنے آپ کو غصہ پینے پر آمادہ کرے اور بردباری کے ذریعے غصے کی آگ بجھانے کی کوشش کرے۔

② (دوسرا ترجمہ) مل جاوے (یعنی چار مہینے پورے ہونے سے پہلے بیوی سے جماع کرلیوے تو صرف قسم کا کفارہ دینا ہے)۔

③ یعنی چار مہینے تک جماع نہیں کیا تو بیوی کو طلاق پڑ جائے گی۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ
اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا
اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۟
اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ
تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ

اور جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو وہ عورتیں تین مرتبہ حیض آنے تک خود کو روکے رکھیں ① اور اگر وہ (طلاق والی عورتیں) اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں تو ان کے لیے حلال نہیں کہ جو کچھ (حیض یا حمل) اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے وہ اس کو چھپائیں اور ان (مطلقہ عورتوں) کے شوہر اس عدت (کے دنوں) میں ان سے رجوع کر لینے کے زیادہ حق دار ہیں، اگر وہ (ان عورتوں سے) حسن سلوک کا ارادہ رکھتے ہوں اور ان (عورتوں) کو ضابطے کے مطابق ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسے ان (مردوں) کو ان (عورتوں) پر (حقوق حاصل) ہیں اور مردوں کو ان (عورتوں) پر ایک درجہ (فضیلت) حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت کے مالک ہیں ② ﴿۲۲۸﴾

طلاق (رجعی) دو مرتبہ تک دی جا سکتی ہے، پھر (اس کے بعد شوہر کے لیے دو ہی راستے ہیں) یا تو پورے حقوق ادا کرتے ہوئے (بیوی کو اپنے نکاح میں) رکھ لینا ہے ② یا تو (رجوع نہ کرے اور) اچھے انداز سے چھوڑ دینا ہے اور (اے شوہرو!) تمھارے لیے حلال نہیں ہے کہ جو کچھ تم ان (بیویوں) کو دے چکے اس میں سے کچھ واپس لے لو؛ الا یہ کہ ان دونوں (میاں بیوی) کو اس بات کا خطرہ ہو کہ (نکاح باقی رہے گا تو) وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حدود کی پابندی نہیں کر سکیں گے، پھر اگر تم کو خطرہ ہو کہ (نکاح باقی رکھنے میں) وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو اس میں ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ عورت مال کا بدلہ دے کر الگ ہو جاوے، یہ تو سب اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، لہذا تم اس سے آگے مت بڑھو،

---

① یعنی تین حیض تک عدت میں رہیں۔ ② باری تعالیٰ کی صفات جو آیت کے آخر میں لائی جاتی ہیں اس کا سابقہ ←

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ
حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا
لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے حدود سے آگے نکل جائے گا، سوایسے ہی لوگ ظالم ہیں ﴿۲۲۹﴾ پھر اگر (دو کے بعد) تیسری طلاق بھی شوہر نے عورت کو دے دی تو وہ (طلاق والی عورت) اس وقت تک اس (اپنے پہلے شوہر) کے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ وہ (عورت) اس کے علاوہ کسی دوسرے شوہر سے نکاح ① نہ کرلیوے، پھر اگر وہ (دوسرا شوہر بھی) اس عورت کو طلاق دے دیوے تو وہ دونوں پھر آپس میں مل جاویں اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، جب کہ ان دونوں کو یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جاننے والی قوم کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں ﴿۲۳۰﴾ اور جب تم نے عورتوں کو طلاق (رجعی) دے دی اور وہ (عورتیں) اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو (اے شوہرو! دو کام میں سے ایک کام کرو) بھلائی کے ساتھ تم ان کو (اپنے نکاح میں) روکے رکھو یا بھلائی کے ساتھ ان (عورتوں) کو چھوڑ دو اور تم ستانے کی غرض سے ان (عورتوں) کو (نکاح میں) روکے مت رکھو؛ تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو بھی ایسا کرے گا تو پکی بات ہے کہ وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے احکام کو مذاق مت بناؤ،

⇐ مضمون سے بڑا ربط ہوتا ہے، یہاں دو صفت لائی گئیں: [۱] عزیز: یعنی حقوق کی ادائگی میں کوتاہی کروگے تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ زبردست ہے [۲] حکیم: یعنی شریعت کے تمام احکام حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔

② یہ رکھ لینے کو رجعت کہتے ہیں جو عدت کے زمانے ہی میں ہوسکتی ہے۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① جس دوسرے نکاح کے بعد جماع بھی ہوا ہو، یہ شرط بھی حدیث شریف سے ثابت ہے۔

وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا
تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ

اور اللہ تعالیٰ نے جو احسانات تم پر کیے اسے اور (خاص کر) کتاب وحکمت کی باتیں جو تم پر اتاری جس کے ذریعہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو نصیحت کرتے ہیں ان سب کو یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ سے تم ڈرتے رہو اور تم یہ بات سمجھ لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۳۱﴾

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ (عورتیں) اپنی عدت کو پوری کر چکیں تو ان (عورتوں) کو ان کے (پہلے والے) شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے تم (یعنی عورت کے والی) مت روکو جب کہ وہ (دونوں مرد اور عورت) آپس کی خوشی سے بھلائی کے ساتھ رہنا چاہیں، ان باتوں کی نصیحت تم میں سے اس شخص کو کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، یہ (نصیحت مان لینا) تمھارے لیے زیادہ صاف ستھرا اور زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم لوگ جانتے نہیں ہو ﴿۲۳۲﴾ اور مائیں پورے دو سال اپنی اولاد کو دودھ پلائیں ①، یہ مدت ان لوگوں کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہیں اور جس باپ کا وہ بچہ ہے اس پر ضروری ہے کہ ان (دودھ پلانے والی ماؤں) کے کھانے اور ان کے کپڑے کا خرچہ معروف طریقے سے اٹھائے، کسی شخص کو اس کی وسعت (یعنی حیثیت) سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی، نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے (تکلیف دی جائے)

---

① طلاق کے احکام کے درمیان بچے کو دودھ پلانے کا ذکر اس وجہ سے آیا کہ بعض مرتبہ یہ مسئلہ ماں باپ کے درمیان جھگڑے کا سبب بن جاتا ہے۔

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ
اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ ۗ

اور (اگر بچے کا باپ نہ ہو تو محرم) وارث پر اسی طرح (بچے کو دودھ پلانے اور پرورش) کی ذمے داری ہے، پھر اگر وہ دونوں (یعنی بچے کے ماں، باپ) آپس کی خوشی اور مشورے سے (دو سال پورے ہونے سے پہلے ہی بچے کا) دودھ چھڑانا چاہیں تو (اس میں بھی) ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں، اور اگر تم یہ چاہو کہ کسی (دایا) سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، جب کہ تم نے (دودھ پلانے کی) جو اجرت دینا طے کی تھی وہ بھلے طریقے سے (قاعدے کے مطابق) تم (دایا کو) دے دو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور (یہ بات) تم جان رکھو کہ تم جو اعمال کرتے ہو ان کو اللہ تعالیٰ اچھی طرح دیکھ رہے ہیں ﴿۲۳۳﴾ اور تم میں سے جن کی وفات ہو جائے اور وہ (مرنے والے اپنے پیچھے) بیویاں چھوڑ کر جائیں تو وہ (بیویاں) اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن تک (عدت میں) روکے رکھیں، پھر جب وہ (عورتیں) اپنی (عدت کی) مدت کو پوری کر چکیں تو وہ اپنے بارے میں جو وہ شرعی قانون کے مطابق کرنا چاہیں① تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲۳۴﴾ اور (عدت جاری ہو تب) اشارے اشارے میں تمھارا عورتوں کو شادی کا پیغام (اگر دینا چاہو تو) دینے میں یا تمھارا (شادی کا ارادہ) اپنے دل میں چھپا کر کے رکھنے میں تم (مردوں) پر کوئی گناہ نہیں ہے،

---

① یعنی عدت کے بعد عورت دوسری شادی کر سکتی ہے۔

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ
وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْۤ
اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۟

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ
فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۟

اللہ تعالیٰ کو یہ بات معلوم ہے کہ تم ان عورتوں (سے نکاح) کا تذکرہ کرو گے①لیکن تم چھپ کر ان (عورتوں) سے وعدہ مت کرنا؛ الا یہ کہ مناسب طریقے سے کوئی بات کہہ دو②اور جب تک کہ مقررہ عدت اپنی مدت کو پہنچ نہ جاوے وہاں تک تم نکاح کا عقد پکا کرنے کا ارادہ بھی مت کرو اور تم جان لو کہ جو بات تمھارے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں، سو تم اس (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے تحمل والے ہیں ﴿۲۳۵﴾

جن (عورتوں) کو تم نے ہاتھ بھی نہیں لگایا③اور ان کے لیے تم نے کوئی مہر بھی مقرر نہیں کیا (ایسی صورت میں) تم اگر (کسی خاص ضرورت سے) ان عورتوں کو طلاق دے دو تو (اس میں) تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور (ایسی صورت میں) ان (عورتوں) کو کچھ تحفہ دے دو، وسعت والے پر اس کی حیثیت کے مطابق (ان عورتوں کو)④اور غریب آدمی پر اس کی حیثیت کے مطابق ہے، بھلے طریقے سے فائدہ پہنچائے (یعنی تحفہ دیوے) جو (لوگوں سے معاملہ کرنے میں) نیک ہیں ان کے لیے یہ ضروری ہے ﴿۲۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم ان سے نکاح کا خیال کرو گے۔
② (دوسرا ترجمہ) ہاں شریعت کے قانون کے مطابق جتنی بات کہہ سکتے ہو اتنی کہہ دو؛ یعنی اس کو آپ کے متعلق نکاح کی چاہت کا اشارہ مل جائے۔
③ یعنی جماع یا خلوتِ صحیحہ نہیں کی۔
④ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ طلاق ضرورت کے پیشِ نظر دی ہے اور طلاق کے بعد بھی عورت کے ساتھ عناد والا برتاؤ نہیں ہے۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ
اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا
تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾

اور اگر تم نے ان (عورتوں) کو طلاق دے دی ان (عورتوں) کو ہاتھ لگانے سے پہلے اور تم ان (عورتوں) کے لیے مہر مقرر کرچکے تھے تو جتنا مہر مقرر کیا تھا اس کا آدھا دینا (ضروری) ہے؛ الا یہ کہ وہ (عورتیں رعایت کر کے) معاف کردیویں (اور مہر ہی نہ مانگیں) یا وہ (شوہر) جس کے ہاتھ میں نکاح کا اختیار ہے وہ (رعایت کر کے) معاف کردے (یعنی پورا مہر دے دیوے) اور تمھارا (اپنے حقوق) معاف کردینا تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور تم آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا① مت بھولو، جو عمل بھی تم کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہے ہیں ﴿۲۳۷﴾ تم تمام نمازوں کا پورا خیال رکھو② اور (خاص طور پر) درمیانی نماز کا (برابر خیال کرو) اور اللہ تعالیٰ کے سامنے (نماز میں) فرماں بردار بن کر کھڑے رہو③ ﴿۲۳۸﴾ پھر اگر تم کو (دشمن کا) خوف ہو تو کھڑے کھڑے یا سوار ہو کر (نماز پڑھو④) پھر جب تم کو امن حاصل ہو جائے (یعنی خوف جاتا رہے) تو تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جیسا اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو وہ سکھلایا جو تم (پہلے سے) جانتے نہیں تھے ﴿۲۳۹﴾

---

① رعایت، دریا دلی سے سلوک کرنا میاں بیوی کے سلوک، خوش گواری، پاس داری کا لحاظ۔

② معاشرتی الجھنوں میں انسان بنیادی فرائض سے غافل نہ رہے اس کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے۔ دوسری بات: صلوۃ وسطیٰ کی تعیین میں الگ الگ اقوال ہیں، حالات اور زمانے کے اعتبار سے ہر قول کی اہمیت ہے، جن علاقوں میں جس زمانے میں رات کو خریداری زیادہ ہوجاتی ہے تو عشا صلوۃ وسطیٰ ہوجاتی ہے، ویسے زیادہ تر اقوال عصر کے متعلق ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) باادب کھڑے رہو۔

④ جنگ میں جب باقاعدہ نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کھڑے کھڑے اشارے سے نماز پڑھ لیوے، چلتے ہوئے نماز نہ پڑھے، کھڑے ہونے کا بھی موقع نہ ہو تو قضا کرسکتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ
اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۴۰ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝۲۴۱ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲۴۲

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ
مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۲۴۳

اور تم میں سے جن کی بھی وفات ہو جائے اور وہ بیویوں کو (اپنے پیچھے) چھوڑ کر جاویں تو وہ اپنی بیویوں کے بارے میں ایک سال تک خرچ دینے کی اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کر کے جائے، پھر اگر وہ (عورتیں) خود نکل جائیں ① تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ (عورتیں) اپنی ذات کے بارے میں قاعدے کے مطابق جو کچھ بھی کریں ② اور اللہ تعالیٰ تو بڑے اقتدار کے مالک ہیں، حکمت کے مالک ہیں ﴿۲۴۰﴾ اور (سب) مطلقہ عورتوں کو قاعدے کے مطابق فائدہ پہنچانا ہے ③ (ایسا کرنا) تقویٰ والوں پر ایک حق ہے ④ ﴿۲۴۱﴾ اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمہارے لیے اسی طرح (وضاحت کے ساتھ) بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم سمجھداری سے کام لو ﴿۲۴۲﴾

کیا تم کو ان لوگوں کا حال معلوم نہیں ⑤ جو موت سے بچنے کے لیے اپنے گھروں سے نکلے تھے اور وہ ہزاروں (انسان) تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ تم مر جاؤ، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے (لمبے زمانے کے بعد) ان کو زندہ کر دیا، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل فرماتے ہیں؛ لیکن اکثر لوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکر نہیں کرتے ﴿۲۴۳﴾

---

① ایک سال پورا ہونے سے پہلے۔ یہ آیت منسوخ الحکم، باقی التلاوت ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے (کہ شوہر کے گھر سے نکلنے کے بعد) وہ عورتیں اپنے حق میں کوئی بھلی بات کریں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) سب مطلقہ عورتوں کو بھلائی کے ساتھ فائدہ پہنچانا ہے۔ ④ یعنی تقویٰ والے اخلاقی طور پر ضروری سمجھیں گے اگرچہ ایک صورت کے علاوہ متعہ مستحب ہے۔ ⑤ اس طرح کے واقعات قرآن مجید میں کئی جگہوں پر ہیں جو حضور ﷺ کے زمانے سے بہت پہلے ہو چکے تھے اس لیے آنکھ سے دیکھنے کا کوئی امکان ہی نہیں؛ اس لیے ایسے مواقع پر "اَلَمْ تَرَ" سے اس واقعہ کا علم اور ادراک ہونا مراد ہوتا ہے اور اس واقعے کے مشہور ہونے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمْ تَرَ
اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا
لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٤٦﴾

اور تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرو اور تم جان لو کہ یقینی بات ہے اللہ تعالیٰ تو بہت سننے والے، بہت جاننے والے ہیں ﴿۲۴۴﴾ کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھے طریقے پر قرض دیوے① پھر اس (کے دیے ہوئے قرض) کو وہ (اللہ تعالیٰ)② اس کے لیے کئی گنا زیادہ کر دیویں، اور اللہ تعالیٰ ہی تنگی (یعنی کمی) کرتے ہیں③ اور وسعت دیتے ہیں اور تم (سب) کو اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹایا جائے گا ﴿۲۴۵﴾ کیا تم کو بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا قصہ معلوم نہیں؟ جو (قصہ) موسیٰ (علیہ السلام) کے دنیا سے جانے) کے بعد پیش آیا، جب کہ وہ (بنی اسرائیل) اپنے (زمانے کے) نبی سے کہنے لگے کہ: آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دو؛ تاکہ ہم (اس کی امارت میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کریں، نبی نے کہا: تمھارے بارے میں تو ایسا لگتا ہے کہ اگر تم پر جہاد فرض کیا جاوے تو تم جہاد نہیں کرو گے، وہ (بنی اسرائیل جواب میں) کہنے لگے کہ: ہمارے لیے ایسی کون سی گنجائش باقی ہے④ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد نہ کریں؛ حالاں کہ ہم کو اپنے گھروں اور اپنی اولاد سے نکال (کر دور کر) دیا گیا ہے، پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا سب پیٹھ پھرا گئے⑤ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۴۶﴾

---

① (۱) اللہ کے راستے میں اخلاص سے خرچ (۲) نیک اعمال (۳) مومنوں کو غیر سودی قرض دینا تینوں اس میں شامل ہے۔
② قرض دینے والے کے فائدے کے لیے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ناپ کر دیتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ہمارے لیے کیا عذر ہوگا۔ ⑤ انسان بزدلی کی وجہ سے جنگ سے پھر جاتا ہے اور یہاں بنی اسرائیل میدانِ جنگ میں پہنچنے سے پہلے ہی راستے سے بھاگ گئے تھے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۚ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۚ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اور ان (بنی اسرائیل) سے ان کے (اس زمانے کے) نبی نے کہا کہ: اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تم پر بادشاہ مقرر کردیا ہے، وہ (بنی اسرائیل) کہنے لگے: اس (طالوت) کو ہم پر حکومت کرنے کا حق کیسے حاصل ہوگیا؟ حالاں کہ حکومت چلانے کے تو اس (طالوت) سے زیادہ ہم حق دار ہیں اور اس (طالوت) کو تو کوئی مالی وسعت بھی نہیں ملی ہے (1) تو نبی نے کہا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھارے مقابلے میں اس (طالوت) کو پسند فرمالیا اور اس (طالوت) کو علم (کی وسعت) اور جسم کے پھیلاؤ میں بڑھا دیا ہے (2) اور اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت جس کو چاہتے ہیں (اس کو) عطا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والے، بہت جاننے والے ہیں (3) ﴿٢٤٧﴾ اور ان (بنی اسرائیل) سے ان کے (اس زمانے کے) نبی نے کہا: یقیناً اس (طالوت) کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمھارے پاس وہ صندوق (واپس) آجائے گا جس میں تمھارے رب کی طرف سے دل کی تسلی کا سامان ہے اور موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی اولاد جو کچھ چھوڑ کر گئے تھے ان میں سے باقی رہ جانے والی چیزیں بھی ہیں، اس (صندوق) کو فرشتے اٹھا کر لاویں گے، اگر تم مومن (یعنی یقین والے) ہو تو اس میں تمھارے لیے بڑی نشانی ہے ﴿٢٤٨﴾

---

(1) یعنی طالوت کوئی زیادہ مال دار نہیں ہے۔

(2) علم اور صحت افضل ہے جہالت اور مال کے مقابلے میں۔ اس آیت سے اہم سبق: ہمارے دین میں عہدے اوصافِ خیر اور قابلیت کی بنیاد پر ہے، مال و دولت اور خاندانی بنیادوں پر نہیں ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ کی صفت وسعت والے ہونا یعنی فقیر کو رائی کو اپنی وسعتوں سے بادشاہ بنادیوے۔ وسعت صفتی مراد ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پھر جب طالوت فوجوں کے ساتھ باہر نکلا تو اس (طالوت) نے (لشکر والوں سے) کہا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ ایک نہر (یعنی دریا) کے ذریعے تمہارا امتحان لینے والے ہیں، سو جو شخص بھی اس (دریا) سے (پانی) پیے گا تو وہ میرے ساتھیوں میں سے نہیں ہے اور جو اس (پانی) کو چکھے گا بھی نہیں تو وہ میرا (یعنی میری جماعت کا آدمی) ہے، ہاں! جو اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر (کے پی) لیوے (تو اتنی اجازت ہے) پھر (ایسا ہوا کہ) ان میں کے چند آدمیوں کے سوا باقی سب نے اس (دریا) سے (خوب) پانی پیا، پھر جب وہ (طالوت) اور ان کے ساتھ ایمان والے اس (دریا) کو پار کر گئے تو (دیکھا کہ طالوت کی بات ماننے والوں کی تعداد تو کم ہے، اس وقت) کچھ لوگ کہنے لگے کہ: آج کے دن جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کی ہم میں بالکل طاقت نہیں ہے، (یہ بات سن کر) جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے (جا کر) ملنا ہے وہ کہنے لگے: بہت سی مرتبہ (ایسا ہوا کہ) چھوٹی سی جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آ گئی اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ①﴿۲۴۹﴾ اور جب وہ لوگ (یعنی طالوت اور اس کے رفقا) جالوت اور اس کے لشکر کے (آمنے) سامنے ہوئے تو (طالوت اور ان کے ساتھیوں نے) دعا کی: اے ہمارے رب! آپ ہم پر (یعنی ہمارے دلوں پر) صبر ڈال دیجیے اور ہم کو ثابت قدم رکھیے اور کافر قوم کے مقابلے میں آپ ہماری مدد کیجیے ﴿۲۵۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (میدان میں) ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد ہے۔

فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۟ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

پھر انھوں نے (یعنی طالوت اور ان کے ساتھیوں نے) ان (جالوت اور اس کی فوج) کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہرا دیا اور داود (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان (داود علیہ السلام) کو حکومت اور حکمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی اور اس (اللہ تعالیٰ) نے جو (علم) چاہا ان (داود علیہ السلام) کو سکھا دیا اور اگر اللہ تعالیٰ بعض (مفسد) لوگوں کو بعض (اچھے) لوگوں کے ذریعے دفع نہ کرتے رہے تو زمین میں فساد پھیل پڑے [1] لیکن اللہ تعالیٰ تمام عالم والوں پر فضل والے ہیں ﴿۲۵۱﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جن کو ہم تمھارے سامنے صحیح صحیح تلاوت کرتے ہیں اور یہ بات بالکل یقینی ہے کہ تم (یعنی محمد ﷺ) رسولوں میں سے ہو ﴿۲۵۲﴾

---

① مسلمانوں کو دین کے مخالفوں سے کسی نہ کسی طرح کی مدافعانہ کارروائی جاری رکھنی چاہیے، جہاں وقائی قتال کی گنجائش نہ ہو تو پرامن احتجاج کی الگ الگ مختلف شکلیں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔



تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ
وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ
الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ
وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا
خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

یہ جتنے پیغمبر ہیں ہم نے ان میں سے بعض (حضرات) کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے، ان (پیغمبروں) میں سے بعض تو وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا، اور ان (پیغمبروں) میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے درجات میں بلند فرمایا، اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو (ان کی سچائی پر) کھلے دلائل عطا کیے اور ہم نے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کی روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعہ تائید (یعنی مدد) کی ① اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان (پیغمبروں) کے بعد کے لوگ ان کو صاف احکام مل جانے کے بعد (دین میں اختلاف پیدا کر کے) آپس میں نہ لڑتے، لیکن ان لوگوں نے (آپس میں) اختلاف کیا، سو ان میں سے کچھ ایمان لے آئے اور ان میں سے کچھ نے کفر اپنا لیا اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے، لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہی کرتے ہیں ﴿۲۵۳﴾

اے ایمان والو! جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ) خرچ کرلو، اس (قیامت کے) دن کے آنے سے پہلے جس میں کوئی سودا (یعنی خریدنا اور بیچنا) نہیں ہوگا اور (اس میں) نہ کوئی دوستی (کام آئے گی) اور (اس میں) نہ کوئی سفارش (چلے گی) اور جو لوگ کفر اختیار کر چکے ہیں وہی ظالم ہیں ﴿۲۵۴﴾

---

① ”روح القدس“ کے معنی ہے: مقدس روح، اور قرآن میں یہ لقب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی یہ تائید حاصل تھی کہ وہ ان کے دشمنوں سے ان کی حفاظت کے لیے ان کے ساتھ رہتے تھے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا
یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ۫ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ
لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، ہمیشہ زندہ ہیں، سب کو سنبھالنے والے ہیں① ان (اللہ تعالیٰ) کو نہ اونگھ پکڑ سکتی اور نہ نیند② آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہے، ایسا کون ہے جو ان (اللہ تعالیٰ) کے پاس ان (اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر (کسی کی) سفارش کر سکے؟ وہ (اللہ تعالیٰ) ان (تمام مخلوق) کے آگے کے اور ان کے پیچھے کے حالات کو (اچھی طرح) جانتے ہیں③ اور وہ سب (مخلوق) ان (اللہ تعالیٰ) کے علم کی کوئی بات (اپنے علم کے) احاطے میں نہیں لاسکتے؛ مگر (ہاں) جتنا وہ (خود اللہ تعالیٰ) چاہیں④ ان (اللہ تعالیٰ) کی کرسی⑤ نے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے⑥ اور ان دونوں (آسمان اور زمین) کی حفاظت کا ان (اللہ تعالیٰ) کو کوئی بوجھ نہیں ہے⑦ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اونچے مقام والے ہیں، بڑی عظمت والے ہیں ﴿۲۵۵﴾ دین (کے بارے) میں کوئی زبردستی نہیں ہے، پکی بات یہ ہے کہ ہدایت کا راستہ گمراہی سے جدا ہو کر (پورے طور پر) ظاہر ہو چکا ہے، سو جو شخص طاغوت (یعنی بت اور شیطان) کا انکار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو اس نے حقیقت میں (بہت) مضبوط حلقہ (یعنی کڑا) تھام لیا ہے①، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ (ہر بات کو) سننے والے، (ہر چیز کو) جاننے والے ہیں ﴿۲۵۶﴾

① قیوم: وہ ذات ہے جو خود قائم ہو اور دوسروں کو قائم رکھے، سنبھالے۔

② جب انسان کو نیند آنے لگتی ہے تو شروع میں جو اثرات ظاہر ہوتے ہیں اس کو عربی میں "سِنة" اور اردو میں "اونگھ" سے تعبیر کرتے ہیں، جس میں غفلت آنے لگتی ہے؛ لیکن سمجھ اور احساس باقی رہتا ہے، پھر جب مکمل غفلت آجاوے، شعور اور احساس بھی باقی نہ رہے تو اس کو عربی میں "نوم" اور اردو میں "نیند" کہتے ہیں۔ (باقی اگلے صفحہ پر) ⇐

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ
الَّذِيْ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ولی (یعنی مدد کرنے والے) ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) ان (ایمان والوں) کو (کفر کی) اندھیریوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لاتے ہیں اور جو کافر ہیں، شیطان ان کے دوست ہیں جو ان (کافروں) کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) اندھیریوں کی طرف لے جاتے ہیں، وہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۵۷﴾

کیا تم نے اس شخص (کی حالت) پر غور نہیں کیا؟② جس کو اللہ تعالیٰ نے حکومت دی تھی، وہ ابراہیم (علیہ السلام) سے ان کے رب (اللہ تعالیٰ کے وجود) کے بارے میں حجت بازی (یعنی بحث) کرنے لگا، جب کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے (اس سے) کہا کہ: میرے رب تو وہ ہیں جو زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں تو (اس پر) وہ (ظالم) کہنے لگا کہ: میں (بھی) زندگی اور موت دیتا ہوں، (اس پر) ابراہیم (علیہ السلام) نے (اس ظالم سے) کہا کہ: یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سورج کو (روزانہ) مشرق سے نکالا کرتے ہیں، سو اب تُو اس (سورج) کو (کسی ایک دن بھی) مغرب سے نکال کر لا، تو (اس بات کو سن کر) وہ کافر حیران رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ایسی ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۲۵۸﴾

⇐ ② ہر مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کے حالات اور بعد کے حالات، اسی طرح ہر مخلوق کے ظاہری و باطنی حالات اللہ تعالیٰ جانتے ہیں ③ بندے اتنی بات اللہ کے علم کی جان سکتے ہیں جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو ④ (دوسرا ترجمہ) حکومت کا تخت ⑤ یعنی اپنی وسعت کے گھیرے میں لے لیا ہے۔ کرسی کیسی ہے وہ آخرت میں معلوم ہوگا۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے لیے ذرہ بھی بھاری نہیں ہے۔ (تیسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے لیے ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔

① یعنی مضبوطی سے پکڑ لیا۔ مراد اسلام ہے، جس طرح مضبوط حلقے کو پکڑنے سے آدمی آفت سے محفوظ ہو جاتا ہے، اسی طرح اسلام کو مضبوطی سے پکڑ لینے سے دنیا اور آخرت کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ② (دوسرا) اس آدمی کا واقعہ نہیں دیکھا؟

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۵۹﴾

یا اسی طرح (تم نے) اس شخص (کے واقعے) پر غور کیا جو ایک بستی پر ایسی حالت میں گزرا کہ اس (بستی) کے مکانات اپنی چھتوں پر گر گئے تھے ① اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ اِس (بستی) کو اس کے مرنے (یعنی ویران ہونے) کے بعد کیسے (دوبارہ) زندہ کریں گے ②! اس پر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو سال تک موت دے دی، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اس کو زندہ کر کے اٹھایا (اور پھر) اس (اللہ تعالیٰ) نے (اس سے) پوچھا: تو کتنی مدت تک (اس حالتِ موت میں) رہا؟ (تو جواب میں) اس شخص نے کہا: ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (میں موت کی حالت میں رہا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: (نہیں) بلکہ تو (اس موت کی حالت پر) سو سال رہا ہے، سو تو اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کو دیکھ! وہ (اللہ تعالیٰ کی قدرت سے) بالکل بھی سڑی نہیں ہیں اور (ساتھ ہی) تو اپنے گدھے کو دیکھ (کہ سڑ کر اس کی حالت کیسی ہو گئی؟) اور (اس طرح تم کو موت دے کر دوبارہ زندہ کرنے میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ) تاکہ ہم تجھ کو لوگوں کے لیے (ہماری قدرت کا) ایک نشان بنائیں اور تو (مرے ہوئے گدھے کی) ہڈیوں کی طرف دیکھ! ہم کس طرح (اٹھا کر) ان کو جوڑ دیتے ہیں، پھر ہم ان پر (کس طرح) گوشت چڑھاتے ہیں، سو جب اس کے سامنے حقیقت کھل کر ظاہر ہو گئی تو وہ (بندہ) کہنے لگا: مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام چیز پر قدرت رکھتے ہیں ③ ﴿۲۵۹﴾

---

① کسی حادثے میں پہلے چھت گری، پھر دیواریں گریں اور پوری بستی ویران ہو گئی۔

② اس سوچ کا منشا خدا نخواستہ کوئی شک کرنا نہیں تھا؛ بلکہ حیرت کا اظہار تھا، اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی قدرت کا مشاہدہ اس طرح کرایا جس کا آیت میں ذکر ہے۔ ③ اس میں سے ایک مردے کو زندہ کرنا بھی ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾

اور (وہ واقعہ ذرا سنو!) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھائیے! آپ کس کیفیت سے مردوں کو زندہ کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھ کو (اس مرنے کے بعد زندہ ہونے پر) یقین نہیں ہے؟ تو اس (ابراہیم) نے عرض کیا کہ: کیوں نہیں (یعنی یقین رکھتا ہوں)① لیکن (چاہت یہ ہے کہ آنکھ سے وہ کیفیت دیکھ لوں)؛ تاکہ میرے دل کو پورا اطمینان حاصل ہو جاوے②، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اچھا تو چار پرندوں کو پکڑ لے، پھر ان کو اپنے سے مانوس کر لے③ پھر (ذبح کر کے) ہر پہاڑ پر ان (پرندوں کے بدن) کا ایک ایک حصہ رکھ دے، پھر ان (پرندوں) کو تو پکار تو وہ (چاروں پرندے) تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آویں گے، اور (یہ بات اچھی طرح) جان لے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے ہیں ﴿۲۶۰﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ، اس (دانہ) نے سات بالیاں اگائیں (اور) ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتے ہیں (ثواب) بڑھا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وسعت والے، (ہر چیز) جاننے والے ہیں ﴿۲۶۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقین تو میں رکھتا ہوں۔

② اس سوال وجواب سے اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح کردی کہ ابراہیم علیہ السلام کی یہ فرمائش خدانخواستہ کسی شک کی بنا پر نہیں تھی، ان کو خدا کی قدرتِ کاملہ پر پورا بھروسا تھا؛ لیکن آنکھوں سے دیکھنے کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔

③ جانور اور پرندوں کو ایک مدت تک اپنے پاس رکھنے سے وہ مانوس ہوجاتے ہیں، آپس میں جان پہچان ہوجاتی ہے، جب بھی آواز دے کر بلاؤ، آنے لگتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۞

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد (جس پر خرچ کیا اس پر) احسان بھی نہیں جتلاتے اور تکلیف بھی نہیں دیتے تو ان (لوگوں) کے لیے ان (کے خرچ کیے ہوئے مال) کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۲۶۲﴾ (سوال کرنے والوں کو) نرمی سے (اچھا) جواب دینا اور معاف کردینا ① اس صدقے سے بہتر ہے جس (صدقے) کے بعد کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں، حلیم ہیں ﴿۲۶۳﴾ اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر ضائع مت کرو، اس شخص کی طرح (ضائع مت کرو) جو (محض) لوگوں کو دکھلانے کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہے، سو (لوگوں کو دکھلا کر خرچ کرنے والے) اس شخص کی حالت صاف چکنے پتھر جیسی ہے جس پر (معمولی) مٹی (پڑی اور جمی) ہوئی ہو، سو اس (پتھر) پر زوردار بارش گرے اور وہ (بارش) اس کو (پہلے کی طرح) بالکل صاف کردیوے، ایسے لوگوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں کا کچھ ثواب ہاتھ میں نہیں آئے گا ② اور اللہ تعالیٰ کافروں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتے ﴿۲۶۴﴾

---

① یعنی وہ اصرار کرے یا بے وقت آوے یا کسی طرح بھی تکلیف دیوے تب بھی۔

② چٹان پر اگر مٹی جمی ہو تو یہ امید ہوسکتی ہے کہ اس پر کوئی چیز اگائی جائے، لیکن اگر بارش مٹی بہالے جائے تو چٹان کے چکنے پتھر کاشت کے قابل نہیں رہتے، اسی طرح صدقہ و خیرات سے آخرت کے ثواب کی امید ہوتی ہے، لیکن اگر ←

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ
جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ
فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

اوران لوگوں کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور اپنے دلوں میں (ثواب ملنے کے) پورے یقین کے ساتھ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے کہ ایک اونچی جگہ پر باغ ہو، اس پر زوردار بارش برسے تو وہ (باغ) اپنے پھل دُگنا لائے، سو اگر اس (باغ) پر زوردار بارش نہ برسے تو ہلکی سی پھوار ① بھی اس (اونچے باغ) کے لیے کافی ہے اور جو کام تم لوگ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۲۶۵﴾ کیا تم میں سے کوئی (یہ بات) پسند کرے گا کہ اس کے لیے کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو ② جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں (اور) اس (شخص) کے لیے اس (باغ) میں ہر قسم کے پھل (بھی) ہوں اور اس شخص پر بڑھاپا آگیا ہو اور اس کی اولاد کمزور ہوں، اتنے میں ایک آگ سے بھرا ہوا بگولا (یعنی ہوا کا چکر) اس (باغ) پر آپڑا، سو وہ (پورا باغ) جل گیا ③، اسی طرح اللہ تعالیٰ (اپنی) آیتوں کو تمھارے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم غور کرو ﴿۲۶۶﴾

⇐ اس کے ساتھ ریاکاری یا احسان جتانے کی خرابی لگ جائے تو وہ صدقے کو بہالے جاتی ہے اور ثواب کی کوئی امید نہیں رہتی۔

اس صفحہ کا حاشیہ:

① یعنی ہلکی سی بارش ہی برس جائے۔ ② جسے عرف میں باڑی بھی کہتے ہیں۔

③ صدقات وخیرات کو برباد کرنے کی یہ دوسری مثال اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے، جس طرح ایک آگ سے بھرا بگولا ہرے بھرے باغ کو یکا یک تباہ وبرباد کرڈالتا ہے، اسی طرح ریاکاری یا صدقہ دے کر احسان جتلانا یا کسی اور طرح غریب آدمی کو ستانا صدقے کے عظیم ثواب کو برباد کرڈالتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ۖۙ يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ
مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اے ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا ہے اور جو چیزیں ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالی (یعنی پیدا کی) ہیں اس کی عمدہ چیزوں کا ایک حصہ (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) تم خرچ کیا کرو اور اس میں سے خراب چیزوں کو (اللہ تعالیٰ کے نام پر) خرچ کرنے کا ارادہ بھی نہ کرو؛ حالاں کہ (کوئی دوسرا آدمی ایسی خراب چیز تم کو دیوے تو نفرت کی وجہ سے) تم خود بھی اس کو آنکھ بند کیے بغیر نہ لے سکو اور تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں ہیں (ہر قسم کی) تعریف کے مالک ہیں ﴿۲۶۷﴾ شیطان تم کو مفلسی سے ڈراتا ہے اور وہ تم کو بے حیائی① کی باتیں سکھاتا ہے② اور اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور فضل کا تم سے وعدہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والے، (ہر بات) جاننے والے ہیں ﴿۲۶۸﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں دین کی سمجھ دیتے ہیں اور جس کو دین کی سمجھ عطا کی گئی تو پکی بات ہے کہ اس کو بہت ساری بھلائی عطا کی گئی اور عقل والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۲۶۹﴾ اور جو کچھ خیرات تم خرچ کرو گے یا تم کوئی منت مانو گے تو یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں ہوں گے ﴿۲۷۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بخیلی۔ مفسرین کی ایک جماعت نے یہاں "فحشاء" سے بخیلی کا معنی مراد لیا ہے؛ یعنی خرچ کرو گے تو مفلس ہو جاؤ گے۔

② (دوسرا ترجمہ) شیطان تم کو بے حیائی کی باتوں کی ترغیب دیتا ہے۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۚ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾

اگر تم صدقات کو ظاہر کر کے دو تو بھی بہت اچھا ہے ① اور اگر تم ان (صدقات) کو پوشیدہ رکھو اور اسے فقرا کو پہنچاؤ تو وہ تمھارے لیے اور بہتر ہے ② اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے کچھ گناہ تم سے دور کر دیں گے ③ اور تم جو کام کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲۷۱﴾ (اے نبی!) ان (کافروں) کو سیدھے راستے پر لانا تمھاری ذمے داری نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) سیدھے راستے پر لے آتے ہیں اور جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو ④ تو وہ (خود) تمھارے فائدے کے لیے (ہوتا) ہے، جب کہ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرو گے اور جو مال (یعنی خیرات) بھی تم خرچ کرو گے تو تم کو وہ (ثواب) پورا پہنچا دیا جائے گا اور تم پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا جاوے گا ⑤ ﴿۲۷۲﴾ (مالی مدد خاص طور پر) ان فقیروں کے لیے ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خود کو اس طرح پابند رکھا ہے کہ (روزی کی تلاش کے لیے) وہ زمین میں چل پھر نہیں سکتے (ان کے کسی سے) سوال نہ کرنے کی وجہ سے ناواقف لوگ ان کو مال دار سمجھتے ہیں، تم ان (کے فقر) کو ان (کے چہرے) کی علامتوں سے پہچان سکتے ہو، وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر (اصرار کر کے) سوال نہیں کرتے اور جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو تو یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو پوری طرح جانتے ہیں ① ﴿۲۷۳﴾

---

① دوسروں کو صدقے کی ترغیب ہوگی اور اس کا تم کو بھی ثواب ملے گا۔ ② اس میں ریاکاری کا اندیشہ نہیں ہوگا اور فقیر کو لینے میں شرم نہیں ہوگی۔ ③ یعنی معاف کر دیں گے۔ ④ مال کو لفظ ''خیر'' سے تعبیر فرمایا: [الف] مال کی وجہ سے خیریت رہتی ہے [ب] مال کی وجہ سے بہت سارے خیر کے کام ہوتے ہیں۔ ⑤ یعنی ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔

① (دوسرا ترجمہ) جو کام کی چیز تم خرچ کرو گے یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح جانتے ہیں۔

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ
رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا
يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ
وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ ۚ
وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا
وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝

جو لوگ اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں چھپا کر کے اور ظاہر کر کے خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے ﴿۲۷۴﴾ جو لوگ سود کھاتے ہیں① وہ (قیامت کے دن قبر سے) اس شخص کے اٹھنے کی طرح ہی اٹھیں گے جس کو شیطان نے چھو کر (یعنی چمٹ کر، لگ کر) پاگل② بنا دیا ہو، یہ سزا اس لیے ہوگی کہ وہ یہ کہتے تھے کہ بیع③ بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے④ حالاں کہ (بیع اور سود میں کھلا فرق ہے، کہ) اللہ تعالیٰ نے خریدنے، بیچنے کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے، سو جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت کی بات پہنچ گئی پھر وہ (آئندہ کے لیے سودی معاملات سے) رک گیا تو (حرمت سے پہلے) جو کچھ (سود) وہ لے چکا وہ اسی کا ہے اور اس (کے دل کے اندر) کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے اور جس شخص نے دوبارہ پھر وہی کام کیا⑤ سو وہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں، وہ اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۷۵﴾ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں⑥ اور صدقات کو بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر ایک بڑے ناشکرے (بڑے) گنہگار کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۷۶﴾

---

① یعنی سود کا لین دین کرتے ہیں۔ سود میں کسی طرح بھی مبتلا ہونا۔
② (دوسرا ترجمہ) حواس باختہ۔ ③ یعنی جائز طریقے سے خریدنا، بیچنا۔
④ کیوں کہ بیع میں بھی مقصود نفع حاصل کرنا ہوتا ہے اور سود میں بھی زیادہ ملتا ہے یا زیادہ دینا پڑتا ہے۔
⑤ یعنی سود کی حرمت کو نہ ماننے اور سودی لین دین کے حرام ہونے پر اعتراض کرتا رہے اور اس میں پڑا رہے۔
⑥ مٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ فی الحال ظاہری طور پر سود کھانے میں مال بڑھتا ہوا نظر آتا ہے، لیکن کبھی اللہ تعالیٰ

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ
مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٢٧٨﴾ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ
تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٩﴾ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ
إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ
إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٨١﴾

یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور انھوں نے نماز قائم کی اور انھوں نے زکوۃ ادا کی ان کو ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ملے گا، اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۲۷۷﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی (سود کے حرام ہونے کے اعلان کے بعد کسی سے لینا) باقی رہ گیا ہو اس کو چھوڑ دو ﴿۲۷۸﴾ سو اگر تم ایسا نہیں کرو گے① تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو اور اگر تم (سود سے) توبہ کر لو تو تم کو تمھارا اصل مال مل جائے گا، تم کسی پر ظلم مت کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے ﴿۲۷۹﴾ اور اگر کوئی (مقروض) تنگی میں ہو② تو اچھی حالت ہونے تک③ مہلت دینی چاہیے اور اگر تم صدقہ ہی کر دو④ تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو (تو) ﴿۲۸۰﴾ اور تم اس دن سے ڈرو جس میں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پھر ہر ایک نفس کو اس کے کیے ہوئے کاموں کا (پورے) پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۲۸۱﴾

⇦ اس آدمی پر ایسے حالات دنیا میں ڈال دیتے ہیں کہ دنیا میں ہی سب مال برباد ہو کر وہ آدمی فقیر بن جاتا ہے اور اگر دنیا میں برباد نہ بھی ہوا تو آخرت میں برباد ہونا یقینی ہے؛ کیونکہ وہاں اس آدمی پر عذاب ہوگا۔ اسی طرح سود والے معاملات میں خیر و برکت نہیں ہوتی چاہے مقدار بڑھ جائے۔

① یعنی سود سے باز نہیں آؤ گے۔

② یعنی قرض ادا کرنے کی طاقت نہ ہو۔

③ یعنی قرض ادا کرنے کی طاقت آجائے وہاں تک۔ ④ یعنی قرض کو معاف کر دو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ

اے ایمان والو! جب تم آپس میں مقرر کی ہوئی مدت کے لیے قرض کا کوئی معاملہ کرو تو تم اس کو لکھ لیا کرو اور جو شخص لکھنا جانتا ہو وہ تمھارے درمیان انصاف کے ساتھ لکھے، اور جو شخص لکھنا جانتا ہو وہ لکھنے سے انکار نہ کرے (بلکہ) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (لکھنا) سکھایا تو (اس نعمت کا شکریہ ہے کہ) اس کو لکھ دینا چاہیے اور جس کے ذمے حق واجب ہو رہا ہے [١] اس کو چاہیے کہ وہ (تحریر کا مضمون) لکھوائے اور (ادھار لینے والے کو) چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کے رب ہیں اور اس (ادھار دینے والے کے حق کو لکھوانے) میں کوئی کمی نہ کرے (بلکہ پوری بات لکھوائے) سو اگر وہ شخص جس کے ذمے حق واجب ہو رہا ہے (یعنی ادھار لینے والا) ناسمجھ ہے (یعنی کم عقل ہے) یا کمزور ہے یا (کسی اور وجہ سے) وہ تحریر نہیں لکھوا سکتا تو اس (ادھار لینے والے) کا ذمہ دار (والی یا وکیل جس کو مدیون کی طرف سے کام کا اختیار ہوتا ہے وہ) انصاف کے ساتھ (ادھار کی تحریر) لکھوائے اور (ادھار کی تحریر میں لکھے ہوئے معاملے پر) تم اپنے (مسلمان) مردوں میں سے دو گواہ بنالو، سو اگر دو مرد (میسر) نہ ہوں تو جن گواہوں کو تم پسند کرو [٢] ان میں سے ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنیں کہ ان دو (عورتوں) میں سے ایک (عورت) بھول جائے تو ان دو میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے اور گواہوں کو جب (گواہ بننے کے لیے یا گواہی دینے کے لیے) بلایا جاوے تو وہ انکار نہ کریں،

---

١ یعنی ادھار لینے والا۔ مقروض، مدیون یا اس کی طرف سے اقرار ہو رہا ہے۔

٢ جن پر اطمینان ہونے کی وجہ سے یعنی عادل اور ثقہ ہونے کی وجہ سے جن کی گواہی معتبر ہو۔

وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ
وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲۸۲﴾
وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ

اور قرضے کے کسی معاملے کو اس کے مقررہ وقت تک لکھنے میں تم کوتاہی مت کرو (یا اکتا مت جاؤ) چاہے معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، یہ (ادھاری کی تحریر لکھ لینا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت انصاف کی بات ہے اور گواہی کو درست رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اس بات سے بھی زیادہ نزدیک ہے کہ تم (مستقبل میں) شک میں نہیں پڑو گے①، مگر یہ کہ نقد لین دین سے تمہارے آپس میں کوئی سودا ہو تو اس کو نہ لکھنے میں تم پر کوئی حرج نہیں ہے اور (ہاں! اس قسم کے نقد) خرید نے بیچنے کے وقت پر بھی (احتیاطاً) تم گواہ بنالیا کرو اور نہ لکھنے والے کو اور نہ گواہ بننے والے کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور اگر تم یہ (تکلیف پہنچانے کا) کام کرو گے تو وہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہوگی اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اللہ تعالیٰ (آپس میں معاملات کیسے کرنا ہے وہ) تم کو سکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں②﴿۲۸۲﴾ اور اگر تم سفر میں ہو اور تم کو کوئی (ادھاری کی تحریر کو) لکھنے والا نہ ملے تو (ادھاری کی ادائیگی کی ضمانت کے طور پر) کوئی چیز گروی ہو جس پر قبضہ بھی کر لیا گیا ہو③ اور اگر (ایسے موقع پر) تم ایک دوسرے پر بھروسہ کرو (اور بغیر گروی ادھار دے دو) تو جس پر بھروسہ کیا گیا④ وہ (پوری پوری) اپنی امانت (یعنی حق) ادا کر دیوے⑤ اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کے رب ہیں

---

① دَین جو وصول کرنا ہے اس کی مقدار کتنی ہے اور ادھاری کی مدت کتنی ہے اس میں کوئی شک باقی نہ رہے۔

② اللہ تعالیٰ کے یہاں معاملات کی صفائی کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے، قرآن کی سب سے بڑی آیت معاملات کے متعلق ہے

③ یعنی گروی کی چیز پر ادھار دینے والے کا قبضہ ہو جائے، لیکن وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ☚

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿۲۸۳﴾
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ
يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۸۴﴾ آمَنَ
الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا
نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۲۸۵﴾

اورتم گواہی کو نہ چھپایا کرواور جوشخص اس (گواہی) کو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہوگا① اور اللہ تعالیٰ تم جوکام کرتے ہواس کوخوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۸۳﴾

آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ (سب) اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہے، اور جو باتیں تمھارے دلوں میں ہیں چاہے تم اس کو ظاہر کرو یا اس کو تم چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لیں گے، سو وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہیں گے معاف کردیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہیں گے عذاب دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۸۴﴾ رسول (یعنی محمد ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے جو کچھ اتارا گیا وہ اس پر ایمان رکھتا ہے اور (رسول کے ساتھ) سب ایمان والے بھی (ایمان لائے) وہ سب اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے② (وہ کہتے ہیں کہ ایمان لانے میں) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان کوئی تفریق (یعنی جدائی) نہیں کرتے اور وہ سب کہتے ہیں کہ: ہم نے (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کو دھیان سے) سن لیا اور (خوشی سے) ہم اطاعت کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اور (ہم کو) آپ ہی کی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿۲۸۵﴾

⇐ ⑥ یعنی بغیر گروی رکھے ادھار لینے والا۔ ⑦ یعنی لیے ہوئے قرض یا ادھار مال کی پوری مقدار واپس کرے۔

اس صفحہ کا حاشیہ:

① یعنی گواہی کے چھپانے کا صرف زبان کا گناہ نہ سمجھے: بلکہ یہ تو دل کا گناہ ہے، اس لیے کہ اصل ارادہ تو پہلے دل ہی نے کیا۔
② یعنی تمام رسولوں کو برحق مانتے ہیں، عمل کریں گے حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٚ وَاغْفِرْ لَنَا ٚ وَارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کی وسعت (یعنی طاقت) سے زیادہ ذمے داری نہیں دیتے، جو اعمال اس نے کیے اس کا فائدہ اس کو ملے گا اور جو گناہ اس نے کیے اس کا نقصان اس پر پڑے گا، (اے مسلمانو! یہ دعا کرو) اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوجائے تو آپ (اس پر) ہماری پکڑ نہ فرمائیے، اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسے (سخت احکام کا) بوجھ نہ ڈالیے جیسا بوجھ آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! اور آپ ایسے (سخت احکام کا) بوجھ ہم پر مت ڈالیے جن (کو اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور آپ ہم کو معاف کر دیجیے اور آپ ہم کو بخش دیجیے، اور آپ ہم پر رحم فرمائیے، آپ ہی ہماری مدد کرنے والے ہیں، سو کافر قوم کے مقابلے میں آپ ہماری مدد فرمائیے ﴿۲۸۶﴾



سورة اٰل عمران

(المدنية)

اٰیاتها:۲۰۰۔

رکوعاتها:۲۰۔

سورۂ آلِ عمران

یہ سورت مدنی ہے، اس میں دوسو (۲۰۰) آیتیں ہیں، سورۂ بقرہ کے بعد اور سورۂ انفال سے پہلے یا اس کے بعد اڑتالیسویں (۴۸) نمبر یا (۸۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

آلِ عمران کا مطلب ہے "عمران کا خاندان"۔ اس سورت میں آلِ عمران کے فضائل بیان کے گئے ہیں، یعنی عمران بن ماتان جو حضرت مریم علیہا السلام کے والد ہیں اور ان کی آل یعنی حضرت عمران کے خاندان والے جن میں حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت موسیٰ ؑ کے والد کا نام بھی عمران ہے؛ لیکن وہ اور ان کی نسل یہاں مراد نہیں ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوامامہ باہلی ؓ سے مروی ہے کہ: تم دو روشن سورتیں: بقرہ وآل عمران پڑھا کرو؛ کیوں کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن (عمل کرنے والے قاری کے آگے آگے) دو گھرے سیاہ بادلوں یا دو سائبانوں یا صف بستہ پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی (ان دونوں سورتوں کے درمیان ایک روشنی اور چمک حدِ فاصل ہوگی جس سے بسم اللہ کے فاصلے کی طرف اشارہ ہے) یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی زبردست سفارش کریں گی۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم (جس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو قبول ہو جاتی ہے) ان دو آیتوں میں ہے: **"والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم"** (البقرۃ: ۱۶۳) دوسری آلِ عمران کی شروع والی آیت **"اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔"**

اس سورت کی ایک آیت ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾: حضرت نبیِ کریم ﷺ اور حضراتِ صحابہ نے غزوۂ احد کے فوراً بعد خطرناک موقع پر اس کو پڑھا تھا، اسی طرح جب حضرت ابراہیم ؑ کو آگ میں ڈالا گیا تھا تب آپ نے اس کو پڑھا۔ معلوم ہوا کہ مصیبت اور تکلیف کے مواقع پر اس کا وِرد کرنا مفید ہے۔

اس سورت کا ایک نام "سورۂ مجادلہ" بھی منقول ہے: نجران (یمن) سے نصاریٰ کا ایک وفد نبیِ کریم ﷺ کی خدمت آیا اور انھوں نے حضرت عیسیٰ ؑ کے الٰہ ہونے کے سلسلے میں مجادلہ اور مباحثہ کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى
عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝٥ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿١﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جن کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہمیشہ زندہ (اور) پوری کائنات کو سنبھالنے والے ہیں ﴿٢﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر سچی کتاب اتاری ① جو اپنے سے پہلے (نازل ہونے) والی (کتابوں) کو سچا بتاتی ہے اور اس (اللہ تعالیٰ ہی) نے تورات وانجیل (بھی) اتاریں ﴿٣﴾ جو اس (قرآن) سے پہلے لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ تھیں ② اور اس (اللہ تعالیٰ) نے حق کو باطل سے جدا کرنے والی چیز بھی اتاری ③ یقینی بات ہے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ تو زبردست، انتقام (یعنی برائی کا بدلہ دینے) والے ہیں ﴿٤﴾ یقینی بات ہے کہ زمین اور آسمان میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے (بالکل) چھپ نہیں سکتی ﴿٥﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو ماؤں کے پیٹ میں جس طرح چاہتے ہیں تمہاری صورتیں بناتے ہیں، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٦﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ایسی کتاب اتاری جو حق پر مشتمل ہے (یعنی جو سچے مضامین پر مشتمل ہے)

② (دوسرا ترجمہ) اس (قرآن) سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لیے تورات اور انجیل کو اتارا۔

③ قرآن خود حق اور باطل میں فیصلہ کرتا ہے، اسی طرح نبیوں کے معجزات بھی حق اور باطل میں جدائی کرتے ہیں اور ہر زمانے میں اس زمانے کے حالات کے مناسب حق اور باطل میں امتیاز کرنے والی چیزیں بھی اللہ تعالیٰ نے اتاریں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ
وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(اے نبی!) اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم پر کتاب (یعنی قرآن) اتاری، اس (کتاب) میں سے بعض آیتیں محکم ہیں ① وہی (محکم آیتیں) کتاب کی اصل (بنیاد) ہیں اور دوسری (کچھ آیتیں) متشابہات ہیں ② سو جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے ③ وہ ان متشابہ آیتوں کے پیچھے (لگے) رہتے ہیں ④ فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے اور ان کی تاویلات تلاش کرنے کے لیے ⑤، حالاں کہ ان (متشابہ) کا صحیح مطلب تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں اور جن لوگوں کا علم مضبوط ہے وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم ان (متشابہ آیات) پر (اجمالی) یقین رکھتے ہیں ⑥ سب (آیتیں، محکم اور متشابہ) ہمارے رب کی طرف سے (اتری) ہیں اور عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۷﴾ (ایسے عقل والے لوگ یہ دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! جب آپ ہم کو ہدایت دے چکے تو اب اس (ہدایت) کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھا پن پیدا نہ ہونے دیجیے اور (خاص) اپنے پاس سے آپ ہم کو رحمت عطا فرمائیے، یقینی بات ہے کہ آپ ہی سب سے زیادہ دینے والے ہیں ﴿۸﴾ اے ہمارے رب! یقینی بات ہے کہ آپ لوگوں کو ایک ایسے دن (یعنی قیامت) میں جمع کرنے والے ہیں جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتے ﴿۹﴾

① محکم وہ آیتیں جن کا مطلب ظاہر ہو۔ ② یعنی جن کا حقیقی معنی ہم کو معلوم نہیں یا جس کا مطلب ظاہر نہیں ہے، یا مختلف معانی میں سے ایک معنی کو متعین کرنا مشکل ہے۔ ③ یعنی جن کی سوچ ہی ٹیڑھی ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) وہ متشابہ آیتوں ہی میں لگے رہتے ہیں۔ ⑤ غلط تاویل کے ذریعہ اپنے غلط عقیدے کو ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ ⑥ یہ متشابہ آیات بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ہی آئی ہے اس بات کا ہم یقین رکھتے ہیں اگرچہ ان کا مفہوم ہم کو معلوم نہیں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمْ
وَقُوْدُ النَّارِ ۝١٠ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ
بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝١١ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى
جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝١٢ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے کفر اپنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) کے مقابلے میں ان کے مال اور ان کی اولاد ان کے کچھ بھی کام نہیں آویں گے اور وہی لوگ آگ کا ایندھن بنیں گے ﴿۱۰﴾ ان کا حال فرعون والے اور ان کے پہلے لوگوں (کافروں) جیسا ہے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، پھر (انجام یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے ﴿۱۱﴾ جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے تم ان سے کہہ دو کہ: عنقریب (دنیا میں) تم ہرا دیے جاؤ گے اور (آخرت میں) تم کو جمع کر کے جہنم کی طرف لے جایا جاوے گا اور وہ (جہنم) بہت برا ٹھکانا ہے ﴿۱۲﴾ پکی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے دو جماعتوں① میں بڑی نشانی ہے جن میں آپس میں ایک دوسرے سے (بدر کے میدان میں) مقابلہ ہوا، ایک (مسلمانوں کی) جماعت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑ رہی تھی اور دوسری جماعت کافروں کی تھی جو کھلی آنکھوں سے ان کو اپنے سے دوگنا زیادہ دیکھ رہے تھے② اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنی مدد سے طاقت پہنچاتے ہیں،

---

① بدر کے واقعے میں ایک مسلمان کی جماعت اور دوسری مشرکین کی جماعت میں۔

② غزوۂ بدر میں الگ الگ حالات پیش آئے، یہاں ایک خاص حالت کا بیان ہے کہ کافروں کے لشکر کو مسلمانوں کی تعداد اپنے سے دوگنی نظر آ رہی تھی جس کی وجہ سے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کی تعداد کے زیادہ ہونے کے خیال سے ایک رعب پیدا ہو گیا۔ دوسرا: مسلمانوں کو کافروں کی تعداد اپنی تعداد سے دوگنی نظر آئی یعنی تقریباً چھ سو چھبیس (۶۲۶) ؛ اس لیے کہ شجاع لوگ اپنے سے دوگنے سے مقابلے کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ حضرت علامہ عثمانیؒ کی بات کا خلاصہ: بدر میں ایک موقع پر مسلمان اور کافر ہر ایک کے لشکر کو ایسی حالت پیش آئی کہ ہر ایک مدِ مقابل کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے؛ اس لیے کفار کے دل مرعوب ہو گئے اور مسلمانوں کو کفار کی تعداد اپنے سے دوگنی نظر آئی؛ اس لیے حق تعالیٰ کی طرف توجہ زیادہ ہو گئی اور سورۂ انفال میں ایک دوسرے موقع کا بیان ہے جس میں ہر لشکر کو دوسرا لشکر کم نظر آ رہا تھا۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ
وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ
ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ﴿١٤﴾ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ ۚ
لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ
وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ
وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٧﴾

یقینی بات ہے اس میں آنکھوں (سے دیکھنے) والوں کے لیے بڑی عبرت ہے ﴿١٣﴾ جو چیزیں (نفسانی) خواہشات کے مطابق ہوتی ہیں① ان (چیزوں) کی محبت لوگوں کے لیے خوش نما بنادی گئی، یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے ڈھیر اور نشان لگائے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی؛ (مگر) یہ سب دنیوی زندگی کا سامان ہے اور بہترین ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ﴿١٤﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: کیا ان سب (دنیوی سامان) سے بہتر چیز میں تم کو بتلاؤں؟ تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس وہ باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں (بھی) ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشی بھی (ان کو حاصل ہوگی) اور اللہ تعالیٰ (تمام) بندوں کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿١٥﴾ جو (تقویٰ والے بندے یوں) کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! یقینی بات ہے کہ ہم ایمان لے آئے، سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے اور آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجیے ﴿١٦﴾ جو صبر کرنے والے ہیں اور جو سچائی پر رہنے والے ہیں② اور جو فرماں بردار (یعنی ماننے والے) ہیں اور جو (اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے) خرچ کرنے والے ہیں اور جو رات کے آخری حصے میں استغفار کرنے والے ہیں ﴿١٧﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) مرغوب چیزوں کی محبت نے لوگوں کو فریفتہ کر دیا ہے۔

② یعنی سچائی ان کی عادت ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾

(خود) اللہ تعالیٰ نے گواہی ① دی ہے کہ یقینی بات ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (توحید ہی کا اقرار کیا ہے) وہی (اللہ تعالیٰ) انصاف کو قائم کرنے والے ہیں، ان (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۸﴾ یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں (مقبول) دین (تو) اسلام ہی ہے، اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ② وہ (اسلام کی سچائی کا) علم ان کو حاصل ہونے کے بعد آپس کی حسد کی وجہ سے ہی مخالف ہو گئے ③ اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی آیتوں (پر ایمان لانے) سے انکار کرے تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں ﴿۱۹﴾

---

① شہادت کا معنیٰ آگاہ کرنا: یعنی ہر ہر چیز سے توحید کا پتہ چلنا:

(الف) اللہ تعالیٰ کی گواہی کا مطلب: اس کائنات میں جتنی بھی چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں ہر چیز اس کی وحدانیت کی دلیل ہے، اسی طرح آسمانی کتابوں میں جو باتیں اللہ نے بیان فرمائی ہے وہ سب توحید ہی کو بتلاتی ہیں۔

(ب) فرشتوں کی گواہی: فرشتے غیب کی بہت ساری چیزیں جانتے اور دیکھتے ہیں اور اپنے ذکر میں توحید سے بھرے ہوئے کلمات پڑھتے ہیں، اس سے فرشتوں کی بھی شہادت ہوگئی کہ اللہ ایک ہے اور فرشتے توحید کا پیغام بھی لاتے ہیں۔

(ج) اہل علم کی شہادت: اہل علم سے اللہ کے نبی اور پیغمبر خاص طور سے مراد ہیں، ساتھ ہی ہر زمانے کے آسمانی کتابوں کا علم رکھنے والے علما، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی شہادت دیتے ہیں، اسی طرح جو لوگ اس دنیا میں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور کرتے ہیں وہ خود بھی اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) اہل کتاب نے اسلام کے بارے میں جو اختلاف کیا۔

③ اہل کتاب کو مسلمانوں سے حسد تھا؛ اس لیے وہ ایمان نہیں لائے، اسی طرح اہل کتاب علما میں "بڑا" بننے کی ایک بیماری تھی تو ان کو یہ ڈر لگ گیا کہ اگر ہم ایمان لے آئے تو جو ہم کو عوام پر سرداری حاصل ہے وہ چلی جائے گی، اسی طرح "ضد" بھی ان میں تھی اور ضد انسان کو بہت ساری خیر سے محروم کرتی ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ
بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ
يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

(اے نبی!) سو اگر وہ (مشرکین اور اہلِ کتاب میں سے اسلام کا انکار کرنے والے) تم سے جھگڑا کریں تو (جواب میں) کہہ دو کہ: میں نے اور میرے ماننے والوں نے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری قبول کرلی① اور (اے نبی!) جن کو کتاب دی گئی ہے ان سے اور (عرب کے) ان پڑھ (مشرک) لوگوں سے سوال کرو کہ: کیا تم اسلام قبول کرتے ہو؟ سو اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو پکی بات یہ ہے کہ وہ سیدھا راستہ پالیں گے اور اگر وہ (اسلام قبول کرنے سے) منہ پھراویں② تو آپ کی ذمے داری تو (اللہ تعالیٰ کی بات) صرف پہنچادینے کی ہے اور اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کو (اچھی طرح) دیکھ رہے ہیں ﴿۲۰﴾

یقینی بات ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کا ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں سے انصاف کا حکم دینے والوں③ کو قتل کرتے ہیں تو ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو④ ﴿۲۱﴾ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہوگئے اور ان کا کوئی بھی (آخرت میں) مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۲۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرلیا۔

② یعنی اسلام قبول کرنے سے انکار کرے۔

③ (دوسرا ترجمہ) انصاف کی ترغیب دینے والوں کو۔

④ کافر لوگ اپنے جن کرتوت پر آج دنیا میں خوش ہورہے ہیں آخرت میں وہی کرتوت عذاب کا ذریعہ ہوں گے، اس سے معلوم ہوا کہ ان کافروں کے لیے عذاب پر خوش خبری کا لفظ استعمال ہوا وہ بھی ان کافروں کا ایک طرح کا مذاق ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿۲۳﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا
مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ
فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۵﴾

(اے نبی!) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (یعنی تورات) کا ایک حصہ دیا گیا (جب) ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب ① کی طرف بلایا جاتا ہے؛ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ کی کتاب) ان کے درمیان میں فیصلہ کرے اس کے باوجود ان (اہل کتاب) کی ایک جماعت اعراض کرتے ہوئے منہ پھیر لیتی ہے ﴿۲۳﴾ یہ (قرآن کی دعوت کو نہ ماننا) اس لیے ہوا کہ وہ (اہل کتاب) کہنے لگے کہ: چند دنوں کے سوا جہنم کی آگ ہم کو ہرگز نہیں لگے گی اور ان کو ان کے دین کے بارے میں اپنی خود کی بنائی ہوئی (یعنی گھڑی ہوئی) باتوں نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے ﴿۲۴﴾ پھر کیا حال ہوگا جب ہم ان کو اس (قیامت کے) دن میں جمع کر کے لاویں گے جس (کے آنے) میں ذرا بھی شک نہیں ہے اور ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے کاموں کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا ② ﴿۲۵﴾

---

① کتاب سے کیا مراد ہے؟

(الف) اگر قرآن مراد لیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ خود تورات اور انجیل نے قرآن مجید کے سچا ہونے کی خوش خبری دی ہے، لہٰذا قرآن کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے مذہبی اختلاف کا فیصلہ کرالو۔

(ب) کتاب سے مراد خود تورات اور انجیل ہے، تورات اور انجیل کی جو باتیں اصلی تھیں، تحریف سے بچی ہوئی تھیں اور وہ اصلی آسمانی مضامین کا تھوڑا بہت حصہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے اہل کتاب کو پہنچا تھا، جن میں نبی کریم ﷺ اور قرآن کے سچائی کی باتیں تھیں؛ اگرچہ اس طرح کی کچھ باتیں آج بھی ان محرف کتابوں میں ہیں، تورات اور انجیل کی ان باتوں کی روشنی میں مذہبی اختلاف کا فیصلہ کرانا آسان ہے۔

② یعنی کسی انسان کی کوئی بھی نیکی ضائع نہیں ہوگی، چھوٹی بڑی ہر نیکی پر ثواب ملے گا، اسی طرح کسی نے کوئی جرم نہ کیا ہو اس کے باوجود اس نے یہ جرم کیا ایسا بتا کر سزا نہیں دی جائے گی جس کے جیسے اور جتنے گناہ ہوں گے اسی کے مطابق اس کو سزا دی جائے گی اس سے زیادہ سزا اس کو نہیں دی جائے گی۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ١ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ١ بِیَدِكَ الْخَیْرُ١ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ١ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ١ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۝

(اے نبی!) تم (ایسا) کہو کہ: اے اللہ! جو حکومت (یعنی اقتدار اور سلطنت) کے مالک ہیں آپ جس کو چاہتے ہیں حکومت عطا فرماتے ہیں اور آپ جس سے چاہتے ہیں (اس سے) حکومت کو چھین لیتے ہیں، اور آپ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) عزت دیتے ہیں اور آپ جس کو چاہتے ہیں ذلیل کرتے ہیں، تمام (قسم کی) بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے، یقینی بات ہے کہ آپ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں① ﴿٢٦﴾ آپ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں② اور آپ ہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں، اور آپ ہی جاندار (جیسے پودا) کو بے جان (جیسے بیج) سے نکالتے ہیں اور آپ ہی بے جان (جیسے انڈے) کو جاندار (جیسے مرغی) سے نکالتے ہیں③ اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں ﴿٢٧﴾

---

① غزوۂ خندق کے موقع پر آپ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ مسلمان "روم اور ایران" کو فتح کریں گے تو اس وقت منافقین نے مذاق اڑایا تھا کہ "یہ مسلمان اپنے بچاؤ کے لیے خندق کھود رہے ہیں اور کھانے کے فاقے ہیں اور اس زمانے کی دنیا کی سب سے بڑی حکومت روم و ایران کو فتح کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں" اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں جن میں مسلمانوں کو یہ دعا کی تلقین فرما کر ایک لطیف پیرائے میں ان منافقین کا جواب دے دیا گیا۔

② داخل کرنے کا کیا مطلب؟ سال کے بعض دنوں میں دن کا وقت رات میں داخل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے رات لمبی ہو جاتی ہے جیسے سردیوں کے موسم میں۔ اسی طرح سال کے دوسرے بعض دنوں میں رات کا وقت دن میں داخل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دن لمبا اور رات چھوٹی ہو جاتی ہے جیسے گرمیوں کی موسم میں دیکھنے کو ملتا ہے اور یہ دن اور رات کا چھوٹا ہونا سورج اور چاند کے طلوع اور غروب سے لگا ہوا ہے۔ نتیجہ نکلا سورج اور چاند کا طلوع اور غروب رات اور دن کا لمبا اور چھوٹا ہونا یہ سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ③ کافر جو روحانی موت مرا ہوا ہے اس سے مسلمان اولاد اللہ تعالیٰ پیدا فرماتے ہیں، اسی طرح مسلمان جو روحانی زندہ ہے اس سے کافر اولاد پیدا فرماتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک) اسی طرح عالم سے جاہل اور جاہل سے عالم اور تندرست سے ناقص اور ناقص سے تندرست اللہ تعالیٰ پیدا فرماتے ہیں۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ
مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾
قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ
وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ
رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾

مؤمن لوگ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) مدد کرنے والا (یا دلی دوست) نہ بنائیں① اور جو شخص ایسا کام کرے گا اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں؛ مگر یہ کہ ان (کے ظلم اور شرارت) سے بچنے کے لیے تم بچاؤ کا کوئی راستہ اپناؤ (تو اس میں حرج نہیں ہے) اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے (یعنی اپنے عذاب اور ناراضگی سے) ڈراتے ہیں② اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۲۸﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں کو) بتلادو کہ: جو کچھ تمھارے دلوں میں ہیں اگر تم اس کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے ان سب کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۹﴾ (اس قیامت کے دن کو یاد کرو) جس دن ہر انسان جو کچھ بھلائی کا کام اس نے کیا (اس کو اپنے سامنے) موجود پائے گا اور جو کچھ برائی کا کام کیا تھا اس کو بھی (اپنے سامنے موجود پا کر) وہ تمنا کرے گا کہ کتنی اچھی بات ہوتی کہ اس کے اور اس کی برائی کے درمیان میں بہت دور کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات (یعنی اپنی ناراضگی) سے ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں پر بہت شفقت کرتے ہیں ﴿۳۰﴾

---

① یعنی ایسی دوستی اور قلبی محبت کا تعلق جس کے نتیجے میں دونوں کا مقصدِ زندگی اور نفع ونقصان ایک ہو جائے، اس قسم کا تعلق مسلمان کا صرف مسلمان ہی سے ہو سکتا ہے، اور کسی غیر مسلم سے ایسا تعلق رکھنا سخت گناہ ہے؛ البتہ جو غیر مسلم حالتِ جنگ میں نہ ہوں ان کے ساتھ حسنِ سلوک، رواداری اور خیر خواہی کا معاملہ نہ صرف جائز ہے؛ بلکہ مطلوب ہے۔

② یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی محبت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو خود اپنی ہی ذات سے ڈراتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣١ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٣ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٣٤ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٥

(اے نبی!) تم (لوگوں سے) کہو کہ: اگر (واقعی) تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہوں کو معاف کردیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۳۱﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں سے) کہہ دو کہ: تم اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر تم منہ پھرا دوگے① تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتے ﴿۳۲﴾ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو اور نوح (علیہ السلام) کو اور ابراہیم (علیہ السلام) کے خاندان کو② اور عمران کے خاندان کو تمام دنیا والوں پر (نبوت کے لیے) چن لیا تھا③ ﴿۳۳﴾ جو آپس میں ایک دوسرے کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ تو سب کچھ سنتے ہیں، سب کچھ جانتے ہیں ﴿۳۴﴾ (اللہ کے یہاں دعا قبول ہونے کا واقعہ سنو!) جب کہ عمران کی بیوی (حنہ) نے کہا: اے میرے رب! میں نے آپ کے لیے منت مانی ہے کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے وہ (سب دنیوی کاموں سے) آزاد (ہوکر آپ کے لیے وقف) ہوگا④ سو آپ میری طرف سے (اس منت کو) قبول فرمالیجیے، یقینی بات ہے کہ آپ ہر ایک بات کو سنتے ہیں، ہر ایک بات کو جانتے ہیں ﴿۳۵﴾

---

① یعنی اطاعت نہیں کروگے۔

② بعض مفسرین نے "آل" سے خود حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عمرانؑ ہی کو مراد لیا ہے۔

③ یعنی بحیثیت خاندان ان خاندانوں میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں نبی پیدا ہوئے۔

④ (دوسرا ترجمہ) دنیوی کاموں سے فارغ رکھا جاوے گا۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَى ۖ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۖ وَلَيْسَ الذَّكَرُ
كَالْأُنْثَى ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ﴿۳۶﴾
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا
زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ۖ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي
مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿۳۸﴾

پھر جب اس (عمران کی بیوی) کو لڑکی پیدا ہوئی تو وہ (افسوس سے) کہنے لگی: اے میرے رب! مجھ سے تو لڑکی پیدا ہوئی؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ تو پوری طرح جانتے ہیں اس (لڑکی کی شان) کو جوان کے یہاں پیدا ہوئی ہے اور لڑکا (جس کی وہ تمنا کرتے تھے) اِس لڑکی جیسا نہیں ہوسکتا اور میں نے اس کا نام "مریم" رکھا اور میں اس (لڑکی) کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی حفاظت میں دیتی ہوں ﴿۳۶﴾ پھر اس (لڑکی) کو ان کے رب نے اچھی طرح قبول کرلیا اور بہترین طریقے سے اس کو بڑھایا① اور اس (اللہ تعالیٰ) نے وہ لڑکی زکریا (علیہ السلام) کی نگرانی میں دے دی② جب کبھی زکریا (علیہ السلام) اس (مریم) کے پاس مسجد میں③ آتے تو اس کے پاس کھانے کی کوئی نہ کوئی چیز پاتے، اس (زکریا علیہ السلام) نے پوچھا: اے مریم! یہ چیزیں تیرے پاس کہاں سے آئیں؟④ تو اس (مریم) نے جواب دیا کہ: وہ (کھانے کی چیزیں) اللہ تعالیٰ کے یہاں سے (آئی) ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق دیتے ہیں⑤ ﴿۳۷﴾ اس موقع پر (اسی جگہ) زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی (زکریا علیہ السلام نے دعا میں) عرض کیا: اے میرے رب! آپ مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرمائیے، یقینی بات ہے کہ آپ دعا کو بہت سنتے ہیں ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے بہترین طریقے سے اس لڑکی کو پروان چڑھایا۔ ② (دوسرا ترجمہ) زکریا اس لڑکی کے نگران بنے۔ ③ یعنی عبادت اور رہنے کے حجرے میں۔ ④ یعنی جب کہ مکان بند ہے اور باہر سے کسی کے آنے جانے کا امکان نہیں۔ ⑤ نوٹ: اس واقعے کی تفصیلات مع فوائد عجیبہ بندے کے خطبات جلد: دوم (۲) میں ملاحظہ فرمائیں۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ
بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ
وَالْاِبْكَارِ ۝

سو (اس دعا کی قبولیت کا پتہ اس طرح چلا ایک دن) اس (زکریا علیہ السلام) کو جب کہ وہ عبادت کی جگہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، فرشتوں نے آواز دے کر کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ کی (پیدائش کی) خوش خبری دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ایک کلمے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو سچا تاویں گے① اور وہ (دینی) سردار ہوں گے اور خود کو نفسانی خواہشات سے پورے طور پر روکنے والے ہوں گے② اور نبی ہوں گے (اور) نیک لوگوں میں (ان کا) شمار ہوگا ﴿۳۹﴾ وہ (زکریا علیہ السلام) بولے: اے میرے رب! میرے یہاں لڑکا کس طرح (پیدا) ہوگا؟ اور مجھ پر تو بڑھاپا پہنچ چکا ہے③ اور میری بیوی (ایشاع) بانجھ ہے، اللہ تعالیٰ نے (جواب میں) فرمایا: اسی طرح (ہوگا)④ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں ﴿۴۰﴾ اس (زکریا علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میرے رب! آپ میرے لیے (بچہ پیدا ہونے کے وقت کے قریب آنے کی) کوئی نشانی مقرر فرما دیجیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمھارے لیے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن اشارے کے سوا لوگوں سے (کوئی) بات چیت نہیں کر سکو گے اور تم اپنے رب کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرتے رہو اور تم صبح وشام (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کرتے رہو⑤ ﴿۴۱﴾

① آپ بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (کن) سے پیدا ہوئے تھے اس لئے آپ کو "کلمہ" کہا گیا۔

② (دوسرا ترجمہ) عورت کے پاس نہیں جاویں گے۔

③ یعنی میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔

④ یعنی اسی حالت میں اللہ تعالیٰ بچہ عطا فرمائیں گے۔

⑤ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے ایسا مضمون والا کلمہ پڑھا کرو، کسی اللہ کے نیک بندے کی وجہ سے جگہوں میں برکت آتی ہے اور ایسی جگہوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَىٰكِ عَلَىٰ نِسَآءِ
الْعَٰلَمِينَ ﴿٤٢﴾ يَٰمَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ
الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ
وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٤﴾ إِذْ قَالَتِ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ
مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٥﴾
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّٰلِحِينَ ﴿٤٦﴾

اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ: اے مریم! یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو منتخب فرمالیا ہے اور تجھے (ہر قسم کے گندے اخلاق واعمال سے) پاک رکھا ہے اور تمام عالَم کی عورتوں پر تجھ کو چن لیا ہے ﴿۴۲﴾ اے مریم! تو اپنے رب کی بندگی میں لگی رہ اور تو سجدہ کرتی رہ اور تو رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ ﴿۴۳﴾ (اے نبی!) یہ سب باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم وحی کے ذریعہ تمھاری طرف پہنچا رہے ہیں، ورنہ تم ان لوگوں کے پاس (اس وقت) موجود نہیں تھے جب وہ (بیت المقدس کے اس دور کے علما) اپنے قلموں کو (دریا میں) ڈال رہے تھے، (اپنی اس بات کو طے کرنے کے لیے) کہ ان سب میں سے کون مریم کی کفالت کرے گا اور تم اس وقت بھی ان کے پاس موجود نہیں تھے جب وہ (اس پرورش کے معاملے میں) آپس میں (قلم کے ذریعہ قرعہ ڈالنے سے پہلے) بحث کر رہے تھے ﴿۴۴﴾ (وہ وقت بھی یاد کرو) جب کہ فرشتوں نے کہا: اے مریم! یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے ایک کلمے ① کی (پیدائش کی) خوش خبری دیتے ہیں، جس کا نام "مسیح عیسیٰ ابن مریم" ہوگا جو دنیا اور آخرت میں بڑے مرتبے والا ہوگا اور (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندوں میں سے ہوگا ﴿۴۵﴾ اور وہ (عیسیٰ علیہ السلام) گہوارے میں اور بڑی عمر (یعنی ڈھیر پن) میں لوگوں سے بات کرے گا ② اور وہ (اللہ تعالیٰ کے) نیک بندوں میں سے ہوگا ﴿۴۶﴾

---

① عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا "کلمہ" کہتے ہیں؛ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ انھوں نے بچپن میں بڑا عاقلانہ کلام کیا تھا۔ ② متوسط عمر کا آدمی، پچاس کی عمر کے آس پاس، بالوں میں سفیدی سیاہی دونوں ہوں، اس کو "کہلا" کہتے ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے قبل یہ عمر ہوئی نہیں تھی؛ اس لیے دنیا میں واپس اتر کر اس عمر کا ہونا اور اس میں کلام کرنا معجزہ ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وَیُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

وہ (مریم) بولی: اے میرے رب! میرے یہاں لڑکا کس طرح پیدا ہوگا؛ حالاں کہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا①: اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں پیدا فرماتے ہیں، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو اس (کام) کو (بس) اتنا فرماتے ہیں "ہوجا" تو وہ (کام) ہو جاتا ہے ﴿۴۷﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اس (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کو (آسمانی) کتاب② اور حکمت اور (خاص کر) تورات اور انجیل کی تعلیم دیں گے ﴿۴۸﴾ اور بنی اسرائیل کی طرف رسول مقرر کرے گا (اور عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے یہ کہتے تھے) کہ میں تمھارے پاس تمھارے رب کے یہاں سے نشانی لے کر آیا ہوں، میں تمھارے سامنے مٹی (کے گارے) سے پرندے جیسی شکل بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے (اڑتا ہوا) پرندہ بن جاتا ہے اور ماں کے پیٹ سے جو اندھا اور کوڑھ والا (آیا) ہو اس کو میں اچھا کر دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مُردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو (چیزیں) تم کھا کر آتے ہو اور جو (آنے والے دنوں کے لیے) اپنے گھروں میں ذخیرہ کر کے تم رکھتے ہو میں تم کو وہ بتا دیتا ہوں، اگر تم ایمان والے ہو تو یقیناً تمھارے لیے اس میں (کافی) نشانی ہے③ ﴿۴۹﴾

① فرشتوں کے واسطے سے جواب دیا۔ ② کتاب سے مراد: عام آسمانی کتابوں کا علم ہے خاص کر تورات و انجیل کا علم، اسی طرح قرآن و حدیث کا علم بھی سکھانا مراد ہوسکتا ہے؛ کیوں کہ حضرت عیسیٰ دنیا میں جب دوبارہ تشریف لاویں گے تو قرآن و حدیث کے مطابق حکم جاری کریں گے اور لکھنے کا فن سکھانا بھی مراد ہوسکتا ہے۔

③ یعنی توحید اور نبوت پر اگر تم ایمان لانا چاہو تو اس میں تمھارے لیے کافی دلیل ہے۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْھُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی میں اس کو سچا بتاتا ہوں اور (میں اس لیے بھیجا گیا ہوں) تاکہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی ہیں ان کو تمھارے لیے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) حلال کردوں اور میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے (اپنے نبی ہونے پر) دلیل لے کر آیا ہوں سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۵۰﴾ یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، سو انھی (اللہ تعالیٰ) کی تم عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۵۱﴾ پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے معلوم کیا کہ وہ (بنی اسرائیل) تو کفر پر ہیں① تو (عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے) کہا: کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں میری مدد کرے②؟ تو (جواب میں) حواریوں نے کہا کہ: ہم لوگ اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرنے والے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور (اے عیسیٰ!) تم گواہ رہنا کہ ہم مسلمان (یعنی فرماں بردار) ہیں ﴿۵۲﴾ اے ہمارے رب! جو کچھ آپ نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے رسول (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کی اتباع کی ہے، سو آپ ہم کو (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لیجیے③ ﴿۵۳﴾ اور انھوں نے (یعنی یہودی کافروں نے عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف) ایک خفیہ سازش کی اور اللہ تعالیٰ نے (عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی) ایک خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والے ہیں ﴿۵۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) سو جب عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے کفر پر ہونے کا احساس ہوگیا۔
② (دوسرا ترجمہ) کون ہے جو اللہ کے دین کی خاطر میری مدد کرے؟۔
③ (دوسرا ترجمہ) (آپ کا) حکم ماننے والوں کے ساتھ لکھ دیجیے۔

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا۟
وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ ۖ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ
فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
شَدِيدًا فِى الدُّنْيَا وَالْءَاخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟
الصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّٰلِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ
الْءَايَٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ ءَادَمَ ۖ خَلَقَهُۥ مِن تُرَابٍ ثُمَّ
قَالَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ۝

(وہ وقت یاد کرو) جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! یقینی بات ہے کہ میں تم کو (صحیح سالم اپنے پاس آسمان پر پورا) لے لوں گا① اور میں تم کو اپنے پاس اٹھالوں گا اور کافروں (کی تہمتوں) سے میں تم کو پاک کردوں گا اور جن لوگوں نے تمھاری اتباع کی ان کو قیامت کے دن تک (تمھارے) منکرین پر غالب رکھوں گا② پھر تم (سب) کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، سو جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے تھے میں ان میں تمھارے درمیان فیصلہ کردوں گا ﴿۵۵﴾ سو جن لوگوں نے کفر اپنا لیا تو میں ان کو دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور کوئی بھی ان کا مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۵۶﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے سو ان کو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کا پورا ثواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتے ﴿۵۷﴾ یہ جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں یہ (تمھاری نبوت کے) دلائل ہیں اور حکمت سے بھری نصیحت ہے ﴿۵۸﴾ یقینی بات ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کی حالت اللہ تعالیٰ کے یہاں آدم (علیہ السلام) جیسی ہے کہ اس (آدم علیہ السلام) کو اس (اللہ تعالیٰ) نے مٹی سے بنایا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اس سے فرمایا: ''ہو جا'' تو وہ ہوگیا ﴿۵۹﴾ (عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں) حق وہی ہے جو تمھارے رب کی طرف سے (آیا) ہے، لہٰذا تم شک کرنے والوں میں شامل نہ ہوجانا ﴿۶۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) اے عیسیٰ میں تیری (دنیا میں رہنے کی) مدت پوری کردوں گا۔ ② حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے دو طرح کے ہیں: (۱) صحیح طور پر ماننے والے مسلمان (۲) صرف برائے نام ماننے والے عیسائی لوگ۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ
وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰذِبِيْنَ ۝٦١ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝٦٢ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٣

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا
نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا
بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝٦٤

پھر تمھارے پاس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صحیح) علم آجانے کے بعد جو شخص بھی اس معاملے میں تم سے جھگڑا کرے تو (ان جھگڑنے والوں کو) کہہ دو کہ: آؤ، ہم اپنے بیٹوں کو اور تم تمھارے بیٹوں کو بلائیں اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم تمھاری عورتوں کو (بلائیں) اور ہم خود بھی (شریک ہوں) اور تم خود بھی (شریک ہو) پھر ہم سب مل کر (اللہ تعالیٰ کے سامنے) گڑگڑا کر دعائیں کریں اور ہم جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں ﴿۶۱﴾ یقینی بات ہے کہ یہی (جو ابھی بتایا گیا) واقعات کا سچا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۶۲﴾ پھر اگر وہ منہ پھیرالیں ① تو فساد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۶۳﴾

(اے نبی!) تم کہو کہ: اے اہلِ کتاب! تم سب ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان میں برابر (اور مشترک) ہے یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ہم اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں ② پھر بھی اگر وہ منہ پھیرالیں ③ تو تم (مسلمانوں ان اہلِ کتاب سے) کہہ دو کہ: تم گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں ﴿۶۴﴾

---

① یعنی جو سچی بات کو قبول نہیں کرتے۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہم میں سے کوئی کسی کو رب نہیں بنائے گا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) بات قبول نہ کرے۔

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ
لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝ مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًاؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۝ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ
لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ۝ وَدَّتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ لَوْ یُضِلُّوْنَكُمْؕ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ۝ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۝

اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں جھگڑا کیوں کرتے ہو؛ حالاں کہ تورات اور
انجیل تو اس (ابراہیم) کے بعد ہی نازل ہوئی، کیا پھر بھی تم (اتنی بات) سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿٦٥﴾ دیکھو!
تم وہی لوگ تو ہو جو ان باتوں میں بحث کیا کرتے تھے جن کا تھوڑا بہت علم تم کو تھا، اب تم ان باتوں
میں کیوں بحث کرتے ہو جن کا تم کو (بالکل) علم ہی نہیں ہے؟ اور اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں اور تم لوگ
جانتے نہیں ہو ﴿٦٦﴾ ابراہیم (علیہ السلام) یہودی نہیں تھے اور نصرانی بھی نہیں تھے؛ لیکن وہ بالکل سیدھے
راستے پر تھے، پورے فرماں بردار (یعنی حکم ماننے والے) تھے اور شرک کرنے والوں میں سے نہیں
تھے ﴿٦٧﴾ ابراہیم (علیہ السلام) سے لوگوں میں سب سے زیادہ قریبی تعلق ان لوگوں کو تھا جنھوں نے
اس (ابراہیم علیہ السلام) کی (ان کے زمانہ میں) اتباع کی اور یہ نبی (محمد ﷺ) اور جو (اس نبی پر) ایمان
لائے ہیں ان کو بھی اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے والی ہیں ﴿٦٨﴾ اہلِ کتاب کی ایک جماعت یہ
چاہتی ہے کہ وہ (کسی طرح بھی) تم (مسلمانوں) کو گمراہ کر دیوے؛ حالاں کہ وہ اپنے سوا کسی اور کو
گمراہ نہیں کرتے ① اور ان کو (اس کا) احساس بھی نہیں ہے ﴿٦٩﴾ اے اہلِ کتاب! تم اللہ تعالیٰ کی
آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو ②؟ حالاں کہ تم خود (ان آیتوں کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی)
گواہی دیتے ہو ③ ﴿٧٠﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ وہ خود ہی کو گمراہ کر رہے ہیں (چونکہ گمراہ کرنے کا وبال ان پر پڑے گا)۔
② یعنی تورات اور انجیل کی جن آیتوں میں حضور ﷺ کی نبوت کی سچائی کا بیان ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) قائل ہو۔

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۠
وَقَالَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ
النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَۚۖ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْؕ قُلْ اِنَّ
الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْؕ قُلْ اِنَّ
الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌۚۙ

اے اہلِ کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور تم سچی بات کو جان بوجھ کر کیوں چھپاتے ہو؟ ﴿۷۱﴾

اور اہلِ کتاب کی ایک جماعت نے (اپنے کچھ لوگوں سے) کہا کہ: جو کتاب (نبی کے) ماننے والوں پر نازل ہوئی اس پر دن کے شروع حصہ میں تو ایمان لے آؤ اور اس (دن) کے آخری حصہ میں (اس قرآن کا) انکار کردو، شاید (اس تدبیر سے) وہ (مسلمان اپنے دین سے) پھر جائیں ﴿۷۲﴾ اور (اہلِ کتاب نے آپس میں یہ بھی کہا کہ) جو تمھارے دین پر چلے (بس) اسی کو تم (دل سے) ماننا① (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: حقیقت میں ہدایت وہی ہے جو ہدایت اللہ تعالیٰ دیوے اور یہ (نبوت وغیرہ) جو (کسی زمانے میں) تم کو دی گئی تھی وہ (اب) کسی اور کو کیوں مل گئی②؟ یا وہ (مسلمان) تم پر تمھارے رب کے پاس (کیوں) غالب آگئے③؟ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: (ہر قسم کی) فضیلت تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں اپنا فضل عطا فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ تو وسعت والے ہیں، ہر چیز کو جانتے ہیں ﴿۷۳﴾

① بعض یہودی ظاہر میں مسلمان ہوئے تھے، لیکن دل سے اپنے پرانے مذہب پر ہی تھے، ان کو ان کے مذہب کے پکے لوگ سمجھا رہے ہیں کہ دیکھو! تم جو مسلمانوں کے سامنے خود کو مسلمان ظاہر کررہے ہو یہ صرف دنیوی فائدے کے لیے ہے، صرف مسلمانوں کے سامنے دکھاوے ہی کے لیے ایمان کو ظاہر کرنا ہے، باقی تم یہودی مذہب پر ہی ہو اور سچے دل سے تم کو صرف یہودی مذہب پر عمل کرنے والوں کی بات کو ماننا ہے۔ لگتا ایسا ہے کہ پکے یہودیوں کو ان منافق یہودیوں کو یہودیت پر جمانے کے لیے یہ باتیں کہنی پڑ رہی ہیں کہ کہیں ظاہر میں اسلام بولتے بولتے دل میں نہ آجائے اور اوپر جو اسلام سے لوگوں کو بدگمان کرنے کا منصوبہ انھوں نے بنایا کہ صبح میں ایمان کا (ظاہری) اقرار کرو اور شام کو پھر سے اپنے کافر ہونے ⟵

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٧٤ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ
تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا
دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٥ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ۝٧٦

وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی رحمت (یعنی نبوت اور ایمان) کے لیے جس کو چاہتے ہیں خاص کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ﴿۷۴﴾ اور اہلِ کتاب میں سے کچھ (لوگ) ایسے (امانت دار) ہیں کہ (مال اور دولت کا) اگر تم ان کے پاس ایک ڈھیر بھی امانت رکھو تو وہ اسے تم کو واپس دے دیں گے اور ان (اہلِ کتاب) میں سے کچھ (دوسرے) ایسے بھی ہیں کہ تم اگر ایک دینار ان کے پاس امانت رکھو تو وہ اسے تم کو واپس نہیں دیں گے؛ الا یہ کہ تم ان (کے سر) پر (وصول کرنے کے لیے) ہر وقت کھڑے رہو (تو وہ واپس کریں گے) یہ (خیانت) اس وجہ سے کہ وہ (اہلِ کتاب) یہ کہتے ہیں کہ امیوں ① کا حق دبا لینے سے ہم کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اور وہ (اس طرح) جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں ﴿۷۵﴾ (گناہ) کیوں نہیں (ہوگا؟ ضابطہ یہ ہے کہ) جو شخص اپنا عہد پورا کرے گا اور (گناہ خاص کر خیانت سے) بچے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے متقیوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۷۶﴾

⊃ گذشتہ صفحے کا ما بقیہ:

کا اعلان کر دو، اس میں بھی سچا ایمان لانا نہیں؛ بلکہ مسلمانوں کو اس تدبیر سے گمراہ کرنے کی کوشش کرنا ان کا مقصد تھا۔

① یعنی یہ سب سازشیں تم بنی اسرائیل اس حسد کی وجہ سے کر رہے ہو کہ جو نبوت اور آسمانی کتاب، فضائل اور کمالات کسی زمانے میں تم کو دیے گئے تھے وہ اب کے زمانے میں بنی اسماعیل کو کیوں مل گئے؟۔

② مذہبی اور دینی محنت میں مسلمان تم یہودیوں سے کیوں آگے نکل گئے یا مسلمان مذہبی مناظرہ میں کیوں غالب آجاتے ہیں، اسی حسد کی وجہ سے یہود اسلام اور مسلمانوں کو نیچا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (دوسرا ترجمہ) یا یہ مسلمان تمھارے رب کے پاس تم سے حجت بازی کرے۔

① یعنی غیر یہودی عرب۔

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ۝

یقینی بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں (اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کا) کوئی حصہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے (محبت اور نجات کی) بات نہیں کریں گے اور قیامت کے دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان کی طرف (رعایت کی نظر سے) نہیں دیکھیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو (گناہوں سے) پاک نہیں کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا ﴿۷۷﴾ اور یقینی بات ہے کہ ان (اہلِ کتاب) کی ایک جماعت ہے جو (تورات) کتاب پڑھتے وقت اپنی زبان کو (اس طرح) مروڑ کر (اپنی خود بنائی ہوئی عبارت) پڑھتے ہیں؛ تاکہ تم اس (بنائی ہوئی عبارت) کو (اصل) کتاب (تورات) میں سے (ایک حصہ) سمجھو؛ حالاں کہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے اور (اوپر سے) وہ (اہلِ کتاب اپنی بنائی ہوئی عبارت کے متعلق) کہتے ہیں کہ: یہ تو اللہ تعالیٰ کی بات ہے؛ حالاں کہ وہ (بات) اللہ تعالیٰ کے یہاں سے (آئی) نہیں ہے اور وہ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں ﴿۷۸﴾ کسی بشر کا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت (یعنی صحیح علم اور دین کی سمجھ) اور نبوت عطا کرے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ: تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ؛ لیکن (اس کے بجائے) یوں کہے کہ: تم جو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم خود بھی (اللہ تعالیٰ کی کتاب) پڑھتے ہو اس کی برکت سے تم اللہ والے بن جاؤ ﴿۷۹﴾

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۠﴿۸۰﴾

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴿۸۳﴾

اور ایسا شخص (کبھی) تم کو یہ بات نہیں سکھلائے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو (اپنا) رب بنالو، جب تم مسلمان ہوچکے ہو تو اس کے بعد کیا وہ شخص تم کو کفر اپنانے کا حکم دے گا؟﴿۸۰﴾

اور (وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے اقرار لیا تھا کہ جو کتاب اور حکمت (یعنی شریعت کا علم) میں تم کو عطا کروں، پھر تمھارے پاس کوئی ایسا رسول آوے جو تمھارے پاس (پہلے سے) موجود (کتاب) کو سچا بتاتا ہو تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور تم اس کی مدد (بھی) کرنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس بات پر تم نے میرا عہد (یعنی حکم) قبول کیا؟ تو انھوں (یعنی نبیوں) نے عرض کیا: ہم اقرار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تم سب (ایک دوسرے کے اقرار پر) گواہ رہو اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہی دینے والوں میں (شامل) ہوں﴿۸۱﴾ پھر اس (پکے عہد) کے بعد بھی① جو پھر جاوے سو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں﴿۸۲﴾ کیا اب اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا وہ لوگ کسی اور دین کو تلاش کرتے ہیں؛ حالاں کہ جو (مخلوق) بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں (ان میں سے کچھ) خوشی سے اور (دوسرے کچھ) ناخوشی (یعنی لاچاری) سے اسی (اللہ تعالیٰ) کے سامنے فرماں بردار ہیں، اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف وہ سب لوٹائے جائیں گے②﴿۸۳﴾

---

① اوپر آیت میں جو عہد لیا گیا ہے وہ نبیوں کے لیے تھا جب نبی اس عہد کے پابند ہیں تو عام امتوں کو بدرجۂ اولی اس عہد کی پابندی کرنی ہے؛ اس لیے جو انسان بھی نبیوں اور اللہ کے دین کی بات کا انکار کرے وہ نافرمان کافر ہوگا۔ ←

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي
الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ
الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

(اے محمد!) تم (ان سے) کہو: ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور جو (دین) ہمارے اوپر اتارا گیا اس پر اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر (دین) اتارا گیا اس پر اور جو (دین) موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا اس پر بھی (ہم اجمالی ایمان لائے) ان (نبیوں) میں سے کسی کے درمیان بھی ہم (کوئی) فرق نہیں کرتے ① اور ہم اسی (ایک اللہ) کے فرماں بردار ہیں ﴿۸۴﴾ اور جو شخص بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ (دین اللہ تعالیٰ کے یہاں) ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں نقصان میں پڑنے والوں میں ہوگا ﴿۸۵﴾ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دیں گے جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا؛ حالاں کہ یہ رسول سچے ہیں اس بات کی وہ (زبان سے) گواہی دے چکے تھے اور ان کے پاس (رسول کی سچائی کی) دلیلیں بھی آچکی تھیں اور ایسے ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیا کرتے ② ﴿۸۶﴾

⇐ ② جتنے بھی مسلمان ہیں وہ تو اللہ کے ہر حکم کو خوشی خوشی مانتے ہی ہیں اور جو کافر ہیں وہ اللہ کے دین کے احکام کو تو مانتے نہیں بلکین اللہ کے فیصلے کے مطابق ہی ان کو زندگی گزارنی، موت، حیات، خوشی، غمی، روزی میں تنگی اور وسعت ہر چیز میں اللہ کے فیصلے کے وہ پابند ہیں۔

① یعنی کسی نبی کو ماننا، کسی نبی کو نہ ماننا یہ ہمارا طریقہ نہیں، تمام نبی اور ان کی شریعت کو ہم حق مانتے ہیں۔

② کچھ لوگ ایسے ہیں جو دل سے اسلام کو صحیح سمجھ رہے ہیں اس کے باوجود تکبر، حسد، مال اور عہدوں کی محبت کے خاطر ایمان نہیں قبول کرتے، ایسے لوگوں کو عام طور پر ایمان کی سعادت نصیب نہیں ہوتی، اسی طرح بعض لوگ ایسے بھی جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے اور اس ارتداد کو ہدایت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ارتداد ہے، ہدایت نہیں ہے۔

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ لَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٨٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ
تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ
مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ
مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٩١﴾

ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ یقیناً ان پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی ﴿۸۷﴾ اس (لعنت) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، (کسی وقت بھی) ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور ان کو ذرا سی ڈھیل (یعنی فرصت، مہلت) بھی نہیں ملے گی ﴿۸۸﴾ مگر اس کے بعد بھی جو شخص توبہ کر لیوے اور اصلاح کر لیوے تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۸۹﴾ (اس کے برخلاف) یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر اپنا لیا، پھر وہ کفر میں آگے ہی بڑھتے چلے گئے تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی اور ایسے لوگ بالکل ہی بھٹک چکے ہیں ﴿۹۰﴾ یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے کفر اپنایا اور وہ کافر ہونے ہی کی حالت میں مر گئے، ایسے لوگوں میں سے کسی سے بھی پوری زمین بھر کر سونا قبول نہیں کیا جائے گا، چاہے وہ اسے (یعنی پوری زمین بھر کر سونا اپنی جان عذاب سے) چھڑانے کے لیے فدیہ میں دینا چاہے [1] ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان لوگوں کے لیے کوئی بھی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۹۱﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) وہ آدمی اپنی جان (عذاب سے) چھڑانے کے لیے پوری زمین بھر کر کے سونا دینا چاہے تو بھی اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔



لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ كُلُّ
الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ
التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا
وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

تم (اے مسلمانو! کامل) نیکی ہرگز حاصل نہیں کرسکوگے، جب تک تم اپنی محبوب چیزوں میں سے (اللہ تعالیٰ کے لیے) خرچ نہ کروگے① اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۹۲﴾ تورات کے اترنے سے پہلے کھانے کی تمام چیزیں (جو اس وقت مسلمانوں کے لیے حلال ہیں وہ) بنی اسرائیل کے لیے (بھی) حلال تھیں؛ مگر وہ چند چیزیں جو اسرائیل (یعنی یعقوب عليه السلام) نے اپنے اوپر حرام کرلی تھیں② (اے نبی!) تم (یہودیوں سے) کہو: اگر تم (تمھارے دعوے میں) سچے ہو تو تورات لاؤ اور اس کو پڑھو ﴿۹۳﴾ سو اس (طرح صاف بات آجانے) کے بعد جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھا سو وہی لوگ بڑے ظالم (یعنی گنہگار) ہیں ﴿۹۴﴾ تم کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا، سو تم ابراہیم (عليه السلام) کے دین کی اتباع کرو، جو پوری طرح سیدھے راستے پر تھے اور وہ (بھی) مشرکوں میں سے نہیں تھے ﴿۹۵﴾ یقینی بات ہے کہ (دنیا کا) سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے مقرر کیا گیا وہ (یہی مکان ہے جو) مکہ میں ہے③ (جو شروع ہی سے) برکت والا ہے④ اور تمام عالموں کے لیے ہدایت (کا مرکز) ہے⑤ ﴿۹۶﴾

---

① جو چیز انسان کے کام میں آتی ہو، اسی طرح انسان کو اس کی حاجت اور ضرورت ہو انسان کو وہ چیز بڑی پیاری ہے۔ اس کو خرچ کرنا بہت بہتر ہے اور زائد (فالتو) چیزوں کو بھی خرچ کردینا چاہیے اس پر بھی اجر ملےگا۔

② جن چیزوں کو انھوں نے خود اپنی طرف سے حرام ٹھہرالیا تھا جیسے اونٹ کا گوشت۔

③ آیت میں "بکۃ" "تباک" سے ہے جس کے معنیٰ "ازدحام، بھیڑ" کے ہے، وہاں طواف میں بھیڑ ہوتی ہے۔ یا "بک" سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہے "مزاحمت کرنا، پچھاڑنا" ہے؛ چوں کہ جو شخص بھی مکہ میں ظلم کرنے کی یا الحاد کی ←

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۸﴾

اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں① (اور) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے رہنے کی جگہ ہے، اور جو شخص بھی اس (کی حدود) میں داخل ہوا اس کو امن مل جاتا ہے، جو بھی اس گھر تک پہونچنے کی استطاعت② رکھتا ہو، ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے اس (گھر) کا حج کرنا (فرض) ہے اور جو شخص بھی انکار کرے ③ تو اللہ تعالیٰ کو تمام جہانوں کے لوگوں کی پروا نہیں ہے ﴿۹۷﴾ (اے نبی!) تم کہو: اے کتاب والو! تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں (یعنی احکام) کا کیوں انکار کرتے ہو؟ اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کے گواہ ہیں④ ﴿۹۸﴾

⇐ کوشش کرتا ہے اس کی کمر توڑ دی جاتی ہے۔ نوٹ: قرآن کے اشارہ سے اور رسولِ اکرم ﷺ کے عمل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسلمان جب کبھی کوئی نئی آبادی بناوے تو سب سے اول مسجد کی فکر کرے۔

④ برکت کے معنیٰ کسی چیز کا بڑھنا یا ثابت رہنا، مقدار بڑھ جائے یا جو موجود ہے اتنی ہی مقدار میں سارے ضروری کام پورے ہو جائے اس کو برکت کہتے ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) تمام جہاں کے لوگوں کے لیے (نماز جیسی عبادت میں) رہنما (یعنی قبلہ) ہے۔

اس صفحہ کا حاشیہ:

① نشانیاں: (۱) بیت اللہ کی برکت سے مکہ والے مخالفین کے حملے سے محفوظ ہیں۔
(۲) حدودِ حرم میں جانوروں کا شکاری سے فائدہ حاصل کرنا کہ وہاں کوئی شکار نہیں کر سکتا۔
(۳) بیت اللہ کی جس جانب بارش ہوتی ہے اس جانب کے ممالک زیادہ بارش سے مالا مال ہوتے ہیں۔
(۴) جمرات کی کنکر کا اٹھا لیا جانا؛ حالاں کہ ہر سال لاکھوں حجاج کے کنکر سے پہاڑ بن جانا چاہیے۔
(۵) مقامِ ابراہیم جو جنتی پتھر ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمِ مبارک کے نشانات کا باقی رہنا۔

② استطاعت یعنی قدرت، حیثیت، سفر کے آنے جانے کی اور قیام طعام کے ضروری خرچ کی طاقت مراد ہے، اور جن لوگوں کا خرچ شرعاً اس پر لازم ہے اس کا بھی نظم ہو۔ ③ جو آدمی حج کی فرضیت کا انکار کرے وہ آدمی کافر ہو جاتا ہے اور فرض مانتا ہو لیکن استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرے تو اس کا یہ عمل کافروں جیسا ہے۔

④ (دوسرا) جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو ان سب کاموں کی خبر ہے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ
وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ
اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

(اے نبی!) تم کہو کہ: اے اہلِ کتاب! تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں عیب ڈھونڈھ (نے کی کوشش) کر کے ایمان لانے والوں کو اس (ایمان) سے کیوں روکتے ہو؟① حالاں کہ تم خود (حقیقت کو) جانتے ہو② اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہیں ﴿۹۹﴾ اے ایمان والو! جن کو کتاب دی گئی ان میں سے کسی ایک جماعت کا اگر تم نے کہنا مان لیا (یعنی اطاعت کر لی) تو وہ تم کو تمھارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا کر چھوڑیں گے ﴿۱۰۰﴾ اور تم کیسے کفر قبول کر سکتے ہو؟ حالاں کہ تم کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں③ اور تم میں اس (اللہ تعالیٰ) کا رسول موجود ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لے پکی بات یہ ہے کہ وہ سیدھے راستے پر پہنچا دیا جاتا ہے ﴿۱۰۱﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جیسا کہ ان سے ڈرنے کا حق ہے④ اور تم مسلمان ہونے کی حالت ہی میں مرنا⑤ ﴿۱۰۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو ایمان لا چکا ہے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو اس طرح کہ تم اس راستے (اسلام) میں عیب ڈھونڈتے رہتے ہو (یعنی اسلام میں کوئی عیب نہیں ہے، لیکن تم اپنی طرف سے عیب گھڑے کرتے ہو) تا کہ لوگ بدگمان ہو کر اسلام سے دور ہو جائیں۔ اس طرح کا برا کام اس دور کا اکثر میڈیا (media) انجام دے رہا ہے۔

② یعنی اسلام کا حق ہونا۔ ③ مشاہدہ یہ ہے کہ جن علاقوں میں قرآن پڑھا پڑھایا جاتا ہو، تعلیماتِ رسول کو پڑھایا جاتا ہو اس پر عمل کیا جاتا ہو وہاں سے کفر دور رہتا ہے اور جو علاقے ان مبارک سلسلوں سے محروم ہوتے ہیں وہاں کفر، ارتداد قریب آنے لگتا ہے: اس لیے مکاتبِ قرآنیہ کے ذریعہ اس طرح کی مبارک تعلیمات کو عام کرنا ارتداد سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔ ④ یعنی گناہ سے بچنے میں پوری طاقت خرچ کرنا، کامل اطاعت کی جائے اور معصیت سے مکمل بچا جائے۔

⑤ اسلامی زندگی گذارنا اختیاری چیز ہے اس کی برکت سے ان شاء اللہ! اسلام پر موت نصیب ہوگی۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (یعنی قرآن) کو مضبوط پکڑے رہو① اور تم (آپس میں) جدا جدا نہ ہو جاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کے احسان کو جو تم پر ہے اس کو یاد رکھو جب کہ تم (آپس میں ایک دوسرے کے) دشمن تھے، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے دلوں کو جوڑ دیا②، سو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے فضل سے (آپس میں) بھائی بھائی ہو گئے اور تم (جہنم کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، سو اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو اس سے بچا لیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمھارے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم سیدھی راہ پر قائم رہو ﴿۱۰۳﴾ اور (ضرور) تمھارے درمیان ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دیا کرے اور اچھی باتیں سکھلایا کرے③ اور بری چیزوں سے روکا کرے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾ اور تم ان (یہود اور نصاریٰ) لوگوں کی طرح مت ہو جانا جن کے پاس صاف صاف احکام پہنچ جانے کے بعد وہ (آپس میں) جدا جدا (یعنی متفرق) ہو گئے اور وہ (آپس میں) اختلاف میں پڑ گئے④ اور ایسے ہی لوگوں کے لیے (اس دن) بڑا عذاب ہے ﴿۱۰۵﴾

---

① اللہ کی رسی" سے مراد "قرآن مجید ہے" حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ راوی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) دلوں میں الفت ڈال دی۔

③ یعنی یہ کام مسلسل ہوتے رہنے چاہئے۔

④ علمی اختلافات اور عملی تفرقے انھوں نے کھڑے کر دیے جو ہر گز مناسب نہیں۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۝

جس (قیامت کے) دن کچھ چہرے (یعنی ایمان والوں کے) سفید (یعنی چمکتے) ہوں گے اور کچھ چہرے (یعنی کافر اور نافرمان کے) کالے پڑے ہوں گے، سو جن کے چہرے کالے پڑے ہوں گے ان کو کہا جائے گا کہ تمھارے ایمان لانے کے بعد کیا تم نے کفر اپنا لیا تھا① ؟ سو جو کفر تم کرتے تھے اس کی سزا میں (اب) تم عذاب چکھو ﴿۱۰۶﴾ اور جن لوگوں کے چہرے سفید (یعنی روشن چمکتے) ہوں گے سو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت (یعنی جنت) میں ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۷﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جن کو ہم تمھارے سامنے ٹھیک (یعنی صحیح صحیح) پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام عالم والوں پر (ذرا سا بھی) ظلم کرنا نہیں چاہتے② ﴿۱۰۸﴾ اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہے اور تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جائیں گے ﴿۱۰۹﴾

---

① ایمان لانے کے بعد کفر کا مطلب:

(الف) جو اہلِ کتاب نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے تورات، انجیل میں بتائی ہوئی نشانیوں کی روشنی میں آپ ﷺ کو مانتے تھے اور آپ کی بعثت کا انتظار کرتے تھے، پھر جب آپ کی بعثت ہوئی تو ایمان لانے سے انکار کر دیا۔

(ب) ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی فطرت پر پیدا فرمایا؛ لیکن کافر لوگ اس فطرت کو ضائع کرتے ہیں اور کفر اپنا لیتے ہیں۔

(ج) مرتد اور منافق بھی مراد ہیں۔

(د) فاسق مسلمان جو ایمان لانے کے بعد کافروں کے جیسا عمل کرتے ہیں، یعنی جن ایمان والوں کا عمل کافروں جیسا ہے وہ بھی مراد ہے۔

② یعنی عذاب و ثواب جو کچھ ہے وہ عین انصاف اور مقتضائے رحمت و حکمت ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا
يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

تم (اے امتِ محمدیہ!) بہترین امت ہو جو (عالم میں عام) لوگوں کے فائدے کے لیے بھیجی گئی ہو، تم اچھا کام کرنے کے لیے کہتے ہو اور تم برے کاموں سے روکتے ہو اور تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہلِ کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ تو ایمان والے ہیں (۱) اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں (۲) ﴿۱۱۰﴾ وہ (تھوڑا بہت) ستانے کے سوا تم کو (کوئی بڑا) نقصان ہرگز نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو تم کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے، پھر ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۱۱۱﴾ جہاں کہیں بھی وہ (اہلِ کتاب) پائے جائیں ذلت ان پر ماردی گئی (۳)، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سبب بن جائے یا (۴) لوگوں کی طرف سے کوئی ذریعہ نکل آوے اور وہ (اہلِ کتاب) اللہ تعالیٰ کا غضب لے کر لوٹے ہیں (۵) اور ان (اہلِ کتاب) پر محتاجی مسلط کردی گئی ہے، اس (برے حال) کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، (نیز) اس (بری حالت) کا سبب یہ (بھی) ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے (۶) اور (اللہ تعالیٰ کی) حد سے وہ لوگ نکل گئے تھے ﴿۱۱۲﴾

---

(۱) جو نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے۔ (۲) اس آیت کے متعلق اہم فوائد اور نکات بندہ کے خطبات جلد: ۷ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۳) (دوسرا ترجمہ) ذلت ان پر لازم کردی گئی۔
(۴) جس کے سہارے وہ حفاظت میں آجاوے۔ (دوسرا ترجمہ) عام حضرات نے یہاں "او" کا ترجمہ کیا ہے۔
(۵) یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہوگئے ہیں۔ ان میں سے اکثر مالداری کے باوجود محتاج کی طرح رہتے ہیں۔
(۶) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ان کی عادت بن گئی ہے، آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ۝
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي
الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالْمُتَّقِيْنَ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا
وَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ
وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝

(لیکن) وہ سب (اہلِ کتاب) ایک جیسے نہیں ہیں، اہلِ کتاب میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو (سیدھے راستے یعنی اسلام پر) قائم ہیں، وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو پڑھتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ کے آگے) سجدہ کرتے ہیں① ﴿۱۱۳﴾ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر وہ ایمان رکھتے ہیں اور وہ اچھی باتیں سکھلاتے ہیں اور وہ برائی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں (کے کرنے) میں جلدی کرتے ہیں② اور ایسے ہی (صفات والے) لوگ نیک لوگوں میں سے ہیں ﴿۱۱۴﴾ اور وہ لوگ جو بھی نیک کام کریں گے تو اس کی ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی③ اور اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۱۵﴾ یقینی بات ہے جن لوگوں نے کفر اپنا لیا تو نہ ان کا مال اور نہ ان کی اولاد اللہ تعالیٰ (کے عذاب) کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام آئیں گے اور وہی (جہنم کی) آگ (میں جانے) والے ہیں، اس میں وہ (کافر) ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۱۶﴾ جو (کافر) لوگ اس دنیا کی زندگی میں جو کچھ (اپنے مال اور صلاحیت کو) خرچ کرتے ہیں اس (خرچ کے ضائع اور برباد ہونے) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سخت ٹھنڈک والی (تیز) ہوا ہو، جو ایسے لوگوں کی کھیتی کو جا لگے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر رکھا ہو، سو وہ (ٹھنڈی ہوا) اس (کھیتی) کو (بالکل) برباد کر دیوے، اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں④ ﴿۱۱۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) نماز پڑھتے ہیں۔ ② (دوسرا) نیک کام کرنے میں بڑھ چڑھ کر رہتے ہیں۔ ③ یعنی اس کے ثواب سے محروم نہیں رہیں گے۔ ④ یعنی خود اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا
عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ
الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ
كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ
مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اے ایمان والو! تم اپنوں کے علاوہ (کسی دوسرے) کو (اپنا) رازدار مت بناؤ(1) وہ تمھارے خلاف فتنہ (فساد) کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے(2)، جتنی تم کو تکلیف پہنچے اس میں ان کی خوشی ہے(3)، دشمنی ان کی زبان سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو (کینہ) اپنے سینوں میں وہ چھپا کر بیٹھے ہیں وہ تو اس (ظاہر ہونے والی دشمنی) سے بہت بڑا ہے، پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (ان کی دشمنی کی) علامتیں تمھارے سامنے ظاہر کر دیں، اگر تم سمجھ سے کام لو(4) ﴿۱۱۸﴾ (اے مسلمانو!) سن لو! تم ایسے ہو کہ تم ان (منافقوں) سے محبت (کا برتاؤ) رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم (مسلمان) تو تمام (آسمانی) کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور (ان کی حالت ایسی ہے کہ) جب وہ تم (مسلمانوں) سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ: ہم تو ایمان لے آئے اور جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو تمھارے خلاف غصہ کے مارے اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں(5) (ان کو ایسا) تم کہہ دو کہ: تم اپنے غصہ میں مرو(6)، یقینی بات ہے کہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۱۹﴾

(1) بطانۃ: معتمد، مشیر، اپنے نظام میں دخل اندازی کرنے والا، یہ سب معانی "بطانۃ" کے نکلتے ہیں، جو یہاں آیت میں ہو سکتے ہیں۔

(2) (دوسرا ترجمہ) کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔

(3) (دوسرا ترجمہ) وہ تمھارے نقصان کی دل سے تمنا کرتے ہیں (تیسرا ترجمہ) وہ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے۔

(4) تو ان یقینی علامتوں سے دشمن کو پہچان لوگے۔

(5) (دوسرا ترجمہ) انگلیاں چبا ڈالتے ہیں۔

(6) یعنی اے منافقو! موت تک مسلمانوں کے متعلق غصے میں پڑے رہو، تمھارے اس غصے سے مسلمانوں کا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اور تمھاری جو چاہت ہے کہ مسلمان برباد ہو جائے وہ چیز حاصل نہ ہوگی۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اگر تم (مسلمانوں) کو کوئی بھلائی پہنچے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم (مسلمانوں) کو کوئی برائی پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کو اپنا لو اور تم تقویٰ کے پابند رہو تو ان کی سازش تمھارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گی، یقینی بات ہے کہ جو کام بھی وہ لوگ کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ (کے علم اور قدرت) کے احاطے میں ہیں① ﴿۱۲۰﴾

اور (احد کی لڑائی کا وقت یاد کرو) جب صبح کے وقت تم اپنے گھر والوں سے نکلے، ایمان والوں کو لڑائی کی غرض سے (الگ الگ) ٹھکانوں پر مقرر کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتے ہیں، ہر چیز کو جانتے ہیں② ﴿۱۲۱﴾ اس وقت تم میں سے دو قبیلے بزدلی دکھانے کا ارادہ کر رہے تھے③ اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کے والی تھے④ اور مؤمنوں کو تو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۲۲﴾ اور پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بدر (کی لڑائی) میں تمھاری مدد کر چکے تھے؛ حالاں کہ تم (اس وقت) کمزور (یعنی بے بس) تھے؛ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو؛ تاکہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ ﴿۱۲۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے قابو میں ہے۔

② اس روز حضرت عائشہؓ کی باری تھی، گویا کہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے مکان سے احد کے لیے روانہ ہوئے، اس سے حضرت عائشہؓ کی فضیلت ظاہر ہوئی۔

③ (دوسرا ترجمہ) جب کہ تم میں سے دو قبیلوں کے لوگ ہمت ہار گئے (واپس جانے کا) ارادہ کر رہے تھے۔ مراد: بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) حالانکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے مددگار تھے۔

نوٹ: اس میں دونوں قبیلے کی فضیلت کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو جما دیا۔

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ
مُنزَلِينَ ۝ بَلَىٰ ۚ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ
آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ ۗ
وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ
يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ۝ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ
فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝

(بدر میں یہ مدد اس وقت آئی) جب تم ایمان والوں سے کہہ رہے تھے: کیا تمھارے لیے یہ (بات)
کافی نہیں ہے کہ تمھارے رب تین ہزار فرشتے (خاص طور سے) اتار کر تمھاری مدد کرے؟①
﴿۱۲۴﴾ کیوں نہیں؟ اگر تم صبر کرو گے② اور تم تقویٰ اپناؤ گے③ اور وہ (دشمن) چانک (ایک ساتھ)
تم پر ٹوٹ پڑے تو تمھارے رب پانچ ہزار خاص نشان والے④ فرشتوں سے تمھاری مدد کریں گے
﴿۱۲۵﴾ اور اس (اتنی بڑی تعداد میں مدد) کو اللہ تعالیٰ نے تمھاری خوشی کے لیے ہی مقرر کیا؛ اور تا کہ
اس (بڑی تعداد) کے ذریعہ تمھارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو اور مدد (یا فتح) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف
سے آتی ہے جو (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۲۶﴾ (بدر میں یہ مدد اللہ تعالیٰ
نے اس لیے کی:) تا کہ کافروں کی ایک جماعت کو (اللہ تعالیٰ) ہلاک کر دیویں یا (اللہ تعالیٰ) ان کو
ذلیل کریں (یا ہرا دیویں) کہ وہ (کافر) ناکام ہو کر واپس بھاگ جاویں ﴿۱۲۷﴾ (اے نبی!) تم
کو ان (کافروں) کے اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں ہے⑤ یا وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو توبہ کی توفیق
دیویں⑥ یا (اللہ تعالیٰ) ان کو عذاب دیویں؛ کیوں کہ یقینی بات ہے کہ وہ (کافر) ظالم ہیں ﴿۱۲۸﴾

---

① یعنی جو ملائکہ زمین پر مختلف انتظامات میں ہوتے ہیں ان کے علاوہ آسمان سے خاص مدد ہی کے لیے اتارے جائیں۔
② یعنی میدان میں ثابت قدم رہو گے۔ ③ یعنی نافرمانی سے بچو گے۔
④ خود فرشتوں پر بھی خاص نشانی تھی اور ان کے گھوڑوں پر بھی خاص نشانی تھی، جنگ کے موقع پر اپنی اپنی فوج کی پہچان
کے لیے خاص وردی اور خاص نشان لگائے جاتے ہیں۔
⑤ کہ وہ کافر مسلمان بن جاویں یا کافر رہیں۔ ⑥ یعنی کافر مسلمان ہو جائیں۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ
النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں عذاب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ مہربان ہیں ﴿۱۲۹﴾

اے ایمان والو! تم کئی گنا بڑھا کر سود مت کھاؤ اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو① تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ﴿۱۳۰﴾ اور تم ایسی آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے ﴿۱۳۱﴾ اور تم اللہ تعالیٰ اور رسول کی بات مانو؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۱۳۲﴾ اور تم اپنے رب کی مغفرت اور ایسی جنت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھاؤ② کہ اس (جنت) کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (جیسی) ہے جو تقویٰ والوں کے لیے تیار کی گئی ہے ﴿۱۳۳﴾ (تقویٰ والے لوگ وہ ہیں) جو خوشی (یعنی اچھی حالت) اور تکلیف میں (اللہ تعالیٰ کے لیے مال) خرچ کرتے ہیں ③ اور وہ غصہ کو دباتے ہیں④ اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں⑤ اور اللہ تعالیٰ (ایسے) نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۱۳۴﴾

---

① اور ہر طرح کے سود سے خود کو بچاؤ۔ ② یعنی ایسے نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بنے۔ ③ مال کی کمی کے زمانے میں بھی جو میسر ہو اس کا صدقہ کیا کرو، اس سے صدقہ کی نیک عادت باقی رہے گی اور صدقہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ وسعت عطا فرمائیں گے۔

④ (دوسرا ترجمہ) غصہ کو قابو میں رکھتے ہیں۔ ⑤ یعنی غصہ کو دبانا اور معاف کرنا ان کی عادت ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ
يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۟ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓىِٕكَ جَزَآؤُهُمْ
مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾

اور (تقویٰ والے لوگ) وہ ہیں کہ جب وہ کوئی کھلا گناہ کر بیٹھتے ہیں① یا (برا کام کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (تو فوراً) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں② سو (اللہ تعالیٰ سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور (حقیقت بھی یہی ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے؟ اور اپنے کیے ہوئے (گناہوں) پر اڑے نہیں رہتے③ حال یہ کہ وہ جانتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی سچی توبہ قبول کرتے ہیں) ﴿١٣٥﴾ یہ (تقویٰ والے) وہ لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور (جنت کے) باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغات) میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور (نیک عمل) کرنے والوں کا بدلہ کتنا اچھا ہے! ﴿١٣٦﴾ تم سے پہلے بہت سارے واقعات ہوچکے ہیں، سو تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو④ کہ (نبیوں کو جھٹلانے والوں کا (برا) انجام کیسا ہوتا ہے؟ ﴿١٣٧﴾

---

① یعنی بے حیائی کا کام ہوجاتا ہے۔

② یعنی گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت اور عذاب کی یاد تازہ ہوجاتی ہے اور فوراً معافی مانگنے لگ جاتے ہیں، عام طور پر گناہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر سے غفلت کی وجہ سے ہوتے ہیں؛ اس لیے گناہ ہوجائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، ذکر میں مشغول ہوجاؤ اور معافی کے شرائط کے ساتھ استغفار کرو۔

شرائط توبہ: (١) ندامت (٢) گناہ کا ترک (٣) آئندہ نہ کرنے کا عزم (٤) حقوق کی ادائیگی، اسی طرح دو رکعت استغفار کی نیت سے پڑھ کر کے بھی معافی مانگے۔

③ (دوسرا ترجمہ) جانتے ہوئے اپنے کیے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے۔

④ عبرت کی نیت سے سفر اچھی چیز ہے، اب تو عبرت کے مقامات تفریح گاہ بن گئے ہیں، یا للعجب! مزید تفصیل کے لیے بندے کی تالیف ''دیکھی ہوئی دنیا'' دیکھیے۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ
نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

یہ (تمام) لوگوں کے لیے (صاف صاف) بیان (یعنی اعلان) ہے اور (خاص) تقوی والوں کے
لیے ہدایت اور نصیحت ہے ﴿۱۳۸﴾ اور تم کم ہمت مت بنو① اور تم غمگین بھی مت ہو؛ اور تم ہی لوگ
غالب رہو گے اگر تم (کامل) ایمان والے ہو جاؤ ﴿۱۳۹﴾ (اے مسلمانو!) اگر تم کو ایک زخم (احد
میں) پہنچا ہے تو اس (کافر) قوم کو بھی ایسا ہی زخم (اس سے پہلے بدر میں) پہنچ چکا ہے اور یہ (ہار
جیت کے) دن (یا اوقات) ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں اور (احد میں
جو تکلیف پہنچنے کے حالات آئے) تا کہ اللہ تعالیٰ (کامل) ایمان والوں کو (جانچ کر یا ظاہر کر کے یا جدا
کر کے) پہچان لیویں اور تم (مسلمانوں) میں سے بعض لوگوں کو شہادت دیویں اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے
والوں سے محبت نہیں رکھتے ﴿۱۴۰﴾ اور تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو (گناہ کے میل کچیل سے)
پاک کر دیویں اور کافروں (کے زور) کو (اللہ تعالیٰ) مٹا دیویں ﴿۱۴۱﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم (ایسے
ہی) جنت میں داخل ہو جاؤ گے؛ حالاں کہ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ نے (جانچ کر یا ظاہری طور پر جدا کر
کے) تم میں سے نہ جہاد کرنے والوں کو معلوم کیا اور نہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کیا② ﴿۱۴۲﴾
اور پکی بات ہے کہ اس (شہادت کی موت) کے سامنے آنے سے پہلے تم (شہادت کی) موت کی تمنا
کیا کرتے تھے، سو واقعۃً تم نے اس (موت کے اسباب) کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا③ ﴿۱۴۳﴾

---

① سست، کمزور مت بنو، ہمت مت ہارو۔
② (دوسرا ترجمہ) دیکھا ہی نہیں (یعنی کامل ایمان اور صبر کا ظاہر میں بھی امتحان ہوتا ہے)۔
③ غزوۂ احد میں موت کے حالات سامنے آ گئے تھے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ
انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِی اللّٰهُ
الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ
الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ
مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا
وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اور محمد (ﷺ) رسول ہی تو ہے، پکی بات ہے کہ ان سے پہلے بہت سارے رسول گذر چکے ① سو اگر وہ فات پا جائیں یا ان کو شہید کر دیا جائے تو کیا تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے ② اور جو شخص بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو بدلہ (یعنی ثواب) دیں گے ﴿۱۴۴﴾ اور کسی بھی نفس (یعنی جان والے) کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مر جائے، جس (موت) کا ایک مقرر وقت پر آنا لکھا ہوا ہے اور جو شخص (بھی) دنیا کا ثواب (یعنی بدلہ) چاہتا ہے تو ہم اس کو اس (دنیا) میں سے کچھ حصہ دے دیتے ہیں اور جو شخص آخرت کا (ہمیشہ کا) ثواب چاہتا ہے تو ہم اس کو اس (آخرت) میں سے حصہ دے دیتے ہیں اور شکر کرنے والوں کو عنقریب ہم بدلہ دیں گے ③ ﴿۱۴۵﴾ اور بہت سارے نبی ہیں کہ ان کے ساتھ مل کر بہت سارے اللہ والوں نے (اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے) جنگ کی، پھر ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو تکلیف پہنچی اس سے وہ ہمت نہیں ہارے اور نہ کمزور ہوئے اور وہ نہ (دشمن کے آگے) جھکے ④ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۱۴۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بہت سارے رسول ہو چکے۔ ② یعنی اسلام چھوڑ دو گے۔

③ اس سے اشارہ مالِ غنیمت کی طرف ہے؛ یعنی اگر کوئی صرف مالِ غنیمت حاصل کرنے کی نیت سے جہاد میں شریک ہوگا تو اسے مالِ غنیمت میں سے تو حصہ مل جائے گا؛ لیکن آخرت کا ثواب حاصل نہیں ہوگا اور اگر اصل نیت اللہ کے حکم پر عمل کی ہوگی تو ثواب ملے گا اور ساتھ ساتھ مالِ غنیمت بھی ملے گا۔

④ یا دشمن سے دبے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ۖ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ۝

اوران (مجاہدین) کی زبان سے یہی بات نکلی کہ وہ (یوں) کہنے لگے کہ: اے ہمارے رب! آپ ہمارے گناہوں کو اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو زیادتی ہوئی اس کو معاف فرما دیجیے اور آپ ہمارے قدموں کو جما دیجیے، اور آپ کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد کیجیے ﴿۱۴۷﴾ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کا ثواب (یعنی بدلہ) اور آخرت کا بہترین ثواب عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں ﴿۱۴۸﴾

اے ایمان والو! جنھوں نے کفر اپنا رکھا ہے اگر تم ان کی بات مانو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھیر دیں گے، سو (جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) تم نقصان میں پڑ جاؤ گے ﴿۱۴۹﴾ (یہ کافر لوگ تمھاری مدد نہیں کر سکتے) بلکہ اللہ تعالیٰ ہی تمھاری مدد کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مدد کرنے والے ہیں ﴿۱۵۰﴾ جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے عنقریب ہم ان کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے؛ اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کیا جس (کے شریک ہونے) کی اس (اللہ تعالیٰ) نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان (کافروں) کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے اور وہ ظالموں کے رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿۱۵۱﴾



وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ اپنا وعدہ (اس وقت) سچا کر دیا جب کہ تم ان (دشمنوں) کو اسی (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے (احد کی لڑائی کے شروع میں) قتل کر رہے تھے، یہاں تک کہ جب تم ہمت ہار گئے اور (نبی کے) حکم (کو پورا کرنے) کے بارے میں آپس میں بحث (یعنی اختلاف) کرنے لگے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو جو چیز پسند تھی وہ (فتح اور مالِ غنیمت ①) تم کو دکھا دی اس کے بعد تم نے (امیر کی) بات نہیں مانی، تم میں سے کچھ لوگ وہ تھے جو دنیا کو چاہتے تھے ② اور تم میں سے کچھ لوگ وہ تھے جو آخرت کو چاہتے تھے ③، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (کافروں) پر سے تمھارا رخ پھیر دیا ④؛ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارا امتحان لیویں، اور یقینی بات ہے کہ (اب) وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو معاف کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ایمان والوں پر (بڑے) فضل (کرنے) والے ہیں ﴿۱۵۲﴾

---

① ''پسندیدہ چیز'' یہاں مراد ''مالِ غنیمت'' ہے جسے دیکھ کر پیچھے ٹیلے کے اکثر حضرات اپنے امیر کے حکم کے خلاف ٹیلہ چھوڑ گئے تھے۔

② اس لیے کہ غنیمت کا مال دنیا میں بھی فائدہ مند ہے۔

③ حضرات صحابہؓ کے سامنے دو اہم چیزیں تھیں:

[۱] جس جگہ نبی کریم ﷺ نے بٹھایا تھا اس مورچے کی حفاظت۔

[۲] مالِ غنیمت کو جمع کرنا؛ چوں کہ جنگ میں ضابطے کے مطابق غنیمت کو جمع کرنے کے وہ مستحق تھے، اب اس وقت مصلحت یہ تھی کہ صرف مورچے کی حفاظت کی جائے؛ لیکن انھوں نے مورچے کی حفاظت اور مالِ غنیمت کو جمع کرنا دونوں ثواب اس وقت حاصل کرنے کی کوشش کی اور جنگ ختم ہو گئی یہ سمجھ کر جگہ سے ہٹ گئے جو مناسب بات نہیں تھی؛ اس لیے حقیقت (یعنی مورچے کی حفاظت) کو ہی چاہا، حضرات صحابہؓ صرف حصولِ دنیا کو مقصود بالذات سمجھا ایسا نہیں تھا۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو ان (کافروں) پر غالب آنے سے ہٹا دیا۔

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُنَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ
لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ثُمَّ أَنزَلَ
عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ
أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ
قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ
الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ

جب تم منہ اٹھا کر چلے ہی جا رہے تھے اور تم کسی کو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ رہے تھے؛ حالاں کہ رسول تم کو تمھارے پیچھے کی جانب سے پکار رہے تھے، سو اللہ تعالیٰ نے تم (مسلمانوں) کو غم کی وجہ سے غم دیا① ؛ تا کہ کسی چیز کے تمھارے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اور کسی مصیبت کے پیش آنے کی وجہ سے تم غمگین نہ ہوا کرو② اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۵۳﴾ پھر (اس غم کے بعد (اللہ تعالیٰ نے) تم پر اطمینان اتارا، جو ایک اونگھ تھی، جو تم میں سے ایک جماعت پر پوری طرح چھا گئی تھی اور (دوسری) ایک جماعت کو اپنی جان ہی کی فکر لگی ہوئی تھی، جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق (جھوٹے) جاہلوں جیسے گمان کر رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے: کیا ہم کو بھی کوئی اختیار حاصل ہے③؟ تو تم (جواب میں ایسا) کہو کہ: اختیار تو سب کا سب اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، یہ لوگ اپنے دلوں میں وہ بات چھپا رہے تھے جس کو وہ تمھارے سامنے ظاہر نہیں کر رہے تھے، ان کا کہنا یہ تھا کہ اگر اس معاملے میں ہم کو کچھ بھی اختیار حاصل ہوتا④ تو ہم یہاں (میدان احد میں) قتل نہ کیے جاتے،

---

① دو غم کس طرح: (۱) اجتہادی غلطی کی وجہ سے حضور (ﷺ) کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی تو نبی کو تم نے غم پہنچایا اس پر اللہ تعالیٰ نے تم کو شکست کا غم پہنچایا۔ (۲) ساتھیوں کی شہادت اور شکست اس طرح غم پر غم تم کو پہنچا۔ (۳) احد میں مسلمان شروع میں کامیابی کی طرف آگے بڑھ رہے تھے وہ کامیابی فوت ہو گئی، اس کا غم اور ساتھ میں نبی کریم ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیلی اس کا غم، اس طرح دوہرے غم جمع ہو گئے۔

② (دوسرا ترجمہ) تم زیادہ صدمہ نہ کرو۔ ③ یعنی مدینے سے باہر نہ نکلنے کی ہماری رائے کسی نے نہیں مانی اور مصیبت میں پھنس گئے۔ ④ ہمارا کچھ بھی چلتا، ہماری رائے پر عمل ہوتا، ہماری بات مانی جاتی یا ہمارا کام کچھ بنے گا یا سب بگڑ گیا۔

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ
اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا
كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي
الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾

تو (اے نبی!) تم (جواب میں ایسا) کہو: اگر تم لوگ اپنے گھروں میں رہتے تو بھی جن کے لیے قتل ہونا (تقدیر میں) لکھا ہوا ہوتا تو وہ ضرور باہر نکل کر اپنی قتل کی جگہ پر پہنچ جاتے (یہ قتل وشکست کا معاملہ اس لیے پیش آیا) اور تا کہ جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو آزمائیں اور تا کہ جو (ایمان) تمھارے دلوں میں ہے اس کو (اللہ تعالیٰ وساوس وغیرہ سے) پاک صاف کردیں اور اللہ تعالیٰ سینوں کی بات کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۵۴﴾ یقینی بات ہے کہ جس دن دو لشکر ایک دوسرے سے ٹکرائے اس دن جو لوگ تم میں سے پیٹھ پھرا گئے حقیقت میں شیطان نے ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے اور پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کردیا، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے، بڑے حلم والے ہیں ﴿۱۵۵﴾

اے ایمان والو! جنھوں نے کفر اپنا لیا ہے تم ان کی طرح مت ہو جانا، اور جب ان کے بھائی (زمین میں) کہیں سفر کرتے ہیں یا کسی جنگ میں شامل ہوتے ہیں (اور تقدیر کی بات کہ ان کو موت آگئی یا وہ شہید ہوگئے) تو وہ (منافق) لوگ ان کے بارے میں (یوں) کہتے ہیں کہ: اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کردیے جاتے (یہ بات اس لیے کہتے ہیں) تا کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ان کے دلوں میں افسوس کا ذریعہ بنادے (ورنہ حقیقت یہ ہے کہ) زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۵۶﴾

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ
اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ
الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ
لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیے جاؤ ① یا تم (مقرر وقت پر اپنی موت) مر جاؤ تب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مغفرت اور رحمت (ملنے والی) ہے وہ ان (چیزوں) سے کہیں زیادہ بہتر ہے جس کو وہ (نافرمان) لوگ جمع کر رہے ہیں ﴿۱۵۷﴾ اور اگر تم اپنی موت مر جاؤ یا تم کو قتل کر دیا جائے تو بھی تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی لے جا کر جمع کیے جاؤ گے ﴿۱۵۸﴾ سو اللہ تعالیٰ کی (بڑی) مہربانی کی وجہ سے تم ان کے لیے نرم (دل) ہو گئے ② اور اگر تم سخت مزاج، سخت دل والے (یعنی بداخلاق، بدکلام) ہوتے تو یہ لوگ تمھارے پاس سے (ہٹ کر) منتشر ہو جاتے، سو تم ان کو معاف کر دو اور تم (اللہ تعالیٰ سے) ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور تم (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کرتے رہو ③ سو جب تم (کسی کام کا) پکا ارادہ کر لو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۱۵۹﴾ اگر اللہ تعالیٰ تمھاری مدد کریں تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمھاری مدد نہ کریں تو کون ہے جو اس کے بعد تمھاری مدد کرے ④؟ اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۶۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) شہید ہو جاؤ۔

② نبی کو وفادار اور جاں نثار صحابہ کے متعلق یہ ہدایت ہے، دوسروں کے لیے تو زیادہ ان اوصاف کو اپنانے کی تاکید ہے۔

③ صاحبِ وحی کو مشورہ کا حکم ہے تو دوسروں کے لیے تو اس کی اہمیت کئی گنا زیادہ ہے، مشورے سے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے اور کام کی مختلف شکلیں سامنے آتی ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں ہو گی تو انسان کو رسوائی سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَقَدْ مَنَّ
اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ
مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ

اور کسی نبی سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ (مالِ غنیمت میں) خیانت کرے (1) اور جس نے خیانت کی ہوگی وہ قیامت کے دن وہ (خیانت والی) چیز لے کر حاضر ہوگا (2)، پھر ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کاموں کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۶۱﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا (یعنی خوشی) کے تابع ہے تو کیا وہ اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لے کر لوٹا ہو (3)؟ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ (جہنم) بہت بری پہنچنے کی جگہ ہے ﴿۱۶۲﴾ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں (الگ الگ) درجے ہیں اور وہ لوگ جو کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۶۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جب کہ ان کے درمیان ان ہی میں سے ایک ایسے رسول بھیجے جو ان کے سامنے اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں (4) اور ان کو (ظاہری و باطنی گندگی سے) پاک صاف کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتے ہیں، اور یقینی بات ہے کہ وہ (رسول کے تشریف لانے سے) پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ﴿۱۶۴﴾ اور جب (احد میں) ایک مصیبت تم کو پہنچی جس سے دوگنی مصیبت تم (دشمن کو بدر میں) پہنچا چکے تھے تو کیا تم ایسے موقع پر یوں کہنے لگے کہ: یہ (شکست کی مصیبت) کہاں سے آ گئی؟

---

(1) (دوسرا ترجمہ) وہ (کسی چیز کو) چھپا دیوے۔

(2) مومنوں کو ہر طرح کی خیانت سے بچنا چاہیے، خیانت کبیرہ گناہ ہے۔

(3) یعنی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ہوا ہو۔

(4) اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔

قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ یَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَقِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ یَوْمَىٕذٍ
اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
یَكْتُمُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ
اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

توتم (ان کو جواب میں) کہو: وہ (مصیبت) تو خود تمھاری طرف سے آئی ہے① یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۱۶۵﴾ اور وہ نقصان جو دو لشکر کے ٹکرانے کے دن ② تم کو پہنچا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم (یعنی قضائے الٰہی) سے (پہنچا) ہے؛ اور تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو (ظاہر میں بھی جانچ کر) معلوم کرلیویں ﴿۱۶۶﴾ اور تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) منافقوں کو (بھی ظاہر کر کے) معلوم کرلیویں اور ان (منافقوں) سے (یہی تو) کہا گیا تھا کہ تم آؤ! اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جنگ کردیا (کم از کم دشمن کا) دفاع کرو، تو (جواب میں منافقین) کہنے لگے: اگر ہم (اس کو واقعی) لڑائی سمجھتے تو ہم ضرور (جنگ میں) تمھارے ساتھ چلتے، (جس دن وہ منافقین یہ بات کہہ رہے تھے) اس دن وہ (منافقین ظاہر میں بھی) اپنے ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب ہوگئے③، وہ (منافقین) اپنی زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتی ہے اور وہ (منافقین) جو کچھ (اپنے دلوں میں) چھپا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۶۷﴾ (منافق ایسے لوگ ہیں کہ) وہ خود تو بیٹھے رہے اور اپنے (شہید) بھائیوں کے متعلق④ کہنے لگے: کہ اگر وہ ہمارا کہنا مان لیتے (اور جنگ میں نہ جاتے) تو وہ قتل نہ کر دیے جاتے، تم (ان منافقوں سے) کہہ دو: اگر تم (واقعی) سچے ہو تو (موت کا وقت آوے تب خود) اپنے اوپر سے موت کو ٹال دینا ﴿۱۶۸﴾

---

① نبی کی حاضری میں بھی نبی کے حکم کی خلاف ورزی کرو تو اللہ کی مدد رک جاتی ہے؛ گویا مصیبت کے حالات اپنی خود کی کوتاہی کی وجہ سے آئے ② مراد احد کی جنگ ③ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے ④ احد میں جو مسلمان شہید ہوئے تھے بہت سوں کی منافقوں کے ساتھ خاندانی رشتہ داری ہوتی تھی، کم سے کم وطن تو ایک تھا ہی؛ اس لیے خاندانی وطنی بھائی ہونا مراد ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ
خَلْفِھِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْھِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ
وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ ڛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِيْمَانًا ڰ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) کردیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ مت سمجھنا؛ بلکہ وہ تو زندہ ہیں، ان کے رب کے پاس ان کو روزی عطا کی جاتی ہے ﴿۱۶۹﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو جو دیا ہے اس پر وہ خوش وخرم ہیں، اور ان کے پیچھے جو (مسلمان ابھی شہید ہوکر) ان تک نہیں پہنچے (اور دنیا میں زندہ ہیں) ان کے بارے میں (بھی) وہ خوش ہیں کہ (جب وہ شہید ہوکر آخرت میں ان سے آکر ملیں گے تب) ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا ﴿۱۷۰﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل پر وہ خوشی مناتے ہیں اور اس بات پر بھی (خوشی مناتے ہیں) کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے ﴿۱۷۱﴾

وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم قبول کیا① ان میں سے جنھوں نے بھی نیک کام کیے اور تقویٰ اپنالیا ہے ان کے لیے بڑا اجر ہے ﴿۱۷۲﴾ یہی وہ لوگ ہیں جن کو لوگوں نے یہ کہا تھا کہ: یقیناً (مکہ کے کافر) لوگوں نے تمھارے (مقابلے کے) لیے (بھرپور سامان) جمع کیا ہے② لہٰذا تم ان سے ڈرتے رہنا، سو اس (خبر) نے ان کے ایمان کو اور زیادہ (قوی) کردیا اور وہ (ایمان والے) بول اٹھے: ہم کو تو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) کتنے اچھے کام بنانے والے ہیں ﴿۱۷۳﴾

---

① یعنی احد کی جنگ کے بعد جب مکہ کے دشمنوں کا پیچھا کرنے کے لیے بلایا گیا، یہ غزوۂ حمراء الاسد کی طرف اشارہ ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) مکہ کے کافر لوگ تمھارے مقابلہ کے لیے جمع ہوگئے ہیں۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۗ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

سووہ (مسلمان) اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل سے مالا مال ہو کر ①اس طرح واپس ہوئے کہ ان کو ذرا سی تکلیف بھی نہیں پہنچی اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی کی اتباع کی ②اور اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی فضل (فرمانے) والے ہیں ﴿۱۷۴﴾ حقیقت یہ ہے کہ شیطان (تم مسلمانوں کو) اپنے دوستوں سے ڈرایا کرتا ہے اگر تم (حقیقت میں) ایمان والے ہو تو تم ان (شیطان کے دوستوں) سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے تم ڈرو ﴿۱۷۵﴾ اور جو لوگ دوڑ دوڑ کر کے کفر میں گرتے ہیں ③وہ تم کو صدمہ میں نہ ڈالیں، یقین رکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے، اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ آخرت (کے ثواب) میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھیں اور ان کے لیے بڑا عذاب تیار ہے ﴿۱۷۶﴾ یقیناً جن لوگوں نے ایمان چھوڑ کر ④کفر خریدا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا ذرا بھی کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۷۷﴾ اور کافر لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ جو ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں وہ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہو، ہم تو صرف ان کو ڈھیل دے رہے ہیں؛ تاکہ وہ گناہ (کرنے) میں ترقی کر جاویں ⑤اور ان کے لیے عذاب ہے جو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۱۷۸﴾

① غزوۂ بدر صغریٰ کے موقع پر مسلمانوں کو بڑی نعمتیں حاصل ہوئی: (۱) سلامتی (۲) تجارتی نفع (۳) اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا؛ اس لیے کفار بھاگ گئے، قتل و قتال نہیں ہوا۔
② (دوسرا ترجمہ) اور وہ اللہ تعالیٰ کی خوشی (کے مطابق) چلے۔
③ (دوسرا ترجمہ) جو لوگ کفر میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھلاتے ہیں یعنی کفر میں پیش پیش رہتے ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) ایمان بیچ کر۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ گناہ زیادہ کریں۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ
اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝
لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا
وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ مسلمانوں کو اسی حالت پر چھوڑے رکھیں جس (حالت) پر تم اس وقت ہو، جب تک کہ وہ ناپاک (یعنی منافق) کو پاک (یعنی مؤمن) سے جدا نہ کردیں، اور (دوسری طرف) اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ بھی نہیں ہے کہ وہ (بغیر واسطے کے) غیب کی باتیں تم کو بتلا دیا کریں؛ لیکن اللہ تعالیٰ (غیب کی خبر بتانے کے لیے) اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتے ہیں چن لیتے ہیں، سو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان پر رہو گے اور تقویٰ والے رہو گے تو تمھارے لیے بڑا اجر ہے ﴿۱۷۹﴾ اور جو (مال) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے اس میں بھی جو بخیلی کرتے ہیں وہ ہرگز ایسا نہ سمجھیں کہ وہ (بخیلی کرنا) ان کے لیے اچھا ہے؛ بلکہ وہ (بخیلی کرنا) ان کے لیے بہت برا ہے، جس (مال) میں وہ لوگ بخیلی کرتے رہے ہیں عنقریب قیامت کے دن وہ مال طوق (یا ہار) بنا کر ان کو (گلے میں) پہنا دیا جائے گا اور آسمانوں اور زمین کی میراث (یعنی حقیقی مالکی) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۸۰﴾

بالکل پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان (گستاخ یہود) لوگوں کی بات سن لی جو یہ کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ تو فقیر ہے اور ہم مال دار ہیں، جو کچھ انھوں نے کہا وہ (ان کے اعمال نامہ میں) ہم لکھ رکھیں گے اور انھوں نے نبیوں کو جو ناحق قتل کیا ہے اس کو بھی (لکھ رکھیں گے) اور ہم (ان سے آخرت میں) کہیں گے: جلتی آگ کا عذاب تم چکھو ﴿۱۸۱﴾

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝ اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ
اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلۡ قَدۡ جَآءَكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ
قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝ فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ
فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ۝ كُلُّ نَفۡسٍ
ذَآٮِٕقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ
الۡجَـنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ۝

جو کرتوت تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے تھے یہ (جہنم) اس کی سزا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں ہیں ﴿۱۸۲﴾ جن لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہم (یہود) سے (پچھلے نبیوں کے واسطے سے) یہ عہد لے رکھا ہے کہ ہم کسی بھی رسول کی اس وقت تک تصدیق نہ کریں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لے آویں جس کو (آسمانی) آگ کھا جاتی ہو① تو (ان کے جواب میں) تم (یوں) کہو: پکی بات ہے کہ مجھ سے پہلے بہت سارے رسول تمہارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں اور وہ چیز (یعنی معجزات) بھی لے کر آئے جو تم نے (مجھ سے) کہی تھی② پھر اگر تم سچے ہی تھے تو تم نے ان (نبیوں) کو کیوں قتل کر دیا؟③ ﴿۱۸۳﴾ سو (اے محمد!) وہ (یہودی) لوگ گر تم کو جھٹلائیں تو (کوئی نئی بات نہیں ہے) پکی بات یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے؛ جو (رسول) کھلی ہوئی نشانیاں اور (لکھے ہوئے) صحیفے اور (حق کو) روشن کرنے والی کتاب (بھی) لائے تھے ﴿۱۸۴﴾ ہر جاندار کو موت (کا مزہ) چکھنا ہی ہے اور تمہارے (اعمال کے) بدلے قیامت کے دن تم کو پورے پورے دے دیے جائیں گے، سو جو شخص آگ سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا سو وہ صحیح معنی میں کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی (جنت کے مقابلے میں) دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے ﴿۱۸۵﴾

---

① ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا، یہ یہود کی جھوٹی بات نقل کی گئی، ایمان نہ لانے کا اس کو بہانہ ہی کہہ سکتے ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا۔
③ نبیوں نے تمہاری مانگی ہوئی چیز دکھائی پھر ایمان لانے کے بجائے کیوں ان کو قتل کر دیا؟۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ
الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ اِذْ
اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ
ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ
بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾

(اے مسلمانو!) تم کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں میں ضرور آزمایا جائے گا اور تم کو اپنے سے پہلے اہلِ کتاب سے اور مشرکوں سے بہت تکلیف دینے والی باتیں سننی پڑے گی اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ کے پابند رہو تو یقیناً یہ (بڑے) ہمت کے کاموں میں سے ہے ﴿۱۸۶﴾ اور (ان اہلِ کتاب کو وہ وقت بھولنا نہیں چاہیے) جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب سے پکا عہد لیا تھا کہ تم اس (آسمانی کتاب کی تمام باتوں) کو لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کرہی دوگے اور اس (کتاب کی کسی بات) کو تم نہیں چھپاؤ گے، سو انھوں نے (یعنی اہلِ کتاب نے) اس (عہد) کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا① اور اس (کتاب) کے بدلے بہت ہی معمولی قیمت حاصل کرلی، سو کتنی بری چیز ہے جو وہ لوگ خریدتے ہیں② ﴿۱۸۷﴾ تم ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ جو لوگ اپنے کیے ہوئے (برے) کام پر خوش ہو رہے ہیں اور وہ یوں چاہتے ہیں کہ جو کام انھوں نے نہیں کیے اس پر ان کی تعریف کی جاوے، سو ایسے لوگوں کے بارے میں تم ہرگز یہ مت سمجھنا کہ وہ عذاب سے چھوٹنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے③ ﴿۱۸۸﴾ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۸۹﴾

---

① یعنی بالکل عمل نہیں کیا۔ ② (دوسرا ترجمہ) وہ حاصل کر رہے ہیں۔
③ آیت یہود کے متعلق نازل ہوئی بلیکن حکم عام ہے، برے کام پر خوش ہونا اور نہ کیے ہوئے کاموں پر تعریف کروانا چاہے یہ عذاب کا ذریعہ بننے والی بات ہے۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی
الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ
اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا
مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ فَاٰمَنَّا ٭ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ کَفِّرۡ عَنَّا
سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۳﴾

یقینی بات ہے کہ آسمانوں اور زمین کے بنانے اور رات اور دن کے (لگا تار باری باری) بدلنے میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۱۹۰﴾ وہ (عقلمند) لوگ جو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹ کر یعنی ہر حالت میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق (یعنی ساخت) میں غور وفکر کرتے ہیں (اور دل کے یقین کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! یہ سب کچھ آپ نے بے مقصد نہیں بنایا، آپ کی ذات (فضول کاموں سے) پاک ہے، سو آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجیے ﴿۱۹۱﴾ اے ہمارے رب! یقینی بات یہ ہے کہ آپ جس کو آگ میں داخل کر دیں گے سو حقیقت میں اس کو آپ نے رسوا کر دیا اور (ایسے) ظالموں کا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۱۹۲﴾ اے ہمارے رب! یقینی بات ہے کہ ہم نے ایک پکارنے والے (یعنی محمد ﷺ) کو سنا جو ایمان (لانے) کے لیے پکار رہے تھے کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ، سو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! سو (ہماری درخواست ہے کہ) آپ ہمارے لیے ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے اور ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجیے ① اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجیے ② ﴿۱۹۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دیجیے۔

② (دوسرا ترجمہ) ہم کو نیک لوگوں میں شامل کر کے موت دیجیے۔ معلوم ہوا کہ صالحین کے ساتھ حشر نشر مانگنے کی چیز ہے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝
فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ
بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ۝

اے ہمارے رب! اور جن چیزوں کا وعدہ آپ نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے کیا ہے وہ ہم کو عطا فرما دیجیے اور آپ ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، یقینی بات ہے کہ آپ کبھی بھی وعدے کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتے ﴿۱۹۴﴾ سو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرما لی (اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں، مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے جیسے ہو، سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں وہ ستائے گئے اور انھوں نے (دین کے خاطر) لڑائی لڑی اور وہ قتل کر دیے گئے ① تو ضرور میں ان سے ان کے گناہوں کو معاف کر دوں گا ② اور ضرور میں ان کو ایسے باغات میں داخل کروں گا کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ کے پاس تو بہترین بدلہ ہے ③ ﴿۱۹۵﴾ کافروں کا (موج مزہ کے ساتھ) شہروں میں چلنا پھرنا تم کو ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے ④ ﴿۱۹۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) شہید کر دیے گئے۔ ② (دوسرا ترجمہ) میں ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کر دوں گا۔

③ ثواب کے لغوی معنی آتے ہیں لوٹنے کے، پہلی حالت کی طرف لوٹنے کو بھی ثواب کہتے ہیں، انسان کا عمل جو بدلے کی طرف لوٹتا اس کو ثواب کہتے ہیں، چاہے وہ بدلہ اچھا ہو یا برا ہو، لیکن زیادہ تر اچھے بدلے کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

④ کافروں کا تجارت کے لیے یا تفریحات کے لیے یا کسی دوسرے مقاصد کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلنا پھرنا، موج مزہ، عیاشی کرنا دھوکہ کھانے کی چیز نہیں ہے کہ ایک مسلمان اس کو اہمیت اور رشک کی نگاہوں سے دیکھے؛ اس لیے کہ یہ دنیا کا چند روزہ مزہ ہے، مرتے ہی اس کا نام ونشان تک نہیں رہے گا۔ (دوسرا ترجمہ) اے نبی! شہر بہ شہر کافروں کا آنا جانا تم کو کسی مغالطہ میں مبتلا نہ کر دے۔

مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ ۚ ثُمَّ مَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ لَهُمۡ
جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا نُزُلًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ
لِّلۡاَبۡرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَمَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ
خٰشِعِيۡنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشۡتَرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝

یہ تھوڑا سا مزہ ہے (ان کو اڑا لینے دو) پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ (جہنم) بہت برا بچھونا ہے ﴿۱۹۷﴾ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے ایسے باغات ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے (یہ ان کی) مہمانی ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لیے بہت ہی بہتر ہے ﴿۱۹۸﴾ اور اہلِ کتاب میں ضرور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو (دین کی تعلیم) تم پر اتاری گئی اس پر اور جو (تعلیم) ان پر اتاری گئی اس پر بھی (پورا ایمان رکھتے ہیں) ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت لے کر بیچ نہیں ڈالتے، یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا بدلہ ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں ﴿۱۹۹﴾ اے ایمان والو! (مصیبت پر) تم صبر اختیار کرو اور (دشمن سے مقابلے کے وقت پر) مضبوطی سے جمے رہو① اور مستعد رہو② اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو؛ تاکہ تم (مقصد میں) کامیاب ہو جاؤ ﴿۲۰۰﴾

---

① نیک کام کرنے میں خود کو جما کر رکھو اور اپنی خواہشات سے مقابلہ کرو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور لگے رہو (تیسرا ترجمہ) سرحدوں کی حفاظت کے لیے جمے رہو۔ (اپنے نفس کی نگرانی کرنا بھی اس میں داخل ہے)۔



سورة النساء

(المدنية)

آياتها: ١٧٦۔

رکوعاتها: ٢٤۔

سورۃ نساء

یہ سورت مدنی ہے، اس میں ایک سو چھہتر (۱۷۶) یا (۱۷۵) آیتیں ہیں۔ سورۃ ممتحنہ کے بعد اور سورۃ زلزال سے پہلے ترانوے (۹۳) یا (۹۲) نمبر پر نازل ہوئی۔ اس کو نسائے کبریٰ بھی کہتے ہیں اور سورۃ طلاق کو نسائے صغریٰ کہتے ہیں۔

"نساء" عورتوں کو کہتے ہیں، رشتے داریوں کے وجود میں آنے کی جگہ عورت کی رحم دانی بھی ہے، اس سورت میں عورتوں کے متعلق بہت سارے احکام آئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے منقول ہے کہ: جو آدمی سورۃ نساء کی یہ دو آیتیں پڑھ لے

(۱) ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِـيْمًا﴾:

(۲) ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِـيْمًا﴾

، پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

اس سورت کی آیت ۹۵ کا ایک حصہ غیر اولی الضرر ہے جو پورے قرآن میں مستقل نزول کے اعتبار سے کم از کم مقدار ہے، پہلی آیت اس حصے کے بغیر نازل ہوئی تھی۔ آیت سن کر معذور صحابہ کرامؓ نے درخواست کی اس پر باری تعالیٰ نے یہ حصہ نازل فرمایا، اس میں صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی فضیلت ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ظاہر میں کمزور، جہاد میں شرکت نہ کرسکے اس طرح کے صحابہ کرامؓ کی بھی قدر و قیمت تھی کہ ان کی تسلی کے لیے باقاعدہ وحی نازل ہوئی اور یہ حصہ بڑھایا گیا، اس جزو نے بتادیا کہ بیمار، لنگڑے، لنجے اور اندھے جیسے معذوروں پر جہاد فرض نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا
تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ② وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي
الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا
فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ③

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں

اے انسانو! تم اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار (یعنی آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا (یعنی حوا کو) بنایا اور ان دونوں (کے ذریعہ) سے بہت سارے مرد اور عورتوں کو پھیلا دیا اور تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم آپس میں ایک دوسرے سے (حقوق) مانگتے ہو اور رشتے داریوں (کی حق تلفی) سے (تم بچو) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھاری نگرانی کر رہے ہیں ﴿۱﴾ اور تم یتیموں کو ان کا مال دے دو اور تم اچھے مال کو خراب مال سے مت بدلو اور تم ان (یتیم) کے مالوں کو اپنے مال کے ساتھ (غلط طریقے سے ملا کر) مت کھاؤ، یقیناً وہ تو بڑا گناہ ہے ﴿۲﴾ اور اگر تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں (شادی کر کے) تم انصاف نہیں کر سکو گے تو (ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بجائے دوسری) عورتوں میں سے جو تم کو پسند آویں دو دو اور تین تین اور چار چار (عورتوں) سے نکاح کر لو، سو اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ تم (ان دو یا زیادہ بیویوں کے درمیان) انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو① یا تمھاری مالکی میں جو باندیاں ہیں ان پر (اکتفا کرو) ناانصافی سے بچنے کے لیے یہ طریقہ زیادہ قریب ہے ﴿۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) ایک ہی بیوی سے کام چلا لو۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ﴿۴﴾ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

اور تم عورتوں کو ان کا مہر (دل کی) خوشی سے ادا کر دیا کرو① پھر اگر وہ (عورتیں) خود خوشی سے اس (مہر) کا کچھ حصہ تمھارے لیے چھوڑ دیویں تو تم اس کو خوش گواری اور مزے سے کھاؤ﴿۴﴾ اور تم (اے والیو! ان) ناسمجھوں② کو اپنے وہ مال حوالے نہ کرو جن مالوں کو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے زندگی کے گذارے کا ذریعہ بنایا ہے③ اور تم ان (مال) میں سے ان (ناسمجھ) کو کھلاؤ اور ان کو کپڑے پہناؤ اور ان کو مناسب بات کہتے رہو﴿۵﴾ اور یتیموں (کی عقل اور ہوشیاری) کو تم جانچتے رہو، یہاں تک کہ جب وہ نکاح (کے لائق عمر) کو پہنچ جائیں پھر اگر تم کو یہ محسوس ہو کہ ان (یتیموں) میں سمجھ داری آچکی ہے④ تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو اور ان (یتیموں کے مال) کو ضرورت سے زیادہ (فضول خرچی کر کے) اور حاجت سے پہلے (جلدی کر کے) مت کھا جاؤ (اس خوف سے) کہ (کہیں) وہ (یتیم لڑکے) بڑے نہ ہو جائیں⑤ اور جو (یتیم کا والی) خود مال دار ہو تو (یتیم کا مال کھانے سے) بالکل بچتا رہے، اور جو (وہ والی خود) محتاج ہے تو وہ معروف طریقہ کے مطابق⑥ کھا لیا کرے،

---

① عربی زبان میں مہر کے لیے "صدقۃ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے؛ چوں کہ مہر کے ذریعہ شوہر کی بیوی کی طرف سچی رغبت ظاہر ہوتی ہے۔ ② ناسمجھ سے مراد کون ہے؟ [۱] یتیم [۲] عورت اور بچے؛ یعنی عورت اور بچے کو سب کچھ حوالے کر کے آدمی پھر خود ان کا دست نگر بن جائے ایسا مت کرو [۳] ہر وہ بے وقوف مراد ہے جس کو اپنے مال کی حفاظت کا سلیقہ نہ ہو اور بے وقوفی سے مال ضائع کر دے۔ باری تعالیٰ کا منشا یہ معلوم ہو رہا ہے کہ یتیم، ضعیف اور عاجز لوگوں کا مال سلامت رہے۔

③ مال زندگی کا سرمایہ ہے، دینی اور دنیوی مصلحتوں اور ضرورتوں کا بقا مال پر ہے۔

④ یعنی مال سنبھالنے کی ہوشیاری اور صلاحیت۔ ⑤ اور ان کا مال ہاتھ میں دے دینا پڑے۔

⑥ اپنی ضروریات کو سامنے رکھ کر یتیم کی خدمت کی اجرت کا جو رواج چلتا ہو اس کے مطابق لے سکتا ہے۔

فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِّلرِّجَالِ
نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٧﴾ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا
مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٩﴾ إِنَّ
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾

سو جب تم ان (یتیموں) کو ان کے مال حوالے کرو تو ان پر تم گواہ بنا لیا کرو اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے ﴿۶﴾ مردوں کے لیے (چاہے بڑے ہوں یا چھوٹے) حصہ (مقرر) ہے اس (مال) میں سے جو (مردوں کے) ماں باپ نے اور نزدیک کے رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لیے بھی (چاہے عورت چھوٹی ہو یا بڑی) حصہ (مقرر) ہے اس (مال) میں سے جو (ان عورتوں کے) والدین اور نزدیک کے رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، چاہے وہ (چھوڑا ہوا مال) کم ہو یا زیادہ ہو، یہ حصہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مقرر ہے ﴿۷﴾ اور جب تقسیم کے وقت (جو وارث نہیں ہیں ایسے) رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آ جاویں تو ان کو بھی اس (ترکے کے مال) میں سے کچھ (مال استحباباً) دے دو اور ان سب سے مناسب (یعنی نرمی سے) بات کرو ﴿۸﴾ اور (یتیموں کے مال میں گڑبڑ کرنے سے یہ خیال کر کے) ڈرنا چاہیے ایسے لوگوں کو کہ اگر وہ (خود) ① اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ کر جاویں تو ان (اپنے بچوں) کے بارے میں کیسے کیسے اندیشے ہوتے ہیں؟ لہٰذا وہ (یتیموں کے بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور وہ سیدھی سچی بات کہیں ﴿۹﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ یتیموں کے مال کو ناحق کھاتے ہیں، وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے ﴿۱۰﴾

---

① عام مسلمان، قوم کے ذمے دار، یتیم کے والی، مرحوم کے وصی ان سب کی ذمے داری ہے کہ یتیم کے مال کو ضائع ہونے سے بچاویں۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِيٓ أَوۡلَٰدِكُمۡۖ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ ٱلۡأُنثَيَيۡنِۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءٗ فَوۡقَ
ٱثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَۖ وَإِن كَانَتۡ وَٰحِدَةٗ فَلَهَا ٱلنِّصۡفُۚ وَلِأَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَٰحِدٖ
مِّنۡهُمَا ٱلسُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُۥ وَلَدٞۚ فَإِن لَّمۡ يَكُن لَّهُۥ وَلَدٞ وَوَرِثَهُۥٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ
ٱلثُّلُثُۚ فَإِن كَانَ لَهُۥٓ إِخۡوَةٞ فَلِأُمِّهِ ٱلسُّدُسُۚ مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٖ يُوصِي بِهَآ أَوۡ دَيۡنٍۗ ءَابَآؤُكُمۡ
وَأَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُونَ أَيُّهُمۡ أَقۡرَبُ لَكُمۡ نَفۡعٗاۚ فَرِيضَةٗ مِّنَ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا
حَكِيمٗا ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ (ترکہ کی تقسیم کے لیے) تم کو تمھاری اولاد کے بارے میں حکم کرتے ہیں کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے، سو اگر (میراث لینے والی) عورتیں ہی عورتیں (یعنی لڑکیاں دو یا) دو سے زیادہ ہوں تو ان عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو اس (مرنے والے) نے جو (مال) چھوڑا ہے اس میں سے دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو (مرنے والے کے چھوڑے ہوئے مال کا) آدھا ملے گا اور اگر میت کی اولاد بھی ہوں تو مرنے والے کے والدین میں سے ہر ایک کو اس (میت) کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر مرنے والے کی کوئی اولاد نہ ہوں، اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس (مرنے والے) کی ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا، سو اگر (مرنے والے کی اولاد نہ ہوں) مرنے والے کے ایک سے زیادہ بھائی (یا بہن) ہوں تو اس (مرنے والے) کی امّاں کو چھٹا حصہ ملیگا (یہ سب تقسیم میت نے) جو وصیت کی ہو اس کو پورا کرنے کے بعد یا (میت کا کوئی قرض ہو تو) قرض ادا کرنے کے بعد (ہوگی)، تم کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ تمھارے باپ (دادے) اور بیٹے (پوتے) میں سے کون فائدہ پہنچانے کے اعتبار سے تم سے زیادہ نزدیک ہے①، یہ (سب حصے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۱﴾

① یہ تنبیہ اس لیے کی گئی کہ کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ فلاں وارث کو زیادہ حصہ ملتا تو اچھا ہوتا، یا فلاں کو کم ملنا مناسب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ: تمھیں مصلحت کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہے، اللہ نے جس کا جو حصہ مقرر فرمادیا ہے وہی مناسب ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ
لَكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ
دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ
دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾

اور (اے شوہرو!) تمھارے لیے تمھاری بیویاں جو (مال) چھوڑ کر (مر) گئیں اس کا آدھا حصہ ہے اگر ان عورتوں کی کوئی اولاد (چاہے تم سے ہو یا اگلے شوہر سے زندہ) نہ ہوں، سو اگر ان (بیویوں) کی اولاد ہوں تو تم (شوہروں) کو ان (بیویوں) کے چھوڑے ہوئے (مال) کا چوتھائی حصہ ملے گا، بیویوں نے جو وصیت کی ہو یا جو قرضہ چھوڑا ہو اس کو ادا کرنے کے بعد اور ان (زندہ رہنے والی بیویوں) کے لیے تمھارے (یعنی مرنے والے شوہر کے) چھوڑے ہوئے (مال) میں سے چوتھائی حصہ ہوگا، اگر تمھاری اولاد نہ ہوں، سو اگر تمھاری اولاد ہوں تو ان (بیویوں) کو تمھارے چھوڑے ہوئے (مال) میں سے آٹھواں حصہ ملے گا تم نے جو وصیت کی ہو یا جو قرضہ چھوڑا ہے اس کو ادا کرنے کے بعد اور اگر جس کی میراث تقسیم کرنی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو① اور اس (کلالہ) کے (ماں شریک) بھائی یا بہن (زندہ) ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، سو اگر وہ (یعنی ماں شریک بھائی بہن دو یا دو) سے زیادہ ہوں تو وہ ایک تہائی حصہ میں (برابر) شریک ہوں گے، جو وصیت کی گئی ہو یا قرضہ چھوڑا ہو تو اس کو چکا دینے کے بعد (میراث دی ہے) جب کہ کسی کو نقصان نہ پہنچائے②، یہ سب اللہ کی طرف سے تاکیدی حکم (دیا گیا) ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے جاننے والے، بڑے حلیم ہیں ﴿۱۲﴾

---

① یعنی ایسے ہو کہ اس کے والدین اور اولاد کوئی زندہ نہ ہو۔ ② یعنی: [الف] مرنے والا قرض کا جھوٹا اقرار کرے [ب] ذاتی مال کو دوسرے کی امانت بتا دے [ج] ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرے [د] قرض باقی ہے لیکن وصول یابی کا اقرار کرے [ہ] مرض الوفات میں ایک تہائی سے زیادہ کسی کو ہدیہ دیوے، اس طرح ورثا کو نقصان پہنچانے کی شکلیں ہوسکتی ہیں، اس سے مرنے والے کو خود بچنا چاہیے اور مرنے والے کو بچانا بھی چاہیے۔

تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا
خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾
وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ
شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ
يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں① اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغات) میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۳﴾ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (مقرر کی ہوئی) حدوں سے نکل جاتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسی آگ میں داخل کریں گے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو (آگ میں) ایسا عذاب ہوگا جو (اس کو) ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۱۴﴾

اور تمھاری عورتوں میں سے جو بدکاری (یعنی زنا) کا کام کریں تو تم ان (عورتوں) کے خلاف اپنوں② میں سے چار مردوں کو گواہ بنالو، پھر اگر وہ (چاروں زنا کی) گواہی دیویں تو تم ان (زنا والی عورتوں) کو گھروں میں اس وقت تک روکے رکھو کہ موت ان کو اٹھا کر لے جاوے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ مقرر فرما دیوے③ ﴿۱۵﴾ اور تم میں سے جو دو مرد بدکاری کا کام کریں تو تم ان دونوں کو ایذا دو، پھر اگر وہ دونوں توبہ کر لیویں اور (اپنی) اصلاح کر لیویں تو ان کا خیال چھوڑ دو④ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے توبہ کو قبول کرنے والے اور بہت ہی مہربان ہیں ﴿۱۶﴾

---

① یعنی جو میراث تقسیم کرنے کے احکام بتائے گئے۔ ② یعنی اچھے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ مرد۔
③ اور جو وعدہ اس آیت میں کیا گیا وہ پورا کر دیا گیا، حدیث میں آیا ہے کہ شادی شدہ زنا کرے تو اس کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے اور قرآن کی دوسری آیت میں ہے کہ جس نے شادی نہیں کی اور زنا کیا اس کو (۱۰۰) کوڑے مارے جائیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) ان کے پیچھے پڑنا چھوڑ دو۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولٰٓئِكَ
يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ
السَّيِّـَٔاتِ ۚ حَتّٰىٓ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ
كُفَّارٌ ۚ أُولٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا
النِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسٰىٓ أَن تَكْرَهُوا شَيْـًٔا وَيَجْعَلَ
اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ ضرور قبول فرماتے ہیں جو لوگ نادانی سے کوئی برائی کر ڈالتے ہیں، پھر قریب ہی کے وقت میں توبہ کر لیتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں① ﴿۱۷﴾ اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو گناہ کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت کا وقت آجاتا ہے② تب وہ کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ توان لوگوں کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر ہی کی حالت میں مرجاتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۱۸﴾ اے ایمان والو! تمھارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم عورتوں (کے مال یا جان) کو زبردستی میراث میں لے لو اور نہ اس غرض سے تم ان (عورتوں) کو روکے رکھو کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہو اس کا کچھ حصہ واپس لے لو؛ الا یہ کہ وہ (عورتیں) کھلی بے حیائی کا کام کریں③ اور تم ان (عورتوں) کے ساتھ حسن سلوک سے زندگی بسر کرو، سو اگر تم ان (عورتوں) کو ناپسند کرو تو ایسا ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ساری بھلائی رکھ دیوے ﴿۱۹﴾

---

① موت سے پہلے غیب کی دنیا اور فرشتے نظر آنے لگے اس سے پہلے پہلے جو توبہ اخلاص کے ساتھ ہوتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے یعنی دنیوی زندگی کے آخری وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ایسے ایمان کا تقاضہ ہے گناہ ہو جاوے تو قریب ہی میں توبہ کر لیوے تاخیر نہ کرے۔ ② (دوسرا ترجمہ) موت آکر کھڑی ہو جاتی ہے (یعنی غیب کی دنیا کی چیزیں جیسے فرشتوں کا آنا جانا نظر آنے لگتا ہے)۔ ③ زنا، بدزبانی، شوہر کی نافرمانی جیسے کام کریں۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ
شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى
بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا
قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ
الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ
نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ
تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی سے تم نکاح کرنا چاہو اور ان میں سے ایک (جس) کو (چھوڑنا چاہتے ہو) ڈھیر سارا مال (مہر یا ہدیہ میں) دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس مت لو، کیا تم بہتان لگا کر (یعنی ناحق) اور کھلا گناہ (یعنی ظلم) کر کے وہ (دیا ہوا مال) واپس لینا چاہتے ہو؟ ﴿۲۰﴾ آخر کیسے تم وہ (مال واپس) لے سکتے ہو جب کہ تم آپس میں ایک دوسرے تک پہنچ چکے تھے ۝ اور وہ (عورتیں) تم سے (شرعاً) پکا عہد بھی لے چکی ہیں ۝ ﴿۲۱﴾ اور جن عورتوں سے (کسی بھی وقت) تمھارے باپوں (دادا، نانا) نے نکاح کیا ہو تم ان کے ساتھ نکاح مت کرو؛ مگر جو پہلے ہو چکا وہ ہو چکا، دراصل وہ (باپ دادا کی نکاح کی ہوئی عورت سے شادی کرنا) بڑی بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت ہی برا طریقہ ہے ﴿۲۲﴾

اور تمھارے اوپر حرام کر دی گئی ہیں ۝ تمھاری مائیں ۝ اور تمھاری بیٹیاں ۝ اور تمھاری بہنیں ۝ اور تمھاری پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں ۝ اور بھتیجیاں ۝ اور بھانجیاں ۝ اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہے (یعنی دایا) اور تمھاری دودھ شریک بہنیں اور تمھاری بیویوں کی مائیں (یعنی ساس) اور تمھاری بیویوں کی (اگلے شوہر سے) بیٹیاں جو تمھاری پرورش میں ہیں ۝ تمھاری ان

بیویوں سے جن کے ساتھ تم نے جماع کرلیا ہو⑪ ہاں! اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو⑫ تو تم پر (ان لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) کوئی گناہ نہیں ہے اور تمہارے صلبی (یعنی نسلی) بیٹوں کی بیویاں (بہو بھی تم پر حرام ہے) اور یہ بھی (حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں) جمع کرو؛ مگر جو کچھ پہلے ہو چکا⑬ (وہ معاف ہے) یقین رکھو اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے ہیں بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾

---

① یعنی تنہائی میں بغیر کسی حجاب کے ملنا، جماع کرنا، لطف اندوز ہونا یہ مراد ہے۔
② یعنی نکاح کا عہد جو اللہ کے نام کے ساتھ خطبہ پڑھ کر عام مجمع کے سامنے لیا جاتا ہے۔
③ یعنی ان تمام عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔
④ اسی طرح دادی، نانی۔
⑤ اسی طرح پوتی، نواسی۔
⑥ سگی، ماں شریک، باپ شریک۔
⑦ خالہ اور پھوپھی سے اماّ اور ابا کی سگی، ماں شریک اور باپ شریک تینوں طرح کی بہنیں مراد ہیں۔
⑧ یعنی تینوں طرح کے بھائی کی بیٹی، پوتی، نواسی۔
⑨ تینوں طرح کی بہن کی لڑکیاں اور پوتی، نواسی۔
⑩ پرورش میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ یہاں عام حالت کا تذکرہ معلوم ہو رہا ہے۔
⑪ کسی عورت سے شادی کرنے کے بعد اس کے ساتھ جماع کیا تو اس کے اگلے شوہر سے جو بیٹی ہے وہ حرام ہو گئی اور صحبت نہ ہو سکی اور جدائی ہو جائے تو اس کے اگلے شوہر سے جو بیٹیاں ہیں وہ حرام نہ ہوں گی۔
⑫ اور ان کو طلاق دی یا انتقال ہو گیا۔
⑬ آیت نازل ہونے سے پہلے۔



وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا
وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ
الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

اور وہ عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) جو دوسرے (شوہروں) کے نکاح (کے بندھن) میں ہوں، مگر جو (باندیاں) تمھاری مالکی میں آجائیں (ان کا حکم الگ ہے)①، یہ حکم تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہیں، اور ان (حرام بتائی گئی عورتوں) کے علاوہ (باقی بہت ساری) عورتیں (اس طرح) تمھارے لیے حلال کردی گئیں کہ تم اپنا مال (یعنی مہر) خرچ کر کے (نکاح کے ذریعے) ان کو حاصل کرو، شرط یہ ہے کہ (مقصد باقاعدہ) نکاح کا بندھن قائم کرنا ہو، صرف شہوت پوری کرنا نہ ہو، پھر تم نے ان (عورتوں) سے نکاح کر کے فائدہ اٹھایا تو ان کو ان کا مقررہ مہر عطا کردو؛ البتہ (مہر) مقرر کرنے کے بعد آپس میں جس (کمی بیشی) پر تم راضی ہوجاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲۴﴾ اور تم میں سے جو لوگ آزاد مسلمان (پاک دامن) عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو تمھاری مالکی کی ایمان والی باندیوں میں سے کسی سے بھی نکاح کرسکتے ہیں② اور اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان (کی حالت) کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں، تم آپس میں ایک ہی ہو،

---

① مسلمان دار الحرب کے کافروں سے قتال کریں اور وہاں سے عورتیں قید کر کے لائیں اور ان کا شوہر دار الحرب میں ہی رہ گیا ہو تو اس کا نکاح دار الحرب والے شوہر سے ختم ہوگیا، اب اگر یہ عورت کتابیہ ہے یا مسلمان ہوگئی تو کوئی بھی مسلمان اس سے نکاح کرسکتا ہے، اسی طرح مسلمانوں کے امیر نے اگر اس کو باندی کے طور پر فوجیوں کو غنیمت میں تقسیم کردیا تب بھی ایک حیض آجانے کے بعد اس سے ہر طرح کا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، حمل ہو تو بچہ پیدا ہونے کے بعد فائدہ اٹھاوے۔
② یعنی کسی بھی مسلمان بھائی کی مسلمان باندی سے نکاح کرلو اس میں خرچ کم آتا ہے۔

فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا
مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ
مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾

سو تم ان (باندیوں) سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرلیا کرو اور ان کو ان کا مہر دستور کے مطابق دے دیا کرو، بشرطیکہ نکاح کا رشتہ قائم کرنا (مقصود) ہو①، وہ کھلی ہوئی زنا کار نہ ہوں اور چھپی ہوئی دوستیاں نہ کرتی ہوں②، پھر جب وہ باندیاں (نکاح کے) بندھن میں آ گئیں③ پھر اگر وہ زنا کا کام کریں تو (بغیر شادی والی) آزاد عورتوں کو (زنا کی) جو سزا دی جاتی ہے اس سے آدھی سزا ان کو دینا ضروری ہے④، یہ (باندی کے ساتھ نکاح کی اجازت) اس آدمی کے لیے ہے جو تم میں سے (نکاح نہ کرے تو) گناہ میں پڑنے سے ڈرتا ہو⑤ اور تم صبر کرلو (اور ضبط سے کام لو) تو تمھارے لیے بہت ہی بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے اور بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۵﴾

اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ (اپنے احکام) تمھارے (فائدے کے) لیے صاف صاف بیان کردیں⑥ اور تم سے پہلے جو (نیک) لوگ گذریں ہیں ان کے طریقوں پر تم کو چلا دیں اور (اللہ تعالیٰ) تمھاری توبہ قبول فرمائیں⑦ اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پاک دامن ہوں، یعنی نکاح آزاد عورت سے کرے یا باندی سے پاک دامنی کو خاص دیکھا جائے۔
② (دوسرا ترجمہ) چھپکے چھپکے (ناجائز) دوست بنانے والی نہ ہوں۔
③ یعنی بیوی بن گئی۔ ④ یعنی اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں۔
⑤ اس لیے کہ دنیا و آخرت میں زنا کے گناہ کی سزا بھاری ہے۔
⑥ فائدہ: اللہ تعالیٰ کسی کو جہالت والے کاموں سے بچا کر رکھے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) تم پر (رحمت کے ساتھ) توجہ فرمادیں۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا
اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَلَا تَقْتُلُوْۤا
اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ
نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

اور اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تمھاری توبہ قبول فرمائے اور جو لوگ نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے راستے سے بہت دور ہٹ جاؤ① ﴿۲۷﴾ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں تمھارے ساتھ آسانی کا معاملہ کریں② اور انسان (طبعی طور پر) کمزور بنایا گیا ہے③ ﴿۲۸﴾ اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل (یعنی غیر شرعی) طریقے سے مت کھاؤ؛ الا یہ کہ کوئی تجارت تمھاری آپس کی خوشی سے ہوئی ہو اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو④، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت ہی رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۹﴾ اور جو شخص زیادتی اور ظلم کے طور پر یہ (قتل اور تمام ممنوع) کام کرے گا تو ہم عنقریب اس کو آگ میں داخل کریں گے اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے (بالکل) آسان ہے ﴿۳۰﴾ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تم کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) روکا گیا ہے تو ہم تمھارے (چھوٹے) گناہوں کو تم سے معاف کر دیں گے اور ہم تم کو عزت کی جگہ (یعنی جنت) میں داخل کریں گے ﴿۳۱﴾ اور جن چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے تم کو آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اس کی تم تمنا مت کرو⑤

---

① یعنی پاک دامنی کی پاکیزہ راہ سے دور کرنا چاہتے ہیں② (دوسرا) تمھارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہیں③ خواہشوں پر صبر نہ کر سکنا یا انسانی کمزوری ہے؛ اس لیے اس کی تکمیل کی جائز صورتیں بتا دی گئیں④ یعنی خودکشی نہ کرو (دوسرا) آپس میں ایک دوسرے کو (ناحق) قتل بھی نہ کرو؛ اس لیے کہ دوسرے بھائی کا قتل خود کے قتل کی طرح ہے⑤ خاص ایسے کمالات اور خوبیاں جن میں انسان کی محنت اور عمل کا کوئی دخل ہی نہیں ہے، جو محض اللہ کا انعام ہے، جیسے مرد ہونا، اس میں کوئی عورت کوشش نہ کرے کہ میں مرد بن جاؤں، اسی طرح خوب صورت ہونا، اس میں دوسرا برابری کی کوشش نہ کرے اور حسد میں نہ پڑے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ
وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ
اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ
فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ

مردوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں میں سے حصہ ملے گا اور عورتوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں کا حصہ ملے گا اور تم اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، یقین رکھو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۳۲﴾ اور والدین اور (دوسرے) رشتے دار (اپنے مرنے کے بعد) جو (مال) چھوڑ کر جاویں ہم نے اس میں سے ہر ایک کے لیے وارث مقرر کیے ہیں اور جن لوگوں سے تم نے (پہلے سے) کوئی عہد باندھا ہو تو ان کو ان کا حصہ دے دو① یقینی بات ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے پیشِ نظر ہے ﴿۳۳﴾

مرد عورتوں پر نگران (یعنی حاکم) ہیں②؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور (نیز) اس لیے (بھی) کہ ان مردوں نے (عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے، سو جو عورتیں نیک ہوتی ہیں وہ (اپنے شوہروں کی بھی) فرماں بردار ہوتی ہیں (اور شوہر کی) غیر حاضری میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی حفاظت سے (شوہر کی آبرو اور مال کی) حفاظت کرتی ہیں، اور جن عورتوں کی شرارت کا تم کو ڈر ہو تو تم ان (عورتوں) کو (پہلے) نصیحت کرو اور (اس سے کام نہ چلے تو) تم ان کو بستروں میں تنہا چھوڑ دو③ اور (اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) تم ان کو مارو④

---

① یہ "مولی الموالات" ہے، یہ رشتہ اب بھی "نومسلم" سے قائم ہو سکتا ہے۔
② قوام یعنی جو کسی کام کے کرنے یا اس کا انتظام کرنے کا ذمہ دار ہو، نظام چلانے والا۔
③ یعنی مکان چھوڑ کر نہ چلے جاؤ؛ بلکہ بستر الگ کردو۔
④ مارنے میں ان باتوں کا لحاظ ضروری ہے: [۱] بدن پر نشان نہ پڑے [۲] ہڈی نہ ٹوٹے [۳] زخم نہ ہو [۴] چہرے پر نہ مارے، اس سلسلے میں تفصیل کے لیے بندہ کے خطبات میں "پرسنل لاء" والے خطبات ضرور دیکھیں۔

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ
شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ
اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ

پھر اگر وہ تمھاری بات ماننے لگیں تو ان کے خلاف (ظلم کی) کارروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے اوپر، سب سے بڑے ہیں ﴿۳۴﴾ اور اگر تم کو ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان آپس میں کش مکش بڑھ جانے کا ڈر ہے تو ایک انصاف کرنے والا مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک انصاف کرنے والا عورت کے گھر والوں میں سے (منتخب کرکے) بھیجو ① اگر وہ دونوں (سچے دل سے) اصلاح کا ارادہ کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان موافقت (یعنی جوڑ) کردیں گے ② یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ③ ﴿۳۵﴾ اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور رشتے داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور قریب والے پڑوسی کے ساتھ اور دور والے (یا اجنبی) پڑوسی کے ساتھ اور پاس میں بیٹھنے والے کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور اپنے غلام، باندی کے ساتھ بھی (اچھا برتاؤ کرو)

---

① قرآن میں ''حَکَم'' کا لفظ ہے، یعنی:
[۱] جھگڑوں میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہو۔
[۲] علم ہو۔ [۳] دیانت دار ہو۔
[۴] سب سے بڑی بات حکم کی نیت اور جذبات اچھے ہوں۔
② اچھی نیت پر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ جوڑ ہو جاوے گا۔
③ ازدواجی زندگی میں رطب و یابس چلتا رہتا ہے، اس کی اصلاح کی یہ چار تدبیریں بتائی ہیں۔ البتہ کوئی شخص ان چاروں باتوں پر عمل نہ کرے اور سیدھا طلاق ہی دے ڈالے تو واقع ہو جائے گی۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَمَنْ يَّكُنِ
الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً
يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

یقینی بات ہے کہ جوشخص اترانے والا، فخر کرنے والا (یعنی شیخی مارنے والا) ہے اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتے ① ﴿۳۶﴾ وہ ہیں جولوگ (خود) بخیلی کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بخیلی سکھلا تے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے جو دیا ہے اس کو وہ چھپاتے ہیں ② اور ہم نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے ﴿۳۷﴾ اور جولوگ اپنے اموال کو لوگوں کو دکھلانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ قیامت کے دن پر (ایمان رکھتے) اور جس شخص کا شیطان دوست ہو وہ بہت ہی برا دوست ہے ﴿۳۸﴾ اور ان کا کونسا نقصان ہو جاتا اگر وہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور جو روزی اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اس میں سے (اللہ کے راستے میں اخلاص کے ساتھ) خرچ کرتے اور اللہ تعالیٰ ان (کے حال) کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۳۹﴾ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتے اور اگر ایک نیکی ہوگی تو (اللہ تعالیٰ) اس کو (کئی گنا) بڑھادیں گے اور اپنے پاس سے (مزید) عظیم اجر دیں گے ﴿۴۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اترانے والے کو، تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

مختال: تکبر کرنے والا، جو دوسروں کی طرف دھیان نہ دیوے، خود کو ہی اونچا، بڑا سمجھے۔

فخور: جو لوگوں پر فخر کرتا ہو، خود بینی، خود پسندی میں مبتلا ہو، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کو ادا نہ کرتا ہو۔

② اللہ تعالیٰ نے جو مال دیا اس کو بخیلی سے چھپاوے اور لوگوں کو نہ دیوے، اسی طرح دین کا علم چھپاوے اور دین کی امانت دوسروں کو نہ پہنچاوے وہ بھی بخیل ہے۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍۭ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾
يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ
وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ
أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

سو (ان لوگوں کا) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ طلب کریں گے اور (اے محمد!) ہم تم کو ان لوگوں پر گواہی کے لیے لائیں گے① ﴿۴۱﴾ جن لوگوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی وہ لوگ اس (قیامت کے) دن یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کو زمین (میں دھنسا کر اس) کے برابر کر دیا جاوے② (اور حساب نہ ہو) اور وہ (اس دن) اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے ﴿۴۲﴾

اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تب نماز کے قریب مت آؤ؛ جب تک کہ (زبان سے) جو کچھ بول رہے ہو اس کو تم سمجھنے لگو③ اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز نہ پڑھو) جب تک تم غسل نہ کرلو؛ الا یہ کہ تم مسافر ہو④ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر (نکلے) ہو یا تم میں سے کوئی (پیشاب، پاخانہ کی) حاجت کی جگہ سے فارغ ہو کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا (یعنی جماع کیا ہو) ہو، پھر تم کو پانی نہیں ملا تو پاک مٹی سے تم تیمم کرلو، سو (تیمم کرنے میں) اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرلو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ بخشنے والے ہیں ﴿۴۳﴾

---

① نبی کریم ﷺ اپنی امت کے فاسق، فاجر اور کافروں کے خلاف گواہی دیں گے، مراد اس سے نبی کریم ﷺ کے زمانے کے کافر اور منافق ہیں جن سے آپ ﷺ کو سابقہ پڑا، اسی طرح قیامت تک آنے والی پوری امت بھی مراد ہو سکتی ہے؛ اس لیے کہ امت کے اعمال آپ ﷺ پر پیش ہوتے رہتے ہیں، جس طرح پچھلی امتوں کے انبیا اپنی امت کے اعمال کی گواہی دیں گے اسی طرح آپ ﷺ اپنی امت کے اعمال کی گواہی دیں گے، اسی طریقے سے پچھلے نبیوں کی تائید میں گواہی دیں گے۔
② کاش زمین پھٹ جائے اور وہ دھنسا دیے جائیں۔ ③ یہ شروع میں حکم تھا، بعد میں شراب کے بالکل حرام ہونے کا حکم دوسری آیت میں آچکا ④ اس وقت پانی ملے تو غسل کے بغیر نماز صحیح نہیں اور پانی نہ ملے تو تیمم سے نماز جائز ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
السَّبِیْلَ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآىٕكُمْؕ-وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِیًّا٘ۗ-وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِیْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِیْنَ
هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ
وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّیْنِؕ-

---

کیا تم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جن کو کتاب (یعنی تورات کے علم) سے ایک (کافی) حصہ دیا گیا تھا وہ تو گمراہی خرید تے ہیں① اور وہ تو یہ (بھی) چاہتے ہیں کہ تم (صحیح) راستے سے بھٹک جاؤ ﴿۴۴﴾ اور اللہ تعالیٰ تمھارے دشمنوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حمایت کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ مدد کرنے کے لیے کافی ہے ﴿۴۵﴾ یہودیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو (تورات کے) الفاظ کو ان کی (اصلی) جگہوں سے (لفظاً و معنیً) پھرا دیتے ہیں اور (حضرت نبی کریم ﷺ سے بات کرتے وقت) اپنی زبان کو مروڑ کر دین میں طعنہ مارتے ہوئے② ایسا کہتے ہیں ③"سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا"④ (کہ ہم نے بات سن لی اور ہم نے نافرمانی کی) "وَ اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ"⑤ اور (ہماری بات سنیں آپ کو کوئی بات سنائی نہ جائے) اور "رَاعِنَا"⑥ (بولتے ہیں)

---

① یعنی گمراہی اختیار کرتے ہیں۔

② بولنے کا لہجہ بدل کر بولتے ہیں، توقیر اور احترام کے لہجے سے بولنے کے بجائے تحقیر اور توہین کے انداز میں بولتے ہیں۔

③ یعنی دو معنیٰ والے الفاظ بولتے ہوئے، ایک معنیٰ اچھا ہوتا اور دوسرا برا ہوتا۔ ④ **سمعنا و عصینا:** اس کے دو مطلب ہیں ایک اچھا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کی بات سن لی اور آپ کا مخالف جو بہکانے کی بات ہم کو کرتا ہے وہ ہم نے نہیں مانی اور برا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کی بات سن لی؛ لیکن ہم مانیں گے نہیں اور عمل نہیں کریں گے۔

⑤ **واسمع غیر مسمع:** اس لفظ کے بھی دو مطلب ہیں اس کا اچھا مطلب یہ ہے کہ آپ ہماری بات سنو اور ہمیشہ آپ خوشی کی اور آپ کی موافقت کی بات سنتے رہو، کوئی رنج، غم اور مخالفت کی بات آپ کو سننی نہ پڑے اور برا مطلب یہ ہے کہ کوئی خوشی کی بات آپ کو سننے نہ ملے؛ بلکہ جو بات بھی آپ کہیں اس کی مخالفت ہو اور مخالف جواب آپ کو سننے پڑے۔

⑥ اچھا مطلب: ہماری رعایت کیجیے اور برا مطلب: یہودی زبان میں گالی۔ کبھی اس لفظ کو دبا کر بھی یہود بولتے "راعینا" تو معنیٰ ہمارا چرواہا۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ
اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا
لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا
دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

اور اگر وہ (یہودی لوگ دو معنی والے الفاظ کی جگہ پر) یوں کہتے کہ: "**سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا**" (ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا ہے) اور "**اسْمَعْ وَانْظُرْنَا**" (آپ سن لیجیے اور ہماری طرف نظر (یعنی توجہ فرمائیے) تو (ایسی بات کہنا) ان کے لیے اچھا ہوتا اور (ان کا ایسا کہنا) بہت درست ہوتا؛ لیکن ان (یہودیوں) کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا، سو تھوڑے لوگوں کے سوا باقی ایمان نہیں لاتے ﴿۴۶﴾ اے وہ لوگو جن کو کتاب (یعنی تورات) دی گئی! ہم نے جو (قرآن) اتارا اس کو مان لو، جو (قرآن) تمھارے پاس پہلے سے موجود (تورات کتاب) کو سچا بتلاتا ہے اس (عذاب کے آنے) سے پہلے کہ ہم چہروں (کے نشانات) کو مٹا (کر سپاٹ کر) دیویں، پھر ہم ان (چہروں) کو ان کی پیٹھ کی طرف الٹ دیویں یا ہم ان پر لعنت کریں جیسا کہ ہم نے سنیچر والوں پر لعنت کی تھی ① اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے ﴿۴۷﴾ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شرک کرنے کو معاف نہیں کرتے اور اس (شرک) سے کم درجے (کے صغیرہ یا کبیرہ گناہوں) کو جس کے لیے چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں ② اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے پکی بات ہے کہ اس نے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ﴿۴۸﴾ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاکیزہ بتاتے ہیں (خود کو پاکیزہ بتانے سے کچھ نہیں ہوتا)؛ بلکہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں (اس کو) پاکیزہ کرتے ہیں اور ان پر ذرے ③ کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا ﴿۴۹﴾

---

① سورۂ اعراف آیت ۱۶۳ میں واقعہ آرہا ہے ② شرک کو چھوڑ کر کامل توحید اپنا وے، یہی شرک کی تلافی کی شکل ہے۔ ③

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا۠

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا۠ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا۠ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا۝

تم دیکھو! یہ اللہ تعالیٰ پر کیسا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں؟ اور کھلا گناہ (یا کھلے مجرم) ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے①﴿۵۰﴾

(اے نبی!) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (یعنی تورات) کا ایک (کافی) حصہ دیا گیا تھا (پھر بھی) وہ تو بت اور شیطان کو مانتے ہیں اور کافروں کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ: یہ (کفار) ایمان والوں سے زیادہ سیدھے راستے پر ہیں②﴿۵۱﴾ ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اللہ تعالیٰ جس پر لعنت کرتے ہیں تم ہرگز اس کے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں پاؤ گے ﴿۵۲﴾ کیا ان (یہودیوں) کو (دنیوی) حکومت کا کچھ حصہ ملا ہے؟ (اگر ایسا ہوتا) پھر تو یہ لوگوں کو ذرہ برابر بھی کوئی چیز نہیں دیتے ﴿۵۳﴾ یا وہ (یہودی دوسرے) لوگوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے③ پکی بات یہ ہے کہ ہم ابراہیم (علیہ السلام) کے خاندان والوں کو کتاب اور نبوت عطا کر چکے ہیں اور ہم نے ان کو بڑی حکومت دی تھی ﴿۵۴﴾

⇐ ④ کھجور کی گھٹلی کے درمیان کا ریشہ یا جھلی یا ایک دھاگا یا سوت کا تار کتنا باریک اور معمولی ہوتا ہے اتنا بھی ظلم نہیں ہوگا یعنی ظلم ہوگا ہی نہیں۔

① وہ کافر ہے پھر بھی خود کو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول بتاتے ہیں، دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں ملتی ہیں اس کا مطلب یہ نکالتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کفر پسندیدہ ہے؛ حالاں کہ یہ محض تہمت ہے، اللہ تعالیٰ نے کفر کو کبھی پسند نہیں فرمایا۔

② جنگِ احد کے بعد کعب بن اشرف مکہ گیا تھا، اس موقع پر ابوسفیان نے اس سے پوچھا تھا کہ: ہمارا مذہب زیادہ اچھا ہے یا مسلمانوں کا؟ تو اس نے کہا تھا کہ تمھارا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے زیادہ بہتر ہے، اس واقعے کی طرف اشارہ ہے۔

③ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبوت اور حکومت ملی اس پر یہود حسد کرتے ہیں ان کے حسد سے کیا ہوگا؟

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا
الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ
ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَھْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝

سو ان (لوگوں) میں سے کچھ تو اس (اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب) پر ایمان لے آئے اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اس (پر ایمان لانے) سے رکے رہیں اور جہنم کی بھڑکتی آگ (ان کو داخل کرنے کے لیے) کافی ہے ﴿۵۵﴾ یقینی بات ہے کہ جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے، جب جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان (کھالوں) کی جگہ دوسری کھال بدل دیں گے؛ تاکہ وہ (ہمیشہ) عذاب کا مزہ چکھتے رہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے ہی زبردست، بڑی ہی حکمت والے ہیں ﴿۵۶﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغات) میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لیے اس (جنت) میں پاکیزہ ① بیویاں ہوں گی اور ہم ان کو گھنے سایہ ② میں داخل کریں گے ③ ﴿۵۷﴾ (اے مسلمانو! یاد رکھو) یقیناً اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم امانتوں کو اس (امانت) کے حق داروں کو پہنچاؤ، اور (اللہ تعالیٰ یہ بھی حکم دیتے ہیں کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو تم انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ تم کو اچھی بات ہی کی نصیحت کرتے ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت سنتے ہیں، بہت دیکھتے ہیں ﴿۵۸﴾

---

① یعنی ظاہری و باطنی گندگی سے پاک۔

② اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ یا جنت کا ایسا سایہ جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

③ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنت میں روشنی تو ہوگی؛ مگر دھوپ کی تپش نہیں ہوگی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ
الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا کہنا مانو اور تم رسول کا کہنا مانو اور تم میں سے اولوالامر ① کا بھی (کہنا نو) پھر اگر تمھارے درمیان کسی چیز میں (آپس میں) اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ (کی کتاب) اور (اس کے) رسول (کی سنت) کی طرف لوٹایا کرو ②، یہ (دنیا میں) اچھا طریقہ ہے اور (آخرت میں اس کا) انجام بھی بہتر ہے ﴿۵۹﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس (کتاب) پر جو تم پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو (کتاب) تم سے پہلے اتاری گئی (اور) وہ (اپنے آپسی مقدمات میں) فیصلہ شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں ③؛ حالاں کہ پکی بات یہ ہے کہ اس کو نہ ماننے کا ان کو حکم دیا گیا اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ ان کو (صحیح راستے سے) گمراہ کر کے دور لے جا کر ڈال دیوے ﴿۶۰﴾ اور جب ان کو کہا جاتا کہ تم اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کی طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ ④ تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ تمھارے پاس آنے سے پوری طرح رک جاتے ہیں ﴿۶۱﴾

---

① اولوالامر: یعنی علما، فقہا جو رسول اللہ ﷺ کے نائب ہیں، اسی طرح حکومت کے ذمے دار جو شریعت کے مطابق کوئی حکم اور فیصلہ کریں۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ اور رسول کے حوالے کر دو۔

③ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کسی کی بات مانی جائے یا جس کسی کی عبادت کی جائے وہ "طاغوت" ہے۔

④ تا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کریں۔

فَكَيْفَ إِذَآ أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ ۖ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ
إِلَّآ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِيٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ
اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا
يَجِدُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

پھراس وقت ان کا کیا حال ہوتا ہے جب ان کے ہاتھوں کے (پہلے کیے ہوئے) کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت (یعنی سزا اور ذلت) آپڑتی ہے، پھر وہ (منافقین) تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مقصد صرف بھلائی اور میل ملاپ کرا دینا تھا ﴿۶۲﴾ یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں①، سو تم ان کو نظرانداز کر دو② اور تم ان کو نصیحت کرو اور خود ان سے ان کے بارے میں ایسی بات کہو جو دل میں پہنچنے والی ہو③ ﴿۶۳﴾ اور ہم نے کسی بھی رسول کو اس لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جاوے اور اگر یہ لوگ جب انھوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا④ اسی وقت تمھارے پاس آجاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے معافی کی دعا کرتے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے پاتے ﴿۶۴﴾ سو تمھارے رب کی قسم! وہ لوگ⑤ اس وقت تک (اللہ تعالیٰ کے یہاں کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے آپس کے جھگڑوں میں تم سے فیصلہ نہ کروائیں، پھر تم جو فیصلہ کر دو اس کے متعلق اپنے دلوں میں کوئی گرانی محسوس نہ کریں اور پوری طرح (خوشی سے تمھارے فیصلے کو) مان لیویں ﴿۶۵﴾

---

① ان منافقوں کے زبان سے کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ان کو حقیقی مومن مت سمجھ لینا، حقیقت میں وہ سچے ایمان والے نہیں ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) ان کی پرواہ نہ کرو (تیسرا ترجمہ) آپ ان کی طرف سے دھیان ہٹالو (چوتھا) ان سے کوئی تعارض نہ کرو۔
③ (دوسرا ترجمہ) ایسی بات کہو جو اثرانداز ہو۔ ④ یعنی گناہ کر کے خود ہی کا نقصان کیا تھا۔ ⑤ لا: کا مطلب ہے فلیس الامر کما زعم ھؤلاء المنافقون۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ
مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ
مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ
اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝

اور اگر ہم ان (منافقوں) پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو① یا اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا کوئی اس پر عمل نہ کرتا، اور اگر جس بات کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل وہ کر لیتے تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہوتا اور (ایمان پر) زیادہ ثابت قدم رہنے کا ذریعہ بنتا②﴿٦٦﴾ اور (جب وہ ایسا کرتے) تب تو ہم ان کو اپنی طرف سے بہت بڑا ثواب عطا کرتے ﴿٦٧﴾ اور ہم ان کو ضرور سیدھے راستے پر چلاتے ﴿٦٨﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول (محمد ﷺ) کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (کامل) انعام فرمایا ہے یعنی نبیوں اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ اور وہ سب (حضرات) بڑے اچھے ساتھی ہیں ﴿٦٩﴾ (ان اچھے لوگوں کے ساتھ ہونا) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور (لوگوں کے حالات سے) اللہ تعالیٰ کا واقف ہونا کافی ہیں③﴿٧٠﴾

اے ایمان والو! (دشمن سے مقابلے کے وقت) تم اپنے بچاؤ کا سامان لے لو، پھر (مقابلے کے لیے جیسا موقع ہو) الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو④ یا تم سب اکٹھے ہو کر کے نکلو﴿٧١﴾

---

① یعنی خودکشی کرو۔
② (دوسرا ترجمہ) (ایمان) کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنتا۔
③ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کسی کو یہ فضل و کمال معاذ اللہ! بے خبری کے ساتھ نہیں دیتے؛ بلکہ ہر شخص کے عملی حالات سے باخبر ہو کر دیتے ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں۔

وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن
مَّعَهُمْ شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ
مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ
أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ

اور یقیناً تم میں کوئی (منافق) ایسا بھی ضرور ہوگا جو (دشمن کے مقابلہ میں جانے سے) ضرور دیر لگائے گا ① سو اگر (جنگ میں) تم کو کوئی مصیبت آ گئی تو کہتا ہے: پکی بات ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام (یعنی فضل) کیا کہ میں ان کے ساتھ (لڑائی میں) حاضر نہ تھا ﴿۷۲﴾ اور اگر تم (جہاد کرنے والوں) پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فضل آ گیا ② تو وہ ضرور (یوں) کہے گا کہ: گویا تم میں اور اس کے بیچ میں کبھی کوئی دوستی کا تعلق نہیں تھا ③ اے کاش! میں ان کے ساتھ ہوتا تو مجھ کو بھی بڑی کامیابی مل جاتی ④ ﴿۷۳﴾ سو وہ (مخلص مسلمان) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کریں جو دنیوی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ دیتے ہیں ⑤ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کرتا ہے پھر چاہے وہ قتل ہو جاوے یا (جیت کر) غالب آ جائے (ہر حال میں) ہم اس کو عنقریب بڑا ثواب عطا کریں گے ﴿۷۴﴾ (اے مسلمانو!) اور تمھارے پاس کیا عذر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور ان کمزور (یعنی بے بس) مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر تم نہ لڑو ⑥ جو یوں (دعا مانگتے ہوئے) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ ہم کو اس بستی سے نکال دیجیے جس (بستی) کے لوگ ظالم ہیں،

---

① یعنی بلا وجہ تاخیر کرے گا۔ ② یعنی فتح اور غنیمت۔ ③ یہ منافقین کی اپنی غرض کی بات ہے کہ خود کو مال نہیں مل رہا ہے اس پر افسوس کرے؛ اس لیے کہ جب انسان کو کسی سے محبت اور تعلق ہوتا ہے تو اس کی کامیابی کو اپنی کامیابی سمجھ کر اس پر خوشی کا اظہار کرتا ہے، یہاں مسلمانوں کی کامیابی پر خوشی کی تو کوئی بات ہی نہیں کہی؛ بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنی غرض فوت ہو گئی اس پر افسوس کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ④ یعنی مجھے بھی بہت سارا غنیمت کا مال مل جاتا۔ ⑤ یعنی جو مسلمان دنیوی زندگی کے بدلے آخرت کو لے رہے ہیں (یعنی فانی دنیا کو چھوڑ چکے ہیں)۔ ⑥ تاکہ وہ ظالموں کے ظلم سے نجات حاصل کر سکیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا یہ قتال کا مقصد ہے، اسی طرح مظلوموں کو ظلم سے نجات دلانا یہ بھی قتال کا ایک مستقل مقصد ہے۔

وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ
اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ
فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ
خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ
مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

اور آپ ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حمایت کرنے والا مقرر کر دیجیے اور آپ ہی ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مدد کرنے والا بھیج دیجیے ﴿۷۵﴾ جو ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہیں اور جو کافر لوگ ہیں وہ شیطان کے راستے میں قتال کرتے ہیں، سو (اے مسلمانو!) تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو، یقیناً شیطان کی چال کمزور ہے ﴿۷۶﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کہا گیا تھا① کہ تم (ابھی جنگ سے) اپنے ہاتھ روک کر رکھو اور تم نماز قائم کرتے رہو اور تم زکوۃ دیتے رہو، سو جب ان پر (مدنی زندگی میں) جنگ کرنا فرض ہوا تب ان میں سے ایک جماعت لوگوں (یعنی کافروں) سے ایسے ڈرنے لگی جیسے کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے؛ بلکہ اس (اللہ تعالیٰ کے ڈر) سے بھی زیادہ ڈرنے لگے اور وہ (یوں) کہنے لگے: اے ہمارے رب! (ابھی) ہمارے اوپر جہاد کرنا آپ نے کیوں فرض کیا؟ تھوڑی سی مدت تک کے لیے آپ نے ہم کو مہلت کیوں نہیں دی؟ تم (جواب میں) کہو کہ: دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے② اور تقویٰ والے کے لیے آخرت بہتر ہے اور تم پر تاگے کے برابر (یعنی معمولی) ظلم (بھی) نہیں کیا جائے گا ﴿۷۷﴾

① مکی زندگی میں جب جنگ کی اجازت نہیں تھی تب۔

② (دوسرا ترجمہ) دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا سا ہے۔

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ
یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا۝ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ
اللّٰهِ٘ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًاؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِیْدًا۝ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا۝ؕ
وَیَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ٘ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُؕ

تم جہاں بھی رہو گے (ایک وقت پر) موت (آکر) تم کو (وہیں) پکڑ لے گی، چاہے تم مضبوط قلعے میں (حفاظت سے) رہو اور اگر ان (منافقین) کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ: یہ تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے آئی① اور اگر ان (منافقوں) کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ: یہ تمھاری (ناکام تدبیر کی) وجہ سے آئی ہے (اے نبی! جواب میں) تم کہہ دو: ہر ایک (اچھائی یا برائی) اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ہی آئی ہے، آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ کوئی بات سمجھنے کے نزدیک بھی نہیں آتے؟ ﴿۷۸﴾ (اے انسان!) جو بھلائی بھی تم کو پہنچی سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے) اور جو برائی تم کو پہنچی سو وہ تمھاری اپنی خطا کے سبب سے ہے (اے محمد!) اور ہم نے تم کو سب لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور (آپ رسول ہیں اس بات پر) گواہی دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے ﴿۷۹﴾ جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے تو پکی بات ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے بھی (اطاعت سے) منہ پھیر لیا تو ہم نے تم کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ﴿۸۰﴾ اور وہ (منافقین تمھارے سامنے تو) کہتے ہیں کہ: ہمارا کام تو (آپ کی) اطاعت کرنا ہے، پھر جب وہ تمھارے پاس سے (نکل کر) باہر جاتے ہیں تو ان (منافقین) میں سے ایک جماعت کے لوگ (تم سے) جو بات کہتے ہیں اس کے خلاف رات کے وقت (خفیہ) مشورہ کرتے ہیں،

---

① مسلمانوں نے کوئی مضبوط تدبیر نہیں کی تھی۔ اتفاقی چیز سمجھتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا
يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا
جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ
مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾

اور رات کے وقت جو مشورہ وہ کیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو لکھ رکھتے ہیں ① سو تم ان کو نظر انداز کر دو ② اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ کام بنانے کے لیے کافی ہے ﴿۸۱﴾ کیا بھلا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اور اگر وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلافات (یعنی تفاوت) پاتے ﴿۸۲﴾ اور جب ان (منافقین) کے پاس کوئی (نئی) خبر امن کی یا ڈر کی پہنچتی ہے تو (تحقیق کیے بغیر) اس کو پھیلانا شروع کر دیتے ہیں ③ اور اگر وہ اس (خبر) کو (پھیلانے سے پہلے) رسول اور اپنے ذمے داروں تک لے جاتے ④ تو جو لوگ ان میں سے اس کی تحقیق کرنے والے ہیں وہ اس کی پوری حقیقت معلوم کرتے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تھوڑے لوگوں کے سوا (باقی) تم سب شیطان کی اتباع کرنے (یعنی بات ماننے) میں لگ جاتے ﴿۸۳﴾ سو (اے نبی!) اللہ تعالیٰ کے راستے میں تم (دشمنوں سے) قتال کرو، تم صرف اپنی ذات ہی کے ذمے دار ہو اور مومنوں کو (جہاد کے لیے) ترغیب دیتے رہو، اللہ تعالیٰ سے (یقینی) امید ہے کہ وہ کافروں کی لڑائی (کے زور) کو روک دیویں اور اللہ تعالیٰ کی طاقت سب سے بڑی ہے اور (اللہ تعالیٰ کی) سزا بڑی سخت ہے ﴿۸۴﴾

---

① اللہ تعالیٰ ان کے خفیہ مشوروں کو ملائکہ کے ذریعہ لکھواتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کی طرف دھیان نہ دو۔

③ (دوسرا ترجمہ) اس کو مشہور کر دیتے ہیں (تیسرا) ہر ایک سے کہتے پھرتے ہیں۔

④ ذمے دار سے مراد: [۱] علما فقہا۔ [۲] حکومت والے۔ [۳] کسی معاملہ کے ذمے دار اور اکابرین جو صحیح بات کی سمجھ اور خبر رکھتے ہیں۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۗ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝

جو شخص بھی اچھی سفارش کرتا ہے ① تو اس (سفارش کرنے والے) کو بھی اس میں سے ایک حصہ (ثواب کا) ملے گا اور جو شخص بری سفارش کرتا ہے تو اس (سفارش کرنے والے) کو اس (برائی) کا ایک حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۸۵﴾ اور جب تم کو کوئی سلامتی کی دعا دے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دو یا (کم سے کم) ان ہی الفاظ میں اس (سلام) کا جواب لوٹا دو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب کرنے والے ہیں ﴿۸۶﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جن کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو قیامت کے دن ضرور جمع کریں گے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے؟ ﴿۸۷﴾

① اچھی شفارش:

[۱] جس کا مقصد کسی کا حق پورا دلوانا ہو۔

[۲] جائز نفع پہنچانا ہو۔

[۳] نقصان سے بچانا ہو۔

[۴] رشوت نہ لی جائے۔

[۵] ناجائز کام میں نہ ہو۔

[۶] محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔

[۷] جس ثابت شدہ جرم کی سزا قرآن وحدیث میں آئی ہے اس میں نہ ہو۔

[۸] مسلمان کی حاجت روائی کی دعا کرنا یہ بھی اچھی شفارش ہے۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾

پھر تم (مسلمانوں) کو کیا ہو گیا کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ بن گئے ①؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (منافقوں) کے (برے) کاموں کی وجہ سے ان کو (ظاہری کفر کی طرف) الٹا پھرا دیا ہے ② کیا تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ ایسے شخص کو تم ہدایت پر لے آؤ جس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتے ہیں تو تم ہرگز اس کے لیے کوئی (ایمان کا) راستہ نہیں پاؤ گے ﴿۸۸﴾

① یعنی قدرت کے باوجود دار الاسلام کو چھوڑ دینا یہ عملی ارتداد ہے جس سے نفاق ظاہر ہو ہی گیا؛ اس لیے ان کے بارے میں دو رائے نہ ہو۔

نوٹ: (۱) بعض لوگ ایسے تھے جو ظاہر میں ایمان نہیں لائے اور دل میں تو ایمان تھا ہی نہیں؛ بلکہ مسلمانوں سے اور نبی کریم ﷺ سے ملاقات کرتے رہتے تھے اور محبت بھی دکھلاتے تھے؛ لیکن ان کا مقصد یہ تھا کہ اگر مسلمان ہماری قوم پر حملہ کریں تو ہمارے تعلق کی وجہ سے ہماری اور ہمارے گھر والوں کی حفاظت ہو، ان کی اس غلط نیت کا جب پتہ چل گیا تو دو رائے ہو گئیں بعض حضرات کا یہ کہنا تھا کہ ان سے تعلق بالکل ختم کر دیا جائے؛ تا کہ وہ ہم سے جدا ہو جائیں اور بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ ان سے تعلق باقی رکھو کہ اس تعلق کی برکت سے وہ لوگ ایمان کو قبول کر لیویں، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتلا دیا کہ تم سب آپس میں ایک رائے ہو کر ان کے بارے میں کارروائی کرو جو آگے والی آیت میں ذکر کی گئی ہے۔

نوٹ: (۲) عرب کے کچھ مشرکین مکہ سے مدینہ آئے اور ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہیں، ہجرت کر کے آئے ہیں؛ حالاں کہ انھوں نے دل سے ایمان قبول نہیں کیا تھا، منافقین کی طرح تھے، پھر نبی ﷺ کے سامنے بہانہ کیا کہ مدینہ کی ہوا موافق نہیں آرہی ہے یا ہم تجارت کا سامان لینے مکہ جا رہے ہیں، اس طرح کی باتیں کر کے مدینہ سے مکہ گئے، پھر وہیں رہ گئے، مدینہ واپس نہیں آئے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے چھپے ہوئے کفر کو ظاہر فرما دیا تو مخلص صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض حضرات نے ان کی حقیقت کے پیشِ نظر ان کو کافر ہی سمجھا اور کافروں والا سلوک ان کے ساتھ کیا جائے یہ ان کی رائے تھی، ان کی بڑی دلیل یہ تھی کہ ان کا دار الاسلام مدینہ چھوڑ کر دار الکفر مکہ چلا جانا اور وہیں رہ جانا کافر ہو جانے کی نشانی ہے اور دوسرے صحابہ حسنِ ظن کی وجہ سے ان کو مسلمان جیسا سمجھتے رہے؛ لیکن جب وہ مکہ واپس چلے گئے تو اب ان کے بارے میں کسی طرح کا اختلاف رائے نہ ہونا چاہیے؛ چوں کہ اس وقت مکہ سے مدینہ ہجرت لازمی تھی اور قدرت کے باوجود ہجرت نہ کرے تو اس کو مسلمان قرار نہیں دیں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کا اوندھا کر دیا ہے۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ
جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ
السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

وہ (منافق) تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ (خود) کافر ہو گئے ہیں تم بھی کافر بن جاؤ؛ تاکہ (وہ منافق اور) تم (مسلمان) سب (کفر میں) برابر ہو جاؤ①؛ لہذا (اے مسلمانو!) تم ان میں سے کسی کو (اس وقت تک) اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں②، پھر اگر وہ (منافقین اسلام اور ہجرت کو) قبول نہ کریں تو جس جگہ بھی تم ان (منافقوں) کو پاؤ ان کو پکڑو اور ان کو قتل کر دو اور تم ان (منافقوں) میں سے کسی کو نہ (اپنا) دوست بناؤ اور نہ مددگار ﴿۸۹﴾ مگر جو (منافق) لوگ کسی ایسی قوم سے جا ملے کہ تمہارے اور ان کے درمیان (کوئی صلح کا) معاہدہ ہوا ہے، یا وہ لوگ تمہارے پاس ایسی حالت میں آئیں کہ تمہارے خلاف جنگ کرنے سے یا اپنی قوم کے خلاف جنگ کرنے سے ان کے دل تنگ ہوں③ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ان کو تم پر مسلط کر دیتے④، تب وہ تم سے ضرور لڑنے لگ جاتے، سو اگر وہ تم سے (صلح کر کے) دور رہے پھر تم سے جنگ نہ کریں اور تمہارے ساتھ مصالحانہ رویہ رکھے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے خلاف تم کو کسی بھی کارروائی کا حق نہیں دیا⑤ ﴿۹۰﴾

---

① اسی کو ہمارے ملک کی اصطلاح میں یونیفارم سول کوڈ کہتے ہے۔ ایمانیات کے بجائے کفریات اپنا لینا۔

② اس لیے کہ اس زمانے میں دل سے مسلمان بن کر مدینہ منورہ کی ہجرت کرنا اپنے اسلام کو ظاہر میں ثابت کرنے کے لیے ضروری تھا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کبیدہ خاطر ہو۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ان کو تم پر زور دے دیتے۔

⑤ یعنی ایسے غیر جانب دار لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کو بھی صلح سے رہنا چاہیے اور مسلمانوں کی ہیبت کا ان کے دل میں آ جانا اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھو اور ان کو پکڑنے اور قتل کرنے سے بچنا چاہیے۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝۹۱

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـــًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـــًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ

(ان منافقین میں سے) کچھ دوسرے لوگ تم کو ایسے ملیں گے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم (مسلمان) سے (بھی) امن میں رہیں① اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (مگر ان کی حالت یہ ہے کہ) جب کبھی ان کو کسی شرارت (فتنہ وفساد) کی طرف بلایا جاتا ہے تو اس میں (جا کر) وہ اوندھے گرتے ہیں②، سو اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) جدا نہ ہوں③ اور تم سے مصالحانہ رویہ نہ رکھیں اور اپنے ہاتھوں کو (مسلمانوں کے ساتھ لڑائی سے) نہ روکیں تو جہاں بھی تم ان کو پاؤ، تو ان کو پکڑو اور ان کو قتل کر دو اور ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ہم نے تم کو کھلی سند دے دی ہے ﴿۹۱﴾

اور کسی ایمان والے کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی ایمان والے کو (ناحق) قتل کر دیوے؛ الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جاوے اور جو شخص کسی ایمان والے کو غلطی سے قتل کر دیوے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک ایمان والے غلام یا باندی کو آزاد کر دیوے اور دیت اس (مقتول) کے وارثوں کو پہنچا دیوے؛ الا یہ کہ وہ (مقتول کے ورثا دیت کو) معاف کر دیویں، سو اگر وہ (مقتول)④ تمھاری دشمن قوم سے ہے⑤؛ حالاں کہ وہ (قاتل) خود ایمان والا ہے تو ایک مسلمان غلام یا باندی کو آزاد کرنا ضروری ہے⑥

---

① یعنی لڑائی سے بے خطر رہے، بے خوف رہے۔
② یعنی ان کو مسلمانوں سے لڑنے کے لیے کہا جاتا ہے تو لڑنے کو فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔
③ یعنی جنگ نہ چھوڑیں۔ ④ یعنی جس کو غلطی سے قتل کیا گیا ہے۔
⑤ یعنی دار الحرب کا رہنے والا کافر ہو اور کسی وجہ سے یہاں رہتا ہو۔ ⑥ یعنی دیت کی رقم نہیں دینی پڑے گی۔

وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا
حَكِيمًا ۝ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ
وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا
تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

اور اگر وہ (مقتول) کوئی ایسی قوم سے ہو کہ (جو مسلمان نہیں ہے اور) تمھارے اور ان کے درمیان کوئی معاہدہ ہے① تو بھی اس (مقتول) کے گھر والوں (یعنی وارثوں) کو دیت سونپ دینا ضروری ہے اور ایک ایمان والے غلام یا باندی کو آزاد بھی کر دینا ہے، سو جس شخص کو (غلام یا باندی) نہ ملے تو دو مہینے لگاتار روزے رکھنا ہے، یہ توبہ کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۹۲﴾ اور جو شخص کسی ایمان والے کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا② اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر لیا ہے ﴿۹۳﴾ اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں سفر (کیا) کرو تو (ہر کام میں) پوری تحقیق کر لیا کرو اور جو شخص تم کو سلام کرے③ تو اس سے ایسا مت کہو کہ: ”تو مومن نہیں ہے“ تم (صرف) دنیوی زندگی کا سامان (یعنی غنیمت) حاصل کرنا چاہتے ہو،

---

① یعنی ذمی تھا یا مستامن تھا یا اس کو قوم کے ساتھ کوئی صلح ہوئی تھی۔ نوٹ: غیر مسلموں کی جان کی حفاظت کا بھی اسلامی قانون کتنا اچھا ہے۔ ② کسی مسلمان کو حلال سمجھ کر ناحق جان بوجھ کر قتل کر دیوے تو وہ آدمی مرتد ہو جاتا ہے اور اس کی سزا دائمی جہنم ہے اور حلال نہ سمجھے اور جان بوجھ کر قتل کرے تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کا حق دار ہے، باقی یہ ہے کہ ایمان کی برکت سے دیر سے صحیح اللہ تعالیٰ معاف فرما دیویں ایسی امید ہے یا خلود سے مراد لمبی مدت جہنم میں رہنا ہے۔

③ سلام کا دوسرا مطلب ہے تمھاری اطاعت قبول کر لیوے۔

(نوٹ) یہاں ”سلام“ سے مراد جو ایمان کے اظہار کے طور پر ہو، ورنہ آج کل بہت سے مسلمان غیر مسلموں سے دوستیاں کرتے ہیں اور وہ غیر مسلم کفر پر رہتے ہوئے دوستی میں مسلمان کو سلام کرے وہ سلام علامتِ ایمان نہیں ہے۔ بس جو آدمی خود کو ظاہر میں مسلمان بتاوے اور اس کے لیے سلام کرے یہ کافی ہے۔

فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ

سو اللہ تعالیٰ کے پاس تو بہت ساری غنیمت ہے (آخر) تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا؛ لہذا (اب) تم اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، یقینی بات ہے کہ جو کام تم لوگ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۹۴﴾ جن ایمان والوں کو کوئی (شرعی) معذوری نہ ہو اور وہ بیٹھے رہیں وہ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہوسکتے، جو لوگ اپنے مال اور اپنی جان سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) جہاد کرتے ہیں ان کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجے کے اعتبار سے فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا (یعنی جنت کا) وعدہ کیا ہے اور (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑے ثواب میں فضیلت دی ہے ﴿۹۵﴾ (وہ عظیم اجر) اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے درجات اور مغفرت اور رحمت ہوگی اور اللہ تعالیٰ تو بہت ہی معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۹۶﴾

یقیناً جنھوں نے (مکہ سے مدینہ ہجرت نہ کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا① (اور اسی حالت میں) فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو وہ (فرشتے) کہتے ہیں: تم (دنیا میں) کس حالت میں تھے؟ تو وہ (ہجرت نہ کرنے والے جواب میں) کہتے ہیں کہ: ہم زمین میں بے بس تھے،

---

① یعنی ہجرت چھوڑ کر خود کو گنہگار کر رکھا تھا۔

قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿٩٧﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا
غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ
مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ
خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

تو وہ (فرشتے) کہتے ہیں: کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہیں تھی؟ سو تم ہجرت کر کے وہاں چلے جاتے، لہٰذا ایسے ہی لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ (جہنم) بہت ہی برا انجام ہے① ﴿۹۷﴾ مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے (واقعی) بے بس (یعنی کمزور) تھے② جو (ہجرت کی) کوئی تدبیر نہیں کر سکتے تھے اور (نکلنے کا) کوئی راستہ بھی نہیں جانتے تھے ﴿۹۸﴾ تو پوری امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے، بڑے بخشنے والے ہیں ﴿۹۹﴾ اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرتا ہے تو اس کو زمین میں بڑی جگہ اور وسعت ملے گی③ اور جو شخص بھی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے گا، پھر موت نے آ کر اس کو پکڑ لیا تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو چکا اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۰﴾

اور جب تم زمین میں سفر میں نکلو اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو پریشان کریں گے تو تم کو اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم نمازیں قصر کر لیا کرو،

---

① (دوسرا ترجمہ) اور وہ پہنچنے کی بہت بری جگہ ہے۔ ② یعنی جن میں ہجرت کرنے کی طاقت نہیں تھی۔
③ ہجرت کی برکت سے گناہوں کی معافی، حلال روزی، عمدہ وسیع مکان، مخالفین پر دینی غلبہ، عزت اور شرافت ملے گی اور دین کی اشاعت کا موقع بھی ملے گا۔

إِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ
طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوْٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ
وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى أَنْ تَضَعُوْٓا
أَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

یقینی بات ہے کہ کافر لوگ تو تمھارے کھلے ہوئے دشمن ہیں① ﴿۱۰۱﴾ اور (اے نبی!) جب (دشمن
سے مقابلے کے وقت) تم ان (مسلمانوں) کے درمیان میں موجود ہوں، پھر تم ان کو نماز پڑھانے
کھڑے ہوں② تو چاہیے کہ ان (مسلمانوں) کی ایک جماعت تمھارے ساتھ (نماز پڑھنے) کھڑی
ہو جائے اور وہ لوگ اپنے ہتھیار (اپنے ساتھ) لے لیویں، پھر جب وہ لوگ③ سجدہ کر چکیں تو ان کو
چاہیے کہ وہ تمھارے پیچھے چلے جائیں④ اور دوسری جماعت جس نے (ابھی تک) نماز نہیں پڑھی وہ
(آگے امام کے پیچھے) آجاویں، سو وہ تمھارے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ (دوسری جماعت کے)
لوگ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار (ساتھ) لے لیویں (کیوں کہ) کافر لوگ تو یہ چاہتے ہیں
کہ اگر تم اپنے ہتھیار اور اپنے سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر ایک دم حملہ کر دیویں اور اگر بارش کی
وجہ سے تم کو تکلیف ہووے یا تم بیمار ہو تو اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے ہتھیار (اتار
کر) رکھ دو اور (اس وقت بھی) تم (صرف) اپنے بچاؤ (حفاظت) کا سامان (ساتھ) لے لو، یقینی
بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے ﴿۱۰۲﴾

---

① عام طور پر دشمنوں کی طرف سے سفر میں خطرہ لگا رہتا ہے، ورنہ خطرہ نہ ہو تب بھی شرعی مقدار والے سفر میں نماز قصر
کرنی ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) تم ان (ساتھیوں) کو نماز پڑھاؤ۔
③ یعنی شروع سے امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے۔
④ (دوسرا ترجمہ) تمھارے پاس سے پیچھے ہٹ جاویں۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ
فَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي
ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۖ إِنْ تَكُوْنُوْا تَأْلَمُوْنَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُوْنَ كَمَا تَأْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
يَرْجُوْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرٰىكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا تَكُنْ
لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ
يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۚ

پھر جب تم لوگ نماز پوری کر چکو تو کھڑے ہونے کی حالت میں (بھی) اور بیٹھنے کی حالت میں (بھی) اور اپنی کروٹ پر لیٹے لیٹے (بھی؛ یعنی ہر حالت میں) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو(١) پھر جب (دشمن کے حملے سے) تم کو اطمینان ہو جاوے تو (قاعدے کے مطابق) تم نماز قائم کرو، یقینی بات ہے کہ نماز معین وقت (کی پابندی) کے ساتھ ایمان والوں پر فرض ہے(٢) ﴿١٠٣﴾ اور تم (دشمن) قوم کا پیچھا کرنے سے ہمت مت ہارو، اگر تم (مسلمانوں) کو (زخموں سے) تکلیف پہنچی ہو تو یقیناً ان (کافروں) کو بھی تمہاری جیسی ہی (زخموں کی) تکلیف پہنچی ہے اور تم (مسلمانوں) کو اللہ تعالیٰ سے اس (ثواب) کی امید ہے جو ان (کافروں) کو نہیں ہے اور اللہ تو سب کچھ جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿١٠٤﴾

یقیناً ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب (یعنی قرآن) اتاری ہے؛ تا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جو (طریقہ) سمجھا دیا اس کے مطابق تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور تم خیانت کرنے والوں کی طرف داری کرنے والے نہ بنو ﴿١٠٥﴾ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ بخشنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿١٠٦﴾ اور جو لوگ اپنے بارے میں خیانت کرتے ہیں(٣) ان لوگوں کی طرف سے (کسی بھی معاملے میں) تم وکیل مت بنو(٤)

---

(١) یعنی دورانِ جنگ اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہے اور جنگ کے وقت شرعی احکام کی خلاف ورزی نہ ہو۔
(٢) (دوسرا ترجمہ) یقیناً معین (مقرر) وقتوں میں ایمان والوں پر نماز فرض ہے۔
(٣) (دوسرا ترجمہ) جو لوگ اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں۔ (٤) (دوسرا ترجمہ) آپ جواب مت دینا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۚۙ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ هٰۤاَنْتُمْ
هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ
يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جو بڑا خیانت کرنے والا، بڑا گنہگار ہو چاہتے نہیں ہیں①﴿۱۰۷﴾ (ان لوگوں کی عادت یہ ہے کہ) وہ (عام) لوگوں سے تو شرماتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں شرماتے؛ حالاں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس وقت بھی ان کے پاس ہوتے ہیں جب وہ رات کو ایسی بات کا مشورہ کرتے ہیں جو بات اس (اللہ تعالیٰ) کو پسند نہیں②اور وہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے﴿۱۰۸﴾ ہاں! تمھاری اتنی ہی طاقت ہے کہ تم ان (خیانت کرنے والوں) کی طرف سے دنیوی زندگی میں جھگڑ رہے ہو③، پھر قیامت کے دن کون ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کو جواب دے گا؟ یا کون شخص ان (خیانت کرنے والوں) کا وکیل بنے گا؟﴿۱۰۹﴾ اور جو شخص کوئی برائی کا کام کرتا ہے یا اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے پاوے گا﴿۱۱۰﴾ اور جو شخص بھی کوئی گناہ کا کام کرتا ہے تو وہ اپنے گناہ سے خود ہی کو نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، حکمت کے مالک ہیں﴿۱۱۱﴾

---

① چھوٹی خیانت کو بھی اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے، بلکہ یہ آیت جس کے بارے میں نازل ہوئی وہ بشیر نام کا آدمی بڑا خیانت کرنے والا تھا، اس کی طرف اشارہ کرنے کے لیے یہ مبالغہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چھوٹی بڑی کسی طرح خیانت دین میں پسندیدہ نہیں ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) جب وہ رات کو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوا ایسی باتوں کے مشورے کرتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) خیانت کرنے والوں کی طرف سے دنیوی زندگی میں جواب دے دیا (دنیا میں تو اس کو بچانے کے لیے تم نے غلط طرف داری کر لی) آخرت میں اللہ کے عذاب سے اس کو کون بچا سکے گا؟ اللہ تعالیٰ کے سامنے کون اس کی طرف داری کر سکے گا؟

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا
لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ
بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ
غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور جو شخص غلطی (یعنی چھوٹا گناہ کرتا ہے) یا (بڑا) گناہ کرتا ہے، پھر اس (گناہ) کا الزام کسی بے گناہ پر لگا دیوے تو پکی بات یہ ہے کہ وہ بڑا بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے (سر کے) اوپر اٹھاتا ہے ﴿۱۱۲﴾

اور (اے نبی!) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو ان (دشمنوں) میں سے ایک جماعت نے تم کو غلطی میں ڈالنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا اور (حقیقت یہ ہے کہ) یہ لوگ خود اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے① اور وہ آپ کو ذرہ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت اتاری اور آپ کو ایسی بات سکھلائی جس کو آپ (اب تک) نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا فضل (ہمیشہ) آپ پر بہت بڑا ہے ﴿۱۱۳﴾ ان لوگوں کے بہت سارے خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں ہوتی؛ الا یہ کہ جو شخص صدقہ کرنے کا یا نیک کام کرنے کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم دیوے② اور جو شخص یہ کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے تو ہم اس کو عنقریب بڑا ثواب دیں گے③ ﴿۱۱۴﴾ اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت کے ظاہر ہوجانے کے بعد (بھی) رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کے (دینی) راستے کے سوا کوئی اور راستے پر چلے تو ہم اس کو اسی کے حوالے کر دیں گے جو راہ اس نے اختیار کی ہے④ اور ہم اس کو (آخرت میں) جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ (جہنم) بہت برا ٹھکانہ ہے ﴿۱۱۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور وہ اپنے آپ ہی کو گمراہ کرتے ہیں② یعنی ترغیب دیوے۔③ خفیہ مشوروں کے لیے بنیادی ضابطہ اس آیت میں ہے۔④ (دوسرا ترجمہ) تو ہم اس کو (دنیا میں) جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا ۚ وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطٰنًا
مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وَّلَأُضِلَّنَّهُمْ
وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ
يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ کسی کو شریک بنانے کو معاف نہیں کرتے اور اس (شرک) سے کم درجے کے گناہ (یعنی صغیرہ یا کبیرہ) جس کے لیے چاہتے ہیں معاف کردیتے ہیں اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے سو پکی بات ہے کہ وہ (سیدھے راستے سے) گمراہ ہو کر بہت دور جا کر گرتا ہے ﴿۱۱۶﴾ وہ (مشرکین) اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر صرف عورتوں (جیسی چیزوں ہی) کو پکارتے ہیں اور وہ (مشرک) لوگ جس کو پکارتے ہیں وہ سرکش شیطان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہیں ﴿۱۱۷﴾ اللہ تعالیٰ نے جس (شیطان) پر لعنت کی ہے اور اس (شیطان) نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا: میں تیرے بندوں میں سے (میری اطاعت کا) مقرر کیا ہوا حصہ ضرور لے کر ہی رہوں گا ① ﴿۱۱۸﴾ اور میں ان کو (سیدھے راستے سے) ضرور گمراہ کروں گا اور میں ان کو یقیناً (بے بنیاد) امیدیں دلاؤں گا اور میں ان کو ضرور (برے کام) سکھلاؤں گا تو وہ (بتوں کے نام پر) چوپایوں کے کان چیر ڈالیں گے ② اور میں ان کو ضرور سکھلاؤں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں میں تبدیلی ہی کر ڈالیں گے ③ اور جس نے بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا تو پکی بات ہے کہ وہ کھلے نقصان میں پڑ گیا ﴿۱۱۹﴾ وہ (شیطان) ان سے (جھوٹے) وعدے کرتا ہے اور ان کو (بے بنیاد) آرزوؤں میں لگاتا ہے اور شیطان ان سے جو وعدہ کرتا ہے وہ تو دھوکا ہی ہے ﴿۱۲۰﴾

① یعنی انسانوں کے ایک بڑے حصے کو گمراہ کر کے شیطان اپنے ساتھ آگ میں لے جاوے گا، اسی طرح انسان کے کمائے ہوئے مال کا ایک حصہ شیطان گناہ میں خرچ کرواتا ہے۔ ② جاہلیت کے دور میں جانوروں کے کان چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ ③ مراد اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑ دیں گے جیسے ڈاڑھی منڈانا یا شرعی مقدار سے کم کتروانا وغیرہ۔

أُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝۱۲۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝۱۲۲ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ
بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۲۳ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ
اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝۱۲۴ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ
اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝۱۲۵

ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ اس (جہنم) سے (بچ کر) بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں پاویں گے ﴿۱۲۱﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بات میں زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے؟ ﴿۱۲۲﴾ (اے مسلمانو!) نہ تو تمھاری تمنائیں (جنت میں لے جانے کے لیے) کافی ہیں اور نہ تو اہلِ کتاب کی تمنائیں (جنت میں لے جانے کے لیے کافی ہیں؛ بلکہ بات یہ ہے کہ) جو شخص بھی کوئی برائی کرے گا اس کو اس کی سزا ملے گی اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر نہ کوئی حمایتی اس کو ملے گا اور نہ کوئی مدد کرنے والا (اس کو ملے گا) ﴿۱۲۳﴾ اور جو شخص بھی نیک کام کرتا ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو، شرط یہ ہے کہ وہ ایمان والا ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور تِل کے برابر (بھی) ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۲۴﴾ اور اس شخص سے زیادہ اچھا دین (یعنی طریقہ) کس کا ہو سکتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے اپنے چہرے کو جھکا لیا ہو① اور وہ نیکی کی عادت رکھتا ہو② اور ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر چلتا ہو جو بالکل سیدھے راستے پر تھے اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (اپنا خالص) دوست بنا لیا تھا ﴿۱۲۵﴾

---

① یعنی اللہ تعالیٰ کا پورا فرماں بردار ہو، سرِ تسلیم خم کرتا ہو۔
② یعنی وہ نیک کاموں میں لگا ہوا ہو (محسن: کا ایک مطلب اخلاص سے عبادت کرنا ہے)۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطًا ﴿۱۲۶﴾
وَیَسۡتَفۡتُوۡنَکَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفۡتِیۡکُمۡ فِیۡهِنَّ ۙ وَمَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فِی الۡکِتٰبِ فِیۡ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا کُتِبَ لَهُنَّ وَتَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡکِحُوۡهُنَّ وَالۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ ۙ وَاَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلۡیَتٰمٰی بِالۡقِسۡطِ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِهٖ عَلِیۡمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِمَاۤ اَنۡ یُّصۡلِحَا بَیۡنَهُمَا صُلۡحًا ؕ وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ ؕ

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ (مخلوقات) ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کا احاطہ کر رکھا ہے① ﴿۱۲۶﴾

اور وہ لوگ تم سے عورتوں (کی میراث اور نکاح کی مہر) کے بارے میں شریعت کا حکم پوچھتے ہیں تو تم (جواب میں یہ) کہو کہ: اللہ تعالیٰ ان (عورتوں) کے بارے میں تم کو شرعی حکم بتلاتے ہیں اور کتاب (یعنی قرآن) میں جو آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ بھی ان یتیم لڑکیوں کے متعلق (شرعی حکم بتلاتی) ہیں، جن (یتیم لڑکیوں) کو تم ان کا مقرر کیا ہوا (میراث اور مہر کا) حق نہیں دیتے اور ان سے تم نکاح کرنا بھی چاہتے ہو② اور (قرآن کی آیتیں) کمزور بچوں کے بارے میں بھی (تم کو شرعی حکم بتاتی) ہیں اور یہ بھی (شرعی حکم ہے) کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف قائم کرو اور جو بھی بھلائی کا کام تم کرو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا علم ہے③ ﴿۱۲۷﴾ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی (یعنی لڑائی) یا بے رغبتی کا ڈر ہو تو ان دونوں (میاں بیوی) پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ دونوں آپس میں (کسی خاص طریقے سے) صلح کر لیویں اور صلح کر لینا تو (ہر حالت میں) بہتر ہے،

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو اپنے قابو میں لے لیا ہے۔ ② تاکہ یتیم لڑکیوں کا مال کسی دوسرے کے گھر میں نہ چلا جاوے اور تمھارے پاس ہی رہے (دوسرا ترجمہ) اور ان یتیم لڑکیوں سے (خوب صورت نہ ہونے کی وجہ سے) تم نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں (لہذا تم کو اس کے مطابق ثواب دیں گے) نوٹ: اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کی میراث اور مہر اور یتامیٰ کے متعلق جو احکام پہلے نازل ہو چکے ہیں وہ عارضی نہیں؛ بلکہ دائمی ہیں۔

وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۱۲۸﴾
وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۲۹﴾ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا
مِنْ سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَلَقَدْ
وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿۱۳۱﴾

اور (طبعی طور پر ہر انسان کے) دلوں میں لالچ تو رکھی ہوئی ہے اور اگر تم احسان (یعنی اچھا برتاؤ) کرو اور تقویٰ والے بن جاؤ تو جو کام تم کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۲۸﴾ اور چاہے تم کتنی بھی لالچ رکھو① تب بھی تمام بیویوں کے درمیان برابری تم کر ہی نہیں سکتے② سو تم (کسی ایک بیوی کی طرف) پورے پورے جھک نہ جاؤ کہ اس (دوسری بیوی) کو بیچ میں لٹکی ہوئی چیز کی طرح چھوڑے رکھو اور اگر تم اصلاح کرلو③ اور (آئندہ) تقویٰ اپنالو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲۹﴾ اور اگر دونوں (میاں و بیوی طلاق یا خلع سے) جدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی (قدرت اور رحمت کی) وسعت سے غنی کردیں گے④ اور اللہ تعالیٰ تو بہت وسعت والے، حکمت کے مالک ہیں ﴿۱۳۰﴾ اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی میں ہے اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو اور خود تم کو اسی بات کا حکم کیا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور اگر تم کفر کرتے ہو (تو اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان؟) سو یقینی بات یہ ہے کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی میں ہے⑤ اور اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہیں، سب خوبیوں والے ہیں ﴿۱۳۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور تم کتنا بھی چاہو۔ ② قلبی محبت ایک ایسی چیز ہے کہ انسان تمام بیویوں میں برابری کی چاہت رکھتا ہو تو بھی نہیں کر سکتا، ظاہراً برابری تو کر سکتا ہے، اسی لیے تو عربی زبان میں دل کو قلب کہتے ہیں جس کے مادہ میں پلٹنے اور پھرتے رہنے کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ ③ یعنی پچھلے دنوں بیوی سے جو نامناسب معاملات کیے اس کی اصلاح کرلو۔

④ (دوسرا ترجمہ) دونوں کو ایک دوسرے کی حاجت سے بےنیاز (بے پروا) کردیں گے ⇐

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا
النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ
اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ
الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫

اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کی ملکی میں ہے اور کام بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہیں ﴿۱۳۲﴾ اے لوگو! اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو تم سب کو (دنیا سے) لے جاویں① اور (تمھاری جگہ) دوسروں کو لے آویں اور اس (لے جانے اور لانے) پر اللہ تعالیٰ پوری طرح قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۳۳﴾ جو شخص (صرف) دنیا کا بدلہ چاہتا ہے تو (اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کا بدلہ ہے② اور اللہ تعالیٰ تو ہر بات کو سنتے ہیں، ہر چیز کو دیکھتے ہیں ﴿۱۳۴﴾

اے ایمان والو! تم انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے بنو، اللہ تعالیٰ کے خاطر (سچی) گواہی دینے والے (رہو) اگرچہ (اس صحیح گواہی میں) تمھارا یا (تمھارے) والدین کا اور رشتے داروں کا نقصان ہوتا ہو، اگر وہ (جس کے خلاف گواہی دینی ہے) مال دار ہو یا فقیر ہو تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی (تم سے) زیادہ بھلائی چاہنے والے ہیں،

⬅ (مطلب یہ ہے کہ مرد کو دوسری بیوی مل جاوے اور بیوی کو دوسرا شوہر مل جاوے اور ہر ایک کا کام اپنی جگہ چلتا رہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کو روزی دے کر ہر ایک کی حاجت بھی پوری فرمادیں گے)۔

③ ایک ہی آیت میں دو مرتبہ آسمان، زمین کی ملکیت اللہ تعالیٰ کے لیے بیان کی گئی، تقویٰ کی تاکید اور اللہ کی شانِ بے نیازی کو تاکید کے ساتھ بتایا گیا۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① یعنی فنا کردیوے۔ ② یعنی آخرت کا اعلیٰ اور دنیا کا ادنیٰ بدلہ دونوں اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے تو آخرت کا اعلیٰ بدلہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ مانگو، دنیا کا حسن بھی مطلوب ہے۔

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ
الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا
كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

لہذا تم (ایسی) نفسانی خواہشات کے پیچھے مت چلو کہ تم حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم زبان کو دباؤ گے ① یا تم (شہادت دینے سے) خود کو بچاؤ گے ② تو یاد رکھنا تم جو کام کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان کی پوری طرح خبر رکھتے ہیں ﴿۱۳۵﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس (اللہ) نے اپنے رسول پر اتاری اس پر اور جو کتاب اس (اللہ تعالیٰ) نے پہلے اتاری تھی اس پر تم ایمان لاؤ، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور قیامت کے دن کا انکار کرتا ہے تو پکی بات یہ ہے کہ وہ (سیدھے راستے سے) بھٹک کر دور جا کر پڑا ﴿۱۳۶﴾ یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا، پھر وہ لوگ ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر (اپنے) کفر میں وہ بڑھتے چلے گئے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت نہیں کریں گے اور ان کو ہدایت کے راستے پر نہیں لاویں گے ③ ﴿۱۳۷﴾

---

① بات کو توڑ موڑ کر کے غلط گواہی دو گے، ہیر پھیر سے گواہی دوں گے۔

② یعنی سچی گواہی دینے کو ٹالو گے، شہادت سے پہلو تہی کرو گے۔

③ دو قول ہیں: [۱] یہ آیت منافقین کے متعلق ہے، نفاق سے انھوں نے صحیح، سچی توبہ ہی نہیں کی اور مرتے دم تک کفر پر ہی رہے، ان کا برا انجام ہوگا، ورنہ جو آدمی نفاق کے بعد کبھی بھی صحیح سچی توبہ کر لیوے اور اس پر موت تک جما ہوا رہے تو نفاق والا گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں۔

[۲] دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود کے متعلق ہے، الگ الگ زمانے میں ان کے الگ الگ حالات رہے:
آمنوا: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے، **ثم کفروا:** حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے زمانے میں بچھڑے کی پوجا کر کے کافر بن گئے، **ثم آمنوا:** پھر توبہ کر کے ایمان لائے، **ثم کفروا:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے کافر ہو گئے، **ثم ازدادوا کفرا:** حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے کا انکار کر کے کفر میں آگے بڑھ گئے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي
الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ
جَمِيْعَۨا ۝ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ
وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ

تم منافقین کو خوش خبری سنا دو کہ: ان کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے ﴿۱۳۸﴾ جو
(منافقین) ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) دوست بناتے ہیں، کیا وہ (منافق) ان (کافروں)
کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ سو عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے ﴿۱۳۹﴾
اور پکی بات یہ ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر کتاب (یعنی قرآن کی سورۂ انعام) میں یہ حکم اتارا کہ
جب تم (کسی مجمع کے بارے میں) سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے اور (اس کی)
ان (آیتوں) کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس
کے سوا کوئی (دوسری) بات شروع نہ کر دیں① یقیناً تب تو② تم بھی (گناہ میں) ان جیسے ہی ہو جاؤ گے
یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک ساتھ جمع کرنے والے ہیں ﴿۱۴۰﴾
جو (منافق) تمھارے (یعنی مسلمانوں کے برے انجام کے) بارے میں انتظار میں لگے رہتے ہیں،
سو اگر تم (مسلمانوں) کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح مل گئی تو وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: کیا ہم تمھارے
ساتھ نہیں تھے③؟ اور اگر کافروں کو (غلبے کا) کچھ حصہ مل گیا تو وہ (منافقین ان سے) کہنے لگتے ہیں
کہ: کیا ہم تم پر غالب نہیں آ رہے تھے؟ اور ہم نے تم کو ایمان والوں سے بچا نہیں لیا تھا④؟

---

① (دوسرا) جب تک وہ دوسری بات میں مشغول نہ ہو جاویں② اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار اور مذاق کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہے تو③ یعنی ہم کو بھی غنیمت میں سے حصہ دو④ (دوسرا ترجمہ) کیا ہم نے تم کو گھیراؤ میں نہیں لے لیا تھا؟ (اس لیے تم کافروں کو جو کچھ فتح ملی اس کو ہمارا احسان سمجھو مگر ہم نے تم کافروں کو غالب کرنے کے لیے جان بوجھ کر مسلمانوں کی مدد نہیں کی نتیجہ یہ کہ جو کچھ مال تمھارے ہاتھ میں آیا اس میں سے ہم کو حصہ دو، یہ دونوں طرف سے حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا
كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى
هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

سو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر (غالب آنے کا) ہرگز کوئی راستہ نہیں دیں گے ﴿۱۴۱﴾

یقینی بات ہے کہ منافق لوگ (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے رہے ہیں①؛ حالاں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو دھوکے کی سزا دینے والے ہیں اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں②، وہ لوگوں کے سامنے (خود کے نمازی ہونے کا) دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا (زبان سے) ذکر بھی تھوڑا سا ہی کرتے ہیں ﴿۱۴۲﴾ وہ اس (کفر و ایمان) کے بیچ میں (منافقین) تردد (تذبذب) کی حالت میں ہیں، نہ (پورے طور پر) ان (مسلمانوں) کی طرف اور نہ (پورے طور پر) ان (کافروں) کی طرف اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیتے ہیں تو تم ہرگز اس کے لیے (ہدایت پر آنے کا) کوئی راستہ نہیں پاؤ گے ﴿۱۴۳﴾ اے ایمان والو! تم ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) دوست مت بناؤ③، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے خلاف کھلا الزام قائم کرو؟④ ﴿۱۴۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ چال بازی کرتے ہیں۔ ② کسلان اعتقادی اور عملی دونوں شامل ہے۔ نماز میں منافقین کو اکتاہٹ ہوتی تھی۔ صحیح اعتقاد اور ثواب کی امید سے نشاط آتا ہے، دونوں چیزیں منافقین میں مفقود تھیں۔ ③ چاہے وہ کھلا کافر ہو یا منافق ہو۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے خلاف کھلی وجہ قائم کرو (کہ ہم عذاب کے حق دار تھے)۔
نوٹ: کافروں سے دلی دوستی کفر سے محبت کی علامت ہے یا کم از کم کفر سے نفرت کی کمی کی نشانی ہے اور ایسا شخص عذاب کے لیے اپنے خلاف ثبوت قائم کر رہا ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

یقینی بات ہے کہ منافق لوگ آگ کے سب سے نیچے طبقے میں ہوں گے ① اور تم ان کے لیے ہرگز کوئی مدد کرنے والا نہیں پاؤ گے ﴿۱۴۵﴾ مگر جن (منافق) لوگوں نے (نفاق چھوڑ کر) توبہ کرلی اور (اپنی) اصلاح کرلی اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور (دکھلاوا چھوڑ کر) اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کرلیا تو وہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو عنقریب بڑا اجر دیں گے ﴿۱۴۶﴾ اگر تم شکر کرنے والے بن جاؤ اور تم (صحیح معنی میں) ایمان لے آؤ تو اللہ تعالیٰ تم کو عذاب دے کر کیا کریں گے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے قدر کرنے والے (سب کے حالات کو) اچھی طرح جانتے ہیں ② ﴿۱۴۷﴾

---

① جنت میں درجات ہیں اسی طرح جہنم میں درکات ہیں۔

② یعنی ایمان لانے والے اور شکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیں گے، وہ تو نافرمانوں کو عذاب دیتے ہیں۔ انسان دنیا والوں سے قدردانی کو چاہتا ہے؛ حالاں کہ وہ کیسی بھی قدر کرے، فانی ہے، جنت اور رضائے الٰہی کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے یہاں جو قدر ہوگی وہ دائمی اور باقی ہوگی۔



لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا
خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْہُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ
وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ
وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا
لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّہِیْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ
اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْہِمْ اُجُوْرَہُمْ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۵۲﴾

اللہ تعالیٰ (کسی کی) بری بات ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے ہیں①، مگر جس شخص پر ظلم کیا گیا②اور اللہ تعالیٰ تو (ہر ایک کی بات) سننے والے، (سب کچھ) جاننے والے ہیں ﴿۱۴۸﴾ اگر کوئی نیک کام تم ظاہر کر کے (یعنی سب کے سامنے) کرو یا اس کو چھپا کر کے کرو یا تم (کسی کی) برائی معاف کر دو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے قدرت والے ہیں ﴿۱۴۹﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کرنا چاہتے ہیں③ اور وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم تو بعض (رسولوں) کو مانتے اور بعض کو نہیں مانتے اور اس (کفر اور ایمان) کے بیچ کوئی (نئے مذہب کا) راستہ نکالنا چاہتے ہیں ﴿۱۵۰﴾ یہی لوگ پکے (اصلی) کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۱۵۱﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی کے بیچ (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، ان لوگوں کو بہت جلد ان کا ثواب وہ (اللہ تعالیٰ) دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۵۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (کوئی) کسی کی بری بات ظاہر کرے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔ (تیسرا) اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے کہ کوئی کسی کو ظاہر میں برا کہے۔ ② وہ مظلوم ظالم کے ظلم کی داستان ظاہر کر سکتا ہے؛ البتہ مظلوم خلافِ واقعہ بات نہ کہے اور زائد بات نہ بتاوے۔ ③ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور رسول کو نہیں مانتے، کچھ لوگ کسی خاص نبی پر ایمان لاتے ہیں، دوسرے نبیوں کو نہیں مانتے ہیں۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ
مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ
الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا
مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾

اہلِ کتاب تم سے سوال کرتے ہیں یہ کہ تم ان پر کوئی (خاص) کتاب آسمان سے اتار کر لاؤ (ان کے ایسے سوال سے تعجب مت کرو؛ اس لیے کہ) پکی بات یہ ہے کہ موسیٰ (علیہ السلام) سے اس سے بھی بڑا سوال وہ کر چکے ہیں، سو انھوں نے (یوں) کہا تھا کہ: ہم کو اللہ تعالیٰ کھلی آنکھوں سے دکھا دو①، سو ان کے ظلم (یعنی گستاخی) کی وجہ سے بجلی نے ان کو پکڑ لیا، پھر ان کے پاس (حق کی) کھلی نشانیاں پہنچ جانے کے بعد انھوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا، سو ہم نے اس (غلطی) کو معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو صریح غلبہ عطا کیا تھا ﴿۱۵۳﴾ اور ان کا (تورات پر عمل کرنے کا) اقرار لینے کے لیے ہم نے طور پہاڑ کو ان پر اٹھایا تھا اور ہم نے ان سے کہا تھا کہ: تم سجدہ کرتے ہوئے (یعنی سر جھکا کر) دروازے میں داخل ہو اور ہم نے ان سے کہا کہ: تم سنیچر کے دن میں زیادتی مت کرو اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا تھا ﴿۱۵۴﴾ سو (ہم نے ان کو سزا میں مبتلا کیا) ان (بنی اسرائیل) کے اپنے عہد کو توڑنے کی وجہ سے② اور ان کے اللہ تعالیٰ کی آیتوں (یعنی احکام) کا انکار کرنے کی وجہ سے اور ان کے نبیوں کو ناحق قتل کر دینے کی وجہ سے اور ان (بنی اسرائیل) کے اس کہنے کی وجہ سے کہ: ”ہمارے دل تو غلاف میں محفوظ ہیں“ بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر مہر لگا دی ہے، سو تھوڑی سی باتوں کے سوا وہ کسی بات پر بھی ایمان نہیں لاتے③ ﴿۱۵۵﴾

---

① یعنی اللہ تعالیٰ ہماری نظروں کے سامنے آجاویں نعوذ باللہ ② اس میں بنی اسرائیل پر الگ الگ سزاؤں کے آنے کی وجہ بتائی گئی ہے ③ اور نجات کے لیے مکمل ایمان چاہیے، ان کے پاس تو قلیل ایمان ہے اور وہ معتبر نہیں ہے (دوسرا ترجمہ) سو تھوڑے سے (لوگ) ہی ایمان لاتے ہیں (یعنی کامل ایمان حضرت عبداللہ بن سلامؓ جیسے چند ہی حضرات نے قبول کیا)۔

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ
اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ
اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾

اوران (بنی اسرائیل) کے کفر کرنے کی وجہ سے اوران کے مریم پر بڑے بہتان کی بات کہنے کی وجہ سے ﴿۱۵۶﴾ اور (اسی طرح) ان کی اس بات کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح مریم کے بیٹے، اللہ تعالیٰ کے رسول کو قتل کردیا تھا①؛ حالاں کہ انھوں نے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا اور اس کو سولی بھی نہیں دی؛ لیکن (حقیقت کے بارے میں) ان کو اشتباہ ہوگیا تھا اور یقیناً جو لوگ اس (عیسیٰ) کے بارے میں مختلف باتیں کررہے ہیں دراصل اس میں وہ شک (یعنی غلط خیال) میں پڑے ہیں، اٹکل کی (یعنی خیالی) باتوں پر چلنے کے سوا ان کے پاس اس بارے میں کوئی (صحیح) علم نہیں ہے، اور یقیناً انھوں نے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا ﴿۱۵۷﴾ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کو اپنے پاس (زندہ آسمانوں پر) اٹھالیا تھا اور اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۵۸﴾ اور جتنے بھی اہلِ کتاب ہیں② وہ اس پر اس (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے ضرور ایمان لاویں گے③ اور قیامت کے دن وہ (عیسیٰ علیہ السلام) ان کے خلاف گواہی دیں گے④ ﴿۱۵۹﴾ سو یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے بہت ساری پاکیزہ چیزیں جو (پہلے سے) ان کے لیے حلال تھیں ہم نے ان پر حرام کردیں اور اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ وہ (یہود) بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے تھے ﴿۱۶۰﴾

① نبی کے لیے قتل کی بات نبی سے عداوت کی دلیل ہے جس سے آدمی کافر بن جاتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اہلِ کتاب کی جتنی بھی جماعتیں ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جتنے بھی اہلِ کتاب ہیں وہ اپنی موت سے (ذرا) پہلے اس (حضرت عیسیٰ) پر ضرور ایمان لاتے ہیں یعنی جب عالمِ غیب نظر آنے لگتے تب؛ حالاں کہ اس وقت کسی چیز کا ماننا فائدہ نہیں دیتا۔

④ گواہی یعنی یہود نے مجھے جھٹلایا تھا اور نصاریٰ نے مجھے اللہ کا بیٹا مانا تھا۔

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى
اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ
وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ
نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝

اور ان کے سود لینے کی وجہ سے: حالاں کہ ان کو (تورات میں) اس (سود لینے) سے منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کے مالوں کو ناحق (یعنی غلط اور ناجائز) طریقے سے کھا جانے کی وجہ سے اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۱۶۱﴾ لیکن ان (اہلِ کتاب) میں سے جو علم میں پکے ہیں اور جو ایمان والے ہیں جو تم پر اتاری گئی شریعت پر اور تم سے پہلے اتاری گئی شریعت پر ایمان لاتے ہیں اور (وہ) نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں ایسے لوگوں کو ہم عنقریب بڑا ثواب دیں گے① ﴿۱۶۲﴾

(اے نبی!) یقینی بات ہے کہ ہم نے تمھاری طرف ایسی ہی وحی بھیجی جیسی وحی ہم نے نوح اور ان کے بعد والے نبیوں پر بھیجی تھی اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد (میں جو نبی تھے) اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف ہم نے وحی بھیجی، اور ہم نے داؤد کو زبور (کتاب) دی ﴿۱۶۳﴾ اور (اسی طرح) بہت سارے رسول ایسے (ہم نے بھیجے) ہیں کہ ہم نے تمھارے سامنے ان کے واقعات پہلے سنا دیے اور بہت سارے رسول ایسے ہیں کہ ان کے واقعات ہم نے (اب تک) نہیں سنائے اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ خاص کلام فرمایا② ﴿۱۶۴﴾

---

① معلوم ہوا کہ جو شریعتِ محمدی پر ایمان لے آئے ان کو معاف کر دیا جائے گا۔
② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ (فرشتے کے واسطے کے بغیر) بہت ساری بات چیت کی۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا
بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا
طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ
الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ

ان سب رسولوں کو (ایمان والوں کو جنت کی) خوش خبری سنانے والے اور (کافروں کو جہنم کا) ڈر سنانے والے بنا کر ہم نے اس لیے بھیجا؛ تا کہ رسولوں کے (آجانے کے) بعد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے عذر (یعنی حجت بازی) کرنے کا کوئی موقع نہ رہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۶۵﴾ (لوگ مانیں کہ نہ مانیں) لیکن اللہ تعالیٰ (خود) اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر (اس کتاب قرآن کے ذریعہ) اتارا ہے اس کو اپنے (خاص) علم سے اتارا ہے ① اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور (یوں تو) اللہ تعالیٰ گواہی دینے کے لیے کافی ہیں ﴿۱۶۶﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا پکی بات ہے کہ وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں ﴿۱۶۷﴾ یقینی بات ہے جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا ②، اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز معاف کرنے والے نہیں ہیں اور ان کو (ہدایت کا) راستہ بھی دکھلانے والے نہیں ہیں ﴿۱۶۸﴾ مگر جہنم کا راستہ (ان کو دکھایا جائے گا) جس (جہنم) میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہ (سزا دینا) اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۱۶۹﴾ اے لوگو! پکی بات یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس (ایک) رسول حق بات لے کر کے آچکے، سو تم (اس رسول پر) ایمان لے آؤ، تمھارا بھلا ہوگا ③

---

① یا خاص علم کے ساتھ۔
② یعنی سچی بات کو چھپا کر دوسروں کو ایمان سے روک کر ظلم کیا یعنی دوسروں کا بھی نقصان کر رہے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) تمھارے لیے وہی بہتر ہے؛ یعنی دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی ہے۔

وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ
لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ ۚ أَلْقٰهَآ إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا
ثَلٰثَةٌ ۚ انْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ سُبْحٰنَهُ أَنْ يَّكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَهُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ﴿١٧١﴾

اور اگر (اب بھی) تم انکار کرو گے تو (تمھارا ہی نقصان ہے، اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں) اس لیے کہ یقینی بات ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۷۰﴾ اے کتاب والو! تم اپنے دین میں مبالغہ مت کرو① اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق بات کے سوا کوئی (غلط) بات نہ کہو②۔ پکی بات یہ ہے کہ مسیح عیسیٰ، مریم کا بیٹا، اللہ تعالیٰ کا ایک رسول ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کا ایک کلمہ ہے③ جس کو اس (اللہ تعالیٰ) نے (جبریل علیہ السلام کے واسطے سے) مریم تک پہنچایا ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے ایک روح (یعنی جان دار چیز) ہے④، سو تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور (خدا) تین ہیں ایسی بات مت کہو، اس شرک کی بات کو تم چھوڑ دو، تمھارے لیے (یہی) بہتر ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک معبود ہے، اپنے لیے بیٹے کے ہونے سے وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہے، آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اس (اللہ) کی مالکی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کام بنانے کے لیے کافی ہیں ﴿۱۷۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم تمھارے دین میں حد سے آگے مت بڑھو۔ غلو کا حاصل یہ ہے کہ انسان اپنے یا اپنے جیسے نظریات، عقائد، اعمال، طریقۂ کار میں اپنے خلاف دوسروں کی ان چیزوں میں تنقید، تنقیص، تردید میں مبالغہ سے کام لیوے۔ ② جو بات دین میں نہیں ہے اس کو اپنی طرف سے دین میں داخل مت کرو۔ ③ مادی و ظاہری اسباب میں مرد کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کا کلمہ "کن" یعنی "ہو جا" سے پیدا ہوئے۔ یا نشانی کا معنی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی۔ ④: (۱) روح کا ایک معنی اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہوتا ہے (۲) روح رحمت کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے (۳) روح سے روحانی حیات مراد ہے؛ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت انسانوں کے قلوب میں روحانی حیات کا ذریعہ (۴) مضاف محذوف ہے، ذی روح اور اللہ کی طرف نسبت بطور شرف ہے (۵) راز کا معنی: آپ کی بغیر باپ کے تخلیق اللہ تعالیٰ کا راز ہے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

مسیح اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے میں ہرگز عار نہیں سمجھتے اور نہ تو مقرب فرشتے (اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے میں عار سمجھتے ہیں) اور جس کو بھی اس (اللہ تعالیٰ) کی بندگی سے عار آتی ہے اور وہ تکبر کرتا ہے تو (اس کو سمجھ لینا چاہیے کہ) عنقریب وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو اپنے پاس جمع کریں گے ﴿۱۷۲﴾ سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کا پورا ثواب دیں گے اور ان کو وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے فضل سے (اس سے بھی) زیادہ دیں گے اور جن لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کی عبادت کو) عار سمجھا اور تکبر کیا تو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو دردناک عذاب دیں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ کوئی مددگار (ملے گا) ﴿۱۷۳﴾ اے لوگو! پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے بڑی دلیل (خود حضور ﷺ کی ذات) آچکی اور ہم نے تمھاری طرف صاف نور (یعنی قرآن) اتار دیا ہے① ﴿۱۷۴﴾ سو جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس (اللہ تعالیٰ کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو وہ (اللہ تعالیٰ) عنقریب ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنے پاس پہنچنے کا سیدھا راستہ بتلا دیں گے① ﴿۱۷۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ایسی روشنی اتاری جو (سچائی کو) پوری طرح ظاہر کردے۔
① (دوسرا ترجمہ) (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنی طرف آنے والی سیدھی راہ پر پہنچا دیں گے۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۚ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۚ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا
نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا
تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ
تَضِلُّوْا ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

(اے نبی!) وہ لوگ تم سے (کلالہ کا) شرعی حکم پوچھتے ہیں تو تم جواب دو کہ: اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے بارے میں شرعی حکم بتلاتے ہیں، اگر ایسا شخص مرجاوے کہ اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی (حقیقی یا باپ شریک) بہن ہو تو اس (بہن) کو اس (مرنے والے) کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ملے گا اور اگر اس (بہن) کی اولاد نہ ہو① تو وہ (بھائی) اس (بہن کے پورے مال) کا وارث ہوگا، پھر اگر (مرنے والے کی) دو بہنیں (یا زیادہ) ہوں تو ان دونوں (بہنوں) کو اس (بھائی) کے چھوڑے ہوئے (مال) میں سے دو تہائی (حصہ) ملیگا اور اگر (مرنے والے کے) مرد (بھائی بھی) اور عورتیں (بہن بھی) وارث ہوں تو دو عورتوں کے برابر ایک مرد کو حصہ ملے گا② اللہ تعالیٰ تمھارے لیے (احکام کو) کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں؛ تا کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۷۶﴾

---

① والدین بھی نہ ہو اور بہن مرجاوے، بھائی زندہ ہو۔
② یعنی بھائی کو دوہرا اور بہن کو اکہرا حصہ ملیگا۔



سورة المائدة

(المدنية)

آياتها: ۱۲۰ـ

ركوعاتها: ۱٦ـ

سورۃ مائدہ

یہ سورت مدنی ہے، اس میں ایک سو بیس (۱۲۰) آیتیں ہیں، سورۃ فتح کے بعد اور سورۃ توبہ سے پہلے ایک سو بارہ (۱۱۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

"مائدہ" دسترخوان کو کہتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری حضرات نے جب درخواست کی اس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دسترخوان نازل فرمایا تھا۔

اس سورت کا ایک نام "سورۃ عقود" بھی ہے، اس سورت میں نکاح، مہر، قسم، امان، امانت، ودیعت اور وصیت وغیرہ عقود یعنی عہدوں کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى
عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو! تم قول و قرار کو پورا کرو①، تمھارے لیے چوپایوں کی قسم کے تمام جانور حلال کردیے گئے ہیں② سوائے ان (جانوروں) کے کہ (جن کا حرام ہونا) تم کو (آگے والی آیت میں) پڑھ کر سنا دیا جائے گا (لیکن) جب تم احرام کی حالت (اور حرم کی حد) میں ہوں تو تم (ان میں جو) شکار (کے جانور ہیں ان) کو حلال مت سمجھنا، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں (اس کا) حکم دیتے ہیں (۱) اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی نشانیوں کو حلال مت سمجھو③ اور نہ احترام کے مہینے کو④ اور نہ ہدی (یعنی جو قربانی کا جانور حرم لے جایا جا رہا ہو اس) کو اور نہ جن (جانوروں) کے گلے میں پٹہ ڈالا گیا ہو ان کو اور نہ ان لوگوں کو جو اپنے رب کا فضل اور خوشی حاصل کرنے کے لیے احترام والے گھر (یعنی کعبہ) کے ارادے سے جا رہے ہوں⑤ اور جب تم (احرام کھول کرکے) حلال ہو جاؤ تو تم شکار (کرنا چاہو تو) کرلو،

① [۱] عقد بمعنی عہد چونکہ گرہ کی طرف عہد بھی باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں سے ایمان و اطاعت کے متعلق جو عہد لیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو پورا کرنا۔

[۲] لوگوں کے آپس کے جائز کاموں کے معاہدے۔

[۳] آپس میں مدد کرنے کے لیے بات پکی کرنا۔

[۴] دو شخص یا دو جماعت کے درمیان کوئی کام کرنے یا چھوڑنے کی جو جائز پابندی ایک دوسرے پر ڈالی جائے۔

② اونٹ، بکری، گائے اس طرح کے پالتو جانور کو عربی میں ”انعام“ اور اردو میں مویشی کہتے ہیں، جانوروں کی بولی مبہم ہوتی ہے اس لیے ان کو ”بہیمہ“ کہتے ہیں۔

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ←

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا
عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ۲ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ
وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۫ وَمَا
ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ

اور جس قوم کے ساتھ اس وجہ سے دشمنی ہو کہ انھوں نے تم کو مسجدِ حرام سے روکا تھا یہ (دشمنی) اس بات پر تم کو نہ ابھارے کہ تم (ان پر) زیادتی کرنے لگو اور تم نیکی اور تقویٰ (کے کام) میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کام) میں تم ایک دوسرے کی مدد مت کیا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے (۲) تمھارے لیے حرام کر دیا گیا ہے مُردار (جانور) اور (بہنے والا) خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو اور جو (جانور) گلا گھونٹنے سے مرا ہو اور جو (جانور) چوٹ کھانے سے مر گیا ہو اور جو (جانور اوپر سے) گر کر مر گیا ہو اور جو (جانور کسی جانور کے) سینگ مارنے سے مرا ہو اور جس (جانور) کو کسی پھاڑ کھانے والے جانور نے (پھاڑ کھایا ہو (اور وہ مر جاوے) الا یہ کہ (مرنے سے پہلے) تم اس کو ذبح کر دو (تو اس کو کھانا حلال ہے) اور وہ (جانور بھی حرام ہے) جن کو بتوں کے تھان ① پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بات بھی (حرام ہے) کہ جوئے کے تیروں سے تم (گوشت وغیرہ) تقسیم کرو ②، یہ سب باتیں بڑے گناہ ہیں،

⬅ ② ادب و احترام ہی نہ ہو ایسا اس کے ساتھ برتاؤ نہ کرو۔

شعائر: جو چیزیں حق تعالیٰ کی عظمت اور معبودیت کے لیے خاص علامت قرار دی گئی ہو، اسی طرح جو چیز عرف میں مسلمان ہونے کی علامت سمجھی جائے جیسے مساجد، قرآن، دینی احکام، مکہ و مدینہ میں خاص خاص مقامات، اذان، ختنہ، حج، نماز باجماعت وغیرہ۔

③ رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم یہ چار مہینے مراد ہیں۔ ④ یعنی ان سب کی بے ادبی مت کرو اور ان کے ادب کا لحاظ رکھو۔

اِس صفحے کا حاشیہ:

① اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی عبادت (پوجا) کی جگہ۔

② (دوسرا ترجمہ) (یہ بھی حرام ہے) کہ فال کے تیروں سے تم قسمت معلوم کرو۔

ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ③ يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ
لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ ٱلْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَكُلُوا۟
مِمَّآ أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ④

آج کے دن کافر لوگ تمھارے دین سے ناامید ہو گئے ہیں①، سو (اے مسلمانو!) تم ان (کافروں)
سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے تم ڈرو، آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین (ہر طرح سے) مکمل کر دیا
اور تم پر اپنی نعمت میں نے پوری کر دی② اور میں نے تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے
لیے) پسند کیا③ ہاں! جو آدمی سخت بھوک کی وجہ سے مجبور ہو جائے④ شرط یہ ہے کہ گناہ کی طرف مائل
نہ ہو⑤ تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۳﴾ وہ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں
کہ کیا چیزیں ان کے لیے حلال کی گئی ہیں؟ تو (جواب میں) کہو: تمام پاکیزہ چیزیں تمھارے لیے
حلال کی گئی ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے شکار پر دوڑانے کو سدھالیا ہو جب کہ تم نے ان کو وہ
طریقے سکھلائے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تم کو تعلیم دیے ہیں، وہ (شکاری جانور) جس (جانور) کو (شکار
کر کے) تمھارے لیے پکڑ رکھیں تو اس میں سے تم کھاؤ⑥ اور اس (شکاری جانور کو دوڑاتے وقت اس)
پر تم اللہ کا نام پڑھ لیا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں ﴿۴﴾

---

① یعنی اسلام ختم بھی نہ ہوگا اور کبھی مغلوب بھی نہ ہوگا۔

② دینی نعمت یہ کہ احکام مکمل ہوگئے۔ دنیوی نعمت یہ کہ مسلمانوں کو طاقت اور مضبوطی مل گئی۔ اِکمال: کسی چیز سے جو غرض اور مقصود ہو وہ پورا ہو جائے۔ اِتمام: دوسری چیز کی ضرورت نہ رہے۔

③ لہٰذا پورے دین پر تم عمل کرو۔

④ اور مجبوری میں حرام چیز میں سے کچھ کھا لیوے۔

⑤ یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور کھانے میں لذت مقصد نہ ہو۔

⑥ یہاں خاص طور پر مراد کتے، باز اور ان جیسے جانور جن کو شکار کی تعلیم دی گئی ہے اور وہ شکار کر لا دیں تو شکار کیے ہوئے جانور آیت سے مستنبط شرائط کے ساتھ حلال ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ
لَّهُمْ ؗ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؗ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۟
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى
الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ

آج کے دن تمھارے لیے سب پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئی ہیں اور جن کو کتاب دی گئی ان کا کھانا ① تمھارے لیے حلال ہے اور تمھارا کھانا① ان (اہل کتاب) کے لیے حلال ہے، اور ایمان والی پاک دامن عورتیں بھی (تمھارے لیے حلال ہیں) اور تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی ان میں کی پاک دامن عورتیں بھی (تمھارے لیے حلال ہیں) جب کہ تم ان (عورتوں) کو نکاح (کے بندھن) میں لانے کے لیے ان کا مہر دے دو (بغیر نکاح کے) صرف خواہش پوری کرنی نہ ہو② اور خفیہ دوستی کرنے والے نہ ہوں③ اور جو شخص ایمان کا انکار کرتا ہے پکی بات یہ ہے کہ اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا (۵)

اے ایمان والو! جب تم نماز (پڑھنے) کے لیے اٹھو④ تو تم اپنے چہروں کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک (دھولیا کرو) اور اگر تم جنابت کی حالت میں⑤ ہوں تو تم (پورے جسم کو دھو کر) اچھی طرح پاک ہو جاؤ،

---

① یعنی ذبح کیا ہوا جانور۔
② (دوسرا ترجمہ) اور صرف مستی کرنی مقصود نہ ہو۔
③ پرائی عورت سے معاشقہ جو آج کی دنیا میں ایک فیشن سمجھا جارہا ہے اور اس کو لوگ برا بھی نہیں سمجھتے شریعت نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے۔
④ یعنی نماز پڑھنے کا ارادہ کرو۔
⑤ یعنی بڑی ناپاکی کی حالت جس میں غسل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۶ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں (نکلے) ہو یا تم میں سے کوئی استنجے سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم (مردوں) نے عورتوں سے ملاپ کیا ہو①، پھر (اس کے بعد) تم پانی کو نہ پاؤ② تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو، سو تم اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کرلو، اللہ تعالیٰ تم پر کوئی تنگی کرنا نہیں چاہتے؛ لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) تو تم کو پاک وصاف کرنا چاہتے ہیں؛ اور تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کریں؛ تاکہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ﴿۶﴾ اور اللہ تعالیٰ کی جو نعمت تم پر ہے (اس کو) اور اس (اللہ تعالیٰ) کے اس عہد کو یاد رکھو جو اس نے تم سے (پکا کر کے) لیا تھا جب کہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے (احکام کو) سن لیا اور ہم نے مان لیا اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سینوں کی بات کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں﴿۷﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے) کے لیے ہر وقت تیار رہو (اور) انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو③ اور کسی قوم کے ساتھ دشمنی تم کو اس بات کے لیے نہ ابھارے کہ تم انصاف کرنا چھوڑ دو (بلکہ) تم انصاف کرو④، وہ تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے⑤

① جماع کرنے سے غسل کی ضرورت پڑتی ہے۔ ② یعنی پانی کے استعمال کی طاقت نہ ہو۔

③ (دوسرا ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ (کی خوشی) کے لیے (احکام کی) پوری پابندی کرنے والے (اور) انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔

④ انصاف: افراط اور تفریط کے بغیر کسی کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جس کا وہ واقعی مستحق ہے۔

⑤ شرعاً جو چیزیں حرام ہیں ان سے بچنے کی وجہ سے ایک نورانی کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ بھی تقویٰ ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٩ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١٠
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ
اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ

اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو①، یقینی بات ہے کہ جو کچھ (اعمال) تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۸﴾ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لیے مغفرت اور بڑا ثواب ہے ﴿۹﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخ (میں رہنے) والے ہیں ﴿۱۰﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا احسان جو تم پر ہے اس کو یاد رکھو (خاص کر کے) جب کہ ایک قوم نے تم پر اپنا ہاتھ چلانے کا ارادہ کیا② تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے ہاتھ تم (کو نقصان پہنچانے) سے روک دیے اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۱﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل سے اقرار لے چکے تھے اور ہم نے ان میں سے بارہ ذمے دار (یعنی نگران) مقرر کیے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: یقیناً میں (اپنی مدد کے ذریعے) تمھارے ساتھ ہی ہوں، اگر تم نماز قائم کرو اور تم زکوۃ ادا کرو اور تم میرے (سب) رسولوں پر ایمان لاؤ اور تم ان (رسولوں) کی مدد کرو،

---

① محبت کے جذبات میں مغلوب ہو کر بے جا طرف داری نہ کرنا اور عداوت کے غلبے میں بے انصافی نہ کرنا یہ تقویٰ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

② مکہ کے قریشی کافروں کا حملہ مراد ہے۔ کفار کی تدابیر کو ناکام کر کے حفاظت کرنا یہ بھی مؤمنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝۱۲ فَبِمَا نَقْضِهِمْ
مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا
حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ
وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ
فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ
وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۱۴

اور تم اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو① تو میں تم سے ضرور تمہارے گناہوں کو دور کر دوں گا اور میں تم کو ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، سو اس کے بعد بھی جو شخص تم میں سے کفر اختیار کرے گا، سو پکی بات ہے کہ وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا ﴿۱۲﴾ سو ان لوگوں نے جو اپنے عہد کو توڑ ڈالا اس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت کر دیا، وہ (بنی اسرائیل کے علما اللہ تعالیٰ کے) کلمات کو اس کی جگہوں سے بدل دیتے ہیں② اور جو نصیحت ان کو کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ وہ بھول چکے ہیں③ ان میں سے چند لوگوں کو چھوڑ کر ان کی (کسی نہ کسی) خیانت کا تم کو برابر پتہ چلتا رہے گا، سو (ابھی تو) تم ان کو معاف کر دو اور تم (ان سے) درگزر کرو، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۱۳﴾ اور جن لوگوں نے کہا کہ: ہم تو نصرانی ہی ہیں، ہم نے ان کا اقرار لیا، سو ان کو جو نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ وہ بھول گئے، سو ہم نے قیامت تک ان کے درمیان میں دشمنی اور بغض (یعنی کینہ) لازم کر دیا اور جو کام وہ کیا کرتے تھے عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو بتلا دیں گے④ ﴿۱۴﴾

---

① یعنی اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو۔
② یعنی تورات کے الفاظ اور معانی میں تحریفات کرنا۔
③ یعنی اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔
④ پھر سزا دیں گے۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ
وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

اے کتاب والو! پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس ہمارے رسول (محمد ﷺ) آ چکے، کتاب (یعنی تورات وانجیل) کی بہت ساری باتیں جو تم چھپایا کرتے تھے اس کو تمھارے لیے وہ صاف صاف ظاہر کر دیتے ہیں اور بہت سی باتوں سے درگذر کرتے ہیں ① پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی ② اور (سچائی کو) ظاہر کرنے والی کتاب (یعنی قرآن) آ چکی ﴿۱۵﴾ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھلاتے ہیں جو اس کی خوشی چاہتے ہوں اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے حکم سے ③ ان کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف نکالتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو (ہمیشہ) سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتے ہیں ﴿۱۶﴾ وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے ہیں جن لوگوں نے ایسی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ ہی مسیح ابن مریم ہے (اے نبی!) تم (ان سے جواب میں) کہو کہ: اگر اللہ تعالیٰ مسیح مریم کے بیٹے کو اور اس کی اماں کو اور سب زمین والوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو کون ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارادے کو روکنے کی ذرا بھی طاقت رکھتا ہو؟ اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۷﴾

---

① یعنی جن باتوں کو اب چھپانے سے عقیدے یا عمل میں کوئی نقصان نہ ہو۔
② نور سے مراد حضور کریم ﷺ کی بشری ذات نورانی الصفات ہے، اور بعض مفسرین نے عطفِ تفسیری قرار دیا، اس صورت میں نور اور روشنی سے مراد کتاب قرآن مجید ہے جو سراپا نور ہی نور ہے۔
③ مراد اپنی طرف سے نیک توفیق کے ذریعے سے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ
اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ
عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ
وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ
وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾

یہود اور نصاریٰ کہنے لگے: ہم تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، تو تم (جواب میں) کہو: (اگر ایسی ہی بات ہوتی) تو پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں پر تم کو سزا کیوں دیتے ہیں؟ بلکہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کی مخلوق میں سے (عام انسانوں کی طرح) ایک انسان ہو، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں معاف کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں عذاب دیتے ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے ﴿۱۸﴾ اے اہلِ کتاب! پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس ہمارے رسول آچکے جو تمھارے سامنے (ہمارے احکام) کھول کر بتاتے ہیں (ایسے وقت میں یہ رسول آئے) جب کہ ایک زمانے سے رسولوں کے آنے کا سلسلہ بند تھا؛ تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی خوش خبری سنانے والا اور کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، سو پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا (یعنی رسول محمد ﷺ) آچکا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۹﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کے جو احسان تم پر ہیں اس کو یاد کرو: جب کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم میں بہت سارے نبی پیدا کیے اور تم کو حکمران بنایا① اور تم کو (کچھ) ایسی نعمت بھی عطا فرمائی جو (تم سے پہلے) جہاں والوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی ﴿۲۰﴾

---

① یعنی تمھارے خاندان میں حکومت اور مال داری عطا فرمائی۔

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ۝۲۱ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى
يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ۝۲۲ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝۲۳ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۝۲۴

اے میری قوم! تم اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے حق میں لکھ دی ہے اور تم اپنی پیٹھ دکھا کر واپس مت بھاگو، ورنہ تم نقصان میں پڑ جاؤ گے① ﴿۲۱﴾ وہ (بنی اسرائیل) کہنے لگے کہ: اے موسیٰ! اس (شہر) میں تو (ایک) بڑی طاقتور قوم ہے اور جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جاویں گے ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے، ہاں! اگر وہ لوگ وہاں سے نکل جاویں تو ہم ضرور داخل ہوں گے ﴿۲۲﴾ (موسیٰ علیہ السلام کی تائید میں) دو آدمیوں نے (بھی) کہا: جو کہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والوں میں سے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر اپنا (خاص) احسان کیا تھا② کہ تم ان پر (حملہ کر کے شہر کے) دروازے سے گھس جاؤ، سو جب تم اس (دروازے) میں داخل ہو جاؤ گے تو یقین رکھو (اسی وقت) تم غالب آجاؤ گے③ اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم واقعی مؤمن ہو ﴿۲۳﴾ (مگر بنی اسرائیل پھر بھی یہی) کہنے لگے: اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ اس (شہر) میں موجود ہیں ہم کبھی بھی اس (ملک) میں داخل نہیں ہوں گے، سو (اے موسیٰ! اگر ان سے لڑنا ہے تو) تم اور تمھارا رب دونوں جاؤ اور تم دونوں (ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں پر بیٹھے ہیں ﴿۲۴﴾

---

① یعنی دنیا میں حکومت جاوے گی اور آخرت میں جہاد چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔

② ان دونوں نے نبی سے جو عہد کیا تھا اس پر اللہ کے فضل سے ثابت قدم تھے، نبی کی پوری اطاعت کر رہے تھے اور نبی کی ہدایت کے مطابق طاقتور قوم کے حال کا جو راز تھا انھوں نے کھولا نہیں تھا۔

نوٹ: یہ دو شخص انہی بارہ سرداروں میں سے تھے، بہت سے مفسرینؒ نے ان کا نام حضرت یوشع ابن نون اور کالب ابن یوفنا لکھا ہے۔ ③ یعنی جلدی فتح ہوگی۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي لَآ أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَ
فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۚ يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ
الْفٰسِقِينَ ﴿٢٦﴾

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ۘ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ
يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ۖ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْ بَسَطْتَ
إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِينَ ﴿٢٨﴾

اس (موسیٰ) نے کہا: اے میرے رب! اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر میرا کوئی اختیار نہیں ہے، سو آپ ہمارے اور نافرمان قوم کے درمیان فیصلہ کر دیجیے ① ﴿۲۵﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب وہ مقدس زمین چالیس سال تک ان پر حرام کر دی گئی ہے ② زمین (کے ایک خاص حصہ) میں وہ سر مارتے پھریں گے ③، سو (اے موسیٰ!) تم نافرمان قوم پر افسوس (بھی) مت کرو ﴿۲۶﴾

اور (اے نبی محمد!) تم ان کے سامنے آدم (علیہ السلام) کے دونوں بیٹوں ④ کی خبر (یعنی واقعہ) صحیح صحیح پڑھ کر سناؤ، جب دونوں نے (اللہ تعالیٰ کے لیے) قربانی پیش کی تو ان دونوں میں ایک کی (قربانی) قبول ہوگئی اور دوسرے کی (قربانی) قبول نہیں ہوئی (قابیل نے) کہا کہ ⑤: میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا (جس کی قربانی قبول ہوئی تھی اس ہابیل نے) کہا: اللہ تعالیٰ تو تقویٰ والوں ہی سے (قربانی) قبول کرتے ہیں ﴿۲۷﴾ اگر تو مجھ کو قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تو میں اپنا ہاتھ تیری طرف تجھ کو قتل کرنے کے لیے نہیں اٹھاؤں گا، یقیناً میں تو تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ﴿۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سو آپ ہمارے اور نافرمان قوم کے درمیان فرق (جدائی) کر دیجیے۔
② یعنی گھر میں جا نہیں سکیں گے اور راستہ بھی نہیں ملے گا، بنی اسرائیل کے لیے چالیس سال ایک کھلا میدان قید خانہ بنا دیا گیا، کیسی عجیب قدرت ہے خدا تعالیٰ کی، وادیٔ تیہ کی تفصیلات بندے کی کتاب ''دیکھی ہوئی دنیا'' مصر کے سفر نامہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) حیران و پریشان پھرتے رہیں گے۔ مراد وادیٔ تیہ ہے۔
④ یعنی قابیل اور ہابیل۔ ⑤ قابیل حقیقت میں نا قابل ثابت ہوا۔

اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۚ﴿۲۹﴾
فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی
الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا
الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۚ﴿۳۱﴾ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ
جَمِیْعًا ؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا
بِالْبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

میں یہ چاہتا ہوں کہ تو اپنے گناہوں کے ساتھ میرے (قتل کے) گناہ کو بھی حاصل کر لیوے، سو تو جہنم والوں میں (شامل) ہو جائے اور یہی ظالموں کی سزا ہے ﴿۲۹﴾ سو اس (قابیل) کو اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر راضی کر لیا، اور اس نے اس (اپنے بھائی) کو قتل کر (ہی) ڈالا تو وہ (قاتل) نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو گیا ﴿۳۰﴾ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کچّے کو بھیجا، جو زمین میں کھودنے لگا؛ تا کہ وہ (کچّا) اس (قاتل) کو بتائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کس طرح چھپائے؟ (یہ دیکھ کر قاتل) بولا: ہائے افسوس! کیا میں اس کوے جیسا بھی نہیں ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش میں چھپا دیتا، پھر وہ اس حالت پر پچھتانے لگا ﴿۳۱﴾ اسی (واقعے) کی وجہ سے (یہ فرمان) ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جو شخص کسی انسان کو قتل کر ڈالے؛ جب کہ اس (مقتول) نے کسی شخص کو قتل بھی نہیں کیا تھا یا زمین میں فساد بھی نہیں پھیلایا تھا[۱] تو اس نے (ایسا ہی جرم کیا) گویا کہ تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی (کی زندگی) کو بچا لینے کا ذریعہ بنا تو (اس نے ایسا کام کیا) گویا کہ اس نے تمام لوگوں کی زندگی بچا لی اور پکی بات یہ ہے کہ ہمارے رسول ان (بنی اسرائیل) کے پاس کھلے کھلے احکام لے کر آئے، مگر اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں ہی کرتے رہتے ہیں ﴿۳۲﴾

---

[۱] (دوسرا ترجمہ) جو شخص کسی (دوسرے) شخص کو بغیر کسی انسانی خون کے بدلے کے یا زمین میں فساد پھیلائے بغیر قتل کر ڈالے۔

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ
يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ
خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا۟
عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓا۟ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُوا۟ فِى سَبِيلِهِۦ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾

جولوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچانے کے لیے ڈورتے پھرتے ہیں① ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی پر چڑھا دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیے جائیں② یا وہ زمین سے دور (یعنی جلاوطن) کر دیے جاویں، یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے ﴿۳۳﴾ مگر جن لوگوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پالو (یعنی ان کو گرفتار کر لو) تو تم جان لو یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۳۴﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس (اللہ تعالیٰ) تک (پہنچنے کا) وسیلہ تلاش کرو③ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں جہاد کرو؛ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ﴿۳۵﴾

---

①فساد [۱] یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے قانون کی برکت سے اسلامی حکومت میں جو امن کا ماحول ہے اس کو ختم کرے۔ [۲] ہتھیاروں کے ساتھ عوام پر حملہ کر کے ڈاکے ڈالنے والے۔ [۳] بدامنی پھیلانے والے۔ [۴] راہ زنی کرنے والے یعنی جو اجتماعی شرارت کرتے ہیں۔ [۵] اسی طرح اہلِ حق کو دینِ حق سے روکنا یہ سب سے بڑا فساد ہے۔ [۶] اس میں نبی کی اہانت، ارتداد کی سعی وغیرہ بھی شامل ہے۔

② یعنی ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ دیا جائے۔

③ وسیلہ: یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رضا مندی والے کام کرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اسی طرح وسیلہ جنت کا ایک اعلیٰ درجہ ہے جس کے اوپر کوئی درجہ ہی نہیں ہے، جو عرشِ رحمن سے نہایت قریب ہے، ہر مومن کو چاہیے کہ وہ اذان کے بعد درود پڑھ کر دعا پڑھنے کی عادت بنا دے، اس میں وسیلے کی دعا بھی ہے اور وہ جنت کا اعلیٰ مقام ہے جو حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے خاص ہے اور اس کے نیچے کے درجات تمام مومنین کے لیے ہیں، اسی طرح وسیلے کی ایک تعبیر یہ ہے کہ ”ہر وہ چیز جو بندے کو رغبت و محبت کے ساتھ اپنے معبود کے قریب کر دیوے“۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ
وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا
أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ
وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾

یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا، اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب ان کے پاس ہو اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو اور وہ ان (چیزوں) کو قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ میں دینا چاہیں تب بھی ان کی طرف سے وہ قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۳۶﴾ وہ (کافر) آگ سے نکل جانا چاہیں گے؛ حالاں کہ وہ اس (آگ) سے نکلنے والے نہیں ہیں اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے ﴿۳۷﴾ اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت سو تم ان دونوں کے (پہنچوں سے) ہاتھ کاٹ دو، یہ ان دونوں کے کیے ہوئے کام کا بدلہ ہے (اور یہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں① ﴿۳۸﴾ سو جس شخص نے اپنے ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلی اور اصلاح کرلی تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۳۹﴾ کیا تم کو (یہ بات) معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں عذاب دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں معاف کردیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۰﴾

---

① قابلِ احترام انسان کا ہاتھ جب خود انسان اس کے احترام کو چوری کرکے باقی نہ رکھے تو وہ ہاتھ بدن سے الگ کردیے جانے کے لائق ہو جاتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

اے رسول! جو لوگ دوڑ دوڑ کر کفر میں گرتے ہیں وہ تم کو غم میں نہ ڈالیں① (ایک) تو ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنے منہ (زبان) سے یہ کہہ دیا کہ ہم ایمان لائے ہیں؛ حالاں کہ ان کے دل ایمان نہیں لائے② اور (دوسرے) ان لوگوں میں سے ہیں جو یہودی ہیں، جھوٹ بولنے کے لیے جاسوسی کرتے ہیں③ وہ دوسری قوم (کو آپ کی بات پہنچانے) کے لیے جاسوسی کرتے ہیں، جو (قوم) تمھارے پاس آئی ہی نہیں④ وہ (اللہ تعالیٰ کی) باتوں کو بدل ڈالتے ہیں اس کا (صحیح) موقع (اور محل) طے ہو جانے کے بعد⑤ وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: اگر تم کو یہ حکم⑥ ملے تو اس کو لے لینا اور اگر ایسا (حکم) نہ ملے تو بچ کر نکل جانا اور جس کو اللہ تعالیٰ فتنہ (یعنی گمراہی) میں ڈالنا چاہے تو تم اس (کو بچانے) کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں کچھ نہیں کر سکتے⑦

---

① (دوسرا ترجمہ) جو لوگ کفر میں تیزی دکھاتے ہیں وہ آپ کو غمگین نہ کریں۔
② یعنی منافق۔
③ (دوسرا ترجمہ) جھوٹی بات کان لگا کر سنتے ہیں (تیسرا) جھوٹی بات سننے کی ان کی عادت ہے۔ آیت میں لفظ **سمّٰعون** ہے جس کا معنی ہے بہت زیادہ سننا، حاصل معنی ہے جاسوسی کرنا۔ کان لگا کر سننا۔
④ (دوسرا ترجمہ) جس قوم نے (تکبر اور دشمنی کی وجہ سے) تم تک آنا ہی گوارا نہیں کیا۔ یعنی یہود خود تو آتے نہیں، منافقوں کے واسطے سے کیا فیصلہ ہو گا وہ معلوم کرواتے تھے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) (اللہ تعالیٰ کی کتاب کے) کلمات کے معانی متعین ہو جانے کے بعد بدل دیتے ہیں (تیسرا) (اللہ تعالیٰ کے) کلام کو (جبکہ وہ) کلام اپنے صحیح موقع پر قائم ہوتا ہے (اس کے) بعد (لفظاً و معنیً) بدلتے رہتے ہیں۔ یعنی باتوں کو بدل کر کہاں سے کہاں کر دیتے ہیں، یا بات کہیں سے کہیں لگاتے ہیں۔
⑥ یعنی تمھاری مرضی کے مطابق کا فیصلہ ملے تو عمل کرنا؛ ورنہ کسی بہانے سے چلے آنا۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (کے یہاں) سے (آنے والے عذاب سے) اس کو بچانے کے لیے آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤١﴾ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ
أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ
اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٣﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو (کفریات سے) پاک کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہی نہیں کیا① ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے ﴿۴۱﴾ جھوٹ بولنے کے لیے یہ جاسوسی کرتے ہیں②، بڑے حرام کھانے والے ہیں③، سو اگر وہ لوگ تمھارے پاس (فیصلہ کرانے) آجاویں تو تم ان کے درمیان فیصلہ کرو یا تم ان سے اعراض کرو④ اور اگر تم ان سے اعراض کرو گے⑤ تو (بھی) وہ ہرگز تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم کو فیصلہ کرنا ہو تو تم ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں ﴿۴۲﴾ اور وہ لوگ تم سے کیسے فیصلہ کرائیں گے⑥؛ حالاں کہ ان کے پاس تورات موجود ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم (لکھا ہوا) ہے، پھر بھی (یعنی نبی ﷺ کے یا تورات کے فیصلے) کے بعد وہ لوگ منہ پھرا لیتے ہیں ⑦اور (حقیقت میں) وہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں ﴿۴۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کے دلوں کو (کفریات سے) پاک کرنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہی نہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) کان لگا لگا کر جھوٹی باتیں سننے والے ہیں (تیسرا) جھوٹی باتیں سننے کی عادت رکھتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) حرام کا مال بہت کھانے والے ہیں۔ "**سحت**" کا لغوی معنی ہے کسی چیز کی بنیاد کھود کر اس کو برباد کر دینا، رشوت اور حرام مال کا یہی حال ہے کہ وہ دیانت کی بنیادوں کو کھود کر بالکل برباد کر دیتا ہے۔

④ یعنی ان کے مقدمے کو آپ نہ سنیں؛ بلکہ ٹال دیں۔

⑤ اور ان کا مقدمہ نہ چلائیں۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ آپ کو (فیصلے میں) کیسے حاکم بنانا چاہتے ہیں؟

⑦ یعنی ہٹ جاتے ہیں، مانتے نہیں۔

إِنَّآ أَنزَلۡنَا ٱلتَّوۡرَىٰةَ فِيهَا هُدٗى وَنُورٞۚ يَحۡكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسۡلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ
وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلۡأَحۡبَارُ بِمَا ٱسۡتُحۡفِظُواْ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُواْ عَلَيۡهِ شُهَدَآءَۚ فَلَا تَخۡشَوُاْ
ٱلنَّاسَ وَٱخۡشَوۡنِ وَلَا تَشۡتَرُواْ بِـَٔايَٰتِي ثَمَنٗا قَلِيلٗاۚ وَمَن لَّمۡ يَحۡكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ
هُمُ ٱلۡكَٰفِرُونَ ٤٤ وَكَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيهَآ أَنَّ ٱلنَّفۡسَ بِٱلنَّفۡسِ وَٱلۡعَيۡنَ بِٱلۡعَيۡنِ وَٱلۡأَنفَ
بِٱلۡأَنفِ وَٱلۡأُذُنَ بِٱلۡأُذُنِ وَٱلسِّنَّ بِٱلسِّنِّ وَٱلۡجُرُوحَ قِصَاصٞۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِۦ فَهُوَ كَفَّارَةٞ
لَّهُۥۚ وَمَن لَّمۡ يَحۡكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ٤٥

یقیناً ہم ہی نے (موسیٰ پر) تورات اتاری تھی، اس میں ہدایت اور روشنی تھی (اس دور کے) وہ تمام نبی جو (اللہ تعالیٰ کے) فرماں بردار تھے یہودیوں (کے معاملات) میں اس (تورات) کے (حکم کے) مطابق فیصلہ کیا کرتے تھے، اور تمام اللہ والے اور علما بھی [1]؛ کیوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کا ذمے دار بنایا گیا تھا اور وہی (لوگ) اس پر نگران (بھی) تھے [2]۔ سو (اے یہودیو!) تم لوگوں سے مت ڈرو اور تم مجھ ہی سے ڈرو اور میرے احکام کے بدلے (دنیا کی) تھوڑی سی قیمت مت لو، اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے، سو وہی لوگ کافر ہیں ﴿۴۴﴾ اور ہم نے اس (تورات) میں ان کے لیے یہ (حکم) لکھ دیا تھا کہ جان، جان کے بدلے میں اور آنکھ، آنکھ کے بدلے میں اور ناک، ناک کے بدلے میں اور کان، کان کے بدلے میں اور دانت، دانت کے بدلے میں اور زخموں میں بھی (اسی طرح برابری کا) بدلہ لیا جائے گا، سو جو بھی اس (بدلہ لینے) کو معاف کر دیوے تو وہ اس (معاف کرنے والے) کے لیے (گناہ کا) کفارہ ہوگا [3] اور جو شخص بھی اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے سو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۴۵﴾

---

① یعنی اس تورات کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا کرتے تھے۔ دو قسم کی جماعت تھی: اول: ربانیون: جن کی عبادت کی طرف توجہ زیادہ ہوتی تھی، اگرچہ علم بہ قدر ضرورت ہوتا تھا، ایسے دنیا سے بے رغبت لوگ جیسے مکتب کے ابتدائی مدرسین۔ دوم: احبار: جن میں علم زیادہ ہو اور عمل بھی ہو، یہ لوگ باتوں کو عمدہ طریقے سے پیش کرنے میں ماہر ہوتے تھے۔ دونوں جماعتوں کا مقصد اللہ اور رسول کی اطاعت؛ البتہ ان کے نام غلبہ کے اعتبار سے رکھے گئے جن میں عبادت کا غلبہ تھا ان کو ”رب“ کی طرف نسبت کرکے ”ربانی“ یعنی اللہ والے ان کا نام ہوا اور جن میں علم کا غلبہ تھا ان کو ”احبار“ کہا گیا۔ ←

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ
مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ

اور ان سب (نبیوں) کے پیچھے ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو اس سے پہلی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والا بنا کر بھیجا اور ہم نے اس (عیسیٰ) کو انجیل دی، اس (انجیل) میں ہدایت اور روشنی تھی اور وہ (انجیل) اپنے سے پہلی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والی (یعنی سچا بتانے والی) تھی اور تقویٰ والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی ﴿۴۶﴾ اور انجیل والے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس (انجیل) میں اتارا ہے اس کے مطابق فیصلہ کیا کریں اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے سو وہی لوگ نافرمان ہیں① ﴿۴۷﴾ اور (اے نبی!) ہم نے تم پر حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے جو اپنے سے پہلی (آسمانی) کتابوں کو سچا بتلاتی ہے اور ان (اگلی کتابوں کے مضامین) کی حفاظت کرنے والی ہے، لہٰذا جو اللہ تعالیٰ نے (تم پر) اتارا ہے اسی کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرو اور جو سچی بات تمہارے پاس آ گئی اس کو چھوڑ کر تم ان کی خواہشات کے پیچھے مت چلو، ہم نے تم میں سے ہر ایک (امت) کے لیے (الگ الگ) شریعت اور طریقہ مقرر کیا ہے②

⊃ ⑥ اور وہی (لوگ) اس پر گواہ (بھی) تھے۔ ⑦ یعنی گناہ ختم ہونے کا ذریعہ ہوگا۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① یہاں تین طرح کی آیتیں ہیں، تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام کے خلاف حکم دینا کبھی تو کفر ہوتا ہے اور کبھی ظلم و فسق، اگر عملاً اس کے خلاف کرنے کے ساتھ ساتھ اعتقاد میں بھی اس کو حق نہ جانتا ہو تو یہ کفر ہے اور اگر عقیدے کی رو سے تو ان احکام کو حق مانتا ہے، مگر عملاً اس کے خلاف کرتا ہے تو یہ ظلم و فسق ہے۔

② ہر زمانے میں ہر امت کو فروعات میں الگ الگ طریقہ دیا اور اصول ہر دور میں متحد رہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم (سب) کو ایک ہی امت کر دیتے ① لیکن تا کہ جو کچھ اس نے تم کو دیا اس میں وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو آزما دے، سو بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تم کوشش کرو، اللہ تعالیٰ ہی کے پاس تم سب کو واپس جانا ہے، سو جن چیزوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس کی حقیقت بتلا دیں گے ﴿۴۸﴾ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم اتارا اس کے مطابق تم ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو اور تم ان کی خواہشات کے مطابق مت چلو اور ان سے اس بات سے بچتے رہو ② کہ وہ تم کو فتنے میں ڈال کر کسی ایسے حکم سے تم کو ہٹا دیویں جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اتارا ہے، سو اگر وہ لوگ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بعض گناہوں کی (کچھ) سزا (دنیا ہی میں) دینا چاہتے ہیں اور یقیناً لوگوں میں سے بہت سارے فاسق ہی ہیں ﴿۴۹﴾ بھلا کیا جاہلیت والا فیصلہ وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ③؟ اور جو قوم یقین رکھتی ہو ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ ﴿۵۰﴾

اے ایمان والو! تم یہود اور نصاریٰ کو (اپنا گہرا) دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان (یہود و نصاریٰ) سے دوستی کرے گا سو یقیناً وہ ان ہی میں سے ہوگا ④ یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیں گے ﴿۵۱﴾

---

① الگ الگ زمانے میں الگ الگ شریعت آئی۔ ② (دوسرا ترجمہ) احتیاط رکھو (تیسرا) ان سے ہوشیار رہو۔ ☚

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآىِٕرَةٌ ؕ
فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
نٰدِمِيْنَ ۞ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ
لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؗ

سو تم دیکھو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ ان (یہود و نصاریٰ) سے جلدی جلدی ملتے ہیں (یعنی دوستی کے تعلقات بڑھا رہے ہیں) وہ کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ ہم پر مصیبت کا کوئی چکر ① پیش نہ آ جاوے ② سو (یہ بات) قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ (مسلمانوں کو) فتح دے دیویں ③ یا اپنی طرف سے کوئی (خاص) بات ظاہر کر دیں ④ پھر (اس وقت) جو بات ان منافقوں نے اپنے دلوں میں چھپائی تھی اس پر وہ پچھتانے لگے ﴿۵۲﴾ اور (اس وقت) ایمان والے (تعجب سے) کہیں گے کہ: کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ یقیناً وہ تمھارے ساتھ ہی ہیں، ان کے اعمال برباد ہو گئے جس کے نتیجے میں وہ لوگ نقصان میں رہ گئے ﴿۵۳﴾ اے ایمان والو! جو شخص بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جاوے ⑤ تو بہت جلدی اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائیں گے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان سے محبت کریں گے اور وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) سے محبت کریں گے، ایمان والوں پر نرم (یعنی مہربانی کرنے والے)، کافروں کے لیے سخت ہوں گے،

⇐ ④ شریعت کے فیصلوں میں سب کے لیے عدل و انصاف ہے اور جاہلیت کے فیصلوں میں امیر اور غریب قوی اور کمزور میں فرق رکھا جاتا ہے؛ گویا آسمانی شریعت کے خلاف من گھڑت قوانین پر وہ عمل کرتے تھے۔

⑤ اگر کسی مسلمان نے اس قانون کی خلاف ورزی کر کے کسی یہودی یا نصرانی سے گہری دوستی کر لی تو وہ اسلام کی نظر میں بجائے مسلمان کے اسی قوم کا فرد شمار ہونے کے قابل ہے۔

① مصیبت جس پر آتی ہے وہ اس کو گھیر لیتی ہے، یہ "دائرۃ" کی تعبیر کا مفہوم معلوم ہو رہا ہے۔

② یعنی مسلمان مغلوب ہو گئے اور کوئی برا وقت آ گیا تو یہ یہود و نصاریٰ ہماری مدد کریں گے؛ اس لیے ان سے بھی محبت رکھو۔

③ یعنی مکہ کی فتح ہو گئی۔ ④ اس کی ایک مراد منافقوں کے نفاق کا پردہ پھاڑ کر ان کو ظاہر کر دیا جاوے جس میں ان کی رسوائی ہو۔ ⑤ یعنی مرتد ہو جاوے۔

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ؑ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى
الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ
تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، یہ اللہ
کا فضل ہے، وہ (اللہ) جس کو چاہتے ہیں فضل دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑی وسعت والے، بڑے جاننے
والے ہیں ﴿۵۴﴾ (اے مسلمانو!) یقیناً تمھارے مدد کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور اس کے رسول
ہیں اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ (اللہ کے سامنے) عاجزی کرنے
والے ہیں ﴿۵۵﴾ اور جو شخص اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو دوست بناتا ہے (اور اللہ تعالیٰ کی
جماعت میں شامل ہو جاتا ہے) تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے ﴿۵۶﴾

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے جنھوں نے تمھارے
دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کافروں کو تم دوست مت بناؤ، اور اگر تم حقیقت میں ایمان
والے ہو تو تم اللہ تعالیٰ (ہی) سے ڈرو ﴿۵۷﴾ اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو وہ لوگ اس
(اذان اور نماز) کے ساتھ کھیل اور مذاق کرتے ہیں، یہ اس واسطے کہ وہ (کافر) ایسے لوگ ہیں جو
عقل نہیں رکھتے ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے اہلِ کتاب! کیا تم کو ہماری صرف یہ بات بری
لگتی ہے ① کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو (قرآن) ہم پر اتارا گیا اور جو (تورات وانجیل وغیرہ کتابیں)
پہلے اتاری گئی اس پر ہم ایمان لائے، اور یقیناً تم میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں ﴿۵۹﴾

---

① (دوسرا) کیا تم ہمارے ساتھ صرف اس لیے بیر (یا ضد) رکھتے ہو (تیسرا) کیا تم صرف ہماری اس بات پر عیب لگاتے ہو۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ
مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ
السَّبِيْلِ ۝ وَاِذَا جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ
قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

تم کہہ دو: کیا میں تم کو بتلاؤں کہ اس سے زیادہ بری سزا اللہ تعالیٰ کے یہاں کس کو ہوگی ① یہ وہ (یہود) ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب اترا، اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیا اور ان لوگوں نے شیطان کی عبادت کی، ایسے ہی لوگوں کا بہت برا ٹھکانہ ہے اور (وہی لوگ) سیدھے راستے سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ﴿٦٠﴾ اور جب وہ (منافق) لوگ تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ: ہم تو ایمان لے آئے؛ حالاں کہ وہ کفر لے کر (مسلمانوں کی مجلس میں) داخل ہوئے اور وہ اسی (کفر) کو لے کر نکلے اور اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں جس کو وہ لوگ چھپاتے ہیں ﴿٦١﴾ اور تم ان (یہودیوں) میں سے بہت سوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور ظلم اور اپنے حرام کے مال کھانے میں دوڑ دوڑ کر وہ آگے بڑھتے ہیں، جو کام وہ کر رہے ہیں وہ بہت ہی برے ہیں ﴿٦٢﴾ اللہ والے اور علما گناہ کی بات کہنے سے اور حرام کا مال کھانے سے ان کو کیوں نہیں روکتے؟ بہت ہی برا کام ہے وہ جو وہ لوگ کر رہے ہیں ② ﴿٦٣﴾

---

① مخاطبین کو اشتعال پیدا نہ ہو جائے ایسے عنوان سے خطاب کرنا یہ داعی کے لیے ضروری ہے، آیت میں مخاطب یہود ہے؛ لیکن موازنہ اور مثال کے انداز میں کلام کیا گیا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) واقعی ان کی یہ عادت بری ہے۔

نوٹ: (١) علمائے یہود نے نہی عن المنکر کا کام قصداً چھوڑ دیا اور اس کی عادت بنائی، یہ عادت محض دنیا طلبی کی وجہ سے تھی۔ نوٹ: (٢) اسی لیے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ: یہ آیت قرآنِ کریم کی سخت آیت ہے کہ جس میں نہی عن المنکر چھوڑنے والے کو برائی کرنے والے کے درجے میں سمجھا گیا۔ نوٹ: (٣) عربی زبان میں جب لفظ ''فعل'' استعمال ہوتا ہے تو اس میں ہر قسم کا کام شامل ہوتا ہے، چاہے وہ کام قصداً کرے یا بغیر قصد کے کرے ⬅

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ ۙ
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ
وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا
اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾

اور یہودلوگ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کے ہاتھ (خرچ کرنے سے) بند ہو گئے ہیں① (بلکہ سچا جواب یہ ہے کہ) ہاتھ تو خود ان (یہودیوں) کے بند ہو گئے ہیں، انھوں نے ایسی (اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی والی) بات کہی ہے کہ اس کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی ہے؛ بلکہ اس (اللہ تعالیٰ) کے دونوں ہاتھ پوری طرح کھلے ہوئے ہیں② وہ (اللہ تعالیٰ) جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں اور (اے نبی!) تم پر جو (کلام) تمھارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ ان میں سے بہت سوں میں (ان کی ضد کی وجہ سے) شرارت اور کفر ضرور بڑھا کر ہی رہے گا اور ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک دشمنی اور بغض ڈال دیا ہے، جب کبھی بھی وہ (مسلمانوں کے ساتھ) لڑائی کے لیے آگ بھڑکاتے ہیں③ تو اللہ تعالیٰ اس (آگ) کو بجھا دیتے ہیں اور وہ زمین میں فساد پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے ﴿٦٤﴾

⬅ اور "عمل" کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ کام ہوتا ہے جو قصد اور ارادے سے کیا جائے۔ اور "صنع" کا لفظ ایسے کام کے لیے بولا جاتا ہے جو کام انسان اپنے اختیار اور اپنے ارادے سے کرے اور اس کام کو عادت اور مقصد بنا لیوے۔ آیت میں عوام کے برے کاموں کو بتلانے کے لیے "**یعملون**" کا لفظ استعمال ہوا اور مشائخین اور علما کے لیے "**یصنعون**" کا لفظ استعمال ہوا۔ علما عوام سے بدگمان ہو گئے تھے کہ ہم ان کو برائیوں سے روکیں گے تو وہ رکیں گے نہیں اور بڑی بات تو یہ تھی کہ عوام سے تحفے حاصل کرنے کی لالچ میں سچائی کی حمایت کا جذبہ ہی علماء میں پیدا نہیں ہوتا تھا، برے کام کرنے والے علما کی عوام سے بھی زیادہ خطرناک حالت تھی۔

نتیجہ یہ نکلا کہ قوم کے لوگ اگر گناہ میں مبتلا ہوں اور علما کو اندازہ ہو کہ ہم ان کو روکیں گے تو وہ رک جائیں گے، پھر بھی نہ روکیں، چاہے کسی لالچ کی وجہ سے چاہے کسی ڈر کی وجہ سے تو ان علما کا یہ جرم اصل گنہگاروں سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لیے نہی عن المنکر کی کوشش تو کرتے ہی رہنا چاہیے نتیجہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① یعنی نعوذ باللہ یہ لوگ اللہ کو بخیل کہنے لگے ② اللہ تعالیٰ تو بڑے سخاوت کرنے والے ہیں ③ (دوسرا) آگ سلگاتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾
وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ
تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾
يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

اور اگر اہل کتاب (قرآن اور محمد ﷺ پر) ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے معاف کر دیتے اور ہم ان کو ضرور نعمتوں کے باغات میں داخل کرتے ﴿۶۵﴾ اور اگر وہ (اہل کتاب) تورات اور انجیل ① اور جو (قرآن) ان پر ان کے رب کی طرف سے اتارا گیا اس پر (عمل کرنے کی) پوری پابندی کرتے تو وہ اپنے اوپر سے ② اور اپنے قدموں کے نیچے ③ سے (یعنی ہر طرف سے) ضرور کھاتے ④ کچھ ان میں سے سیدھے راستے پر بھی ہیں اور ان میں زیادہ لوگ وہ ہیں جو (بہت ہی) برے کام کرتے ہیں ﴿۶۶﴾

اے رسول! (محمد ﷺ) جو (کلام یا احکام) تم پر تمہارے رب کی طرف سے اتارا گیا وہ (تمام لوگوں کو) پہنچا دو اور اگر (بالفرض) تم نے ایسا نہیں کیا تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) تم نے اس (اللہ تعالیٰ) کا (کامل) پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ تم کو لوگوں (کی سازشوں) سے بچائیں گے ⑤ یقیناً اللہ تعالیٰ کفر کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۶۷﴾

---

① تورات اور انجیل پر پورا عمل اسی وقت ہوگا جب حضور ﷺ پر ایمان لے آویں۔ چونکہ تورات اور انجیل میں جابجا حضور ﷺ کی پیشین گوئی موجود ہیں۔

② یعنی آسمان سے برکت والا پانی برستا۔

③ یعنی زمین کی کھیتی۔

④ یعنی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق خوب فراغت سے کھاتے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو حفاظت میں رکھیں گے۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ۝ وَ حَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝

(اے نبی!) تم (یوں) کہو کہ: اے اہلِ کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل اور جو (قرآن) تم پر تمھارے رب کی طرف سے (محمد ﷺ کے واسطے سے) اتارا گیا اس کو قائم (یعنی پوری پابندی سے عمل) نہ کرو وہاں تک تم (صحیح دین کے) راستے پر نہیں ہو اور (اے نبی!) تم پر جو (قرآن) تمھارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ ان میں سے بہت سوں کو شرارت اور کفر میں ضرور بڑھا دے گا، سو کافر قوم پر تم افسوس نہ کیا کرو ﴿۶۸﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور جو لوگ یہودی اور صابی اور نصاریٰ ہیں جو بھی (ان میں سے) اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے ﴿۶۹﴾ پکی بات ہے کہ بنی اسرائیل سے ہم نے (تورات میں تمام نبیوں کو سچا ماننے کا) عہد لیا تھا اور ہم نے ان کے پاس بہت سارے رسول بھیجے، جب بھی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لائے جس (حکم) کو ان کا دل پسند نہ کرتا ہو① تو (رسولوں کی) ایک جماعت کو ان لوگوں نے جھٹلا دیا اور ایک جماعت کو وہ قتل کر دیتے تھے ﴿۷۰﴾ اور انھوں نے ایسا سمجھ لیا کہ (ان کی نبیوں کے جھٹلانے پر) کوئی پکڑ نہیں ہوگی، اس لیے وہ لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی② پھر (بھی) ان میں سے بہت سارے لوگ (اسی طرح) اندھے اور بہرے بنے رہے اور جو کام وہ لوگ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۷۱﴾

---

① اپنی چاہتوں کو احکامِ الٰہی کے تابع بنانا ہے نہ کہ احکام کو مرضی کے تابع بنانا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پکی بات یہ ہے کہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنھوں نے ایسی بات کہی: یقیناً اللہ تعالیٰ ہی مسیح ابن مریم ہیں؛ حالاں کہ (خود) مسیح نے (یہ) کہا تھا: اے بنی اسرائیل! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، یقینی بات ہے کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس (شخص) کا ٹھکانہ آگ ہے اور (ایسے) ظالموں کا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿٧٢﴾ پکی بات یہ ہے کہ وہ (نصاریٰ لوگ بھی) کافر ہو چکے ہیں جو ایسا کہتے ہیں کہ: یقیناً اللہ تو تین (خداؤں) میں کا تیسرا ہے؛ حالاں کہ ایک معبود (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور جو بات وہ (نصاریٰ) لوگ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہیں آئے ① تو ان میں سے جو لوگ کفر پر (قائم) ہیں ان کو دردناک عذاب پہنچ کر ہی رہے گا ﴿٧٣﴾ بھلا کیا وہ لوگ (ایسے غلط عقیدوں سے) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس سے معافی نہیں مانگتے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿٧٤﴾

پچھلے صفحے کا مابقیہ:

④ ان کی ہدایت کے لیے اگلے نبیوں کے بعد دوسرے نبی بھیجے گئے کہ وہ سیدھے راستے پر آویں، اس کے باوجود انھوں نے نبیوں کی اطاعت نہیں کی اور اوپر سے یہ بھی خیال کہ نبیوں کی مخالفت کے باوجود ان پر کوئی عذاب آنے والا نہیں ہے۔ بنی اسرائیل کی ان شرارتوں کی وجہ سے اللہ کا عذاب ان پر آیا اور ظالم لوگ ان پر مسلط کیے گئے تب انھوں نے توبہ کی؛ لیکن اچھے حالات ہوتے ہی شرارتوں میں لگ گئے نبیوں کو قتل کیا، سورۂ اسراء کے شروع میں اس کا بیان ہے۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① (دوسرا ترجمہ) اگر یہ لوگ اپنی کہی ہوئی بات سے باز نہ آئے۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا
يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ قُلْ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا
كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

مسیح مریم کا بیٹا ایک رسول ہی تو ہے، اس سے پہلے بہت سارے رسول گذر ہی چکے ہیں، اور اس کی اماں بڑی سچائی پر چلنے والی (یعنی ولیہ) تھی، وہ (ماں، بیٹے) دونوں کھانا کھایا کرتے تھے، تم دیکھو! ہم ان کے لیے کس طرح کھول کھول کر (توحید کی) دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر تم دیکھو کہ وہ کہاں الٹے جا رہے ہیں ﴿۷۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کیا تم ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تمھارے لیے نہ نقصان کی کوئی طاقت رکھتی ہو اور نہ نفع کی، اور اللہ تعالیٰ ہی بڑے سننے والے، بہت جاننے والے ہیں ﴿۷۶﴾ (اے نبی!) تم کہو: اے اہلِ کتاب! تم اپنے دین میں ناحق غلو مت کرو① اور تم ایسے لوگوں کی خواہشات پر مت چلو جو خود پہلے ہی سے گمراہ ہو گئے ہیں اور وہ بہت سوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور وہ سیدھے راستے (کو جانتے ہوئے بھی اس) سے بھٹک گئے ہیں ﴿۷۷﴾

بنی اسرائیل کے جو لوگ کافر بن گئے ان پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) داؤد (علیہ السلام) اور مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام دونوں) کی زبان سے لعنت کی گئی②، یہ (لعنت) اس لیے ہوئی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے نکل جاتے تھے ﴿۷۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم تمھارے دین کی بات میں ناحق مبالغہ مت کرو۔
② ظاہری لعنت: بندر اور خنزیر کی شکل بنادی گئی۔
باطنی لعنت: اللہ کے نیک بندوں سے نفرت اور مشرکین کی محبت ان کے دل میں آئی۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٩ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي
الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝٨٠ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ
اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨١ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ
ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٨٢

جو برائی کے کام وہ کرتے تھے اس سے آپس میں ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے ① جو کام وہ لوگ کرتے تھے واقعتاً وہ بہت ہی برے تھے ﴿۷۹﴾ ان (یہود) میں سے بہت سوں کو تم دیکھو گے کہ انھوں نے کافروں کو (اپنا) دوست بنایا ہوا ہے، جو (کام) وہ اپنے لیے آگے (آخرت میں) جو بھیج رہے ہیں یقیناً وہ بہت ہی برا ہے، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہو گئے ہیں اور عذاب میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۸۰﴾ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ پر اور نبی پر اور جو (کلام) ان کی طرف اتارا گیا اس پر ایمان لاتے تو ان (مشرکوں) کو کبھی بھی (اپنا) دوست نہ بناتے؛ لیکن ان میں کے زیادہ لوگ تو نافرمان ہیں ﴿۸۱﴾ (اے نبی!) تم ایمان والوں سے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت دشمنی کرنے والے یہود اور شرک کرنے والوں کو پاؤ گے اور تم ان (غیر مسلموں میں سے) ایمان والوں سے دوستی کرنے میں زیادہ نزدیک ان لوگوں کو پاؤ گے جنھوں نے کہا کہ: ہم تو نصرانی ہی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان (نصرانیوں) میں بہت سارے علما اور (دنیا چھوڑ کر تنہائی میں رہنے والے) درویش لوگ ہیں اور اس واسطے کہ وہ (نصاریٰ) تکبر نہیں کرتے ② ﴿۸۲﴾

---

① خود بھی برائی سے رکتے نہیں تھے اور دوسروں کو بھی برائی سے روکتے نہیں تھے۔

② یہود اور مشرکین کے مقابلے میں نصاریٰ قدرے غنیمت ہے۔ جب کہ درویشی اور گوشہ نشینی اور تکبر میں کمی یہ سب اوصاف ہوں، بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت نجاشی اور ان کے رفقاء کے متعلق نازل ہوئی۔



وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور جب وہ① اس کلام (یعنی قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول (یعنی محمد ﷺ) پر اتارا گیا ہے تو تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ وہ آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں، اس وجہ سے کہ انھوں نے حق (یعنی اسلام) کو پہچان لیا ہے، وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! ہم تو ایمان لے آئے، سو آپ ہم کو ماننے والوں کے ساتھ لکھ دیجیے ﴿۸۳﴾ اور ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو سچا دین ہمارے پاس آ گیا ہے اس پر کیوں ایمان نہ لائیں؟ اور (پھر) ہم اس بات کی توقع رکھیں کہ ہمارے رب ہم کو نیک لوگوں میں داخل کر دیں گے② ﴿۸۴﴾ سو اللہ تعالیٰ اُن کی (اِن) کہی ہوئی باتوں کے بدلے میں ان کو ایسے باغات عطا فرمائیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے ﴿۸۵﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ جہنم والے ہیں ﴿۸۶﴾

اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کر دی ہیں تم ان کو حرام مت کر لیا کرو اور تم (شریعت کی) حد سے آگے مت بڑھو، یقیناً اللہ تعالیٰ (شریعت کی) حد سے باہر نکلنے والوں سے محبت نہیں کرتے ﴿۸۷﴾

---

① یعنی نصاریٰ جو بعد میں مسلمان ہو گئے۔

② آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ شامل ہونے کی امید ایمان لانے پر موقوف ہے؛ اس لیے ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح حق قبول کرنے والوں پر ملامت کرنا نیک بختی نہیں ہے۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ
عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

اور اللہ تعالیٰ نے جو رزق تم کو دیا ہے تم اس میں سے حلال، پاکیزہ چیزیں① کھاؤ اور جس اللہ تعالیٰ پر تم ایمان رکھتے ہو تم اس سے ڈرتے رہو ﴿۸۸﴾ اللہ تعالیٰ تمھاری لغو قسموں پر تمھاری پکڑ نہیں کریں گے ② لیکن جو قسمیں تم نے مضبوط باندھیں③ ان (کے توڑنے) پر تمھاری پکڑ کریں گے، سو اس (پکی قسم توڑنے) کا کفارہ یہ ہے: جو درمیانی درجے کا کھانا تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو ویسا دس مسکینوں کو کھلانا ہے یا ان (دس مسکینوں) کو کپڑے دو یا ایک گردن (یعنی غلام یا باندی) آزاد کرو، سو جس کے پاس (اس میں سے کچھ بھی) نہ ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا بیٹھو (اور قسم توڑ ڈالی ہو) اور تم اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو④ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم شکر کرنے والے بنو ﴿۸۹﴾ اے ایمان والو! یقینی بات ہے کہ شراب اور جوا اور بتوں کے تھان⑤ اور قسمت معلوم کرنے کے تیر یہ سب ناپاک، شیطانی کام ہیں، لہٰذا تم اس سے بچو؛ تاکہ تم فلاح پا جاؤ ﴿۹۰﴾

---

① طبیعت کی جس کی طرف رغبت کرے، لذیذ۔
② یعنی کفارہ واجب نہیں۔ لغو قسم: کسی گذشتہ واقعہ پر اپنے خیال کے مطابق سچا سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو، اسی طرح بلا قصد جو قسم کے الفاظ زبان سے نکلے۔ ③ یعنی پکی کھائی۔
④ قسم کھانے میں جلد بازی نہ کرو، بلا ضرورت قسم نہ کھاؤ، قسم کھانے کے بعد شرعی یا طبعی ضرورت کے بغیر قسم کو مت توڑو۔
⑤ تھان: ہر بت کے آگے جانور ذبح کرنے کے لیے ایک خاص جگہ بناتے تھے، جہاں آکر لوگ اس بت کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے، اسی طرح بغیر تراشے ہوئے پتھر جن میں کوئی صورت بنی ہوئی نہ ہو اس کو بھی "انصاب" کہتے ہیں۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ

شیطان تو یہی ارادہ کرتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز سے روک دیوے، سو کیا تم (اب ان چیزوں سے) باز آجاؤ گے؟ (یعنی رک جاؤ) ﴿۹۱﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اطاعت کرو اور تم (نافرمانی سے) بچتے رہو، سو اگر تم منہ پھرا لو گے ① تو تم جان لو کہ ہمارے رسول کی ذمے داری صرف صاف صاف (احکام) پہنچا دینا ہے ﴿۹۲﴾ جو لوگ ایمان والے ہوں اور وہ نیک کام کرتے رہیں تو (حرام ہونے سے پہلے) جو کچھ کھایا (یا پیا) اس کی وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے جب کہ وہ (اس وقت بھی حرام چیزوں سے) بچتے رہیں اور وہ ایمان پر (قائم) رہیں اور نیک کام کرتے رہیں، پھر (آئندہ جو چیزیں حرام کی گئیں اس سے بھی) وہ بچتے رہیں اور ایمان پر (مضبوط) رہیں، پھر تقویٰ پر رہیں ② اور نیکی کیں اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں ③ ﴿۹۳﴾

اے ایمان والو! شکار کے کچھ جانوروں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ضرور تمھاری آزمائش کریں گے ④ جن کو تمھارے ہاتھ اور تمھارے نیزے حاصل کر سکیں گے؛

---

① یعنی اطاعت نہیں کرو گے۔

② یعنی ایمان اور تقویٰ میں ترقی کرتے کرتے اونچے مقام پر پہنچ گئے۔

③ اس آیت میں تین مرتبہ "اتقوا" کا ذکر ہے، اس کی مراد یہ سمجھ میں آئی ہے کہ پہلے سے مراد کفر سے بچنا، دوسرے سے مراد گناہِ کبیرہ سے بچنا اور تیسرے سے مراد گناہِ صغیرہ سے بچنا ہے۔ پہلے "اٰمنوا" میں عمومی ایمان، دوسرے میں یقین مراد لیا جائے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایک معمولی سی شکار کی بات میں تمھاری ضرور آزمائش کریں گے۔

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ
مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ
عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ
مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ
وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾

تاکہ اللہ تعالیٰ (ظاہر کرکے بھی) جان لیویں کہ کون بغیر دیکھے ہوئے اس (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے ڈرتا ہے، پھر جو شخص اس (حرمت) کے بعد زیادتی کرے گا تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۹۴﴾ اے ایمان والو! تم احرام کی حالت میں ہو تب شکار مت کرو اور جو شخص تم میں سے جان بوجھ کر اس (شکار) کو قتل کردیوے تو (اس پر) اس قتل کیے ہوئے جانور جیسا چوپایوں میں سے بدلہ میں دینا ضروری ہوگا، جس کا تم میں سے دو معتبر ① شخص فیصلہ کریں گے، جس کو (ذبح کے لیے) کعبہ کے پاس پہنچادیا جائے یا کفّارے میں (اس جانور کی قیمت کا) مسکینوں کو کھانا دے دیا جاوے ② یا اس کے برابر روزے رکھنے ہیں؛ تاکہ وہ (شکار کرنے والا) اپنے کیے ہوئے کام کے وبال کا مزہ چکھے، پہلے جو کچھ ہو چکا اللہ تعالیٰ اس کو معاف کرچکیں ہیں اور جو شخص دوبارہ یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست انتقام لینے والے ہیں ﴿۹۵﴾ تمھارے لیے سمندر کا شکار کرنا اور اس کا کھانا خود تمھارے لیے اور (قافلہ میں چلنے والے) مسافروں کے لیے فائدہ اٹھانے کی غرض سے حلال کردیا گیا ہے اور جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تمھارے لیے زمین کا شکار حرام کیا گیا ہے اور تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے ﴿۹۶﴾

---

① یعنی دیانت دار، تجربہ کار، صاحبِ بصیرت۔ ② اس شکار کی قیمت سے مساکین کو غلہ دینا ہے؛ یعنی ایک مسکین کو ایک صدقۂ فطر کی مقدار کا اناج، اس طرح پوری قیمت سے جس قدر مساکین کو ہوسکے ہر مسکین کو ایک صدقۂ فطر کی مقدار کا غلہ بانٹ دیا جائے یا جتنے مساکین کو غلہ دیا جاسکتا ہے اتنی مقدار میں روزے رکھیں۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآىِٕدَ ؕ
ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾
اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾

اللہ تعالیٰ نے احترام والے گھر کعبہ کو لوگوں کے لیے (امن اور بھلائی کے) قیام کا ذریعہ بنایا ہے ①
اور احترام والے مہینے ② اور ہدی ③ اور جن (جانوروں) کے گلے میں پٹے ④ ڈالا جاتا ہے ان کو بھی ⑤؛
یہ اس لیے تاکہ تم لوگ جان لو کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو
جانتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۹۷﴾ تم جان لو یقیناً اللہ تعالیٰ کا عذاب
بہت سخت ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۹۸﴾

---

① قیام کا مطلب:

(۱) جس پر کسی چیز کا قیام و بقا موقوف ہو۔

(۲) دنیا کا بقا کعبہ سے ہے، دنیا کی شروعات کعبے سے ہوئی اور قیامت کے قریب جب کعبہ نہ رہے گا تو پھر اس دنیا کا فنا ہونا شروع ہو جائے گا۔

(۳) اسی طرح کعبہ نماز، حج، عمرہ کے قائم ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۴) مکہ کے لوگوں کو کعبہ کی برکت سے امن اور انواع و اقسام کے پھل ملتے ہیں۔

(۵) ظلم اور خون ریزی سے امن ہے۔

(۶) گویا کعبہ پورے عالم کے لوگوں کے لیے بقا اور امن کا ذریعہ ہے۔

(۷) پھر اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کا مولد و مسکن ہے، جن کی ذات قیام انسانیت کا ذریعہ ہے۔

② ذی الحجہ کا مہینہ جس میں حج کیا جاتا ہے یا چاروں احترام والے مہینے: رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم سب مراد ہیں۔

③ حرم کے پاس ذبح کرنے کے لیے جو جانور لے جاتے ہیں۔

④ اسلام سے پہلے جاہلیت کے دور میں جو بھی آدمی حج کے لیے جاتا وہ اپنے گلے میں ایک پٹہ ڈال دیتا، جیسے آج کے جاہلیت کے دور کے حاجی گلے میں پھول کا ہار ڈالتے ہیں جو غلط کام ہے، جس سے لوگ یہ سمجھتے کہ یہ انسان حج میں جا رہا ہے، اسلام میں بھی قربانی کے جانور کے گلے میں پٹہ ڈالنا جائز ہے؛ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ جانور کعبہ لے جا کر ذبح کرنا ہے تو کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچاتا، سب اس کا احترام کرتے ہیں۔

⑤ ان سب کو بھی لوگوں کے لیے امن بھلائی قائم ہونے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَسْئَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَإِنْ تَسْئَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۚ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كٰفِرِينَ ۝

رسول کے ذمے تو (اللہ تعالیٰ کی بات) پہنچا دینا ہی ہے اور جو کچھ تم لوگ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم لوگ چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں ﴿۹۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: ناپاک چیز اور پاک چیز برابر نہیں ہو سکتی ① اگرچہ ناپاک چیز کا زیادہ ہونا تم کو اچھا ہی لگتا ہو، سوائے عقل والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو؛ تاکہ تم لوگ کامیابی حاصل کرلو ﴿۱۰۰﴾

اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جاوے تو وہ تم کو بری لگے اور اگر ان (چیزوں) کے بارے میں ایسے وقت میں تم سوال کرو گے جب قرآن اتارا جارہا ہو تو وہ تم پر ظاہر کردی جائیں گی ② اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کردیا ③ اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے، حلیم ہیں ④ ﴿۱۰۱﴾ تم سے پہلے (زمانوں میں دوسری امت) کے لوگوں نے (اپنے رسولوں سے) اس قسم کے سوالات کیے تھے، پھر وہ ان کا (جواب ملا تو عمل کرنے سے) انکار کرنے لگے ﴿۱۰۲﴾

---

① خبیث سے مراد: حرام یا ناپاک چیز، گناہ کرنے والا یا برے اعمال اور طیب سے مراد: حلال یا پاک چیز، اطاعت کرنے والا اور اچھے اعمال۔

② لیکن جب پورا قرآن نازل ہو چکا تو پھر وحی کا سلسلہ بند کردیا گیا۔

③ یعنی پہلے جو ایسے نامناسب سوالات کیے گئے اس کو اللہ نے معاف کردیا؛ لیکن آئندہ ایسے سوال نہ کرنا۔

④ اللہ تعالیٰ کسی نافرمانی پر دنیا میں سزا نہ دیویں تو ایسا مت سمجھنا کہ آگے بھی کوئی سزا یا عذاب نہیں دیں گے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى
الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا
يَهْتَدُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ نے (کسی جانور کو) بحیرہ نہیں بنایا اور سائبہ بھی نہیں بنایا اور وصیلہ بھی نہیں بنایا اور حام بھی نہیں بنایا① لیکن کافر لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت باندھتے ہیں اور ان (کافروں) میں سے زیادہ لوگوں کو (دین کی صحیح) سمجھ نہیں ہے ﴿۱۰۳﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ: جو چیز اللہ تعالیٰ نے اتاری اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ، تو وہ (جواب میں) کہتے ہیں: ہم نے جن (طریقوں) پر اپنے باپ دادوں کو پایا وہی ہمارے لیے کافی ہے، کیا بھلا ان کے باپ دادوں کو (دین کی) کسی بات کا علم نہ ہو اور وہ (آسمانی کتاب کی) ہدایت پر نہ ہو تو بھی (ان ہی کے پیچھے چلیں گے؟)② ﴿۱۰۴﴾ اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر ضرور کرو، جب تم ہدایت پر ہو تو جو لوگ گمراہ ہو گئے ہیں وہ تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، تم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے، سو جو کام تم کرتے تھے اسے وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بتلا دیں گے ﴿۱۰۵﴾

---

① بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کی تفصیل:

بحیرہ: جس اونٹنی کا کان چیر کر اس کے دودھ کو بتوں کے لیے چھوڑ دیا جاوے، کوئی اس کا دودھ دوہتا نہیں تھا۔

سائبہ: جو اونٹنی بتوں کے لیے مکمل چھوڑ دی جاتی، اس پر کوئی سواری نہ کرتا، بوجھ نہ لادتا، کسی کام میں اس کو استعمال نہ کیا جاتا، یہ سلسلہ آج کے دور میں بھی ہے۔

وصیلہ: جس اونٹنی کو مسلسل مادہ بچے پیدا ہوں، درمیان میں کوئی بھی نر بچہ پیدا نہ ہو، ایسی اونٹنی کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔

حام: جو ایک خاص مقرر کی ہوئی مقدار میں (تقریباً دس) وطی کر لیوے یعنی اس کی نسل سے دس بچے پیدا ہو جائیں تو اس کو بھی مکمل بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس کو کسی بھی کام میں نہ لاتے۔

② یعنی اس طرح کے جاہل آباء و اجداد کی جاہلانہ تقلید نہ کریں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا
عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا
وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا
اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ
بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

اے ایمان والو! جب تم میں سے کوئی مرنے کے قریب ہو جاوے تو وصیت کرنے کے وقت تم میں سے دو امانت دار آدمی کو تمھارے درمیان (وصیت پر) گواہ بنانا مناسب ہے، یا تم زمین میں سفر میں نکلے ہو پھر (وہیں) موت کی مصیبت نے (آ کر) تم کو پکڑ لیا (اور مسلمان گواہ نہ مل سکے) تو تمھارے غیروں میں سے دو (غیر مسلموں) کو (وصیت پر گواہ) بنا لو① (پھر) اگر تم (وارثوں) کو (ان دونوں وصیت کے گواہ کے بارے میں) کوئی شک ہو جاوے تو ان دونوں (گواہوں) کو نماز کے بعد روک لو، پھر وہ دونوں گواہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر (اس طرح) کہیں کہ: ہم اِس (قسم) کے ذریعے کوئی مال (یا فائدہ) لینا نہیں چاہتے، چاہے وہ (معاملہ ہمارے) کسی رشتے دار کا ہو اور اللہ تعالیٰ کی (طرف سے) گواہی (دینے کی جو ذمے داری ہم پر ہے اس) کو ہم نہیں چھپائیں گے (اگر ہم نے چھپایا) تب تو یقیناً ہم گنہگاروں میں سے ہو جائیں گے'' ﴿۱۰۶﴾ پھر اگر (وصیت کے دونوں گواہوں کے بارے میں) پتہ چلا کہ (حق دبا کر جھوٹ بول کر) وہ دونوں گناہ کے حق دار ہوئے ہیں تو جن کا حق دبا ہے ان میں سے دوسرے دو آدمی جو (میت کے) زیادہ قریب کے (رشتے دار) ہوں (گواہی دینے کے لیے) ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں گے، سو وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر کہیں گے کہ: ان (پہلے) دو کی گواہی کے مقابلے میں ہماری گواہی زیادہ سچی ہے اور ہم نے (اس گواہی میں) بالکل زیادتی نہیں کی، یقیناً (اگر ہم نے زیادتی کی) تب تو ہم بڑے ظالم ہوں گے ﴿۱۰۷﴾

---

① وصیت پر گواہ مسلم اور غیر مسلم دونوں میں سے بنا سکتے ہیں چاہے سفر ہو یا وطن میں ہو، ایک گواہ بھی چل سکتا ہے، عادل ہو یا نہ ہو دونوں طرح کے چل سکتے ہیں۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۗ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

اس (طریقے) میں زیادہ امید ہے کہ وہ (وصیت کے گواہ پہلے ہی سے) صحیح صحیح شہادت دیں گے یا اس بات سے ڈریں گے کہ (جھوٹی گواہی دی تو) ان (وصیت کے گواہ) سے قسموں کے بعد لوٹا کر (مرنے والے کے وارثوں سے دوسری) قسمیں لی جائے گی اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم (احکام کو) سنو اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۱۰۸﴾

جس دن اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کریں گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کہ: تم کو (امتوں کی طرف سے دین کی دعوت پر) کیا جواب ملا تھا؟ تو وہ (رسول جواب میں) کہیں گے: ہم کو (ان کے دل کی حقیقت کے بارے میں) کچھ معلوم نہیں ہے①، آپ ہی چھپی ہوئی باتوں کو پوری طرح جاننے والے ہیں ﴿۱۰۹﴾ جب (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! تو میرے احسانات جو تجھ پر اور تیری والدہ پر ہیں اس کو یاد کر، جب کہ میں نے پاک روح (جبریل علیہ السلام) کے ذریعے سے تیری مدد کی تھی، تو گہوارے میں اور بڑی عمر میں (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے بات کیا کرتا تھا اور (وہ نعمت بھی یاد کرو کہ) جب میں نے تجھ کو کتاب② اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھلائی تھی،

---

① علم الٰہی کے سامنے ہمارا علم کچھ نہیں، یا ہمارے بعد کیا ہوا؟ وہ معلوم نہیں۔

② حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے اچھے ماہر کاتب بھی تھے اور حکمت اور علوم نافعہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا۔ بعض حضرات نے یہاں ”کتاب وحکمت“ سے ”قرآن وسنت“ مراد لیا ہے، چوں کہ آخری دور میں دنیا میں تشریف لا کر اس کے مطابق عمل اور تبلیغ کرنی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ
جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى
الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ
قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور (وہ احسان بھی یاد کرو) جب تو میرے حکم سے مٹی کے گارے سے پرندے جیسی صورت بناتا تھا، پھر تو اس میں پھونک مار دیا کرتا تھا تو وہ میرے حکم سے (سچ مچ) اڑنے والا ہو جاتا تھا اور ماں کے پیٹ سے جو اندھا اور کوڑھ والا ہو اس کو تو میرے حکم سے اچھا کر دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مُردوں کو (زندہ) نکالتا تھا، اور (وہ نعمتیں یاد کرو) جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے (یعنی تکلیف دینے سے) اس وقت روک لیا تھا جب کہ تو ان (بنی اسرائیل) کے پاس (اپنی نبوت کی) کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آیا تھا، سو ان (بنی اسرائیل) کے کافروں نے کہا تھا کہ: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے ﴿۱۱۰﴾ اور (یہ واقعہ بھی یاد کرو) جب میں نے حواریین کی طرف (نبی کے واسطے سے) حکم بھیجا① یہ کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ تو (حواریین) کہنے لگے کہ: ہم ایمان لے آئے اور (اے اللہ!) آپ گواہ رہنا کہ ہم پورے فرماں بردار ہیں ﴿۱۱۱﴾ (وہ واقعہ بھی دھیان میں رکھنے جیسا ہے) جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! کیا آپ کے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا بھرا) خوان اتاریں②؟ اس (عیسیٰ) نے کہا کہ: اگر تم حقیقت میں ایمان والے ہو تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو③ ﴿۱۱۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میں نے حواریین کے دل میں بات ڈال دی۔ حضرت عیسیٰؑ کی حیات میں ان پر ایمان لانے والے حواری کہلاتے ہیں۔

② ہماری درخواست ہمارے لیے آسمانی کھانے کی ہے وہ بطورِ معجزہ پوری ہو گی کہ نہ ہو گی؟

③ روزی حاصل کرنے کے جو عام ذرائع ہیں وہ اختیار کرو۔

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ
الشَّاهِدِينَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ
لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا
عَلَيْكُمْ ۖ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۱۵﴾
وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن
دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ

وہ (حواری لوگ) کہنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ اس (خوان) میں سے کھادیں اور ہمارے دلوں کو (پورا) اطمینان ہو اور ہم (پہلے سے بھی زیادہ یقین سے) جان لیویں کہ آپ نے ہم سے (اپنے رسول ہونے کے بارے میں جو بھی کہا تھا وہ) سچ کہا تھا اور اس (معجزہ) پر ہم (دوسروں کے سامنے) گواہی دینے والوں میں شامل ہوجاویں ﴿۱۱۳﴾ مریم کے بیٹے عیسیٰ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے رب! آپ ہم پر آسمان سے (کھانے کا بھرا ہوا) خوان اتار دیجیے جو ہمارے لیے یعنی ہمارے پہلے① اور بعد (کے زمانے میں آنے) والے سب لوگوں کے لیے عید کا دن رہے② اور وہ (خوان) آپ کی (قدرت کی) نشانی ہوجاوے اور آپ ہم کو روزی دیجیے اور آپ تو روزی دینے والوں میں سب سے اچھے ہیں ﴿۱۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقین رکھو! وہ (کھانے کا بھرا ہوا خوان) میں تم پر اتارنے والا ہوں، سو جو شخص تم میں سے اس کے بعد کفر کرے گا تو میں ان کو ایسی سخت سزا دوں گا جو تمام دنیا والوں میں کسی کو بھی (ایسی سزا) نہیں دوں گا ﴿۱۱۵﴾

اور (قیامت کے دن کی بات سنو) جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! کیا تم نے لوگوں سے (ایسا) کہا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود بناؤ؟ تو وہ (عیسیٰ) کہیں گے (کہ اے اللہ!) آپ کی ذات تو (شرک سے) پاک ہے، میری مجال نہیں تھی کہ میں ایسی بات کہوں جس (کے کہنے) کا مجھے کوئی حق ہی نہیں،

---

① یعنی موجودہ زمانے کے لوگ۔ ② (دوسرا ترجمہ) خوشی کا موقع ہوجاوے (اس دن کو یادگار بنالیویں۔ عید میں خوشی ہر سال لوٹ کر آتی ہے اس لیے اس کو عید کہتے ہیں۔

اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ
عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اگر میں نے کوئی ایسی بات کہی ہوتی تو یقیناً آپ کو اس کا علم ہوتا، آپ تو میرے دل کی (ہر چھپی) بات کو جانتے ہیں اور میں آپ کی چھپی ہوئی باتوں کو (آپ کے بتائے بغیر) نہیں جانتا، یقیناً آپ تو تمام چھپی ہوئی باتوں کو پورا پورا جانتے ہو① ﴿۱۱۶﴾ میں نے ان لوگوں کو (کچھ) نہیں کہا تھا؛ مگر اتنی بات (کہی تھی) جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا ”یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرے بھی رب ہیں اور تمہارے بھی رب ہیں“ اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان (کے حالات) سے واقف تھا، پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھالیا تو آپ ہی ان پر خبر رکھنے والے تھے اور آپ تو ہر چیز پر گواہ ہیں ﴿۱۱۷﴾ اگر آپ ان کو عذاب دیں تو وہ آپ ہی کے بندے ہیں② اور اگر آپ ان کو معاف کر دیں تو یقیناً آپ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۱۸﴾ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ وہ دن ہے جس میں سچے لوگوں کو ان کا سچ نفع دے گا، ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغات) میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے اور وہ اس اللہ سے خوش ہو گئے، یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی ﴿۱۱۹﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے ان (سب) کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور وہ تمام چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۲۰﴾

---

① قیامت کے دن ہونے والی بات پہلے سے بتادی گئی؛ تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری حقیقت لوگ سمجھ لیوے اور ان کو خدا یا خدا کا بیٹا نہ مانے۔ ② اور مالک کو حق ہوتا ہے کہ بندوں کو جرم پر سزا دیویں۔

سورة الأنعام

(المكية)

آياتها: ١٦٥ـ

ركوعاتها: ٢٠ـ

سورۂ انعام

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) آیتیں ہیں، سورۂ حجر کے بعد اور سورۂ صافات سے پہلے پچپن (۵۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

مکہ مکرمہ میں رات کے وقت تقریباً ایک ساتھ یہ پوری سورت نازل ہوئی، ستر ہزار (۷۰۰۰۰) ملائکہ اس کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہوئے دنیا میں آئے۔

اَنعام: نَعم کی جمع ہے: اصل اونٹ کو کہا جاتا ہے اور اہلِ عرب کے یہاں اونٹ بہت بڑی نعمت ہے، اور بھیڑ، بکری، گائے، بھینس وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى
عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ
وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴
فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیریاں اور روشنی بنائی، پھر بھی کافر لوگ (عبادت میں) اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو برابر کا درجہ دیتے ہیں ﴿۱﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم کو مٹی کے گارے سے پیدا کیا، پھر (تمھاری موت کا) ایک وقت مقرر کر دیا اور (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا) ایک وقت اس کے پاس متعین ہے، پھر بھی تم لوگ (قیامت کے بارے میں) شک میں پڑے ہوئے ہو① ﴿۲﴾ اور آسمانوں میں اور زمین میں وہی اللہ تعالیٰ (معبودِ برحق) ہیں② وہی تمھارے چھپے ہوئے اور تمھارے کھلے ہوئے (سب حالات) کو جانتے ہیں اور جو کچھ عمل تم (چھپ کر یا ظاہر میں) کر رہے ہو اس کو بھی وہ جانتے ہیں ﴿۳﴾ اور (اِن کافروں کی حالت یہ ہے کہ) اُن کے پاس اُن کے رب کی نشانیوں میں سے جب بھی کوئی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھرا لیتے ہیں ﴿۴﴾ سو پکی بات یہ ہے کہ جب وہ سچی بات (یعنی قرآن) ان کے پاس آگئی تو انھوں نے اس (سچی بات) کو جھٹلا دیا، تو اب (نتیجہ یہ ہوگا کہ) جس بات کا وہ مذاق اڑاتے تھے اس کی حقیقت بہت جلد ان کو معلوم ہو جائے گی ﴿۵﴾

---

① آیت میں دو "اجل" ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اول اجل سے مراد انسان کی ولادت سے موت تک کی زندگی اور دوسرے اجل سے مراد موت سے لیکر دوسری مرتبہ زندہ ہونے تک کا وقت، یہ ایک تفسیر ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہی اللہ تعالیٰ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ
وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۶ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ
فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۷ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ
مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا
وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۹

کیا انھوں نے (یعنی کافروں نے) نہیں دیکھا کہ ہم ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، جن کو ہم نے زمین میں ایسی طاقت دی تھی ① جیسی طاقت (ابھی تک) تم کو (بھی) نہیں دی ② اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب (لگاتار) بارش برسائی اور ہم نے نہریں بنائیں جو ان کے نیچے سے بہتی تھیں (اتنی ساری نعمت پر ایمان نہ لائے تو) پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ہم نے دوسری امتوں کو پیدا کیا ﴿۶﴾ اور (ان کافروں کی حالت یہ ہے کہ) اگر ہم تم پر کاغذ پر لکھی ہوئی کوئی کتاب اتارتے، پھر وہ (کافر) اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو (کر کے بھی دیکھ) لیتے پھر بھی کافر لوگ تو یہی بات کہتے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہی ہے ﴿۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ (یہ بات) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ اور اگر ہم کوئی فرشتہ اتار دیتے تو سب قصہ ہی ختم ہو جاتا، پھر ان کو (ذرا بھی) ڈھیل نہ دی جاتی ③ ﴿۸﴾ اور اگر ہم اس (رسول) کو (انسان کے بجائے) فرشتہ بناتے ④ تو ہم اس کو (بھی لازمی طور پر) آدمی ہی (کی شکل) بناتے اور ہم ان کو شبہات میں پھر مبتلا کر دیتے جس (شبہ) میں وہ ابھی پھنسے ہوئے ہیں ﴿۹﴾

① یعنی ان کے جسم میں بڑی قوت دی گئی، مال و دولت کی بھی کثرت تھی۔
② (دوسرا ترجمہ) ایسا جما دیا تھا جتنا (ابھی تک) ہم نے تم کو نہیں جمایا۔
③ فرشتے کے آجانے کا معجزہ دیکھ لیتے اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لاتے تو ان کو ذرا بھی مہلت نہیں ملتی اور فوراً ہلاک کر دیے جاتے۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور اگر ہم (انسان کے بجائے) کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ قُلْ لِّمَنْ مَّا
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۳ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ

اور (اے نبی!) پکی بات ہے کہ تم سے پہلے رسولوں کا (مخالفین کی طرف سے) مذاق اڑایا جا چکا ہے؛ پھر نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے مذاق اڑانے والوں کو اسی (عذاب) نے آ کر گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے ﴿۱۰﴾

(اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہہ دو: تم زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۱۱﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ: آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کی ملکیت میں ہے؟ (پھر وہ جواب نہ دیویں تو آپ ہی) جواب دیجیے کہ: وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے ① اس (اللہ تعالیٰ) نے (مخلوق کے ساتھ) رحم کا برتاؤ کرنا اپنے ذمے لازم کر رکھا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم سب کو قیامت کے دن ضرور جمع کریں گے، اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے، جن لوگوں نے خود اپنے لیے نقصان کا سودا کر رکھا ہے سو وہ ایمان نہیں لاتے ﴿۱۲﴾ اور رات اور دن میں ② جتنی مخلوقات بھی آرام پاتی ہیں وہ سب (مخلوقات) اسی (اللہ تعالیٰ) کی ملکی میں ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ ہر بات کو) پوری طرح سننے والے (ہر چیز کو) اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۱۳﴾ (اے نبی!) تم کہو کہ: کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو میں مدد کرنے والا مقرر کروں ③؟ جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب کو کھلاتے ہیں اور ان کو کوئی نہیں کھلاتا ④

---

① اس سوال کا جواب متعین ہے، اس کے سوا جواب ہو ہی نہیں سکتا۔ ② تعمیم مکان اور زمان۔
③ سوال نفی کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود بنانا ہی نہیں ہے۔ باقی حاشیہ اگلے صفحے پر

قُلْ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۴﴾ قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ
عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ
الْمُبِينُ ﴿۱۶﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ
شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ

(اے نبی!) تم یہ (بھی) کہو کہ: مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ (سب لوگوں میں) سب سے پہلا حکم ماننے والا بن کر میں رہوں اور تم شرک کرنے والوں میں ہرگز شامل مت ہونا ﴿۱۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن (یعنی قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۵﴾ جس شخص پر سے اس (قیامت کے) دن اس (عذاب) کو ہٹا دیا گیا تو یقیناً اس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو اس (تکلیف) کو کوئی دور نہیں کر سکتا، صرف وہی (اللہ تعالیٰ ہی دور کر سکتے ہیں) اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی بھلائی پہنچائیں تو وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں① ﴿۱۷﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں پر (ہر اعتبار سے) غالب ہیں② اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی حکمت والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۸﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ: گواہی دینے کے لیے کونسی چیز سب سے بڑی ہے③؟ (پھر تم (جواب میں خود) کہو کہ: اللہ تعالیٰ ہی (یعنی سب سے بڑے گواہ ہیں جو) میرے اور تمھارے درمیان گواہ ہیں اور مجھ پر یہ قرآن وحی کے ذریعے اتارا گیا؛ تاکہ میں تم کو اس (قرآن) کے ذریعے ڈراؤں اور جن کو یہ (قرآن) پہنچ جاوے④ ان سب کو بھی (ڈراؤں)،

⇐ پچھلے صفحے کا بقیہ ② (دوسرا ترجمہ) کیا اللہ تعالیٰ جو کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں اور جو (سب) کو کھانا کھلاتے ہیں اور ان کو کوئی نہیں کھلاتا تو (ایسے اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی (دوسرے) کو اپنا معبود قرار دوں؟

نوٹ: کھلانا ظاہر میں بھی ہوتا ہے اور کسی کو سامانِ بقا عطا کرنا یہ بھی ایک طرح کا کھلانا ہے۔

① اس لیے وہ بھلائی تم کو ملی کرتی رہے گی۔ ② زور والے۔

③ یعنی جس گواہی پر سارے اختلافات ختم ہو جائیں۔ ④ تعمیم نبوت کی طرف اشارہ ہے۔

أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي
بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾
وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ
تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾

کیا تم واقعی یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں؟ (یہ بات) بتلا دو کہ: میں تو (کبھی بھی) شہادت نہیں دوں گا، تم یہ کہہ دو کہ: یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو ایک ہی معبود ہیں اور جن چیزوں کو تم شریک کرتے ہو یقیناً میں تو اس سے بری ہوں① ﴿۱۹﴾ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ ان (آخری نبی) کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، جن لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا سو ایسے لوگ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۲۰﴾

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا② یا اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتوں کو جھٹلایا؟ یقیناً ایسے ظالموں کو فلاح نصیب نہیں ہوگی ﴿۲۱﴾ اور جس (قیامت کے) دن ہم ان سب (مخلوق) کو (ایک ساتھ میدان میں) جمع کریں گے، پھر ہم مشرکوں سے پوچھیں گے کہ: تمہارے وہ شریک (یعنی معبود) کہاں ہیں جن کے (معبود ہونے کے) بارے میں تم دعویٰ کیا کرتے تھے؟ ﴿۲۲﴾ پھر ان کے پاس کوئی بہانہ نہیں ہوگا③؛ مگر وہ یوں کہیں گے کہ: ہمارے رب اللہ تعالیٰ کی قسم! کہ ہم شرک کرنے والے نہیں تھے ﴿۲۳﴾

---

① یعنی شرک سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

②: (۱) یعنی اللہ کی طرف شرک کی نسبت کی۔

(۲) جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی نہیں بنایا پھر بھی وہ نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

(۳) سچے نبی کی بات نہ ماننا۔

③ یعنی معذرت کرنے کا سامان۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ
اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا
يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ۝ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا
وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝

دیکھو تو! وہ اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولے اور جو (جھوٹ) وہ بناتے تھے وہ سب ان سے گم ہو گئے ﴿۲۴﴾ اور ان (مشرکوں) میں سے کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو (آپ کے قرآن پڑھتے وقت) تمھاری طرف کان لگا کر (قرآن) سنتے ہیں اور (مگر سننے کا مقصد ماننا نہیں ہوتا تھا؛ اس لیے) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں؛ تاکہ وہ اس (قرآن) کو سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہراپن (یا گرانی پیدا کر دی) ہے، اور اگر وہ لوگ (ایک ایک کر کے) تمام نشانیاں بھی دیکھ لیویں تب بھی وہ ان پر ایمان نہیں لاویں گے (ان کی دشمنی) یہاں تک (پہنچ گئی ہے) کہ جب وہ (کافر لوگ) تمھارے پاس تم سے جھگڑا کرنے کے لیے آتے ہیں تو (یہ) کافر لوگ (اس قرآن کے بارے میں ایسا) کہتے ہیں کہ: یہ (قرآن) تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی ہیں ﴿۲۵﴾ اور وہ (کافر لوگ) اس (قرآن) سے (دوسروں کو بھی) روکتے ہیں اور وہ (خود بھی) اس سے دور رہتے ہیں① اور وہ اپنی ہی جانوں کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور وہ (اس بات کو) سمجھتے بھی نہیں ہیں ﴿۲۶﴾ اور (اے نبی!) کاش کہ تم (ان کی حالت) دیکھ سکتے جب وہ (کافر لوگ قیامت کے دن) آگ (یعنی جہنم) پر کھڑے کیے جاویں گے، سو وہ (کافر لوگ) بولیں گے: اے کاش! (کوئی ایسی صورت ہو) کہ ہم واپس (دنیا میں) بھیج دیے جاویں؛ اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں ﴿۲۷﴾

---

① دوسرا ترجمہ: بھاگتے ہیں۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۸ وَقَالُوْۤا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۲۹ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا
عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۰
قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا
يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝۳۱

(حالاں کہ ان کی یہ آرزو بھی سچی نہیں ہوگی) بلکہ جن باتوں کو وہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے وہ (آج) ان پر ظاہر ہو جائیں گی① اور اگر ان کو دوبارہ (دنیا میں) بھیج دیا جاوے تو بھی یہ وہی کام کریں گے جس سے ان کو روکا گیا تھا، اور (تم) یقین جانو کہ وہ پکے جھوٹے ہیں ﴿۲۸﴾ اور وہ تو (یوں بھی) کہتے ہیں کہ: بس ہماری تو (جو کچھ ہے وہ) یہی دنیوی زندگی ہے اور (مرنے کے بعد) ہم کو دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا ﴿۲۹﴾ اور اگر تم وہ وقت دیکھو جب وہ (کافر) اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تو وہ (اللہ تعالیٰ ان سے) پوچھیں گے کہ: کیا یہ (دوبارہ زندہ ہونا) حق نہیں ہے؟ تو وہ (جواب میں) کہیں گے: کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم② وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: سو جو کفر تم کیا کرتے تھے اس کے سبب تم عذاب (کا مزہ) چکھو ﴿۳۰﴾

پکی بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا وہ نقصان میں پڑ گئے③ یہاں تک کہ جب قیامت ان کے سامنے اچانک آ کر کھڑی ہو جائے گی تب وہ کہیں گے: ہائے افسوس! ہماری اس کوتاہی پر جو اس (قیامت) کے بارے میں ہوئی ہے، اور وہ اپنی پیٹھوں پر اپنے (گناہوں کا بھاری) بوجھ لادے ہوئے ہوں گے④ سن لو! بہت ہی برا بوجھ ہے جو وہ (اپنے اوپر) اٹھائیں گے ﴿۳۱﴾

---

① مراد آخرت کا عذاب ہے جس کا دنیا میں انکار کرتے تھے، آج وہ سامنے ہوگا۔ [دوسرا ترجمہ] بلکہ دراصل وہ چیز (یعنی آخرت) ان کے سامنے کھل کر آ چکی ہوگی جسے وہ پہلے چھپایا کرتے تھے (اس لیے مجبوراً یہ بات کہیں گے)

② یعنی موت کے بعد کی دوسری زندگی حق ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ تباہ ہو گئے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓي اَتٰىهُمْ
نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِي الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ
عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ
فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

اور دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں ہے اور جو لوگ ڈرتے ہیں ان کے لیے تو آخرت کا گھر ہی بہتر ہے، کیا پھر بھی تم (اتنی سی بات بھی) سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۳۲﴾ (اے نبی!) ہم کو معلوم ہے کہ ان (کافروں) کی باتیں تم کو رنج میں ڈالتی ہیں، سو حقیقت میں وہ (کافر لوگ) تم کو نہیں جھٹلاتے؛ لیکن ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا (جان بوجھ کر) انکار کرتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو جھٹلایا جاچکا ہے، پھر ان (رسولوں) کو جو جھٹلایا گیا اور ستایا گیا اس پر انھوں نے صبر کیا، یہاں تک کہ ہماری مدد ان کو پہنچ گئی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور پکی بات ہے کہ (پچھلے) رسولوں کے بعض واقعات تم تک (قرآن میں) پہنچ بھی چکے ہیں ﴿۳۴﴾ اور اگر ان (کافروں) کا (ایمان سے) منہ پھرانا تم کو بہت بھاری لگتا ہے تو تم اگر زمین کے اندر (جانے کی) کوئی سرنگ یا آسمان میں (چڑھنے کے لیے) کوئی سیڑھی تلاش کرکے (ان کا منہ مانگا) معجزہ لاسکتے ہو تو لے آؤ، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ان سب کو ہدایت پر جمع کردیتے؛ لہٰذا تم ہرگز نادانوں میں شامل نہ ہونا① ﴿۳۵﴾

① کفار کی طرف سے بہت سارے بیجا معجزات کا مطالبہ ہوتا جس کا مقصد صرف ہٹ دھرمی اور ضد ہوتا، ان کی حالت تو ایسی ہے کہ تمام معجزات بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان نہیں لاویں گے، ان کے مطالبات کو پورا کرنا بیکار ہے اور خدا کی حکمت کے بھی خلاف ہے۔ ہاں! اگر آپ ان کے مطالبات پورا کرنے کے لیے ان کے کہنے کے مطابق زمین کے اندر جانے کے لیے کوئی سرنگ بناسکیں یا آسمان پر چڑھنے کے لیے کوئی سیڑھی ایجاد کرسکیں تو یہ بھی کردیجیے اور ظاہر ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر آپ ایسا نہیں کرسکتے؛ اس لیے یہ فکر چھوڑ دیجیے کہ ان کے منہ مانگے مطالبات ان کو دکھائے جائیں۔ اس آیت سے ذریعہ آپ ﷺ کو ان ازلی کفار کے ایمان سے ناامید کرنا ہے اور تسلی ہے کہ ان کافروں کے ایمان نہ لانے سے آپ رنجیدہ نہ ہو۔

اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ۝۳۶ وَقَالُوْا لَوْلَا
نُزِّلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۝۳۷
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓىِٕرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی
الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ۝۳۸ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِی
الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝۳۹

تمھاری دعوت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو (حق کی طلب کے ساتھ) سنتے ہیں اور جو مُردے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو (قیامت میں) زندہ کر کے اٹھائیں گے، پھر وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹائے جائیں گے ﴿۳۶﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے: اس (نبی) پر ان کے رب کی طرف سے (جیسی ہم چاہتے ہیں ویسی) کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی؟ (تو اے نبی!) تم (جواب میں) کہو کہ: یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ (منہ مانگی) نشانی اتارنے کی قدرت رکھتے ہیں؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ (اس کا انجام) نہیں جانتے① ﴿۳۷﴾ اور زمین میں جتنے بھی جانور چلتے ہیں اور جتنے بھی پرندے اپنے دونوں پروں سے اڑتے ہیں وہ تمھاری طرح (مخلوق) کی مختلف جماعتیں ہیں②، ہم نے کتاب (لوحِ محفوظ) میں کوئی کمی نہیں چھوڑی③، پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کر لے جائے جائیں گے ﴿۳۸﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے ہیں اور گونگے ہیں، اندھیریوں میں پڑے ہیں④، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو گمراہ کر دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں اس کو سیدھی راہ پر لگا دیتے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① (۱) خود کے مانگے ہوئے معجزات مل جاویں اور ایمان نہ لاویں تو فوری عذاب آتا ہے۔
(۲) جن قوانینِ حکمت ورحمت پر تکوینی نظام کی بنیاد ہے اس کو وہ لوگ جانتے نہیں۔
② یعنی قیامت کے دن زندہ ہو کر اٹھنے اور حساب میں سب برابر ہیں، اسی طرح پیدائش اور نظامِ رزق میں بھی یہ مخلوق انسان کی طرح اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔
③ قیامت تک ہونے والی تمام چیزیں لوحِ محفوظ میں لکھ دی ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے وہ اندھیروں میں بھٹکتے بھٹکتے بہرے اور گونگے ہو چکے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ ٱلسَّاعَةُ أَغَيْرَ ٱللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ
صَٰدِقِينَ ۝ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَآءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ۝
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَٰهُم بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
يَتَضَرَّعُونَ ۝ فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا۟ وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ
ٱلشَّيْطَٰنُ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا۟ مَا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَٰبَ كُلِّ شَىْءٍ
حَتَّىٰٓ إِذَا فَرِحُوا۟ بِمَآ أُوتُوٓا۟ أَخَذْنَٰهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ۝

(اے نبی! ان کافروں سے) تم کہہ دو: اگر تم (شرک کے دعوے میں) سچے ہو تو بتاؤ اگر تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاوے یا تمھارے پاس قیامت آجاوے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور (معبود) کو پکاروگے؟ (ہرگز نہیں) ﴿۴۰﴾ بلکہ تم اسی (اللہ تعالیٰ) کو پکاروگے، پھر جس مصیبت کی وجہ سے تم نے (اس کو) پکارا ہے اگر وہ چاہیں گے تو وہ اس (مصیبت) کو دور کردیں گے، اور جن (بتوں) کو تم (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شریک ٹھہراتے ہو (ایسے حالات میں) تم ان سب کو بھول جاؤگے ﴿۴۱﴾

اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے تھے، پھر ہم نے (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ان کو سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا تھا؛ تا کہ وہ لوگ عاجزی اختیار کریں① ﴿۴۲﴾ پھر جب ان کے پاس ہمارا عذاب پہنچا تو وہ (ہمارے سامنے) کیوں نہیں گڑگڑائے؟ لیکن (بات یہ تھی کہ) ان کے دل سخت ہوگئے تھے اور جو (برے) کام وہ کرتے تھے وہ شیطان نے ان کے سامنے شاندار کر کے دکھلائے تھے② ﴿۴۳﴾ پھر جو نصیحت ان کو کی گئی تھی جب وہ اس کو بھلا بیٹھے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ جو (نعمتیں) ان کو دی گئی تھیں ان پر وہ اترانے لگے تو اچانک ہم نے ان کو (عذاب میں) پکڑ لیا، تب پھر وہ بالکل مایوس ہو کر رہ گئے ﴿۴۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تا کہ وہ لوگ گڑگڑائیں۔ (تیسرا) تا کہ وہ لوگ ڈھیلے پڑ جاویں (اور کفر اور معصیت سے توبہ کرلیں)۔

② (دوسرا ترجمہ) بلکہ ان کے دل (تو اور) سخت ہوگئے اور جو (برے) کام وہ کرتے تھے شیطان ان کے سامنے شاندار کر کے دکھلاتا رہا۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ
سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ ۗ انْظُرْ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً
هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۖ فَمَنْ
آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ
الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝

سو ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی گئی، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو تمام عالموں کے رب ہیں ①
﴿۴۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: ذرا مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمھاری سننے کی طاقت اور
تمھاری آنکھیں (تم سے) چھین لیویں اور تمھارے دلوں پر مہر لگا دیویں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کونسا معبود
ہے جو یہ (نعمتیں) لا کر تم کو دیوے؟ دیکھو کیسے کیسے مختلف طریقوں سے ہم دلائل بیان کرتے ہیں،
پھر بھی وہ (ماننے سے) کتراتے ہیں ② ﴿۴۶﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: ذرا تم بتاؤ کہ اگر
اللہ تعالیٰ کا عذاب تمھارے پاس اچانک ③ یا کھلم کھلا آجاوے ④ تو (دونوں حالتوں میں) کیا ظالم
لوگوں کے سوا کوئی اور بھی ہلاک ہوگا؟ ⑤ ﴿۴۷﴾ ہم رسولوں کو (نیک لوگوں کے لیے) خوش خبری سنانے
اور (نافرمانی کرنے والوں کے لیے) ڈرانے کے لیے ہی بھیجتے ہیں، سو جو کوئی بھی ایمان لے آیا اور
(اپنی) صلاح کرلی تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۴۸﴾ اور جن لوگوں
نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو ان کی نافرمانیاں کرنے کی وجہ سے عذاب پہنچ کر رہے گا ﴿۴۹﴾

---

① ظلم سے نڈر کٹنے والے ظالموں کا خاتمہ بھی ربوبیت اور رحمت کا اثر ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) آپ دیکھیے کہ ہم کیسے آیتوں کو پھیر پھیر کر (الگ الگ انداز سے) بیان کرتے ہیں، پھر بھی وہ (ماننے سے) منہ پھرا لیتے ہیں (تیسرا) بے رخی کرتے ہیں۔
③ جس عذاب کی کوئی علامت پہلے سے ظاہر نہ ہو۔
④ یعنی علی الاعلان ہوشیاری کے وقت آوے یعنی جس کی کچھ اطلاع پہلے ہو جائے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) تب صرف ظالم لوگ ہی ہلاک ہوں گے۔

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ
اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ۠ ۝۵۰
وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا
شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۵۱ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ
فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۲

(اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہہ دو: میں تم سے (یہ) نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے (تمام) خزانے ہیں اور نہ (میں یہ کہتا ہوں کہ) غیب کی (تمام) باتوں کا (پورا) علم میرے پاس ہے اور میں تم سے (یہ بھی) نہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو اپنے پاس (اللہ تعالیٰ کا) جو حکم آتا ہے اسی پر چلتا ہوں، تم (ان سے) کہو کہ: کیا ایک اندھا اور بینائی رکھنے والا (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا بھلا پھر تم (اتنا بھی) سوچتے نہیں ہو؟ ﴿۵۰﴾

اور (اے نبی!) اس (قرآن) کے ذریعے سے تم ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں جمع کیے جائیں گے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا ان کا کوئی مدد کرنے والا اور سفارش کرنے والا نہیں ہوگا؛ تاکہ (عذاب کی بات سن کر) وہ (گناہوں سے) بچنے لگیں ﴿۵۱﴾ اور جو لوگ صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس (رب) کی خوشی حاصل کرنے کے لیے ① ایسے (مخلص) لوگوں کو (اپنی مجلس سے) علیحدہ نہ کیجیے، ان (کے باطن کے اعمال) کے حساب کی کسی چیز کی ذمے داری تم پر نہیں ہے اور تمہارے (اعمال کے) حساب کی کوئی ذمے داری ان پر نہیں ہے، سو تم (بالفرض) ان (مخلص لوگوں) کو اپنے پاس سے ہٹاؤ تو پھر تم (بھی) ناانصافی کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے ② ﴿۵۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) جو لوگ صبح وشام اپنے رب کی یاد میں رہتے ہیں (ہر کام میں) اس کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
② بے جا، بے موقع کوئی کام کرنا ظلم کہلاتا ہے، اگر بالفرض یہ (یعنی فقراء صحابہ کو مال داروں کی خاطر مجلس سے ہٹانے کا) کام کیا تو یہ ظلم ہوگا۔ ظاہر بات ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ ایسا کوئی نامناسب کام نہیں کر سکتے تھے، یہ دوسروں کو تنبیہ ہے۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ
عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝
قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ

اور اسی طرح ہم نے بعض (انسانوں) کو بعض کے ذریعے آزمائش میں ڈال رکھا ہے؛① تاکہ وہ (کافر لوگ مسلمانوں کے بارے میں یوں) کہیں کہ: کیا یہی (کم درجے کے) وہ لوگ ہیں کہ ہم سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہی (اسلام کا) احسان کیا، کیا اللہ تعالیٰ (اپنے) شکر کرنے والے بندوں کو (دوسروں سے) زیادہ جاننے والے نہیں ہے؟ ﴿۵۳﴾ اور جب تمھارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو تم (ان سے) کہو کہ: تم پر سلامتی ہو، تمھارے رب نے (یہ) رحم کا برتاؤ کرنا اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے، کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے② کوئی برا کام کر بیٹھے، پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور (اپنی) حالت درست کرلیوے تو یقین رکھو کہ (اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ) وہ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۴﴾ اور اسی طرح ہم نشانیوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں؛ اور تاکہ (لوگ سمجھیں اور) گنہگاروں کا راستہ (بھی سب کے سامنے) کھل کر آجاوے③ ﴿۵۵﴾

(اے نبی!) تم (ان مشرکین سے) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو تم پکارتے ہو ان کی عبادت کرنے سے مجھے منع کیا گیا ہے (اے نبی!) تم (یہ بھی) کہہ دو کہ: میں تمھاری خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتا④

---

① جیسے مالدار کے ذریعے غریبوں کی آزمائش، قوی کے ذریعے کمزور کا امتحان۔ ② جہالتِ عملی جو کام وقار کے خلاف ہوتا ہے، اسی طرح مؤمن جو بھی گناہ کرتا ہے تو اس کے انجام بد کے عدم استحضار سے کرتا ہے۔
③ اور نیک لوگوں کا راستہ بھی واضح ہوجاوے؛ تاکہ حق کو اپنانا اور باطل سے بچنا آسان ہوجاوے۔ (مجرموں کی راہ اس لیے ظاہر کی گئی؛ تاکہ اس سے دور رہنا آسان ہوجائے۔) ④ (دوسرا ترجمہ) میں تمھاری خوشی پر چل نہیں سکتا۔

قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا
عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ۝ قُل لَّوْ
أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝
وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن
وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝

(اگر میں نے ایسا کیا) تب تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں شامل نہیں رہوں گا① ﴿۵۶﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: مجھ کو تو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل (یعنی قرآن) مل چکی ہے جس پر میں (قائم) ہوں② اور تم نے تو اس کو جھٹلا دیا ہے، جس (عذاب) کو تم جلدی مانگتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے③ حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) سچی بات بیان فرماتے ہیں اور وہی سب سے اچھے فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۵۷﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: جس (عذاب) کی تم جلدی مچاتے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو میرے اور تمھارے درمیان (کب سے) فیصلہ ہی ہو چکا ہوتا، اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتے ہیں④ ﴿۵۸﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس غیب کی چابیاں ہیں⑤، جن کو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی نہیں جانتا اور خشکی (یعنی زمین) اور سمندر میں جو بھی ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتا ہے اور (کسی بھی درخت سے) کوئی پتہ نہیں گرتا جس کا اس (اللہ تعالیٰ) کو علم نہ ہو اور زمین کی اندھیریوں میں کوئی بھی دانہ اور کوئی بھی تر اور خشک چیز ایسی نہیں ہے جو ایک کھلی ہوئی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں نہ ہو ﴿۵۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہدایت پر چلنے والوں میں نہیں رہوں گا۔
② (دوسرا ترجمہ) یقیناً میں میرے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہوں۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس کو لانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔
④ اس لیے ان کو کب، کس طرح عذاب دینا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس غیب کے خزانے ہیں۔ جو چیز ابھی تک وجود میں نہیں آئی یا وجود میں تو آ گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر کسی کو مطلع نہیں فرمایا وہ بھی غیب کہلاتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰىكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضٰى أَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۶۰﴾
وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۖ حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ لَّئِنْ أَنجٰىنَا مِنْ هٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِينَ ﴿۶۳﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہے جو رات میں تم کو سلا دیتے ہیں اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں، پھر اس (آنے والے نئے دن) میں تم کو (دوبارہ نیند سے) اٹھا دیتے ہیں؛ تا کہ (تمھاری زندگی کی) مقررہ مدت پوری کی جائے، پھر تم (سب) کو اسی کی طرف واپس جانا ہے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو جو کام تم کیا کرتے تھے وہ اس کی حقیقت بتلادیں گے ﴿۶۰﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں پر (ہر اعتبار سے) غالب ہیں اور تمھارے اوپر حفاظت کرنے والے (فرشتے) بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں① اور وہ (کسی قسم کی ذرا برابر) کوتاہی نہیں کرتے② ﴿۶۱﴾ پھر وہ اپنے حقیقی مالک اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاویں گے، سن لو حکم تو اسی (اللہ تعالیٰ) کا (چلتا) ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۶۲﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: زمین اور سمندر کی اندھیریوں سے کون تم کو بچالیتا ہے جب تم اس (اللہ تعالیٰ) کو (بچانے کے لیے) گڑگڑا کر اور چپکے سے پکارتے ہو (اور تم یہ کہتے ہو) کہ اگر ہم کو اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (مصیبت) سے بچا لیا تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاویں گے ﴿۶۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پورا وصول کر لیتے ہیں۔
② وقت، مکان، حالت کسی میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝٦٤ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ
يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ
بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝٦٥ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ
وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝٦٦ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٦٧ وَاِذَا
رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا
يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٦٨

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ تم کو ان (مصیبتوں) سے① اور ہر (دوسری) تکلیف سے بچا لیتے ہیں، پھر تم شرک کرنے لگ جاتے ہو ﴿٦٤﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس بات پر (پوری) قدرت رکھتے ہیں کہ تم پر عذاب بھیجے، تمھارے اوپر سے② یا تمھارے پیروں کے نیچے سے③ یا تم کو کئی مختلف فرقے کر کے آپس میں بھڑا دے④ اور (آپس میں) تم کو ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھاویں، تو دیکھ! ہم کس طرح مختلف طریقوں سے (توحید کی) نشانیاں بیان کرتے ہیں⑤: تاکہ وہ (لوگ) سمجھ جاویں ﴿٦٥﴾ اور (اے نبی!) تمھاری قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا؛ حالاں کہ وہ بالکل حق ہے⑥ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میں تم پر ذمے دار نہیں ہوں ﴿٦٦﴾ ہر ایک واقعہ (یا خبر) کا ایک وقت مقرر ہے، اور عنقریب تم کو سب معلوم ہو جاوے گا ﴿٦٧﴾ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں (بے ہودہ) نقطہ چینی کرنے میں لگے ہیں⑦ تو تم ایسے لوگوں سے (اس وقت تک) الگ ہو جاؤ جب تک کہ وہ اس کے علاوہ دوسری کسی بات میں مشغول نہ ہو جائیں اور اگر کبھی شیطان تم کو (یہ حکم) بھلا دیوے تو یاد آنے کے بعد (ایسے) ظالم لوگوں کے ساتھ تم نہ بیٹھو ﴿٦٨﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان (اندھیریوں) سے۔ ② پتھر برسا دے یا ہوا چلا دے یا طوفانی بارش برسائے۔

③ زمین میں زلزلہ یا سیلاب کے ذریعے یا زمین میں دھسانے کے ذریعے۔

④ آپس میں فرقہ بندی ولڑائی یہ بھی عذاب کی ایک قسم ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ہم آیتوں کو کیسے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) آپ کی قوم نے اس (عذاب) کو جھٹلا دیا؛ حالاں کہ اس (عذاب) کا آنا بالکل یقینی بات ہے۔

⑦ (دوسرا ترجمہ) جو ہماری آیتوں کے بارے میں برا بھلا کہتے ہیں۔

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَذَرِ
الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا
كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ ۝

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

اوران (قرآن کی آیتوں کے بارے میں نکتہ چینی کرنے والوں) کے حساب کی کوئی ذمے داری تقویٰ والوں پر نہیں ہے؛ لیکن (تقویٰ والوں کی ذمے داری یہ ہے کہ) وہ نصیحت کر دیویں؛ تاکہ وہ (ایسی باتوں سے) بچتے رہیں ﴿۶۹﴾ اور تم ان لوگوں کو (ان کی حالت پر) چھوڑ دو جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے ① اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا ہے اور (ایسے لوگوں کو) اس (قرآن) کے ذریعے نصیحت کرتے رہو؛ تاکہ کوئی بھی شخص اپنے کیے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے (ہلاکت میں اس طرح) پھنس نہ جاوے کہ اس (نفس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے) کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی مدد کرنے والا ہو اور نہ کوئی سفارش کرنے والا، اور (اس کی حالت یہ ہوگی کہ عذاب سے رہائی پانے کے لیے) اگر وہ ہر ایک چیز اپنے فدیے میں دے دیوے تو بھی وہ (فدیہ) اس سے قبول نہیں کیا جاوے گا، یہی (اپنے دین کو کھیل تماشا بنانے والے) وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے (ہلاکت میں) پھنسے ہیں، وہ لوگ جو کفر کرتے تھے اس کے بدلے میں ان کے لیے تیز گرم پینے کی چیز اور دردناک عذاب ہوگا ﴿۷۰﴾

(اے نبی!) تم (کافروں سے) کہہ دو کہ: کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کریں جو ہم کو نفع (بھی) نہیں پہنچاتی اور ہم کو نقصان (بھی) نہیں پہنچا سکتی؟ اور جب اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت دے چکے تو اس کے بعد بھی ہم کیا الٹے پاؤں پھر جاویں؟

---

① یعنی جس دین اسلام کا ماننا ان کے ذمے فرض تھا۔

كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗ أَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ
قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَأَنْ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِيْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ
يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۗ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيْمُ لِأَبِيْهِ اٰزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ
إِنِّيْٓ أَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾

(تب تو حالت) اس شخص کی طرح (ہو جاوے گی) جس کو شیطانوں نے جنگل میں راستہ سے بھٹکا دیا ہو، جس کی وجہ سے وہ حیران (یعنی مارا مارا) پھرتا ہو، اس کے کچھ ساتھی ہوں جو اس کو سیدھے راستے کی طرف (آنے کے لیے) پکارتے ہوں کہ تو ہمارے پاس آجا؎① تم کہہ دو کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ کی (دی ہوئی) ہدایت ہی (صحیح) ہدایت ہے اور ہم کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام عالموں کے رب کے سامنے (فرماں برداری سے) جھک جاویں ﴿۷۱﴾ اور یہ کہ تم نماز قائم کرو اور اس (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی) سے تم بچتے رہو اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جن کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے ﴿۷۲﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا، جس دن وہ (اللہ تعالیٰ قیامت سے) فرمائیں گے کہ: تو ہو جا، سو وہ (قیامت واقع) ہو جائے گی، اس (اللہ تعالیٰ) کی بات سچی ہے② اور جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن اسی (اللہ تعالیٰ) کی حکومت (ظاہراً اور حقیقۃً) ہوگی، وہ چھپی ہوئی اور حاضر (ہر) چیز کے جاننے والے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑی حکمت کے مالک، پوری خبر رکھنے والے ہیں ﴿۷۳﴾ اور (وہ واقعہ بھی سننے جیسا ہے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے ابا آزر سے کہا: کیا تم بتوں کو معبود بنائے بیٹھے ہو؟ (اے ابا!) میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اور تمھاری قوم یقیناً کھلی گمراہی میں ہے ﴿۷۴﴾

---

① لیکن وہ ایسا بھٹکا ہوا ہے کہ صحیح راستے پر پہنچ نہیں سکتا۔

② اللہ تعالیٰ جو فرماتے ہیں وہ ہو ہی جاتا ہے، خالی نہیں جاتا۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا
جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ
الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ
الضَّاۗلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ
بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی عجیب عجیب چیزیں دکھلاتے تھے؛ اور تا کہ وہ (کامل) یقین کرنے والوں میں سے ہوجاویں ﴿۷۵﴾ پھر جب اس (ابراہیم) کے سامنے رات (کی تاریکی) چھا گئی تو اس (ابراہیم) نے ایک تارا دیکھا، (ابراہیم نے) کہا: یہ میرا رب ہے① پھر جب وہ (تارا) ڈوب گیا تو اس (ابراہیم) نے کہا: میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہوں ﴿۷۶﴾ پھر جب اس (ابراہیم) نے (اسی رات یا بعد میں) چاند کو چمکتا دیکھا تو کہا کہ: یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ (چاند بھی) غائب ہوگیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ: اگر مجھ کو میرے رب ہدایت نہ دیتے تو یقیناً میں گمراہ لوگوں میں شامل ہوجاتا② ﴿۷۷﴾ پھر جب اس (ابراہیم) نے سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو (ابراہیم نے) کہا: یہ میرا رب ہے، یہ (دوسرے ستاروں سے) زیادہ بڑا ہے، پھر جب وہ (سورج بھی) غروب ہوگیا تو (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا: اے میری قوم! جن جن چیزوں کو تم (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شریک کرتے ہو یقیناً میں ان چیزوں سے سخت بیزار ہوں③ ﴿۷۸﴾ یقین کے ساتھ میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، میں بالکل سیدھے راستے پر ہوں④ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ﴿۷۹﴾

---

① انکار کے انداز میں سوال ہے یا مخاطبین کو سمجھانے کے لیے ان کے عقیدہ کے مطابق بات ہے۔
② چاند بہت حسین ہے، اللہ تعالیٰ کی دستگیری نہ ہو تو انسان اس کی پرستش میں پھنس جائے۔
③ (دوسرا ترجمہ) میرا ان چیزوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ
یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَیْفَ اَخَافُ مَاۤ
اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ
الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

وَتِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝

اور اس (ابراہیم) کی قوم اس (ابراہیم) سے بحث (یعنی جھگڑا) کرنے لگی، اس (ابراہیم) نے (ان سے) کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے بارے میں مجھ سے بحث کرتے ہو؟ حالاں کہ اس نے مجھے ہدایت دے رکھی ہے، اور جن چیزوں کو تم اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ شریک مانتے ہو میں ان سے (بالکل) نہیں ڈرتا ہوں①؛ الا یہ کہ میرے رب (مجھے) کچھ (نقصان پہنچانا) چاہیں②، میرے رب کے علم نے ہر چیز کو احاطے میں لے لیا ہے، کیا پھر بھی تم نصیحت نہیں مانتے؟ ﴿۸۰﴾ اور جن چیزوں کو تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنا رکھا ہے میں ان سے کیسے ڈروں؟ حالاں کہ تم ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ماننے سے نہیں ڈرتے جن (کے شریک ہونے) کے بارے میں اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری، اب اگر تم جانتے ہو تو (جواب دو کہ) دونوں فریق میں سے کونسا فریق امن (اطمینان) سے رہنے کا زیادہ حق دار ہے؟ ﴿۸۱﴾ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں انھوں نے کسی طرح کا شرک نہیں ملایا ایسے ہی لوگوں کے لیے امن ہے اور وہی لوگ صحیح راستے پر ہیں ﴿۸۲﴾

اور یہ ہماری وہ مضبوط دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے مقابلے میں دی تھی، ہم جس کے درجات کو چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں، یقیناً تمھارے رب بڑی حکمت والے ہیں، (ہر چیز کو) اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۸۳﴾

---

① کہ مجھے کچھ نقصان پہنچائیں گے۔ ② تو وہ نقصان ہر حالت میں پہنچ کر رہے گا۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ
وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا
وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ
وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ
أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾

اور ہم نے اس (ابراہیم) کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) دیا، سب کو ہم نے ہدایت
دے رکھی تھی اور ہم نے نوح کو (تو ابراہیم سے) پہلے ہی ہدایت دے رکھی تھی اور اس (ابراہیم) کی
اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی (ہدایت دی تھی) اور
نیک کام کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۸۴﴾ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی
(ہدایت دی تھی) ہر ایک نیک لوگوں میں سے تھے ﴿۸۵﴾ اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو بھی
(ہدایت دی) اور ہر ایک کو ہم نے تمام عالم (کے لوگوں) پر فضیلت دے رکھی تھی ﴿۸۶﴾ اور (ابھی
جن کے نام آئے) ان کے بعض باپ دادوں اور ان کی بعض اولاد کو اور ان کے بعض بھائیوں کو بھی
(ہدایت دی تھی) اور ان سب کو ہم نے چن لیا اور ہم نے ان کو سیدھی راہ پر چلایا ﴿۸۷﴾ یہ اللہ تعالیٰ
کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس پر چلاتے ہیں، اور اگر (بالفرض) وہ
(انبیا بھی) شرک کرنے لگتے تو ان کے بھی وہ سب (نیک) اعمال جو وہ کرتے تھے ضائع ہو جاتے ①
﴿۸۸﴾ یہ وہی لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکمت (یعنی شریعت) اور نبوت عطا کی تھی، سو اگر وہ
(مکہ والے) اس کا انکار کر دیویں ② (تو اس کی پرواہ نہ کرو) سو پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس (پر ایمان
لانے) کے لیے (بہت سارے) ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس کا انکار کرنے والے نہیں ہیں ﴿۸۹﴾

---

① انبیا تو کبھی شرک کر ہی نہیں سکتے، لھذا یہ دوسروں کو سنانا ہے ② (دوسرا) اوپر بیان کی ہوئی باتیں اور تمہاری نبوت کا۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰي نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

یہ تمام (انبیا علیہم السلام) وہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی، سو (اے محمد!) تم بھی ان کے راستے پر چلو① (ان کافروں سے) تم کہہ دو کہ: میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، وہ (قرآن) تو تمام عالموں کے لیے نصیحت ہے ﴿۹۰﴾

اور ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کی صحیح قدر نہیں پہچانی جب انھوں نے یہ کہا کہ: اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری، (اے نبی!) تم (ان سے) سوال کرو کہ: جو کتاب موسیٰ (علیہ السلام) لے کر آئے تھے وہ کس نے اتاری تھی؟ جو (کتاب) لوگوں کے لیے نور اور ہدایت تھی، تم نے اس (کتاب) کو الگ الگ ورق کی شکل میں کر رکھا ہے، اس (میں سے کچھ) کو تم ظاہر کرتے ہو② اور بہت سے حصے کو تم چھپاتے ہو③ اور تم کو (اس کتاب کے ذریعے سے) وہ چیزیں سکھائی گئی تھیں جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمھارے باپ دادا (جانتے تھے، اے نبی! اس سوال کے جواب میں) تم (خود ہی بتا) کہہ دو کہ: (وہ کتاب تو) اللہ تعالیٰ ہی نے (اتاری ہے) پھر ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو، وہ اپنی (بے ہودہ) خرافات میں مشغول رہیں④ ﴿۹۱﴾

① اصولِ دین سب کے متفق ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) لوگوں کو دکھلاتے ہو (جس میں تمھارے مطلب کے خلاف کوئی بات نہ ہو۔)
③ جو تمھارے مطلب کے خلاف ہو۔
④ (دوسرا ترجمہ) وہ اپنی (بے ہودہ) خرافات میں کھیلتے پڑے رہے ہیں۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ
اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ
اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ
وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ
وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ

اور یہ (قرآن بھی) ایک کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے، بڑی برکت والی ہے، جو اپنے سے پہلی (آسمانی کتابوں) کو سچا بتلانے والی ہے؛ اور (یہ اس لیے اتاری) تاکہ (اس کتاب کے ذریعے) تم تمام بستیوں کے مرکز (یعنی مکہ شہر) اور اس کے چاروں طرف (رہنے) والوں کو ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس (قرآن) کو بھی مانتے (ہی) ہیں اور وہ اپنی نماز پر پوری پابندی کرتے ہیں ﴿۹۲﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے یا (یوں) کہے کہ: مجھ پر وحی آئی ہے؛ حالاں کہ اس پر کوئی چیز وحی میں نہیں آئی، اور (اسی طرح) وہ شخص بھی (بڑا ظالم ہے) جو (یوں) کہے کہ: جو (کلام) اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے میں بھی ویسا ہی کلام اتار دوں گا ① اور کاش کہ! آپ وہ وقت دیکھ سکتے جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں (پڑے) ہوں گے اور (موت کے) فرشتے (ان کی طرف) اپنے ہاتھ پھیلائے ② (یہ کہہ رہے) ہوں گے کہ تم اپنی جانیں (جلدی) نکالو، تم اللہ تعالیٰ پر ناحق (یعنی جھوٹی) باتیں جو کہا کرتے تھے اور اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتوں کے خلاف تکبر کیا کرتے تھے اس کی سزا میں آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا ﴿۹۳﴾ اور (اللہ فرمائیں گے کہ) پکی بات یہ ہے کہ تم ہمارے پاس اسی طرح اکیلے (تن تنہا) حاضر ہوئے جیسے ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور جو کچھ (سامان) ہم نے تم کو دیا تھا وہ سب اپنے پیچھے تم چھوڑ کر آئے ہو،

---

① (دوسرا ترجمہ) اتار سکتا ہوں (تیسرا) میں بھی لا کر دکھاتا ہوں۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہاتھ بڑھا کر۔

وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾

اور ہم کو تو تمھارے ساتھ تمھارے وہ سفارش کرنے والے بھی نظر نہیں آتے جن کے متعلق تمھارا یہ خیال تھا کہ وہ تمھارے معاملے میں (تمھارے ساتھ) شریک ہیں، حقیقت میں ان کے ساتھ تمھارے (آپس کے سارے) تعلقات ٹوٹ چکے ہیں اور جن (بتوں) کے بارے میں تم کو بڑا دعویٰ تھا (کہ وہ ہم کو بچالیں گے) وہ سب تم سے گم ہوگئے ہیں ﴿۹۴﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ دانہ اور گٹھلی کو (زمین میں جانے کے بعد) پھاڑنے والے ہیں، وہی مرے ہوئے سے زندہ کو نکالتے ہیں اور وہی زندہ سے مرے ہوئے کو نکالنے والے ہیں، یہی تو اللہ تعالیٰ ہے، پھر تم (اس کو چھوڑ کر) کدھر الٹے پھرے جارہے ہو؟① ﴿۹۵﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) صبح کی روشنی پھاڑ کر نکالنے والے ہیں اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے رات کو سکون (یعنی راحت کا وقت) بنایا اور حساب کے لیے سورج اور چاند کو مقرر کیا ہے، یہ اندازہ (یعنی ضابطہ) ایک بڑے زبردست، بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ ہی) کا (بنایا ہوا) ہے② ﴿۹۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تمھارے (فائدے کے) لیے ستارے پیدا کیے؛ تاکہ اس کے ذریعے خشکی (یعنی زمین) اور سمندر کی اندھیریوں میں تم راستہ معلوم کرو، پکی بات یہ ہے کہ جاننے والی قوم کے لیے ہم نے آیتوں کو کھول کھول کر کے بیان کردیا ﴿۹۷﴾

---

① کوئی تم کو کدھر الٹا پھرا کر لے جارہا ہے؟۔

② (دوسرا ترجمہ) یہ (حساب کے مطابق سورج اور چاند کا چلنا یہ) منصوبہ ہے اس (اللہ تعالیٰ) کا جو زبردست، (ہر چیز کے) جاننے والے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم کو ایک جان (حضرت آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا، پھر (ہر ایک کا) ایک ٹھہرنے کا مقام ① اور (ایک) امانت رکھے جانے کی جگہ (بنائی) ہے ②۔ پکی بات یہ ہے کہ جو لوگ سمجھتے ہیں ان کے لیے ہم نے آیتوں کو کھول کھول کر کے بیان کر دیا ﴿۹۸﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے آسمان سے (بارش کا) پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعے سے ہر قسم کی کونپلیں نکالیں ③، پھر اس (کونپل) میں سے ہم نے ہریالی پیدا کی ④ جس سے ہم ایک پر ایک چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھے (یعنی شگوفے) میں سے (پھلوں کے) ایسے گچھے (یعنی خوشے) نکالتے ہیں جو (بوجھ سے زمین کی طرف) جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور (اسی پانی سے ہم نے) انگور کے باغات اور زیتون اور انار (کے درخت پیدا کیے) جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں بھی ہوتے ہیں، جب یہ (درخت) پھل دیتے ہیں تب ان کے پھلوں کو اور اس کے پکنے کو تم (غور سے) دیکھو، یقیناً اس میں ایمان والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۹۹﴾

① جہاں زیادہ دیر رہنا ہے جیسے آخرت۔

② جہاں عارضی تھوڑا رہنا ہے، جیسے پیدائش سے لے کر موت تک دنیا میں یا برزخ میں جس میں موت سے قیامت تک رہنا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہر قسم کی اگنے والی چیز نکالی۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے اس میں سبز رنگ کی شاخ نکالی، پھر ہم اس شاخ میں سے ایسے دانے نکالتے ہیں جو باہم اوپر تلے گتھے ہوئے ہوتے ہیں۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۰

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۰۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۰۲ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝۱۰۳

اوران مشرکوں نے جنات کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ (خدائی میں) شریک بنا رکھا ہے①؛ حالاں کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے ہی ان (جنوں) کو بھی پیدا کیا ہے اوران مشرکوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے بغیر جانے (جہالت سے) بیٹے اور بیٹیاں گھڑ رکھی ہیں②؛ (حالاں کہ) اس (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) جو باتیں یہ لوگ بتاتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب سے پاک اور دور ہیں ﴿۱۰۰﴾

وہی (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کو نئی طرح سے بنانے والے ہیں، اس کی کوئی اولاد کہاں ہو سکتی ہے؟ حالاں کہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ہی ہر چیز کو بنایا ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۰۱﴾ یہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، اس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، جو ہر چیز کو پیدا کرنے والے ہیں، لہٰذا تم اسی کی عبادت کرو اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کی نگرانی کرنے والے ہیں③ ﴿۱۰۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کا آنکھیں ادراک④ نہیں کر سکتیں اور وہ (اللہ تعالیٰ سب کی) آنکھوں کا ادراک کرتے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) باریکی سے دیکھنے والے، پوری خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۰۳﴾

---

① جنات سے مراد شیاطین ہیں، یہاں لوگوں کے باطل عقیدے کی طرف اشارہ ہے جو یہ کہتے تھے کہ تمام اچھی مخلوقات تو اللہ نے پیدا کی ہیں لیکن تمام بری چیزیں اور موذی جانور شیطان نے پیدا کیے۔

② عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اور عرب کے مشرکین فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔

③ (حقیقی) کام بنانے والا ہے۔

④ یعنی حقیقت کا احاطہ (دوسرا ترجمہ) اس کو نگاہیں پا نہیں سکتی۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ
بِحَفِیْظٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ اِتَّبِعْ
مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ
اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ
یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠

(اے نبی! ان لوگوں سے کہہ دو کہ) پکی بات یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس (آنکھیں کھولنے والی) نشانیاں آچکیں، سو جس نے ان کو دیکھ لیا (اور ایمان لے آیا) تو اس کو اس کا فائدہ ہوگا اور جو (ان سے) اندھا رہا① تو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا، اور میں تمھاری حفاظت پر ذمے دار نہیں ہوں ﴿۱۰۴﴾ اور اسی طرح ہم مختلف طریقوں سے آیتوں کو سمجھاتے ہیں②؛ اور تاکہ یہ لوگ (دشمنی کی وجہ سے یوں) کہیں کہ تم نے (یہ قرآن کسی سے) سیکھ لیا ہے③ اور تاکہ جاننے والوں کے لیے ہم اس (قرآن کی باتوں) کو اچھی طرح ظاہر کردیں④ ﴿۱۰۵﴾ (اے نبی!) تمھارے رب کی طرف سے تم پر جو وحی بھیجی گئی تم اس کے مطابق چلو، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے اور تم مشرکین کی طرف دھیان مت دو⑤ ﴿۱۰۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو وہ لوگ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان کی حفاظت کے لیے مقرر نہیں کیا اور تم ان پر ذمے دار (بھی) نہیں ہوں ﴿۱۰۷﴾ اور (اے مسلمانو!) جن (بتوں) کی وہ (مشرکین) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں تم ان کو برا مت کہو؛ ورنہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ جہالت سے) بغیر سمجھے ہوئے حد سے آگے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو برا کہنے لگے، اسی طرح ہر امت کے لیے ان کے اعمال ہم نے (ان کی نظر میں) مزین بنا کر کے دکھائے ہیں،

---

① یعنی آنکھ کھول کر دیکھا نہیں اور ایمان نہیں لایا۔
② (دوسرا ترجمہ) اسی طرح ہم آیتوں کو پھیر پھیر کر بیان کرتے
③ (دوسرا ترجمہ) پڑھ لیا ہے۔
④ مخالفین قرآن کے لیے کہیں گے کہ نبی کہیں سے سیکھ کر آئے اور سمجھدار لوگوں کے سامنے ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) مشرکوں سے بے پرواہ ہوجاؤ۔

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۞

پھران سب کوان کے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے، سواس وقت جواعمال وہ کرتے تھےان کی حقیقت وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بتلادیں گے ﴿۱۰۸﴾ اوران (کافر) لوگوں نے اللہ تعالیٰ (کے نام) کی بڑی زوردارقسمیں کھائی کہ اگران کے پاس (ان کی چاہت کے مطابق) کوئی معجزہ آجاوے تووہ ضرور اس پرایمان لےآویں گے، (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: (ساری) نشانیاں (یعنی معجزات) تواللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے اورتم (مسلمانوں) کوکیا پتہ ہے کہ یہ لوگ (ان کی چاہت کے مطابق) ان (معجزات) کے آجانے کے بعدبھی (دشمنی میں) ایمان نہیں لائیں گے ﴿۱۰۹﴾ اور جس طرح یہ لوگ پہلی مرتبہ اس (قرآن) پرایمان نہیں لائے ہیں ہم (ان کی ضد کی وجہ سے) ان کے دلوں اورآنکھوں کوالٹ دیں گےاورہم ان کوان کی شرارت میں بھٹکتا ہواچھوڑ دیں گے ﴿۱۱۰﴾



وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

اور اگر ہم ان (کافروں) پر فرشتے اتار (بھی) دیویں اور مُردے (زندہ ہو کر) ان سے باتیں (بھی) کرنے لگے اور ہر (غیبی) چیز ان کے پاس ان کی آنکھوں کے سامنے لا کر ہم جمع بھی کر دیویں①تب بھی یہ (کافر لوگ) ایمان لانے والے نہیں ہیں؛ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے②لیکن ان (کافروں) میں اکثر لوگ جہالت میں پڑے ہوئے ہیں③﴿۱۱۱﴾ اور اسی طریقے سے④(بہت سارے) شرارت پسند انسانوں اور جناتوں کو ہم نے (پہلے گذرے ہوئے) ہر نبی کا دشمن بنایا تھا جو دھوکہ دینے کی غرض سے ایک دوسرے کو خوش نما⑤باتیں سکھاتے تھے⑥اور اگر تمھارے رب چاہیں تو وہ اس (طرح کے کام) کو نہ کرتے، سو جو جھوٹ وہ بناتے ہیں اس میں ان کو پڑا رہنے دو ﴿۱۱۲﴾ اور (وہ نبی کے دشمن اس طرح کی باتیں اس لیے کرتے تھے؛) تا کہ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اس (فریب والی باتوں) کی طرف مائل ہو جاویں اور تا کہ وہ اس سے راضی بھی رہیں⑦اور وہ تمام (برے) کام بھی کرتے رہیں جو وہ کرتے چلے آئے تھے ﴿۱۱۳﴾

① یعنی جنت، جہنم، فرشتے سب ان کے سامنے آجاویں۔
② یعنی ان کو ایمان پر مجبور کر دیوے یا ان کی تقدیر بدل دیوے۔
③ یعنی ان کے دلوں میں ایمان لانے کا ارادہ تو ہے نہیں پھر بھی معجزات مانگتے رہتے ہیں، یہ بڑی جہالت ہے۔
④ یعنی جس طرح یہ مکہ کے لوگ آج ہمارے نبی ﷺ کے دشمن ہیں اسی طریقے سے۔
⑤ خوش نما یعنی چکنی چپڑی بات۔ جو بات ظاہر میں اچھی لگے اور اندر سے بالکل باطل اور دھوکا ہو وہ "زخرف القول" ہے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) دل میں ڈالتے تھے۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) تا کہ وہ اس کو (دل سے) پسند کریں۔

أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي
الْأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ إِنَّ
رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

کیا بھلا! اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر (کسی اور کو) فیصلہ کرنے والا میں تلاش کروں؛ حالاں کہ وہی (اللہ تعالیٰ) وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب (یعنی قرآن) اتاری جس میں (پوری) تفصیل ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ (کتاب) تمھارے رب ہی کی طرف سے ٹھیک ٹھیک اتاری گئی ہے، سو تم شک کرنے والوں میں بالکل شامل نہ ہونا ﴿۱۱۴﴾ اور تمھارے رب کا کلام (یعنی قرآن) سچائی اور انصاف① میں کامل ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کی بات کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور وہ بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۱۱۵﴾ اور جو لوگ زمین میں ہیں ان میں سے اکثر لوگوں کا② کہنا اگر (بالفرض) تم ماننے لگے تو وہ تم کو (بھی) اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں گے، وہ سب لوگ تو خیال (یعنی وہم) ہی کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ لوگ تو (خیالی) اندازے (یعنی اٹکل) ہی لگاتے ہیں ﴿۱۱۶﴾ یقین رکھو! تمھارے رب وہی سب سے زیادہ جانتے ہیں کہ کون اس کے راستے سے بھٹک رہا ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کو بھی پوری طرح جانتے ہیں جو ہدایت پر ہیں ﴿۱۱۷﴾ اگر تم اس (اللہ تعالیٰ) کے احکام پر ایمان رکھتے ہو تو ہر اس (حلال) جانور میں سے کھاؤ جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو ﴿۱۱۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) اعتدال۔
② دنیا میں اس وقت اکثریت گمراہ لوگوں کی ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا
اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا
كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي
الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اور تمھارے لیے کیا رکاوٹ ہے کہ جس جانور پر (ذبح کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تم اس (جانور) میں سے بھی نہ کھاؤ؟ حالاں کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو ان چیزوں کی تفصیل بتلا دی ہے جو تمھارے لیے حرام کی ہے؛ الا یہ کہ تم جن کے (کھانے کے) لیے مجبور ہو جاؤ① اور یقیناً بہت سارے لوگ (وہ ہیں جو) بغیر کسی علم کے (صرف) اپنی خواہشات (غلط خیالات) کی بنا پر لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں، یقیناً تمھارے رب ہی حد سے گزرنے والوں کو خوب (اچھی طرح) جانتے ہیں ﴿۱۱۹﴾ اور تم کھلا گناہ اور چھپا ہوا گناہ چھوڑ دو، یقیناً جو لوگ گناہ کا کام کرتے ہیں عنقریب ان کو ان کے کیے ہوئے (گناہوں) کی سزا دی جائے گی ﴿۱۲۰﴾ اور جن جانوروں پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو تم ان میں سے نہ کھاؤ اور وہ (یعنی اس کا کھانا) تو یقیناً کھلم کھلا گناہ ہے اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں؛ تاکہ وہ تم سے (بے کار) بحث (یعنی جھگڑا) کریں اور اگر (بالفرض) تم نے ان کا کہنا مانا تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے ﴿۱۲۱﴾

کیا بھلا جو شخص مرا ہوا تھا② سو ہم نے اس کو زندہ کر دیا③ اور ہم نے اس کو ایسا نور عطا کیا جس کو لے کر لوگوں میں چلتا پھرتا ہے④ (کیا) وہ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو (مختلف) اندھیریوں میں (پڑا ہوا) ہو، وہ ان (اندھیریوں) سے باہر نکل نہیں سکتا، اسی طرح کافروں کو جو کام وہ کرتے ہیں ان کی نظر میں وہ خوش نما کر دیے گئے ہیں⑤ ﴿۱۲۲﴾ (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ
اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ
اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ

اور اسی طرح (۱) ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کو سردار بنا دیے (۲)؛ تا کہ وہ اس (بستی) میں (ایمان والوں کے خلاف) سازشیں کیا کریں اور وہ جو سازشیں کرتے ہیں وہ ان کے اپنے ہی خلاف پڑتی ہیں اور وہ سوچتے ہی نہیں ﴿۱۲۳﴾ اور جب ان (مکہ والوں) کے پاس (قرآن کی) کوئی آیت آتی ہے تو وہ (یوں) کہتے ہیں: ہم تو اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم کو ایسی چیز نہ دی جاوے جیسی اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دی جا چکی ہے (۳)۔ اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اپنی رسالت کس کو دیویں (۴)۔ عنقریب (اس طرح کے) مجرموں کو وہ جو سازشیں کرتے تھے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے یہاں ذلت اور سخت عذاب ہوگا ﴿۱۲۴﴾ سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر لانا چاہتے ہیں اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں، اور جس کو (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے سینے کو بہت ہی زیادہ تنگ کر دیتے ہیں (اور اس کو ایمان لانا ایسا بھاری لگتا ہے) جیسے اسے زبردستی آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو،

پچھلے صفحہ کا حاشیہ: (۱) تو وہ حرام چیزیں تم ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہو۔ (۲) یعنی گمراہ تھا۔ (۳) یعنی مسلمان بنا دیا۔
(۴) یعنی نور کی برکت سے گمراہی سے محفوظ رہتا ہے اور خود بھی اسلامی زندگی گذارے اور دوسروں کے ساتھ اسلامی طریقے سے برتاؤ کرے۔ دوسروں کو اس کے ایمانی نور سے فائدہ پہنچائے۔
(۵) یعنی کافروں کی سوچ میں کفر اچھی چیز ہے (دوسرا) اسی طرح مزین (بھلا) دکھایا ہے کافروں کو جو کام وہ کر رہے ہیں۔
اس صفحے کا حاشیہ: (۱) یعنی جس طرح مکہ کے بڑے لوگ سازشیں کر رہے ہیں اسی طرح۔
(۲) (دوسرا ترجمہ) اور جس طرح مکہ کے بڑے لوگ جرم کر رہے ہیں اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس بستی کے سرداروں ہی کو (مخالف اور) مجرم بنا دیا۔ (۳) یعنی خود ہم پر وحی نازل ہو، فرشتہ آوے۔
(۴) دوسرا ترجمہ: اللہ ہی اپنے پیغام بھیجنے کے محل (اور موقع) کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب ڈالیں گے①﴿۱۲۵﴾ اور یہ (اسلام ہی) تمھارے رب کا (بتایا ہوا) سیدھا راستہ ہے، پکی بات ہے کہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہم نے آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا ہے ﴿۱۲۶﴾ جو (نیک) عمل وہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے ان کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے② اور وہی (اللہ تعالیٰ) ان کے مددگار ہیں ﴿۱۲۷﴾ اور (اس قیامت کے دن کو یاد رکھو) جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب (مخلوق) کو جمع کریں گے (اور اللہ تعالیٰ سب سے فرمائیں گے) اے جنات کی جماعت! تم نے بہت سارے انسانوں کو (گمراہ کر کے) اپنا بنا لیا تھا اور انسانوں میں سے ان (جنات) کے دوست بولیں گے: اے ہمارے رب! (دنیا میں) ہم نے (آپس میں) ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کر لیا اور (بالآخر) آپ نے ہمارے لیے جو وقت (قیامت کا) متعین کیا تھا (اب) ہم اپنے اس وقت پر پہنچ گئے ہیں③، وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کہ: (جہنم کی) آگ تم سب کا ٹھکانہ ہے، اس میں تم سب ہمیشہ رہو گے، مگر اللہ تعالیٰ جو چاہے④ یقیناً تمھارے رب بڑی حکمت والے ہیں، (ہر چیز کو) اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾

---

① ”رجس“ کا دوسرا مطلب شیطان ہے: یعنی ایمان نہ لانے والوں پر اللہ تعالیٰ شیطان کو مسلط فرماتے ہیں۔

② ہر محنت اور مصیبت سے سلامت گھر جنت ہے۔ ”سلام“ اسمائے حسنیٰ میں سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ جو گھر دیں گے وہ امن، سلامتی والا ہی ہوگا۔

③ یعنی قیامت آ گئی۔

④ جس کو اللہ تعالیٰ جہنم سے نکالنا چاہیں گے وہ سلامت رہے گا۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾
وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَاۤ
اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

اور اسی طرح ① بعض ظالموں کو ہم (دوسرے) بعض کے ساتھ (جہنم میں) ان کی اس کمائی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے ساتھ ملا دیں گے ② ﴿۱۲۹﴾

اے جنات اور انسان کی جماعت! کیا تمہارے پاس (خود) تم ہی میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہوں اور تم کو تمہارے اس (قیامت کے) دن کے پیش آنے سے ڈراتے ہوں، تو وہ (سب مل کر) کہیں گے: ہم نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا ہے ③ اور (حقیقت میں) ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا اور وہ خود اپنے خلاف اعتراف کریں گے کہ وہ کافر تھے ﴿۱۳۰﴾ یہ (نبیوں کو جو بھیجا جاتا رہا وہ) اس لیے کہ تمہارا رب ایسا نہیں تھا کہ وہ بستی والوں کو (ان کے) ظلم کی وجہ سے ہلاک کردیوے اور وہاں کے لوگوں کو (احکامِ الٰہی کی) خبر بھی نہ ہو ﴿۱۳۱﴾ اور ہر قسم کے لوگوں کو ان کے عمل کے اعتبار سے درجات ملیں گے اور جو کام بھی وہ لوگ کر رہے ہیں ان سے تمہارے رب بے خبر نہیں ہیں ﴿۱۳۲﴾ اور تمہارے رب تو بے نیاز ہیں، (بڑی) رحمت والے ہیں، اگر وہ چاہیں تو تم سب کو (دنیا سے) لے جاویں (یعنی ختم کردیویں) اور تمہارے بعد جس کو چاہیں تمہاری جگہ لے آویں جیسا تم کو دوسری قوم کی اولاد سے پیدا کیا تھا ﴿۱۳۳﴾

---

① یعنی جس طرح دنیا میں سب گمراہوں کا آپس میں تعلق تھا اسی طرح۔ ② (دوسرا ترجمہ) (جس طرح کافروں کی ضد کی وجہ سے ان پر شیطان مسلط کیا گیا ہے) اسی طرح ہم ظالموں کو ایک دوسرے پر ان کے اعمال کی وجہ سے مسلط کردیں گے
③ (دوسرا ترجمہ) ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔

إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي
عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا
لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا
كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا
يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ
وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾

یقین رکھو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ (عذاب) آنے ہی والا ہے اور تم عاجز کر دینے کی طاقت نہیں رکھتے ﴿۱۳۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: اے میری قوم! تم اپنی جگہ (اپنے طریقے کے مطابق) عمل کرتے رہو، میں بھی (اپنے طریقے کے مطابق اپنا) کام کر رہا ہوں، سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کا انجام کس کے حق میں (اچھا) ہوتا ہے، یقیناً ظالم لوگ فلاح (یعنی کامیابی) پاتے نہیں ہیں ﴿۱۳۵﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے جو کھیتی اور جانور پیدا کیے ہیں ان میں سے ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کا ایک حصہ مقرر کر دیا، پھر اپنے (فاسد) خیال سے یہ کہتے ہیں کہ: اتنا (حصہ) اللہ تعالیٰ کا ہے اور اتنا (حصہ) ہمارے مقرر کیے ہوئے معبودوں کا ہے①، پھر جو حصہ ان کے معبودوں کا ہوتا ہے سو وہ تو اللہ تعالیٰ کے پاس (کبھی) نہیں پہنچتا اور جو حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے سو ان کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتا ہے، کیسا برا وہ لوگ فیصلہ کرتے ہیں؟ ﴿۱۳۶﴾ اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے معبودوں (یعنی شیطانوں) نے سمجھا رکھا ہے② کہ اپنی اولاد کو قتل کرنا اچھا کام ہے؛ تاکہ وہ ان (مشرکوں) کو (دنیا اور آخرت میں) بالکل ہلاک کر ڈالیں اور تاکہ ان پر ان کے دین کو مشتبہ کر دیویں③ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو وہ اس طرح کے کام نہ کرتے، لہٰذا جو جھوٹ وہ گھڑتے ہیں اسی میں ان کو چھوڑ دیجیے ﴿۱۳۷﴾

---

① یعنی جن کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ (عبادت میں) شریک کر رکھا ہے ان کا۔ ② (دوسرا ترجمہ) دل میں بٹھا رکھا ہے۔
③ یعنی جو دین کی بات نہیں ہے وہ ان کو دین کی بات سمجھا دیوے۔ دوسرا ترجمہ: ان کے دین کے بارے میں ان پر گڑبڑی (مغالطہ) ڈال دیوے۔

وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا
يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ
وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ
خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ
قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾

اور وہ (مشرکین) کہنے لگے: یہ (خاص قسم کے) جانور اور کھیتی ممنوع ہے①، ان کا خیال ہے کہ جن کو ہم چاہیں اس کے سوا کوئی ان کو نہیں کھا سکتا اور کچھ (خاص قسم کے) جانور ہیں کہ جن کی پیٹھ پر سوار ہونا حرام قرار دیا گیا ہے اور کچھ (خاص قسم کے) جانور ہیں کہ جن پر وہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے② (یہ سب من گھڑت باتیں) ان (اللہ تعالیٰ) پر بہتان باندھ کر (کہتے ہیں) وہ (اللہ تعالیٰ) عنقریب جو بہتان وہ باندھتے تھے ان کا بدلہ دیں گے ﴿۱۳۸﴾ اور وہ (مشرک لوگ یہ بات بھی) کہتے ہیں کہ: ان (خاص) جانوروں کے پیٹوں میں جو (بچے) ہیں وہ تو ہمارے مَردوں کے لیے خاص (حلال) ہیں اور (اس کا کھانا) ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ (بچہ) مرا ہوا (پیدا) ہو تو وہ (مرد اور عورت) سب اس (کھانے) میں برابر شریک ہو جاویں، عنقریب وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کی (غلط) بیان کی ہوئی باتوں کی سزا دیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی حکمت والے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۱۳۹﴾ پکی بات ہے کہ وہ لوگ بڑے نقصان میں پڑ گئے ہیں جنھوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے بغیر سمجھے ہوئے قتل کر دیا اور جو (حلال) روزی اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھ کر حرام کر لیا ہے، پکی بات یہ ہے کہ وہ (خود) گمراہ ہو گئے ہیں اور سیدھے راستے پر آئے ہی نہیں ہیں ﴿۱۴۰﴾

---

① یعنی ان کا استعمال ہر شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔ ② یعنی بعض جانوروں کے بارے میں کافروں کے یہاں یہ طے تھا کہ اس کو ذبح کرتے وقت، ان کا گوشت کھاتے وقت، ان پر سواری کرتے وقت ان کا دودھ نکالتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لے سکتے کہ بتوں کی چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی شرکت نہ ہو جاویں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا
اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ
يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ
كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ
اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّــــُٔـوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے باغات (یعنی باڑیاں) پیدا کیے، (ان میں سے کچھ ایسے بیل والے ہیں) جو سہاروں سے اوپر چڑھائے جاتے ہیں اور (کچھ ایسے بھی ہیں) جو سہاروں سے (ٹٹیوں پر) چڑھائے نہیں جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی (بھی پیدا کی) ان سب کے پھل (اور ذائقے) الگ الگ طرح کے ہیں (اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیے)① اور زیتون اور انار (پیدا کیے) جو ایک دوسرے سے (صورت، شکل اور مزہ میں) ملتے جلتے بھی ہیں اور ایک دوسرے سے الگ الگ بھی ہیں، جب وہ پھل نکل آوے تب اس کے پھلوں کو کھاؤ اور جس دن تم اس کو کاٹو (تب) اس کا (مقررہ) حق ادا کرو اور تم فضول خرچی مت کرو، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۱۴۱﴾ اور جانوروں میں سے بعض تو وہ (پیدا کیے) ہیں جو بوجھ اٹھاتے ہیں② اور (کچھ جانور ایسے ہیں) جو زمین سے لگے ہوئے ہیں③، اللہ تعالیٰ نے تم کو جو روزی دی اس میں سے تم کھاؤ اور تم شیطان کے قدموں پر مت چلو، یقین رکھو کہ وہ (شیطان) تو تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے ﴿۱۴۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے آٹھ نر مادہ (یعنی جوڑے) پیدا کیے ہیں، دو (نر، مادہ) بھیڑوں (یا دنبہ) کی نسل سے اور دو بکریوں میں سے، تم (ان سے) پوچھو کہ کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو (حرام کیا ہے) یا اس (بچے) کو (حرام کیا ہے) جو دونوں مادہ کے پیٹ میں موجود ہے؟! اگر تم سچے ہو تو صحیح (یعنی علمی) دلیل سے مجھ کو جواب دو ﴿۱۴۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) جن میں کھانے کی چیزیں مختلف (طریقے) کی حاصل ہوتی ہیں۔

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ
دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

اور (اسی طرح) اونٹ میں سے دو (قسم: نر، مادہ پیدا کیے) اور گائے میں سے (بھی) دو (نر، مادہ پیدا کیے) تم (ان سے) پوچھو کہ کیا (اللہ تعالیٰ نے) دو نر کو حرام کیا ہے یا دو مادہ کو (حرام کیا ہے) یا اس (بچے) کو حرام کیا ہے جس کو دونوں مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہوں؟ جب اللہ تعالیٰ نے تم کو ان (کے حرام ہونے) کا حکم دیا تھا تب تم خود (وہاں) موجود تھے؟ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت باندھے اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ تاکہ بغیر (علمی) تحقیق کے لوگوں کو گمراہ کر دے، یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۱۴۴﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: جو احکام مجھ پر وحی کے ذریعے نازل ہوئے ہیں ان میں کوئی ایسی چیز کہ اس کو کھانا کسی کھانے والے کے لیے حرام کیا گیا ہو میں تو نہیں پاتا①؛ الا یہ کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، سو وہ تو بالکل ناپاک ہے یا وہ جانور جو نافرمانی کا ذریعہ ہو جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کا نام لیا گیا ہو، سو جو شخص (ان میں سے کسی بھی چیز کے کھانے پر) مجبور ہو جاوے جبکہ لذت حاصل کرنے والا نہ ہو، اور ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے والا نہ ہو تو یقیناً تمھارے رب بہت زیادہ بخشنے والے، سب سے بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴۵﴾

⇐ ② یعنی اونچے قد کے ہیں، مال برداری کے کام آتے ہیں۔ ③ یعنی چھوٹے قد کے ہیں۔

اس صفحے کا حاشیہ:

① جن چیزوں کو تم نے اپنی مرضی سے حرام ٹھہرا رکھا ہے میرے پر نازل ہونے والی وحی میں وہ حرام نہیں ہیں۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ
بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا
حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ
عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝ قُلْ
فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کردیے تھے، اور گائے اور بکری میں سے ان کی
چربیاں ہم نے ان (یہودیوں) پر حرام کردی تھی؛ مگر جو (چربی) ان دونوں (گائے، بکری) کی پیٹھ
یا آنتوں پر لگی ہوئی ہو یا جو (چربی) ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو (اس کا استعمال حلال تھا)، یہ ان کی
شرارت کی وجہ سے ہم نے ان کو سزا دی اور یقیناً ہم تو سچے ہی ہیں ﴿۱۴۶﴾ سو اگر وہ تم کو جھٹلاویں
تو کہہ دو کہ: تمھارے رب بڑی وسیع رحمت والے ہیں اور اس کا عذاب مجرم قوم سے ٹلنے والا نہیں
ہے ﴿۱۴۷﴾ عنقریب مشرک لوگ کہیں گے کہ: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ
ہمارے باپ دادا (شرک کرتے) اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے، ان سے پہلے لوگوں نے
(بھی) اسی طرح جھٹلایا تھا، یہاں تک کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا (اے نبی!) تم کہہ
دو: کیا تمھارے پاس کوئی علم (یعنی دلیل) ہے تو ہم کو نکال کر کے دکھاؤ①؟ تم تو گمان (یعنی نرے
اٹکل) پر ہی چلتے ہو اور تم تو وہی اندازے ہی لگاتے رہتے ہو② ﴿۱۴۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ:
پس پکی دلیل (جو دل میں اتر جاوے وہ تو) اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، سو اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہتے تو تم سب
کو ہدایت پر لے آتے ﴿۱۴۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہمارے سامنے ظاہر کرو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تم تو تخمینے کی ہی باتیں کرتے ہو۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ
مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُوْنَ۠﴿۱۵۰﴾

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ
ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴿۱۵۱﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم اپنے گواہوں کو (سامنے) لاؤ جو یہ گواہی دیویں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (بیان کی ہوئی اوپر کی) چیزوں کو حرام کیا ہے، سو اگر وہ ایسی گواہی دے بھی دیویں تو تم ان کے ساتھ گواہی دینے میں شامل نہ ہونا① اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ دوسروں کو (عبادت میں) اپنے رب کے برابر کرتے ہیں تم ان کی خواہشات (یعنی خوشی) پر مت چلنا ﴿۱۵۰﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: تم آؤ میں (تم کو) پڑھ کر سناؤں کہ تمھارے رب نے (حقیقت میں) کونسی باتیں تم پر حرام کی ہیں: یہ کہ تم اس (رب) کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور ماں، باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور تم اپنی اولاد کو مفلسی (یعنی غریبی) کے ڈر سے قتل مت کرو، ہم تم کو بھی روزی دیتے ہیں اور ان کو بھی (روزی دیتے ہیں) اور تم بے حیائی کے کاموں کے پاس مت جاؤ چاہے وہ (بے حیائی) کھلی ہوئی ہو اور چھپی ہوئی ہو② اور تم اس جان کو قتل مت کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے احترام والا بنایا ہے؛ الا یہ کہ (قتل کرنے کا کوئی شرعی) حق بنتا ہو، یہ وہ باتیں ہیں جن کا انھوں نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے؛ تاکہ تم سمجھو ﴿۱۵۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کی گواہی پہ ستنا (تیسرا) تو تم (ان کی گواہی کا) اعتبار نہ کرنا۔

② برے ارادے اور خیالات بالقصد دل میں لانا اور اس کو پورا کرنے کی تدابیر کرنا۔ اسی طرح باطنی گناہ بھی مراد ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا
قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي
مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ
شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٤﴾

اورتم یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ؛ مگر ایسے طریقے سے (تصرف کرنے کی اجازت ہے) جو (اس یتیم کے حق میں) بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ (یتیم) اپنی جوانی (کی عمر) تک پہنچ جاوے (تب اس کو اس کا مال حوالے کر دیا جاوے) اورتم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کیا کرو، ہم کسی بھی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے① اور جب تم بات کہو تو انصاف کی (بات) کہو اگرچہ وہ قریبی رشتے دار ہی ہو (تب بھی) اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو تم پورا کرو، یہ وہ باتیں ہیں جن کا انھوں نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے؛ تاکہ تم دھیان دو (اور عمل کرو) ﴿۱۵۲﴾ اور (اے نبی! ان سے) یہ بھی (کہہ دو) کہ یہ میرا راستہ بالکل سیدھا ہے② سو تم اسی (راستے) پر چلو اور تم دوسرے راستوں پر مت چلو، ورنہ وہ تم کو اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے سے جدا کر دیں گے، یہ وہ باتیں ہیں جن کا انھوں نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے؛ تاکہ تم تقویٰ والے بن جاؤ ﴿۱۵۳﴾ پھر ہم نے موسیٰ کو (بھی) ایک کتاب (یعنی تورات) دی تھی؛ تاکہ نیک کام کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہو اور (دین کے متعلق) ہر چیز کی تفصیل ہو③ اور (لوگوں کے لیے) ہدایت اور رحمت (کا ذریعہ) بنے؛ تاکہ وہ (آخرت میں) اپنے رب کی ملاقات پر یقین لے آویں ﴿۱۵۴﴾

---

① پوری پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ناپ تول ٹھیک ہو، لیکن کوشش کے باوجود تھوڑا بہت فرق رہ جائے تو معاف ہے۔
② مکمل دین اسلام صراط مستقیم ہے۔
③ اس زمانہ کی دینی ضروریات کی تکمیل کے تمام اصول۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ
الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ
اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝

اور یہ (قرآن) برکت والی کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے، سو تم اس (کے احکام) پر چلو اور تم تقویٰ اپنالو؛ تاکہ تم پر (اللہ تعالیٰ کی) رحمت ہو ﴿۱۵۵﴾ (ہم نے یہ کتاب اس لیے اتاری) تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ (آسمانی) کتاب ہم سے پہلے دو جماعت (یعنی یہود و نصاریٰ) پر ہی اتاری گئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے ﴿۱۵۶﴾ یا تم ایسا بھی نہ کہہ سکو کہ ہم لوگوں پر کوئی کتاب اتاری جاتی تو ہم ان (یہود و نصاریٰ) سے یقیناً بہت زیادہ ہدایت پر ہوتے، سو پکی بات ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے، سو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاوے اور (لوگوں کو) ان سے روکے؟ عنقریب ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے روکتے ہیں ان کے اس روکنے کی وجہ سے ہم برے عذاب کی سزا دیں گے ﴿۱۵۷﴾ کیا وہ لوگ (ایمان لانے کے لیے) صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان (کافروں) کے پاس فرشتے آجاویں یا (خود) تمھارے رب آجاویں یا تمھارے رب کی کچھ آیتیں (یعنی بڑی نشانیاں) آجاویں ①؟ (کیا تب یہ لوگ ایمان لا دیں گے) جس دن تمھارے رب کی بعض (بڑی) نشانیاں آجاویں گی تو ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا (پہلے ایمان تو لایا ہو؛ لیکن) اپنے ایمان میں کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو (اے نبی!) تم کہہ دو: تم انتظار کرو، یقیناً ہم بھی انتظار کرتے ہیں ﴿۱۵۸﴾

---

① قیامت کی بڑی نشانی مراد ہے جیسے آفتاب کا مغرب سے نکلنا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ

یقیناً جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا① اور الگ الگ فرقوں میں (تقسیم) ہو گئے②، ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں، ان کا معاملہ تو (صرف) اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بتلا دیں گے جو کام بھی وہ کرتے تھے ﴿۱۵۹﴾ جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کو اس (نیکی) کا دس گنا (ثواب) ملے گا اور جو شخص کوئی برائی لے کر آئے گا تو اس کو صرف اسی (برائی) کے جیسی سزا دی جائے گی اور ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۶۰﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: یقیناً مجھ کو تو میرے رب نے ایک سیدھے راستے کی ہدایت (یعنی سمجھ) دے دی ہے جو بالکل صحیح (مضبوط) دین ہے، ابراہیم کی ملت (یعنی دین) ہے، جو بالکل سیدھے راستے پر تھے اور وہ (ابراہیم) شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے ﴿۱۶۱﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: یقیناً میری نماز اور میری قربانی (ہر ایک عبادت) اور میرا جینا اور میرا مرنا سب عالموں کے رب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں ﴿۱۶۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی بات کا مجھ کو حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان (یعنی فرماں بردار) ہوں ﴿۱۶۳﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: کیا اللہ تعالیٰ کے سوا میں کوئی اور رب تلاش کروں؛ حالاں کہ وہ ہر چیز کے رب (یعنی مالک) ہیں اور ہر نفس جو گناہ بھی کرتا ہے اس کا وبال (یعنی نقصان) اسی پر ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا،

① (دوسرا ترجمہ) دین میں جدائی پیدا کر دی یعنی الگ راہیں نکالی۔
② (دوسرا ترجمہ) الگ الگ بہت ساری جماعتیں بن گئیں۔

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ
خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ
سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

پھر تم کو تمھارے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اس وقت وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب باتوں کی حقیقت تم کو بتلادیں گے جس میں تم اختلاف (یعنی جھگڑا) کیا کرتے تھے ﴿۱۶۴﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ (یعنی نائب) بنایا① اور جس نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر (مختلف چیزوں میں) درجات کے اعتبار سے اونچا کیا؛② تاکہ جو نعمتیں تم کو دی ہیں ان میں تم کو آزماویں، یقین رکھو کہ تمھارے رب بہت جلد سزا دینے والے ہیں اور یقیناً وہ (رب) تو بہت ہی زیادہ معاف کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۶۵﴾

---

① اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کو زمین میں تصرف کرنے کے اختیارات دیے گئے ہیں۔
② شکل، صورت، رنگ، لہجہ، اخلاق، رزق، عزت، جاہ مختلف اعتبار سے فرق رکھا ہے۔



سورة الأعراف

(المكية)

آياتها: ٢٠٦۔

ركوعاتها: ٢٤۔

سورۂ اعراف

یہ سورت مکی ہے، اس میں دو سو چھ (۲۰۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ ص کے بعد اور سورۂ جن سے پہلے انتالیس (۳۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہ عرف کی جمع ہے، معنیٰ آتا ہے: اونچی جگہ۔ جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہوگی اس کو اعراف کی دیوار کہتے ہیں، یہ دیوار جنت کی لذتوں کو جہنم تک اور جہنم کی تکلیفوں کو جنت تک پہنچنے سے مانع ہوگی، اس دیوار کا اوپر والا حصہ مراد لیا گیا ہے۔ اس سورت میں اس دیوار کا اور اس کے اوپر رہنے والے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

جن لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ کچھ وقت اعراف میں رہیں گے اور رشک اور لالچ کی نظروں سے اہلِ جنت کو دیکھتے رہیں گے؛ بالآخر ان کو بھی جنت کا داخلہ ملے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓمّٓصٓ ۚ﴿۱﴾ کِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ فَلَا یَکُنۡ فِیۡ صَدۡرِکَ حَرَجٌ مِّنۡہُ لِتُنۡذِرَ بِہٖ وَ ذِکۡرٰی
لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا
مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ کَمۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اَہۡلَکۡنٰہَا فَجَآءَہَا بَاۡسُنَا بَیَاتًا اَوۡ ہُمۡ قَآئِلُوۡنَ ﴿۴﴾ فَمَا کَانَ
دَعۡوٰىہُمۡ اِذۡ جَآءَہُمۡ بَاۡسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسۡـَٔلَنَّ الَّذِیۡنَ اُرۡسِلَ
اِلَیۡہِمۡ وَ لَنَسۡـَٔلَنَّ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیۡہِمۡ بِعِلۡمٍ وَّ مَا کُنَّا غَآئِبِیۡنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

المص ﴿۱﴾ تم پر یہ کتاب (اس لیے) اتاری گئی؛ تاکہ اس کے ذریعے (لوگوں کو نافرمانی کی سزا سے) تم ڈراؤ؛ لہذا اس (کتاب) کی وجہ سے تمھارے دل میں کوئی تنگی نہ ہو① اور ایمان والوں کے لیے نصیحت ہو ﴿۲﴾ تمھارے رب کی طرف سے تم پر جو اتارا گیا اس پر تم چلو اور ان (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی بات پر مت چلو، تم بہت کم دھیان دیتے ہو ﴿۳﴾ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردی، سو ان کے پاس ہمارا عذاب رات کے وقت یا دوپہر کے وقت جب وہ سو رہے تھے تب آیا ﴿۴﴾ سو جب ان کے پاس ہمارا عذاب پہنچا تو اس وقت وہ لوگ پکار کرکے یہی بات کہنے لگے کہ: یقیناً ہم ہی لوگ ظالم تھے ﴿۵﴾ سو ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے اور ضرور ہم رسولوں سے بھی سوال کریں گے② ﴿۶﴾ پھر وہ (تمام اقوال) جو ہمارے علم میں ہے ان کے سامنے بیان کردیں گے اور (حالات کے پیش آنے کے وقت) ہم غائب نہیں تھے ﴿۷﴾

---

① یعنی مقصد پہنچانا ہے؛ اس لیے کسی کے نہ ماننے کی وجہ سے آپ کے دل میں تنگی نہ آوے۔ یعنی لوگوں کی طرف سے تکذیب کا خوف تبلیغ میں مانع نہ ہو۔ حرج کا دوسرا ترجمہ شک ہے۔

② امتوں سے سوال ہوگا کہ تم نے رسول کی بات مانی تھی یا نہیں اور رسولوں سے سوال ہوگا کہ امتوں نے تمھارا کہنا مانا یا نہیں۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨﴾ وَمَنْ خَفَّتْ
مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ
فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾
وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا
إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿١١﴾

اور اس (قیامت کے) دن صحیح صحیح وزن ہوگا①، سو جن کی ترازو کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ کامیاب ہوں گے ﴿۸﴾ اور جن کی ترازو کے پلڑے ہلکے ہوں گے سو یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اس وجہ سے کہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے خود کو نقصان میں ڈال دیا ﴿۹﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تو تم کو زمین میں رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمھارے لیے اس (زمین) میں روزی کے اسباب بنا دیے②، تم بہت کم شکر گزاری کرتے ہو ﴿۱۰﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر ہم نے تمھاری صورت بنائی، پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ: تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا③، وہ (ابلیس) سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوا ﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس (قیامت کے) دن وزن ہونا بالکل سچی بات ہے۔

② زمین کا انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مالک بنایا گیا، یہ ملکیت اگرچہ عارضی ہے، لیکن انسان کے لیے بڑی نعمت ہے، اس میں روزی کے کتنے سارے اسباب ہیں اور آج انسان یہ عارضی ملکیت کے نشے میں چور ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول گیا ہے اور زمین کی قیمتوں کا بڑھنا یہ ایک آزمائش بن چکا ہے، کسی نے خوب کہا: زمین کی قیمت بڑھ گئی، ایمانیات کی قیمت گھٹ گئی؛ اس لیے کہ زمین کے سلسلہ میں جھوٹ، دھوکہ، فریب عام ہے، نعوذ باللہ من ذلک۔

③ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اپنے علم خاص سے نوازا، پھر دونوں کا امتحان لیا جس میں آدم علیہ السلام کامیاب ہوئے، اس سے ملائکہ جان گئے کہ آدم علیہ السلام کے پاس ایسا علم ہے جو ان کے پاس نہیں جس کی بنا پر وہ فرشتوں سے فائق ہیں، پھر ان کی اس فوقیت اور فضیلت کے اظہار کے لیے "اسجدوا لآدم" کا حکم ہوا، علما نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے "آدم کی وجہ سے سجدہ کرو" یعنی آدم کے پیدا ہونے پر تم نے اعتراض کیا تھا اب تم نے دیکھ لیا کہ اس کو کتنی بڑی فوقیت و فضیلت حاصل ہے، اس کے پاس کتنا بڑا علم ہے، اس کی وجہ سے اب تم سجدہ کرو، یہ نہیں کہا کہ: آدم کو سجدہ کرو؛ ⇐

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ
طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾
قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ
لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ
اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟ اس (ابلیس) نے کہا کہ: میں اس (آدم) سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس (آدم) کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے ابلیس!) تو اس (آسمان) سے نیچے اتر؛ کیوں کہ تجھے حق نہیں ہے کہ اس میں (رہ کر) تو تکبر کرے، سو تو (باہر) نکل، یقیناً تو ذلیلوں میں سے ہے ﴿۱۳﴾ اس (ابلیس) نے کہا: (اے اللہ!) مجھ کو دوبارہ زندہ کیے جانے کے دن تک مہلت دیجیے ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً تجھ کو مہلت دے دی گئی ﴿۱۵﴾ اس (ابلیس) نے کہا: (اے اللہ!) اب جیسا تو نے مجھ کو گمراہ کر دیا، میں بھی ضرور ان (انسانوں) کی تاک میں تیرے سیدھے راستے پر بیٹھ جاؤں گا ﴿۱۶﴾ پھر ان (انسانوں) کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کی داہنے طرف سے اور ان کی بائیں طرف سے ان کے پاس (بہکانے کے لیے حملہ کرنے) ضرور آؤں گا① اور آپ ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر کرنے والا نہیں پائیں گے ﴿۱۷﴾

⇐ بلکہ آدم کی وجہ سے سجدہ کرو، جیسے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے سجدہ کیا جاتا ہے تو وہ سجدہ خانۂ کعبہ کو نہیں کیا جاتا، سجدہ تو اللہ تعالیٰ کو کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ علما نے لکھا ہے، جو شخص بیت اللہ کی طرف سجدہ کرتا ہے اور نیت کرتا ہے بیت اللہ کو سجدہ کرنے کی تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے ان کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا (از ملفوظات فقیہ الامت)۔

① چار جہات سے تمام جہات مراد ہیں؛ گویا کہ شیطان نے تمام جہات سے حملہ کرنے کا عزم کیا ہے۔
(۱) نکتہ: شیطان نے چار جہات بولی؛ لیکن دو جہات اس کو بھلا دی گئی: ایک اوپر، دوسری نیچے۔ نیچے دیکھ کر چلنے سے بدنظری سے حفاظت ہوتی ہے، قرآن میں ایک جگہ نگاہ نیچے رکھنے کا صریح حکم موجود ہے۔ رہی اوپر والی جہت تو جب تک اونچی عمارتیں "اپارٹ مینٹ" کی شکل میں نہ ہوتی تھی اس دور میں اوپر کی طرف نظر کرنے سے بھی انسان بدنگاہی سے ⇐

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا
مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا
مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے ابلیس!) تو اس (آسمان) سے ذلیل، مردود ہو کر نکل، ان (انسانوں) میں سے جو بھی تیرے پیچھے چلے گا میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا ﴿۱۸﴾ اور اے آدم! تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو سو جہاں سے (جو چیز) تم چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس (بھی) مت جانا؛ ورنہ (جو گئے تو) تم دونوں گنہگار ہو جاؤ گے ﴿۱۹﴾ سو شیطان نے ان دونوں (آدم وحوا) کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا؛ تا کہ ان دونوں کی شرم کی جگہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھی وہ ایک دوسرے کے سامنے کھول دیوے اور وہ (ابلیس) کہنے لگا: تم دونوں کو تمھارے رب نے اس درخت سے صرف اس لیے منع کیا کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تم دونوں (اس کو کھا کر) فرشتے بن جاؤ یا تم دونوں (جنت میں) ہمیشہ رہنے والوں میں سے بن جاؤ ﴿۲۰﴾ اور قسم کھا کر دونوں سے اس (شیطان) نے کہا: یقین رکھو! میں تم دونوں کے لیے بھلائی ہی چاہنے والوں میں سے ہوں ① ﴿۲۱﴾

⇐ محفوظ رہتا تھا؛ لیکن اب وہ بات نہ رہی۔ شیطان کی سب سے بڑی محنت یہ ہے کہ وہ انسانوں کو ناشکرا بناتا ہے۔
(۲) ہاں یہ بات ضرور ہے اوپر والے اللہ تعالیٰ کی طرف نظر ہو، اس کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے جائیں اور شیطان سے حفاظت کی دعا کی جائے اور نظریں جھکا کر رہیں تو ان شاء اللہ! حفاظت ہوگی۔
① مطلب یہ تھا چوں کہ اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس میں سے کھالیتا ہے وہ یا تو فرشتہ بن جاتا ہے یا اسے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جاتی ہے، اس لیے اسے کھانے کے لیے مخصوص قوت کی ضرورت ہے، شروع میں آپ دونوں کو یہ قوت حاصل نہیں تھی؛ اس لیے منع کیا گیا تھا، اب ایک مدت سے جنت میں رہنے کی وجہ سے آپ میں وہ قوت پیدا ہو گئی ہے؛ اس لیے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
نوٹ: حضرت آدم اور اماں حوا رضی اللہ عنہا کا پورا تفصیلی واقعہ خطبات محمود جلد ہفتم (۷) میں ملاحظہ فرمائیں۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى
حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾

شیطان نے دھوکہ دے کر ان دونوں کو (اپنی بات ماننے کے لیے) مائل (یعنی تیار) کر ہی لیا، سو جب ان دونوں نے درخت کو چکھا① تو ان دونوں کی شرم کی جگہیں ایک دوسرے کے سامنے کھل گئیں ②اور دونوں اپنے (بدن کے) اوپر جنت کے پتے (جوڑ جوڑ کر) چپکانے لگے③ اور ان دونوں کے رب نے ان دونوں کو آواز دی کہ: کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت (کے پاس جانے) سے نہیں روکا تھا اور میں نے تم دونوں سے نہیں کہا تھا کہ: یقیناً شیطان تم دونوں کا کھلم کھلا دشمن ہے؟ ﴿٢٢﴾ دونوں کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہم نے (آپ کے حکم کے خلاف کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر آپ ہم کو معاف نہ کردیں اور (آپ) ہم پر رحم نہ فرمائیں تو ہم ضرور نقصان میں پڑنے والوں میں سے ہو جاویں گے ﴿٢٣﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم (سب یہاں سے) نیچے اترو④ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور تمھارے لیے زمین میں ایک مدت تک ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہوگا ﴿٢٤﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی (زمین) میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم کو موت آئے گی اور اسی سے تم (قیامت کے دن) نکالے جاؤ گے ﴿٢٥﴾

---

① ممنوع چیز قلیل استعمال کرو یا کثیر یکساں ہے۔

② یعنی جنتی لباس نکل گیا اور دونوں شرما گئے۔

نکتہ: ممنوع غذا کا اثر لباس پر بھی پڑتا ہے، بے حیائی والے لباس آج عام ہے اس میں بڑا دخل غیر شرعی آمدنی کا ہے۔

③ ستر عورت فطری تقاضہ ہے۔ (دوسرا ترجمہ) ملا ملا کر رکھنے لگے۔

④ نیچے اتارنے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اطاعت کے جس بلند مقام پر تھے اس سے نیچے اتار لیا، اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جنت سے دنیا میں اتار لیا۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ
التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ
الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ
يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اے آدم کی اولاد! بلکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم پر لباس اتارا ہے⁽¹⁾ جو تمھاری شرم کی جگہوں کو چھپاتا ہے اور (ایسے کپڑے بھی اتارے جو تمھارے لیے) زینت ہے⁽²⁾ اور تقویٰ کا لباس وہ بہترین (لباس) ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے ہے⁽³⁾ تاکہ وہ لوگ غور کریں ﴿۲۶﴾ اے آدم کی اولاد! شیطان تم کو ہرگز (کسی) فتنے میں نہ ڈالے جیسا کہ تمھارے ابا، اماں کو جنت سے (وسوسہ ڈال کر کے) نکالا، کہ ان دونوں کا لباس بھی ان (کے جسم) سے اترواد یا: تاکہ ان دونوں کو ان کی شرم کی جگہیں دکھادے، یقیناً وہ (شیطان) اور اس کی قوم (یعنی خاندان) تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو (عادۃً) نہیں دیکھ سکتے، یقیناً ہم نے شیطانوں کو انہی لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان لاتے نہیں ہیں ﴿۲۷﴾ اور جب وہ (کافرلوگ) کوئی بے حیائی⁽⁴⁾ کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہی حکم دیا ہے، (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیا کرتے، کیا تم اللہ تعالیٰ پر ایسی باتیں لگاتے ہو جو تم جانتے نہیں ہو ﴿۲۸﴾

---

(1) لباس کا اصل مادہ خالص عطائے الٰہی ہے۔
(2) یعنی اچھا دکھنے کا اور جمال کا ذریعہ۔
(3) یعنی لباس کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔
(4) یعنی جس کام کی برائی کھلی ہو، انسانی فطرت اس کو برا سمجھے۔ کافرلوگ کعبہ کے ارد گرد ننگا طواف بھی کرتے تھے۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۗ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ
كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: مجھ کو تو میرے رب نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور تم ہر نماز کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھو① اور تم اسی (اللہ تعالیٰ) کو (اس یقین کے ساتھ) پکارو کہ عبادت خالص اسی (اللہ) کا حق ہے② جس طرح اس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہوں گے ﴿۲۹﴾ (تم میں سے) ایک جماعت کو اس (اللہ تعالیٰ) نے (دنیا میں) ہدایت دے دی ہے اور دوسری جماعت پر گمراہی مقرر ہو چکی ہے؛ اس لیے کہ ان گمراہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنا رکھا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یقیناً وہ سیدھے راستے پر ہیں ﴿۳۰﴾ اے آدم کی اولاد! ہر مسجد (یا نماز) کی حاضری کے وقت اپنا عمدہ لباس پہن کر تم آؤ اور کھاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۳۱﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو: زینت کا جو سامان اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے اور پاکیزہ چیزیں (جو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمائی ہے) کس نے حرام کر لی؟ تم (ان سے جواب میں خود) کہو: یہ (نعمتیں) دنیوی زندگی میں تو اصل میں ایمان والوں کے لیے ہیں (ساتھ میں غیر مسلم بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور) قیامت کے دن تو خالص ان (ایمان والوں ہی) کے لیے ہوگی، اسی طرح ہم (اپنے) احکام سمجھ داروں کے لیے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں ﴿۳۲﴾

---

① عبادت کے وقت دل بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہو۔ نبوی طریقے سے عبادت ہو، عبادت میں استقامت ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت اس طرح کرو کہ تم عبادت خالص اس (اللہ) کے لیے کرنے والے ہوں۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ
تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ
أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۴﴾ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا
يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ
نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ ۖ

(اے نبی!) تم کہہ دو: میرے رب نے تو (تمام) بے حیائی کے کاموں کو چاہے وہ کھلے ہوئے ہوں اور چھپے ہوئے ہوں اور (ہر) گناہ کو اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور اسی طرح (اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی حرام کیا ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرو جس کے بارے میں اس (اللہ تعالیٰ) نے کوئی دلیل نہیں اتاری ہے اور اسی طرح (یہ بھی حرام کردیا کہ) تم اللہ تعالیٰ کے لیے وہ باتیں بولو جو تم کو معلوم نہیں ہے ① ﴿۳۳﴾ اور ہر امت کے لیے ایک وعدہ مقرر ہے، پھر جب ان کا مقرر وقت آجائے گا تو ایک گھڑی بھی پیچھے نہیں ہوسکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے ﴿۳۴﴾ ② اے آدم کی اولاد! اگر تمھارے پاس تمھیں میں سے پیغمبر آجاوے جو تم کو میری آیتیں پڑھ کر سنائے تو جو شخص (نبی کی بات مان کر) تقویٰ اپنا لیوے اور (اپنی) اصلاح کر لیوے تو ان پر کوئی خوف نہیں اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۳۵﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان (آیات) کے مقابلے میں تکبر کیا وہی لوگ جہنم والے ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۳۶﴾ سو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گڑھا یا اس (اللہ تعالیٰ) کے احکام کو جھٹلایا، ان لوگوں کے نصیب میں (عمر، رزق اور عزت وغیرہ) جتنا لکھا ہوا ہے وہ ان کو (یہاں دنیا میں) ملتا رہے گا،

① ویسے تو کسی بھی شخص کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرنا ہر اعتبار سے ایک ناجائز اور غیر اخلاقی فعل ہے، لیکن اگر یہ جرم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا جائے تو اس کی سنگینی انسان کو کفر تک لے جاتی ہے۔

② انسان کو دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے عالمِ ارواح میں کہہ دیا گیا تھا کہ۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْۤا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا
ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا
ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا
مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝

یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روح کو قبض کرنے کے لیے آپہنچیں گے تو وہ کہیں گے: تمہارے وہ معبود کہاں ہیں جن کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے؟ تو وہ (کافر جواب میں) کہیں گے کہ: وہ تو سب ہم سے گم (یعنی غائب) ہو گئے اور (اس وقت) وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ حقیقت میں وہ کافر تھے ①﴿۳۷﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جنات اور انسانوں کی جو (کافر) امتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں تم بھی ان کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ، جب بھی کوئی امت آگ میں داخل ہوگی تو وہ اپنے جیسی دوسری امت پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جب وہ سب (اگلے، پچھلے) اس (آگ) میں جمع ہو جاویں گے، تو ان میں سے جو لوگ بعد میں (آگ میں) آئے ② تو وہ اپنے سے پہلے آنے والوں ③ کے بارے میں کہیں گے کہ: اے ہمارے رب! انھوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا تھا! اس لیے آپ ان کو آگ کا ڈگنا عذاب دیجیے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: ہر ایک کے لیے ڈگنا (عذاب) ہے؛ لیکن تم (ابھی) سمجھتے نہیں ہو﴿۳۸﴾ اور ان میں سے (جہنم میں) پہلے آنے والے بعد میں آنے والوں سے کہیں گے کہ: بس اب تو تم کو (عذاب کے ہلکا ہونے کے بارے میں) ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، لہذا تم جو (گناہ) کماتے تھے اس کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو﴿۳۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور (اس وقت) وہ اپنے کافر ہونے کا اقرار کرلیں گے۔

② یعنی عوام۔ ③ یعنی پیشوا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾

یقیناً جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے اور اس کے مقابلے میں تکبر کرتے رہے ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس نہ جاوے ① اور جرم کرنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیں گے ﴿۴۰﴾ ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے آگ کا اوڑھنا ہے اور ظلم کرنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیں گے ﴿۴۱﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم کسی بھی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ②، وہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۴۲﴾ اور ان (جنتیوں) کے دلوں میں (دنیا میں ایک دوسرے کے بارے میں) جو ناراضگی تھی (جنت میں داخل ہونے سے پہلے) ہم وہ نکال لیں گے، (ان کی حالت یہ ہوگی کہ) ان کے (مکانات کے) نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے: شکر ہے اس اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم کو یہاں پہنچادیا اور اگر اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت نہ دیتے تو ہم (یہاں) نہ پہنچ سکتے تھے، واقعہ یہ ہے کہ ہمارے رب کے پیغمبر (ہمارے پاس) سچی بات لے کر آئے تھے اور (ان جنت والوں کو) پکار کر کہا جائے گا کہ تم جو عمل کرتے تھے اس کے بدلے میں تم کو اس جنت کا وارث بنادیا گیا ہے ﴿۴۳﴾

---

① دوسری تفسیر: اس جگہ اونٹ مراد نہیں؛ بلکہ ”موٹا رسا“ مراد ہے؛ اس لیے کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہونے والی چیز کی جنس سے نہیں، البتہ موٹا رسا جس سے کشتی باندھی جاتی ہے اس کی جنس سے ہے؛ اس لیے جمل سے یہاں اونٹ مراد نہیں موٹا رسا مراد ہے (از ملفوظات فقیہ الامت)۔ ② (دوسرا ترجمہ) طاقت سے زیادہ کوئی بھی کام ہم نہیں بتلاتے۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا
وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ وَبَيْنَهُمَا
حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ ۫ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ
قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور جنت والے جہنم والوں کو پکار کر کے پوچھیں گے کہ: ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا ہم نے تو اس کو بالکل سچا پایا، کیا تم سے تمھارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اس کو سچا پایا؟ وہ جواب دیں گے کہ: جی ہاں! سو ان (دونوں فریق) کے بیچ میں ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ان ظالموں پر ہے ﴿۴۴﴾ جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے تھے اور اس میں عیب تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کا بالکل انکار کرتے تھے ﴿۴۵﴾ اور ان دونوں (جنتیوں اور جہنمیوں) کے درمیان ایک آڑ ہوگی اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو (جنتی اور جہنمی) ہر ایک کو ان کی علامتوں سے پہچانتے ہوں گے① اور وہ (اعراف والے) جنت والوں کو پکار کر کہیں گے: تم پر سلامتی ہو (اور ان اعراف والوں کی حالت یہ ہوگی کہ) وہ (اب تک) اس (جنت) میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور وہ (پورے شوق کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی) امید لگائے ہوئے ہوں گے ﴿۴۶﴾ اور جب ان (اعراف والوں) کی نظروں کو جہنم والوں کی طرف پھرایا جائے گا تو وہ (اعراف والے) کہیں گے: اے ہمارے رب! آپ ہم کو ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ (جہنم میں) نہ رکھنا ﴿۴۷﴾

① یوں تو اعراف والے جنت اور جہنم دونوں کا نظارہ کر رہے ہوں گے؛ اس لیے انھیں جنتیوں اور دوزخیوں کو پہچاننے کے لیے کسی علامت کی ضرورت نہیں ہوگی؛ لیکن یہاں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ یہ لوگ جنت اور دوزخ والوں کو دنیا میں بھی ان کی علامتوں سے پہچانتے تھے اور چوں کہ یہ لوگ صاحبِ ایمان تھے اس لیے انھیں دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے اتنی حس عطا فرمادی تھی کہ یہ متقی اور پرہیزگار لوگوں کے چہروں سے پہچان لیتے تھے کہ یہ نیک لوگ ہیں اور کافروں کے چہروں سے پہچان لیتے تھے کہ یہ کافر ہیں۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ
جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴿۴۹﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ﴿۵۰﴾
الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا
نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ
عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ﴿۵۲﴾

اور اعراف والے ان (بہت سارے) آدمیوں کو جن کو وہ ان کی علامتوں① سے پہچانتے ہوں گے آواز دے کر یوں کہیں گے کہ: تم کو تمھاری جماعت اور جو تکبر تم کرتے تھے وہ کچھ کام نہیں آئے ﴿۴۸﴾ کیا یہ وہی (غریب جنتی مسلمان) لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسم کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (اپنی) رحمت کا کوئی حصہ نہیں دیں گے (تو ان پر تو اتنی بڑی رحمت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تم پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوں گے ﴿۴۹﴾ اور جہنم والے جنت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ: تم تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو روزی اللہ تعالیٰ نے تم کو دی ہے اس میں سے کچھ حصہ دے دو، وہ (جنتی لوگ) جواب دیں گے کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں (ان) کافروں پر حرام کر دی ہے ﴿۵۰﴾ جنھوں نے اپنے دین کو تماشا اور کھیل بنایا تھا اور ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا، سو جس طرح ان کافروں نے اپنے اِس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور (جس طرح) وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے سو آج ہم ان کو اسی طرح بھلا دیں گے② ﴿۵۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ان کے پاس ایک ایسی کتاب (قرآن) پہنچا دی تھی جس میں ہم نے اپنے علم سے ہر چیز تفصیل سے بیان کر دی ہے، جو (کتاب) ایمان لانے والی قوم کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۵۲﴾

---

① دنیوی یا جہنم کے کالے چہروں والی علامتوں سے۔ ② یعنی رحم و کرم سے بھلائے جائیں گے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ
رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ
قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۵۳
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴

کیا وہ (کافر) لوگ اس (قرآن) کے (آئے ہوئے) آخری وعدے (یعنی قیامت کے ظاہر ہونے) کا انتظار کر رہے ہیں①، جس دن اس (قرآن) کا (آیا ہوا قیامت کا) آخری وعدہ ظاہر ہو جائے گا (اس دن) وہ لوگ جو اس (آخری وعدے قیامت) کو پہلے سے بھول گئے تھے وہ کہیں گے کہ: یقیناً بات ہے ہمارے رب کے پیغمبر سچی بات لے کر آئے تھے، سو کیا ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والے ہیں جو ہمارے لیے سفارش کرتے ہوں یا ہم (دنیا میں) واپس لوٹا دیے جاویں کہ، پھر ہم (پہلے) جو (برے) کام کیا کرتے تھے (اب) اس کے بجائے دوسرے (نیک) عمل کریں، یقیناً بات ہے کہ انھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو (معبود) انھوں نے گڑھ رکھے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گے ﴿۵۳﴾

یقیناً تمھارے رب اللہ تعالیٰ ہی ہیں جنھوں نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر وہ (رب اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے، رات کو دن پر اوڑھا دیتے ہیں (اس طرح) کہ وہ (رات) اس (دن) کے پیچھے دوڑتی ہوئی چلی آتی ہے② اور سورج اور چاند اور ستاروں کو بھی (پیدا کیا) جو اس کے حکم کے تابع ہیں③، سن لو! پیدا کرنا اور حکم کرنا سب اسی کا کام ہے (اور) اللہ تعالیٰ بڑی اونچی شان والے ہیں، جو سب عالموں کے رب ہیں ﴿۵۴﴾

---

① اسی طرح خود دنیوی عذاب کا واقع ہونا بھی مراد ہو سکتا ہے۔

② یعنی ایسا لگتا ہے کہ دن جلدی جلدی گذر گئے اور رات دفعۃً آجاتی ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کام میں لگا دیا۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ
يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ
فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۚ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۚ
كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝

(اے لوگو!) تم گڑگڑا کر (بھی) اور چپکے چپکے اپنے رب سے دعا کرو، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۵۵﴾ اور زمین میں اس کی اصلاح ہوجانے کے بعد تم فساد مت مچاؤ① اور تم (عذاب کا) ڈر اور (رحمت کی) امید رکھتے ہوئے ان (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کیا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے ﴿۵۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ (ہوائیں) بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس کو مردہ شہر کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں، پھر ہم اس کے ذریعے پانی برساتے ہیں، پھر ہم اس (پانی) کے ذریعے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں، اسی طرح (قیامت کے دن) ہم مُردوں کو (زندہ کرکے) نکالیں گے؛ تاکہ تم (اللہ تعالیٰ کی قدرت پر) غور کرو ﴿۵۷﴾ اور جو عمدہ (زمین والا) شہر ہوتا ہے اس کی پیداوار اس کے رب کے حکم سے (خوب) نکلتی ہے اور جو خراب (زمین والا شہر) ہوتا ہے تو ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا②، اسی طرح ہم نشانیوں کو (مختلف طریقے سے) پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں شکر کرنے والی قوم کے واسطے ﴿۵۸﴾

① زمین کی اصلاح دو طرح سے ہیں: ایک ظاہری اصلاح یعنی زمین کو درخت اور کھیتی اگانے کے قابل بنادیا، بارش کے ذریعے ساری زمین کو ہرا بھرا بنادیا اور دوسری باطنی اصلاح: یعنی زمین پر رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائی اور ہدایات کے ذریعے زمین کو کفر، شرک کے فساد سے پاک کردیا۔ اور دونوں طرح کی اصلاح کی ضد فساد ہے۔

② نَکِدًا: یعنی ایسی پیداوار جو معمولی بے فائدہ اور مقدار میں کم ہو۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ
رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ
مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝

پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا، سو اس (نوح علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، یقین جانو! میں تمھارے متعلق ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۵۹﴾ اس (یعنی نوح علیہ السلام) کی قوم کے سرداروں نے کہا: ہم تو دیکھتے ہیں ① کہ تم کھلی گمراہی (یعنی غلطی) میں پڑے ہو ﴿۶۰﴾ اس (نوح علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! میں گمراہی (یعنی غلطی) میں نہیں ہوں؛ لیکن میں تو تمام عالموں کے رب کا (بھیجا ہوا) پیغمبر ہوں ﴿۶۱﴾ میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھاری بھلائی چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی باتیں جانتا ہوں جن کا تم کو پتہ نہیں ہے ﴿۶۲﴾ بھلا کیا تم کو تعجب ہو رہا ہے کہ تمھیں میں سے ایک آدمی کے ذریعے تم کو تمھارے رب کی نصیحت پہنچی؛ تا کہ وہ (نبی) تم کو (عذاب سے) ڈراوے؛ اور تا کہ تم (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے) بچو②؛ اور تا کہ تم لوگوں پر رحم کیا جاوے ﴿۶۳﴾ سو ان لوگوں نے اس (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا، پھر ہم نے اس (نوح علیہ السلام) کو اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں (سوار کر کے) بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے ان کو ڈبو دیا، یقیناً وہ اندھے لوگ تھے ﴿۶۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم تو سمجھتے ہیں۔

② اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی برکت سے رحم و کرم کا وعدہ ہے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا
تَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ
الْكٰذِبِیْنَ ۝ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ۝ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ
مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ
بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا
كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

اور قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا) اس (ہود علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم (صرف) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، کیا پھر بھی تم ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۶۵﴾ اس (ہود علیہ السلام) کی قوم کے کافر سردار کہنے لگے: ہم تو تم کو دیکھتے ہیں کہ تم میں کچھ عقل نہیں ہے اور ہمارا خیال یہ ہے کہ یقیناً تم جھوٹے لوگوں میں سے ہی ہو ﴿۶۶﴾ اس (ہود علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! مجھ میں ذرا سی بھی بے وقوفی نہیں ہے؛ لیکن میں (تمام) عالموں کے رب کا رسول ہوں ﴿۶۷﴾ میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تو تمہاری بھلائی چاہتا ہوں (اور میں) امانت دار ہوں① ﴿۶۸﴾ بھلا کیا تم کو تعجب ہو رہا ہے کہ تم ہی میں سے ایک آدمی کے ذریعے تم کو تمہارے رب کی نصیحت پہنچی؛ تاکہ وہ تم کو ڈراوے اور تم یاد کرو جب اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو قومِ نوح کے بعد (زمین کا) خلیفہ بنایا② اور تم کو بدن کا پھیلاؤ (دوسروں سے) زیادہ عطا کیا③، سو تم اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرو؛ تاکہ تم لوگ کامیاب ہو جاؤ ﴿۶۹﴾ (قوم کے لوگ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور ہمارے باپ دادے جن (بتوں) کی عبادت کرتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں؟ اگر تو سچوں میں سے ہے تو ہمارے پاس وہ (عذاب) لا جس کی تو ہم کو دھمکی دیتا ہے④ ﴿۷۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اطمینان کرنے کے لائق ہوں۔ ② یعنی قائم مقام۔ ③ جسم کی لمبائی اور طاقت دوسروں سے زیادہ تم کو ملی ہے، تندرستی کے ساتھ جسم کا پھیلاؤ بھی ایک نعمت ہے اس سے بھی شان نمایاں ہوتی ہے۔ ④ (دوسرا) جس سے تو ہم کو ڈراتا ہے۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝۷۱
فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا
مُؤْمِنِیْنَ ۝۷۲

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۷۳

اس (ہود علیہ السلام) نے کہا: پکی بات ہے کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب (کا آنا) طے ہو چکا ہے، کیا تم مجھ سے چند (بے حقیقت) ناموں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے (خود پہلے) رکھ لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (کے معبود ہونے) پر کوئی دلیل نہیں اتاری؟ سو تم انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۷۱﴾ سو ہم نے اس (ہود علیہ السلام) کو اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت (اور کرم) سے (عذاب سے) بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے ہم نے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی① ﴿۷۲﴾

اور (قومِ) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا)، اس (صالح علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پکی بات یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس ایک روشن دلیل آچکی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمھارے لیے ایک معجزہ بن کر آئی ہے؛ لہٰذا تم اس کو (آزاد) چھوڑ دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور تم اس کو تکلیف پہنچانے کے ارادے سے ہاتھ بھی مت لگانا، ورنہ تم کو دردناک عذاب (آکر) پکڑے گا ﴿۷۳﴾

---

① یعنی عذاب کے ذریعے بالکل ختم کر ڈالا۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا
قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ
صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور (اللہ تعالیٰ کے احسان کو) تم یاد کرو جب تم کو قومِ عاد (کے ہلاک ہونے) کے بعد خلیفہ بنایا① اور تم کو زمین میں (اس طرح) بسایا تم نرم زمین پر بڑے بڑے محل بناتے ہو② اور تم پہاڑوں کو تراش کر کے (ان میں) گھر بناتے ہو، سو تم اللہ تعالیٰ کی (اِن) نعمتوں کو یاد کرو اور تم زمین میں فساد مچاتے ہوئے مت پھرو ﴿۷۴﴾ اس کی قوم کے سردار جنھوں نے تکبر کیا انھوں نے ان کمزور لوگوں سے③ جو ان (صالح علیہ السلام کی قوم) میں سے ایمان لا چکے تھے ان سے پوچھا کہ: کیا تم کو یقین ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہے؟ ان (کمزور) لوگوں نے جواب میں کہا کہ: جو حکم دے کر اس (صالح علیہ السلام) کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجا گیا ہم تو اس پر پورا ایمان رکھتے ہیں ﴿۷۵﴾ (یہ جواب سن کر) وہ تکبر کرنے والے کہنے لگے کہ: جس پر تم (کمزور لوگ) ایمان لائے ہو یقیناً ہم اس کا انکار کرتے ہیں ﴿۷۶﴾ سو ان (گھمنڈ کرنے والے) لوگوں نے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور انھوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور وہ (گھمنڈی) لوگ (بے باکی سے) کہنے لگے: اے صالح! اگر تم واقعی رسولوں میں سے ہو تو وہ (عذاب) ہمارے پاس لے آؤ جس کی تم ہم کو دھمکی دیتے ہو④ ﴿۷۷﴾ سو ان (قومِ ثمود) کو زلزلے نے پکڑ لیا تو وہ صبح کے وقت اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۷۸﴾

---

① یعنی آباد کیا۔ ② یعنی ہموار میدانی علاقوں میں۔
③ کافر لوگ ایمان لانے والوں کو بلا وجہ کمزور سمجھتے تھے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِيْنَ۝ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ
الْعٰلَمِيْنَ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
مُّسْرِفُوْنَ۝ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوْنَ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڮ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ۝

پھر وہ (صالح علیہ السلام) ان سے منہ پھرا کر چلے گئے اور وہ کہنے لگے: اے میری قوم! پکی بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور میں نے تو تمھاری بھلائی چاہی؛ لیکن تم (ہو کہ) بھلائی چاہنے والوں کو پسند نہیں کرتے تھے ﴿۷۹﴾ اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (رسول بنا کر بھیجا)①، جب اس (لوط علیہ السلام) نے اپنی قوم② سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے (تمام) عالم والوں میں سے کسی نے نہیں کیا؟ ﴿۸۰﴾ یقیناً تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت پوری کرنے کے لیے آتے ہو؛ بلکہ تم تو حد سے آگے نکل چکے ہو ﴿۸۱﴾ اور اس کی قوم کے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہیں تھا، کہ وہ (آپس میں) یوں کہنے لگے کہ: تم ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو، یقیناً یہ لوگ تو بہت ہی پاک رہنا چاہتے ہیں③ ﴿۸۲﴾ سو ہم نے اس (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے متعلقین کو (عذاب سے) بچا لیا؛ مگر اس کی بیوی کو وہ تو (عذاب میں) پیچھے رہنے والوں میں سے تھی ﴿۸۳﴾ اور ہم نے ان پر ایک زور دار (پتھروں کی) بارش برسائی، سو تم دیکھو کہ جرم کرنے والوں کی سزا کیسی رہی!! ﴿۸۴﴾

---

① حضرت لوط حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے، اردن کے شہر سدوم میں نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، مفصل تذکرہ ”خطباتِ محمود: جلد: ۸“ اور سفرنامہ ”دیکھی ہوئی دنیا“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

② جن کی طرف بھیجے گئے اس امت سے۔

③ یہ ایک اور بھیانک بیماری ہے کہ نیک اور پاک رہنے والوں کو ان کی نیکی پر طنز کیا جائے اور ان کو تنگ کر کے نیکی سے روکنے کی خطرناک سازش کی جائے، قوم لوط والا یہ طرز تو آج بھی عام ہو رہا ہے۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ۖ قَدْ جَآءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا ٱلْكَيْلَ وَٱلْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا ٱلنَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِى ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَٰحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَٰطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِهِۦ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَٱذْكُرُوٓا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَٱنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِن كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنكُمْ ءَامَنُوا بِٱلَّذِىٓ أُرْسِلْتُ بِهِۦ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَٱصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ ٱللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿٨٧﴾

اورمدین (والوں) کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا) اس (شعیب علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم (صرف) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے، پکی بات ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے کھلی دلیل آچکی ہے، سو تم ناپ اور (ترازو کا) تول پورا کیا کرو، اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دو اور زمین میں اس کی اصلاح ہوجانے کے بعد تم فساد مت مچاؤ، اگر تم ایمان والے ہو تو یہی تمھارے لیے بہتر ہے ﴿۸۵﴾ اور تم ہر راستے پر (اس غرض سے) مت بیٹھا کرو کہ جو لوگ اس (اللہ تعالیٰ) پر ایمان لائے ہیں تم ان کو دھمکیاں دو اور (تم ان کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکو① اور تم اس (یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے) میں عیب تلاش کرو، اور تم (اللہ تعالیٰ کے احسان کو) یاد کرو جب تم (مال اور تعداد میں) کم تھے، سو اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زیادہ کر دیا اور تم دیکھو! فساد کرنے والوں کا (برا) انجام کیسا ہوا؟ ﴿۸۶﴾ اور اگر تم میں کی ایک جماعت اس (پیغام) پر ایمان لے آئی ہے جو میرے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی ہے، سو تم صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دیں اور وہ تو بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۸۷﴾

---

① یعنی ایمان لانے سے روکو۔



قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

اس (شعیب علیہ السلام) کی قوم میں سے جو تکبر کرنے والے سردار تھے انھوں نے کہا: اے شعیب! تجھ کو اور تیرے ساتھ جو ایمان لائے ہیں ان سب کو ہم ضرور اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں چلے آؤ[1] اس (شعیب علیہ السلام) نے کہا: کیا ہم اگر (تمھارے دین کو) برا سمجھتے ہوں تب بھی (اس میں آجائیں)؟ ﴿۸۸﴾ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس (کفر) سے بچالیا اس کے باوجود بھی اگر ہم تمھارے دین میں آجائیں تب تو ہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھیں گے اور ہمارے لیے تو ممکن ہی نہیں کہ ہم اس (تمھارے دین) میں چلے آویں؛ الا یہ کہ ہمارے مالک اللہ تعالیٰ (ایسا) چاہیں (تو دوسری بات ہے)[2]، ہمارے رب کے علم نے ہر چیز کو (اپنے) احاطے (یعنی گھیرے) میں لے لیا ہے، اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا، اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان آپ ہی ٹھیک فیصلہ کردیجیے اور آپ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۸۹﴾ اور اس (شعیب علیہ السلام) کی قوم کے کافر سردار (بقیہ عوام سے) کہنے لگے: اگر تم شعیب کی بات پر چلے تب تو تم یقیناً بڑے نقصان میں پڑو گے ﴿۹۰﴾ سو زلزلے نے ان کو پکڑ لیا، پھر وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۹۱﴾

---

[1] یعنی موجودہ توحید چھوڑ کر ہمارے دین کی طرف لوٹ آؤ۔

[2] اللہ تعالیٰ کفر کو پسند فرماتے نہیں ہیں اور نبی سے کفر ہونا محال ہے، آیت میں نبی کی طرف سے عجز اور انکساری کا اظہار ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی بات ہے کہ نیکی کرنا اور گناہ سے بچنا اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى
قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾
وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ
وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

جنھوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا سو وہ ایسے ہو گئے جیسے وہاں پر کبھی آباد ہی نہ ہوئے ہوں، جنھوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا وہی لوگ نقصان میں پڑ گئے ﴿۹۲﴾ اس وقت اس (شعیب علیہ السلام) نے اُن لوگوں سے منہ پھرا لیا① اور (یہ) کہا: اے میری قوم! پکی بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے اور میں نے تو تمھاری بھلائی چاہی، سو کافر لوگوں (کے ہلاک ہونے) پر کیسے افسوس کروں؟ ﴿۹۳﴾

اور ہم نے کسی بھی بستی میں کسی نبی کو بھیجا تو ہم نے اس بستی والوں کو سختی② اور تکلیف میں③ ضرور پکڑا؛ تاکہ وہ لوگ گڑگڑائیں④ ﴿۹۴﴾ پھر ہم نے بُرے حالات کی جگہ اچھے حالات بدل دیے؛ یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے⑤ اور وہ کہنے لگے کہ: ہمارے باپ دادوں کو (بھی) دکھ اور سکھ پیش آتے رہے ہیں⑥، پھر ہم نے اُن کو اچانک اس طرح پکڑ لیا کہ ان کو (پہلے سے اِس کا) پتہ بھی نہیں چل سکا ﴿۹۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سو شعیب علیہ السلام ان لوگوں سے منہ پھرا کر یہ کہتے ہوئے چل دیے۔
② فقر و فاقہ اور مالی نقصان۔ ③ بیماریاں، جانی نقصان۔
④ (دوسرا ترجمہ) تاکہ وہ لوگ عاجزی کریں۔ نبی کی بات نہ ماننے تو حالات ابتداءً زحمت بن کر آتے ہیں: تاکہ لوگ نبی کی بات مان لیوے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ پھلے پھولے (یعنی مال اور تندرستی میں خوب ترقی ہوئی)۔
⑥ یعنی مصیبت اور تکلیف کفر کی وجہ سے نہیں آئی؛ بلکہ یہ تو بس اتفاق ہے، دنیا ہے چلتا رہتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ
كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا
وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا
مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾
اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ
بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اور اگر بستی والے ایمان لے آتے اور تقویٰ والے بن جاتے تو تم یقین رکھو کہ ہم اُن پر آسمان اور زمین (دونوں طرف) سے برکتیں کھول دیتے؛ لیکن انھوں نے (نبیوں کو) جھٹلایا، سو جو کام وہ کرتے تھے اس کی وجہ سے ہم نے اُن کو پکڑ لیا ﴿۹۶﴾ کیا پھر بھی اِس بات (کی طرف) سے بستی والوں کا ڈر ختم ہوگیا① کہ اُن پر ہمارا عذاب رات کو ایسے وقت آپڑے کہ وہ سوئے ہوئے ہوں ﴿۹۷﴾ اور کیا بستی والے اِس بات (کی طرف) سے نڈر ہوگئے کہ اُن پر ہمارا عذاب چاشت کے وقت میں② ایسی حالت میں آجاوے کہ وہ لوگ کھیلتے ہوں ﴿۹۸﴾ بھلا کیا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مکر③ سے امن (یعنی اطمینان) میں ہوگئے④؟ سو اللہ تعالیٰ کے مکر (پکڑ) سے تو صرف وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو تباہ و برباد ہونے والے ہوں ﴿۹۹﴾

بھلا کیا زمین پر (پہلے زمانے میں) رہنے والوں کے (ہلاک ہونے کے) بعد اب جو لوگ (آج کل) اس (زمین) کے وارث بنے ہیں اُن کو یہ ہدایت (یعنی نصیحت) نہیں ملی کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کو بھی اُن کے گناہوں کی وجہ سے کسی مصیبت میں پکڑ لے ویں اور (جو ضد پر رہیں) ہم اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں؛ لہٰذا وہ (کوئی بات) سنتے نہیں ﴿۱۰۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کیا اِس بات کی طرف سے بستی والے امن (چین) میں آگئے۔
② چاشت یعنی صبح میں جب دھوپ پوری طرح پھیل جاوے وہ وقت۔
③ یعنی اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ سے۔
④ (دوسرا ترجمہ) کیا اللہ تعالیٰ کے مکر کی طرف سے اُن کا ڈر بالکل ختم ہوگیا؟۔

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ۝ وَمَا وَجَدْنَا
لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى
بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ۝ وَقَالَ
مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا
الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ۝ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ
بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ۝

(اے نبی!) یہ وہ بستیاں ہیں جن کے کچھ واقعات ہم آپ کو سناتے ہیں اور یقیناً ان (بستی کے لوگوں) کے پاس اُن کے پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے؛ لیکن جس بات کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اُس پر ایمان لانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ﴿۱۰۱﴾ اور ہم نے ان میں کے اکثر (لوگوں) کو عہد کو پورا کرنے والا نہیں پایا اور ہم نے تو ان میں کے اکثر (لوگوں) کو نافرمان ہی پایا ﴿۱۰۲﴾ پھر ہم نے ان (نبیوں) کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو انھوں نے اُن (نشانیوں) کے ساتھ ظلم کیا①، سو تو دیکھ فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۱۰۳﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے فرعون! یقینی بات ہے کہ میں (تمام) عالموں کے رب کا رسول ہوں ﴿۱۰۴﴾ میرے لیے یہی ضروری ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق بات ہی کہوں، پکی بات یہ ہے میں تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس (میری سچائی پر) کھلی دلیل لے کر آیا ہوں، سو تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو (ملکِ شام) بھیج دے ﴿۱۰۵﴾ اس (فرعون) نے کہا: اگر تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی نشانی لے کر آیا ہے تو اس کو (ہمارے سامنے) لا، اگر تو سچوں میں سے ہے ﴿۱۰۶﴾ سو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنی لکڑی ڈال دی تب (اچانک) وہ کھلم کھلا اژدہا بن گئی ﴿۱۰۷﴾

① یعنی ماننے سے انکار کر دیا، ظالمانہ برتاؤ کیا۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ۠ ﴿١٠٨﴾

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ
اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ
سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ
نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾
قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾

اور اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنا ہاتھ کھینچ کر نکالا① تب وہ سب دیکھنے والوں کے سامنے چمک دار بن گیا﴿۱۰۸﴾

فرعون کی قوم کے سردار (آپس میں) کہنے لگے: یقیناً یہ تو بڑا ماہر (یعنی جان کار) جادوگر ہے﴿۱۰۹﴾ تم کو تمھارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے، (بولو!) اب تم کیا مشورہ دیتے ہو؟﴿۱۱۰﴾ ان سرداروں نے کہا: تو اس (موسیٰ) کو اور اس کے بھائی کو (کچھ وقت کے لیے) مہلت دے دے اور (تمام) شہروں میں جمع کر کے لانے والوں (یعنی چپراسی) کو بھیج دے﴿۱۱۱﴾ کہ وہ ہر ماہر جادوگر کو (جمع کر کے) تیرے پاس لے آویں﴿۱۱۲﴾ اور جادوگر لوگ فرعون کے پاس آئے، کہنے لگے: اگر ہم (موسیٰ پر) غالب آگئے تو ہم کو کچھ بدلہ ملے گا؟﴿۱۱۳﴾ اس (فرعون) نے کہا: ہاں! (انعام تو ملے گا ہی) اور تم خاص (میرے) نزدیک کے لوگوں میں سے ہو جاؤ گے﴿۱۱۴﴾ وہ (جادوگر) کہنے لگے: اے موسیٰ! یا تو (جو تم ڈالنا چاہتے ہو) تم ڈالو یا (ہم کو جو ڈالنا ہے) ہم ڈال دیتے ہیں②﴿۱۱۵﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: تم ہی (پہلے) ڈالو، سو جب اُن جادوگروں نے ڈالا تو انھوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا③ اور ان کو ڈرا دیا اور وہ بڑا (بھاری) جادو بنا کر لائے﴿۱۱۶﴾

---

① یعنی گریبان سے بازو کے اندر سے بغل میں سے دبا کر۔ ② یعنی نبی کے ساتھ ادب کا برتاؤ کرنا جادوگروں کے لیے ایمان کا ذریعہ بن گیا۔ ③ یعنی نظر بندی کر دی۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا
لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا
تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ: تو اپنی لاٹھی ڈال دے، (موسیٰ علیہ السلام نے لکڑی ڈالی) تو اسی وقت جو جھوٹی چیزیں ان جادوگروں نے بنا رکھی تھیں ان (سب) کو اس نے نگلنا شروع کر دیا①﴿۱۱۷﴾ سو حق ظاہر (یعنی ثابت) ہو گیا اور وہ (جادوگر) جو کام کر رہے تھے وہ غلط ہو گیا﴿۱۱۸﴾ سو وہ (فرعون اور اس کے جادوگر) اس جگہ پر ہار گئے اور ذلیل ہو کر واپس چلے گئے﴿۱۱۹﴾ اور (اس واقعہ سے) جادوگروں کو سجدہ میں گرا دیا گیا②﴿۱۲۰﴾ وہ (جادوگر لوگ) کہنے لگے: ہم تو (تمام) عالموں کے رب پر ایمان لے آئے﴿۱۲۱﴾ جو موسیٰ اور ہارون کے (بھی) رب ہیں﴿۱۲۲﴾ فرعون (جادو گروں سے) کہنے لگا: تم میری اجازت سے پہلے ہی اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً یہ ایک سازش ہے جو تم نے (مل جل کر اس) شہر میں بنائی ہے؛ تا کہ تم اِس (شہر) میں رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو، سو تم کو (ایمان لانے کا انجام) ابھی پتہ چل جائے گا﴿۱۲۳﴾ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور کٹوا دوں گا، پھر تم سب کو (ایک ساتھ) ضرور سولی پر لٹکا دوں گا﴿۱۲۴﴾ وہ (جادوگر) کہنے لگے: یقیناً ہم اپنے رب کی طرف واپس جائیں گے﴿۱۲۵﴾ اور تو (اے فرعون!) ہمارے ساتھ صرف اس لیے دشمنی رکھتا ہے کہ ہمارے رب کی نشانیاں جب ہمارے پاس آ گئیں تو ہم اس پر ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! آپ ہم کو صبر کی توفیق عطا فرمائیے اور آپ ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دیجیے﴿۱۲۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان (جادوگروں) کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کر دیا۔
② اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق مل گئی، واقعہ سے مبہوت ہو کر بے اختیار سجدے میں گرا دیے گئے۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ
وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝ قَالَ
مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ
قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝
وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

اور فرعون کی قوم کے سردار کہنے لگے: (اے فرعون!) کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو (یوں ہی کھلا) چھوڑ رہا ہے کہ وہ ملک میں فساد پھیلاتے رہیں اور وہ تجھ کو اور تیرے معبودوں کو نظر انداز کرتے رہیں؟ فرعون نے کہا: (ایسے ہی تھوڑے چھوڑیں گے) عنقریب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ (باقی) رہنے دیں گے اور بلا شبہ ہم کو ان پر پورا قابو حاصل ہے ﴿۱۲۷﴾ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو اور تم صبر کرو (اور گھبراؤ مت)، یقین رکھو! زمین تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس (زمین) کا مالک بناتے ہیں اور آخر میں بھلائی تو تقویٰ والوں کے لیے ہی ہوگی ﴿۱۲۸﴾ وہ (بنی اسرائیل) کہنے لگے: (اے موسیٰ!) آپ کے ہمارے پاس تشریف لانے سے پہلے اور آپ کے ہمارے پاس تشریف لانے کے بعد (بھی) ہم کو ستایا گیا①، اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: وہ وقت (بہت) نزدیک ہے کہ ② تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دیوے اور (فرعونیوں کی جگہ پر) تم کو زمین (یعنی ملک) کا خلیفہ (یعنی مالک) بنا دیوے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) دیکھے گا کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو؟ ﴿۱۲۹﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے فرعون کے لوگوں کو قحط سالیوں میں اور پھلوں (یعنی پیداوار) کی کمی میں مبتلا کیا③؛ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ﴿۱۳۰﴾

---

① بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کے واقعات دو مرتبہ پیش آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے زمانہ میں اور پھر نبوت کے زمانہ میں، اگرچہ دونوں مرتبہ کے مقاصد الگ الگ تھے۔
② (دوسرا ترجمہ) پوری امید ہے کہ۔ ③ شہروں میں پھلوں کی کمی اور دیہات میں غلوں کی کمی۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ
اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ
لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ
وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

سو جب ان (فرعونیوں) کے پاس اچھے حالات آئے تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو ہمارا حق ہے ① اور اگر ان پر برے حالات (یعنی مصیبت) پہنچ گئے تو موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتانے لگے، سن لو (یہ تو) خود ان کی ہی نحوست تھی جو اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی ②؛ لیکن ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۱۳۱﴾ اور وہ (فرعونی لوگ موسیٰ علیہ السلام سے) کہتے تھے: تم ہم پر جادو چلانے کے لیے کیسی بھی (عجیب) نشانی لے آؤ؛ لیکن ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۳۲﴾ سو (جب فرعونی لوگوں نے ایسی شرارت اپنائی تو) ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں ③ (یا گھن کے کیڑے) اور بہت سارے مینڈک اور خون (عذاب کے طور پر) بھیجا، یہ سب الگ الگ نشانیاں تھیں، پھر بھی وہ تکبر کرتے رہے اور وہ گنہگار لوگ تھے ﴿۱۳۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے تھا۔
② (دوسرا ترجمہ) ان کی اس نحوست کا سبب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔
③ ”قُمَّل“ سے مراد: ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ وہ کیڑا مراد ہے جو اناج میں پیدا ہو کر اس کو خراب کر دیتا ہے (اردو میں اس کو سُرسُری کہتے ہیں) انہی سے ایک روایت ہے کہ اس سے وہ چھوٹی ٹڈی مراد ہے جس کے پر نہیں ہوتے اور وہ بھی غلہ کو گھن لگا دیتی ہے، مجاہدؒ، عکرمہؒ، اور قتادہؒ کی بھی یہی رائے ہے۔ ابن جریرؒ کہتے ہیں کہ: ”جوں“ کی طرح ایک کیڑا ہوتا ہے جو اونٹوں میں ہلاکت پیدا کرتا ہے اور راغب اصفہانی کہتے ہیں کہ: اس سے مراد وہ چھوٹی مکھی ہے جو انسانی صحت کے لیے بے حد مضرت رساں ہے۔ قُمَّل: عربی میں عام طور پر ”جوں“ کو کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قمّل اپنے معنی میں ان مصادیق کے لیے وسیع ہے؛ اس لیے ان تمام اطلاقات کی تطبیق کے لیے یہ کیوں نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں پر یہ عذاب نازل فرمایا کہ انسانوں پر جوئیں مسلط کریں، ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں مکھیوں کو پھیلا دیا، ان کے جانوروں میں ہلاکت کرنے والا کیڑا پیدا کر دیا اور ان کے اناج اور غلہ میں گھن لگا کر خراب کر دینے والی سرسری کی تباہی پھیلا دی اور ان سب مہلک کیڑوں کو قرآن کے اعجاز نے ”قمّل“ کی وسیع تعبیر میں بیان فرما دیا ہے۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۚ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور جب بھی کوئی عذاب ان پر آپڑتا تو وہ (فرعونی لوگ) کہتے کہ: اے موسیٰ! اس (اللہ تعالیٰ) کا جو عہد تمھارے پاس ہے① اس کا واسطہ دے کر تم ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو②، واقعتاً اگر تم نے ہم سے عذاب دور کر دیا تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آئیں گے اور ہم تمھارے ساتھ بنی اسرائیل کو ضرور بھیج دیں گے ﴿۱۳۴﴾ سو جب ہم نے ان پر سے عذاب اتنی مدت تک کے لیے ہٹا دیا جس (مدت) تک③ وہ پہنچنے ہی والے تھے تو اسی وقت وہ عہد توڑ ڈالتے تھے ﴿۱۳۵﴾ آخر میں یہ ہوا کہ ہم نے ان سے (پورا) بدلہ لیا تو ہم نے ان کو سمندر میں ڈبو دیا؛ اس لیے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ان سے بالکل غافل ہو گئے تھے ﴿۱۳۶﴾ اور جن لوگوں کو کمزور سمجھا جاتا تھا④ ہم نے ان کو ملک کے مشرقوں اور اس کے مغربوں کا مالک بنا دیا جس (ملک) میں ہم نے برکت رکھی تھی اور تمھارے رب کا نیکی کا⑤ وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہوا اور فرعون اور اس کی قوم نے جو کچھ بنایا تھا اور جو اونچا چڑھا رکھا تھا⑥ ان سب کو ہم نے برباد کر ڈالا ﴿۱۳۷﴾

---

① مراد نبوت کے عہد کے واسطے سے دعا کرو، یا اللہ تعالیٰ کا ہر نبی سے عہد ہوتا ہے کہ قوم کے لوگ نافرمانی سے توبہ کر لیویں اور ایمان لے آویں تو عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تم کو (دعا کا) جو (مؤثر طریقہ) بتلایا ہے (اس کے مطابق) تم ہمارے لیے دعا کرو۔ ③ اس مدت سے مراد غرق کے ذریعہ موت تک کی مدت مراد ہے یا ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت کے آنے تک کا وقت مراد ہے یعنی اتنی مدت میں بھی وعدہ توڑ کر نافرمانی کرنے لگتے؛ حالاں کہ مصیبت آتی اس وقت وہ پکا وعدہ کرتے کہ ہم آئندہ نافرمانی نہیں کریں گے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کو جو کمزور کر دیے گئے تھے یعنی بنو اسرائیل۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) خیر کا کلمہ۔ ⑥ یعنی اونچے مکانات بنوائے تھے اور اونچے درخت اور بیلیں چڑھا رکھی تھی۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى
اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰـهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰـهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝
وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ
وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ۧ
وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار کرا دیا تو وہ ایسی قوم کے پاس سے گذرے ① جو اپنے بتوں کو پوجنے میں لگے ہوئے تھے، تو وہ (بنی اسرائیل) بولے: اے موسیٰ! ہمارے لیے (بھی ایسا ہی) دیوتا (یعنی معبود) مقرر کر دیجیے جیسے کہ ان لوگوں کے دیوتا ہے، تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (جواب میں) کہا: واقعی تم تو بڑے جاہل لوگ ہو ﴿۱۳۸﴾ یقیناً یہ لوگ جس (بت پرستی) میں لگے ہوئے ہیں وہ تو برباد ہونے والا ہے اور وہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ سراسر باطل (یعنی بے بنیاد) ہے ﴿۱۳۹﴾ اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میں تمہارے لیے کوئی (دوسرا) معبود تلاش کروں؛ حالاں کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو (تمام) عالموں پر فضیلت دی ﴿۱۴۰﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے بچا لیا، وہ تم کو بہت بری تکلیف پہنچاتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ (باقی) رکھتے تھے، اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے (تمہارے لیے) بڑی آزمائش تھی ﴿۱۴۱﴾

اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا ② اور ہم نے ان کو دس راتیں بڑھا کر پورا کیا، سو (اس طرح) ان (موسیٰ علیہ السلام) کے رب کی مقرر کی ہوئی چالیس راتیں پوری ہوگئی اور (طور پر جاتے وقت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: میری قوم میں تم میرے خلیفہ (یعنی نائب) بن کر رہو اور اصلاح کرتے رہو اور تم فساد کرنے والے لوگوں کے راستے پر مت چلنا ﴿۱۴۲﴾

---

① دوسرا ترجمہ: ایسی قوم کے پاس پہنچے۔ ② ان راتوں میں طور پہاڑ پر آ کر اعتکاف کرو۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ
وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ
دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ
يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ
الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے مقرر کیے ہوئے (چلّے کے) وقت پر پہنچے اور ان سے ان کے رب نے کلام کیا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! آپ (اپنا جمال) مجھے دکھا دیجیے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم (دنیا میں رہتے ہوئے ان کمزور آنکھوں سے) مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکو گے؛ لیکن تم پہاڑ کی طرف دیکھو، سو اگر وہ (پہاڑ) اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم مجھے دیکھ لو گے، سو جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے، پھر جب ان کو ہوش آیا تو بولے: (اے اللہ!) آپ تو پاک ہیں، میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں ﴿۱۴۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! یقیناً میں نے اپنے پیغام (یعنی نبوت دے کر) اور اپنے کلام کے ذریعے سے تم کو لوگوں پر خاص امتیاز دیا، سو جو چیز (یعنی نبوت اور تورات) میں نے تم کو دی اس کو تم لے لو اور تم شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ﴿۱۴۴﴾ اور ہم نے ان کے لیے تختیوں میں ① ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی (ضروری) تفصیل لکھ دی تھی، سو (اے موسیٰ!) اس کو تم مضبوطی سے پکڑو ② اور اپنی قوم کو حکم کرو کہ اس کی بہترین باتوں پر عمل کریں ③، میں عنقریب تم کو فاسقوں کا گھر دکھلاؤں گا ④ ﴿۱۴۵﴾

---

① دس یا سات یا دو تختیاں تھیں، سبز زمرد یا ٹھوس پتھر یا جنت کی بیری کی خشک لکڑی کی بنی ہوئی تختیاں تھیں۔
② یعنی خود بھی عمل کرو اور تبلیغ بھی کرو۔
③ ہر ایک حکم اور بات عمدہ ہی تھی۔
④ مصر اور شام پر غلبہ کی اس میں بشارت ہے۔

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِيَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِي الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا
يُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَيِّ
يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ۝ وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝
وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰى مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ حُلِيِّهِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّهٗ لَا
يُكَلِّمُهُمۡ وَلَا يَهۡدِيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡهُ وَكَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ۝ وَلَمَّا سُقِطَ فِيۡۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَرَاَوۡا
اَنَّهُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَيَغۡفِرۡ لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝

جو لوگ زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں ان لوگوں کو میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا، اور اگر وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے اور اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھیں گے تو بھی وہ اس کو اپنا راستہ نہیں بنائیں گے ① اور اگر وہ گمراہی کا راستہ دیکھ لیں گے تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں گے (اور عمل کرنے لگیں گے) یہ اس واسطے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ان کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے ﴿۱۴۶﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو ان کے اعمال برباد ہو گئے، جو کام وہ لوگ کرتے تھے اسی کا بدلہ ان کو دیا جائے گا ﴿۱۴۷﴾

اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے ان (کے طور پر جانے) کے بعد اپنے زیورات (کو پگھلا کر اس) میں سے ایک بچھڑا بنایا ② جو محض ایک مجسمہ تھا، اس میں بیل جیسی آواز تھی، کیا انھوں نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ وہ ان سے بات بھی نہیں کر سکتا اور ان کو کوئی (دین و دنیا کا) راستہ بھی بتا نہیں سکتا، انھوں نے اس (بچھڑے) کو معبود بنالیا اور وہ لوگ ظلم کرنے والے تھے ﴿۱۴۸﴾ اور جب وہ (بنی اسرائیل) اپنے کیے (ہوئے کام) پر پچھتانے لگے اور وہ سمجھ گئے کہ یقیناً وہ گمراہ ہو گئے تو کہنے لگے: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہیں کیا اور ہم کو معاف نہیں کیا تو ہم ضرور نقصان میں پڑ جائیں گے ﴿۱۴۹﴾

---

① یعنی اس کو اپنا کر عمل نہیں کریں گے۔

② یہ بچھڑا سامری نے بنایا تھا، اس کا مفصل تذکرہ سورۂ طٰہٰ میں آئے گا۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖؗ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖؗ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ۝

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) بڑے غصے اور افسوس (یعنی رنج) کی حالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) کہا: تم نے میرے (جانے کے) بعد میری بہت بری نیابت (یعنی جانشینی) کی ① تم نے اپنے رب کے حکم میں کیوں جلدی کی ②؟ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (جلدی میں ایک طرف) تختیاں رکھ دی اور اپنے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے سر (کے بال) کو پکڑ کر اس کو اپنی طرف کھینچنے لگے، بھائی (ہارون) نے کہا کہ: اے میری ماں کے بیٹے ③! یقینی بات ہے کہ ان لوگوں نے مجھے کمزور (یعنی بے حیثیت) سمجھا اور قریب تھا کہ وہ مجھ کو مار ہی ڈالتے، سو تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے (یعنی خوش ہونے) کا موقع نہ دے اور تو مجھ کو ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ شمار نہ کر ﴿۱۵۰﴾ موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! آپ مجھ کو اور میرے بھائی کو معاف کردیجیے اور ہم کو اپنی (خاص) رحمت میں داخل کرلیجیے اور آپ تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۵۱﴾

یقیناً جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا عنقریب ان پر ان کے رب کی طرف سے غضب اور دنیا کی زندگی میں (ہی) ذلت آپڑے گی اور بہتان باندھنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں ﴿۱۵۲﴾

---

① یعنی میری غیر حاضری میں بڑی غلط حرکت کی۔

② (دوسرا ترجمہ) تم لوگوں نے اپنے رب کے حکم (کے آنے سے پہلے) کیوں جلدی کر ڈالی؟۔

③ ماں کا نام دینے میں شفقت کو متوجہ کرنا ہے۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ۝ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ
لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ۝ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ
اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ

اور جن لوگوں نے برے کام کیے، پھر ان کے بعد توبہ کر لی اور وہ ایمان لے آئے، تو یقیناً اس (توبہ) کے بعد تمھارے رب بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۵۳﴾ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو انھوں نے (تورات کی) تختیاں اٹھا لیں، اور ان میں جو باتیں لکھی تھیں ان میں ہدایت اور رحمت تھی ایسے لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ﴿۱۵۴﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو چن لیا: ہمارے وعدے کے وقت (پر طور پر لانے) کے لیے، پھر جب ان (ستر آدمیوں) کو زلزلے نے پکڑ لیا تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میرے رب! اگر آپ چاہتے تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی ہلاک کر ڈالتے، کیا آپ ہم میں سے کچھ بے وقوفوں کے کام کی وجہ سے ہم سب کو ہلاک کر دیں گے؟ وہ (واقعہ) تو آپ کی طرف سے صرف (ایک) امتحان (یعنی آزمائش) ہے، آپ اس کے ذریعے جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں اور آپ جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں، آپ ہماری مدد کرنے والے ہیں، سو آپ ہم کو معاف کر دیجیے اور ہم پر رحم کیجیے اور آپ معاف کرنے والوں میں سب سے اچھے معاف کرنے والے ہیں ﴿۱۵۵﴾ اور ہمارے لیے اس دنیا میں (بھی) بھلائی لکھ دیجیے اور آخرت میں بھی (بھلائی لکھ دیجیے۔ اسی مقصد کے لیے) ہم آپ کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں ①

---

① (دوسرا ترجمہ) اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھلائی مقرر کر دیجیے اور آخرت میں ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا۔

قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ
الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ؗ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ
اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا
الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۪

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنا عذاب میں جس پر چاہتا ہوں اس کو پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، سو اس کو میں (خاص طور پر) ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو (مجھ سے) ڈرتے ہیں ①اور وہ زکوۃ دیتے رہتے ہیں، اور وہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ﴿۱۵۶﴾ جو لوگ اس رسول نبی امی ②کی بات پر چلتے ہیں جن (کے تذکرہ) کو اپنے پاس موجود تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو (رسول) ان کو اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور ان کو بری باتوں سے روکتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور گندی (ناپاک) چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے (سخت احکام کے) وہ بوجھ اور پابندیاں جو ان پر چلی آرہی تھیں ان کو ان سے دور کرتے ہیں، سو جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لاتے ہیں اور اس (رسول) کی حمایت (یعنی تعظیم) کرتے ہیں اور اس (رسول) کی مدد کرتے ہیں اور جو نور (یعنی قرآن) اس (رسول) کے ساتھ اتارا گیا اس پر وہ چلتے ہیں وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۱۵۷﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں،

---

① (دوسرا ترجمہ) جو (نافرمانی سے) بچتے ہیں۔ ② حضور ﷺ کے لیے امی لفظ استعمال ہوا اس لیے اس کا مناسب مفہوم یہ ہے: جنھوں نے دنیا میں کسی انسان سے تعلیم حاصل نہ کی ہو۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝
وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ
مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا
عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ
وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

سو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے اس رسول نبی امی پر جس کی شان یہ ہے کہ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام کلاموں (یعنی کتابوں) پر ایمان رکھتا ہے تم ایمان لاؤ اور تم اس (رسول نبی امی) کی بات مان لو؛ تا کہ تم لوگ ہدایت پر آجاؤ ﴿۱۵۸﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں سے ایک جماعت ایسی (بھی) ہے جو (لوگوں کو) حق کا راستہ بتاتی ہے اور وہ اس (حق) کے مطابق انصاف سے کام کرتے ہیں ﴿۱۵۹﴾ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو بارہ خاندانوں میں الگ الگ جماعت (کی شکل) میں تقسیم کر دیا تھا اور جب موسیٰ کی قوم نے اس (موسیٰ علیہ السلام) سے پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ تم اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، سو (مارتے ہی) اس (پتھر) میں سے بارہ چشمے (پھوٹ کر) بہنے لگے، (بنی اسرائیل کے) ہر خاندان کو اپنی پانی پینے کی جگہ معلوم ہوگئی اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ہم نے ان پر من اور سلویٰ اتارا (ہم نے یہ حکم دیا) کہ جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی ہے تم اس میں سے کھاؤ اور انھوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا؛ بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے ﴿۱۶۰﴾ اور جب ان (بنی اسرائیل) سے کہا گیا کہ: تم اس بستی میں (جاکر) رہو اور اس میں جہاں سے چاہو کھاؤ اور یہ کہتے ہوئے (شہر میں) جانا کہ اے اللہ! آپ ہم کو معاف کر دیجیے اور تم (بستی کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے (یعنی جھکتے ہوئے) داخل ہونا تو ہم تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے، ہم نیکی کرنے والوں کو زیادہ دیں گے ﴿۱۶۱﴾

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ
السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٦٢﴾

وَسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ
تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ
نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ
مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا
ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا
كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾

سو ان میں سے جو لوگ ظالم تھے ان سے جو بات کہی گئی تھی اس کو دوسری بات سے بدل دیا، سو وہ لوگ جو ظلم کرتے تھے اس کی وجہ سے ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا ﴿۱۶۲﴾

اور (اے نبی!) تم ان (یہودیوں) سے اس بستی کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے آباد تھی، جب وہ سنیچر کے دن کے بارے میں حد سے آگے بڑھنے لگے، جب ان کا سنیچر کا دن ہوتا تو ان کی مچھلیاں پانی پر (اچھل اچھل کر) ان کے سامنے آتی تھیں اور جب سنیچر کا دن نہیں ہوتا تو ان کے سامنے نہیں آتی تھیں، اسی طرح ہم ان کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے آزماتے تھے ﴿۱۶۳﴾ اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ ①: تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک ہی کر دیں گے یا ان کو سخت عذاب دیں گے؟ تو نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا: اس لیے کہ ہمارے رب کے سامنے ہم اپنی ذمے داری سے سبک دوش ہو جائیں اور شاید کہ وہ لوگ (نافرمانی سے) بچنے لگے ﴿۱۶۴﴾ سو جو نصیحت ان کو کی گئی تھی جب وہ اس کو بھول گئے، تو برائی سے روکنے والوں کو تو ہم نے بچا لیا اور ظالموں کو جو نافرمانی وہ کرتے تھے اس کی وجہ سے ہم نے سخت عذاب میں پکڑ لیا ﴿۱۶۵﴾ سو جس (برے کام) سے ان کو روکا گیا تھا جب وہ اس میں حد سے آگے بڑھ گئے تو ہم نے ان سے کہا کہ: تم ذلیل بندر بن جاؤ ﴿۱۶۶﴾

① یعنی اس جماعت نے جو خود تو سنیچر کو مچھلی کا شکار نہیں کرتے تھے دوسری جماعت کو جو نصیحت کا کام کرتے تھے ان سے کہا۔

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبۡعَثَنَّ عَلَيۡهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ يَّسُوۡمُهُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
لَسَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعۡنٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اُمَمًا ۚ مِنۡهُمُ الصّٰلِحُوۡنَ
وَمِنۡهُمۡ دُوۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَبَلَوۡنٰهُمۡ بِالۡحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنۡۢ
بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى وَيَقُوۡلُوۡنَ سَيُغۡفَرُ لَنَا ۚ وَاِنۡ
يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ مِّثۡلُهٗ يَاۡخُذُوۡهُ ؕ اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِمۡ مِّيۡثَاقُ الۡكِتٰبِ اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ
اِلَّا الۡحَـقَّ وَدَرَسُوۡا مَا فِيۡهِ ؕ وَالدَّارُ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّـلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿١٦٩﴾

اور جب تمھارے رب نے اعلان کر دیا تھا① کہ قیامت کے دن تک ہم ان پر ضرور ایسے شخص کو مسلط کرتے رہیں گے جوان کو (شدید) بری سزا دیتا رہے، یقیناً تمھارے رب تو جلدی سزا دینے والے ہیں اور وہ یقیناً بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿١٦٧﴾ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو زمین میں الگ الگ جماعتوں میں تقسیم کر دیا② ان میں سے بعض نیک لوگ بھی تھے اور ان میں سے دوسری طرح کے (برے) لوگ بھی تھے اور ہم نے ان کو اچھے اور برے حالات کے ذریعے آزمایا تھا؛ تاکہ وہ باز آجائیں ﴿١٦٨﴾ پھر ان کے بعد ان کی جگہ پر ایسے برے نائب آئے جو کتاب (یعنی تورات) کے وارث تو بنے③ لیکن وہ (احکام کے بدلے میں) اس ادنی زندگی کا سامان سمیٹتے ہیں④ اور وہ (اس گناہ کو معمولی سمجھتے ہوئے یوں) کہتے ہیں کہ: ہماری تو بخشش ہوجائے گی اور اگر ان کے پاس اس جیسا دوسرا سامان آجائے⑤ تو اس کو بھی لے لیتے ہیں⑥ کیا ان سے (تورات) کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سچ بات کے سوا کسی دوسری بات کی نسبت نہیں کریں گے؟ اور اس (تورات) میں جو کچھ لکھا ہے اس کو وہ پڑھ بھی چکے ہیں اور آخرت کا گھر جو لوگ ڈرتے ہیں ان کے لیے بہتر ہے، پھر بھی کیا تم لوگ سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿١٦٩﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) خبر کر دی۔ ② (دوسرا ترجمہ) متفرق کر دیا۔ ③ یعنی تورات کا علم حاصل کیا۔
④ ذلیل دنیا کا سامان جمع کرنا ان کا مقصد حیات بن گیا ہے۔
⑤ آیت میں لفظ ''عرض'' آیا ہے، سامان کا معنی ہے۔ دنیا کا سامان چاہے کتنا زیادہ ہو وہ عارضی ہے، یہ بھی ہ میں آرہا ہے۔
⑥ یعنی ندامت نہیں ہوتی تھی اور مزید کی کوشش جاری رکھتے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور جو لوگ (تورات) کتاب کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں① اور نماز کی پابندی بھی کرتے ہیں تو ہم اصلاح کرنے والوں کی نیکی ضائع نہیں کریں گے ﴿۱۷۰﴾ اور جب ہم نے ان (بنی اسرائیل) پر پہاڑ کو اس طرح اٹھایا تھا جیسے کہ وہ کوئی چھت (یعنی سائبان) ہو اور ان (بنی اسرائیل) کو ایسا گمان (یعنی ڈر) ہو گیا تھا کہ وہ (پہاڑ) ان پر گرنے ہی والا ہے (اور کہا گیا کہ) جو (حکم) ہم نے تم کو دیا ہے اس کو تم مضبوطی سے پکڑ لو اور اس میں جو باتیں ہیں ان کو یاد رکھو؛ تاکہ تم تقویٰ والے بن جاؤ ﴿۱۷۱﴾

اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب تمھارے رب نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کی پشتوں میں سے ان کی (تمام) اولادوں کو نکالا تھا اور ان کو خود انہی کے اوپر گواہ بنایا تھا (اور پوچھا تھا) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ تو سب (لوگوں) نے کہا: کیوں نہیں (واقعی آپ ہمارے رب ہیں)، ہم سب (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں، (یہ اقرار اس لیے لیا) تاکہ تم قیامت کے دن ایسا نہ کہہ سکو کہ ہم کو اس (توحید) کی بالکل خبر ہی نہیں تھی ﴿۱۷۲﴾ یا تم کہیں ایسا نہ کہنے لگو کہ: شرک تو (اصل میں) ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا② اور ہم تو ان کی اولاد تھے جو ان کے بعد (پیدا ہوئے) تھے، تو کیا ان غلط کام کرنے والوں کے کاموں کی وجہ سے آپ ہم کو ہلاک کر دو گے؟ ﴿۱۷۳﴾ اور اسی طرح ہم نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ اور تاکہ وہ باز آجائیں ﴿۱۷۴﴾

---

① یعنی کتاب کی باتوں پر کامل عمل کرتے ہیں۔ ② یعنی اگلے لوگ جو شرک کو جاری کرنے والے تھے وہ اصلی مجرم ہیں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ
الْغٰوِيْنَ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ
الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۝ سَاۗءَ مَثَلَا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ۝ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝

اور (اے نبی!) تم ان لوگوں کو اس آدمی کا واقعہ پڑھ کر سنا دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا کیں①، پھر وہ (ان کو) چھوڑ کر اس میں سے نکل گیا② تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا، سو وہ گمراہ لوگوں میں سے ہو گیا ﴿۱۷۵﴾ اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان (آیتوں پر عمل) کے ذریعے سے اونچے مرتبے والا کر دیتے، لیکن وہ ہمیشہ زمین کی طرف مائل ہو رہا③ اور وہ اپنی خواہش پر چلتا رہا تو اس کی مثال کتے جیسی ہے اگر تو اس پر بوجھ ڈالے④ تو بھی وہ ہانپنے لگتا ہے اور اگر تو اس کو (ایسے ہی) چھوڑ دیوے تو بھی ہانپنے لگتا ہے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا (اے نبی!) تم (ان کو) واقعات سناتے رہو، تاکہ وہ غور و فکر سے کام کریں ﴿۱۷۶﴾ ان لوگوں کی مثال (یعنی حالت) بہت بری ہے جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے ہیں ﴿۱۷۷﴾ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتے ہیں سو وہی شخص ہدایت پانے والا ہے اور جس کو وہ گمراہ کر دیویں سو وہی لوگ نقصان میں پڑنے والے ہیں ﴿۱۷۸﴾

---

① مراد: دینی احکام کا علم۔ ''لرفعنٰہ'' سے معلوم ہوا کہ اللہ کی آیتوں پر عمل دنیا آخرت میں بلندی کا ذریعہ ہے۔

② جو شخص آیاتِ الٰہیہ کو دنیوی رذیل غرض کے لیے استعمال کرے اس کے لیے علم وبال بنتا ہے۔ قرآن مجید میں کتے اور گدھے کی دو بدترین مثالیں آئی ہیں دونوں دنیا پرست اہلِ علم کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے حفاظت میں رکھے۔

③ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں ان کا بالواسطہ یا بلاواسطہ زمین ہی سے تعلق ہے، اس لیے ''**اَخلد الی الارض**'' کا مطلب یہ ہے کہ دنیوی زمینی چیزوں کی شہوتوں اور لذتوں کی طرف مائل ہو گیا۔ دوسرا ترجمہ: مگر وہ خود ہی پستی کی طرف مائل ہو گیا۔

④ (دوسرا ترجمہ) اس کی حالت کتے جیسی ہے اس کو ڈانٹ دیوے [تیسرا] اس پر حملہ کر دیوے۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۞ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۞ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۞

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے جنات اور انسان میں سے بہت ساروں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے ①، ان کے دل تو ہیں؛ لیکن وہ ان سے سمجھتے نہیں ہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں؛ لیکن ان کے ذریعے وہ دیکھتے نہیں ہیں اور ان کے کان تو ہیں؛ لیکن وہ ان کے ذریعے سنتے نہیں ہیں، یہی لوگ جانوروں کی طرح ہیں؛ بلکہ وہ تو ان (جانور) سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۱۷۹﴾ اور اچھے اچھے نام (سب کے سب خاص) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں؛ لہٰذا تم انہی (ناموں) سے اس (اللہ تعالیٰ) کو پکارو، جو لوگ اس کے ناموں میں ٹیڑھا راستہ اپناتے ہیں ان کو تم چھوڑ دو، جو کام وہ لوگ کرتے ہیں عنقریب اس کا بدلہ ان کو دیا جائے گا ﴿۱۸۰﴾ اور ہماری مخلوق میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو (دین) حق (یعنی اسلام) کے موافق (لوگوں کو) راستہ دکھاتی ہے اور اسی (حق) کے مطابق وہ انصاف کرتی ہے ﴿۱۸۱﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم ان کو آہستہ آہستہ (جہنم کی طرف) اس طرح پکڑیں گے کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی ﴿۱۸۲﴾ اور میں ان کو ڈھیل دیتا ہوں، یقین رکھو میری پکڑ تو بڑی مضبوط ہے ﴿۱۸۳﴾ کیا ان لوگوں نے (اتنی سی بات کو بھی) نہیں سوچا کہ ان کے یہ صاحب ② کو کسی قسم کا جنون نہیں ہے، وہ تو صاف صاف ڈرانے والے ہیں ﴿۱۸۴﴾

---

① یعنی ان کی تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ اپنے اختیار سے ایسے کام کریں گے جو انھیں جہنم تک لے جائیں گے۔

② حضرت محمد ﷺ جنھوں نے ان کے ساتھ اب تک زندگی گذاری ہے۔

اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ
یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ
لَهٗ ؕ وَ یَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ
اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
یَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝

کیا انھوں نے آسمان اور زمین کی عجیب عجیب چیزوں اور اللہ تعالیٰ نے (دوسری) جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور نہ اس بات پر (غور کیا) کہ شاید ان کا (موت کا) مقرر وقت قریب آپہنچا ہو، سو اس (قرآن) کے بعد کونسی بات (ہے جس) پر وہ ایمان لاویں گے؟ ﴿۱۸۵﴾ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کی شرارت میں چھوڑے رکھتے ہیں کہ وہ حیران پھرتے رہیں ﴿۱۸۶﴾ یہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں وہ کب قائم ہوگی؟ (اے نبی!) تم (ان کو) جواب دو کہ: اس کی خبر تو صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) اس (قیامت) کو اس کے وقت پر ظاہر کریں گے، (قیامت کا واقع ہونا) آسمانوں اور زمین میں بہت بھاری حادثہ ہوگا، وہ (قیامت) تمھارے پاس اچانک ہی آئے گی، وہ لوگ تم سے اس طرح سوال کرتے ہیں جیسا کہ تم اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہو① (اے نبی!) تم (ان کو یہ) کہو: اس (قیامت) کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے: لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۱۸۷﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اللہ جتنا چاہے اس کے سوا میں اپنی ذات کے لیے نہ نفع (پہنچانے) کا اور نہ نقصان (دور کرنے) کا اختیار رکھتا ہوں اور اگر میں (تمام) غیب کی باتوں کو جانتا ہوتا تو میں بہت سارے فائدے (اپنے لیے) حاصل کر لیتا اور مجھ کو (کبھی) کوئی نقصان نہ پہنچتا، میں تو ایمان والے لوگوں کے لیے صرف ڈرانے والا اور خوش خبری سنانے والا ہی ہوں ﴿۱۸۸﴾ (حاشیہ اگلے صفحے پر)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا
تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا
لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ۝ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۝ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ۝ۖ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ
نَصْرًا وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ
اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ۝

وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے تم کو ایک جان (یعنی آدمؑ) سے پیدا کیا اور اس میں سے اس کی بیوی (حوّا) کو پیدا کیا؛ تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے، پھر جب مرد نے اس (عورت) کو ڈھانپ لیا ① تو (شروع میں) اس (عورت) کو ہلکا سا حمل رہ گیا، پھر وہ اس (حمل) کو لے کر (بے تکلف) چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ (حمل والی) عورت (حمل کے بڑا ہونے سے) بھاری ہو گئی تو وہ دونوں (میاں بیوی) اپنے رب اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ: اگر آپ ہم کو صحیح سلامت (یعنی مکمل، تندرست) اولاد دیں گے تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے ﴿١٨٩﴾ سو جب اللہ تعالیٰ نے ان کو صحیح سلامت (یعنی تندرست) بچہ عطا کیا تو وہ دونوں ان کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت میں شریک مقرر کرنے لگے، سو جو شریک وہ لوگ بناتے ہیں اللہ تعالیٰ تو اس سے بہت دور ہیں ﴿١٩٠﴾ کیا وہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) ایسوں کو شریک بناتے ہیں کہ وہ ایک چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور (بلکہ) وہ خود پیدا کیے گئے ہیں ﴿١٩١﴾ اور وہ (بت) نہ ان (کافروں) کی کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ وہ (بت) اپنی خود کی مدد کر سکتے ہیں ﴿١٩٢﴾ اور اگر تم ان کو ہدایت (یعنی صحیح راستہ) کی دعوت دو (یعنی پکارو) تو وہ تمھاری بات نہیں مانیں گے ② (بلکہ تم ان کو بلاؤ یا چپ رہو دونوں باتیں تمھارے لیے برابر ہیں ﴿١٩٣﴾

پچھلے صفحے کا حاشیہ: ① (دوسرا ترجمہ) آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہو (تیسرا) پورے پورے واقف ہے۔
اس صفحے کا حاشیہ: ① یعنی جماع کیا۔ ② تمھارے کہنے پر نہیں چلیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ ۝ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ
يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا
تُنظِرُونِ ۝ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۝ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن
دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ۝ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا
يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ
عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

یقیناً جن (بتوں) کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کے پکارتے ہو وہ تمھارے جیسے (اللہ تعالیٰ کے) بندے ہی ہیں، سو تم ان کو پکار کر کے دیکھو اگر تم سچے ہو تو وہ تمھاری پکار کو قبول کریں① ﴿۱۹۴﴾ کیا ان (بتوں) کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہوں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہوں؟ (اے نبی!) تم کہہ دو: تم اپنے سب شریکوں کو پکارو (یعنی بلاؤ) پھر تم میرے خلاف کوئی سازش (یعنی کارروائی) کرو، پھر مجھے ذرا بھی مہلت مت دو ﴿۱۹۵﴾ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ جنھوں نے کتاب اتاری وہ میری حمایت کرنے والے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) نیک لوگوں کی مدد کرتے ہیں ﴿۱۹۶﴾ اور جن معبودوں کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمھاری مدد نہیں کر سکتے، اور وہ خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے ﴿۱۹۷﴾ اور اگر تم ان کو صحیح راستے پر بلاؤ② تو وہ سنیں گے بھی نہیں اور تم ان کو دیکھو گے (نظر ایسا آئے گا) کہ وہ تم کو (تاک تاک کر) دیکھ رہے ہیں؛ حالاں کہ (واقعۃً) وہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے ہیں ﴿۱۹۸﴾ درگزر کرنے کی عادت بنا لو اور نیک کام کا حکم کرتے رہو اور جاہلوں کی طرف دھیان مت دو ﴿۱۹۹﴾ اور اگر (کبھی) شیطان کی طرف سے کوئی تم کو کچوکا لگ جائے③ تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو، یقیناً وہ بڑے سننے والے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۲۰۰﴾

---

① یعنی تمھارے کہنے کے مطابق کر دیویں ② (دوسرا ترجمہ) اگر ان کو کوئی بات بتلانے کے لیے پکارو تو ③ شیطان کی چھیڑ چھاڑ چالو رہتی ہے؛ اس لیے اللہ سے حفاظت کی دعا کرتے رہو (دوسرا ترجمہ) اگر شیطانی وسوسہ کسی وقت آپ کو ابھارے۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَيْفٌ مِّنَ الشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾
وَإِخْوَٰنُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا
اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٣﴾ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُر
رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ
الْغَافِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴿٢٠٦﴾

یقیناً جولوگ تقویٰ والے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ (یعنی غصہ یا گناہ کا خیال) آجاتا ہے① تو وہ (فوراً اللہ تعالیٰ کو) یاد کر لیتے ہیں تب ہی ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں②﴿۲۰۱﴾ اور جو ان (شیطانوں) کے بھائی ہیں وہ اِن کو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں، پھر وہ (ان کو کھینچنے میں) کوتاہی نہیں کرتے③﴿۲۰۲﴾ اور جب تم ان کے پاس (ان کا مانگا ہوا) معجزہ لاتے نہیں ہو تو وہ کہتے ہیں کہ تم خود (اپنی طرف سے) وہ (معجزہ) کیوں نہیں بنالائے؟ (اے نبی!) تم جواب دے دو: میں تو اپنے رب کی طرف سے جو وحی مجھے بھیجی جاتی ہے اسی پر چلتا ہوں، یہ (قرآن) تو تمھارے رب کی طرف سے بصیرتوں کا مجموعہ ہے④ اور ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان لانے والی قوم کے واسطے﴿۲۰۳﴾ اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو دھیان سے سنو اور تم چپ رہو؛ تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاوے﴿۲۰۴﴾ اور صبح وشام اپنے رب کا ذکر کرو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور خوف کرتے ہوئے اور (زبان سے بھی ذکر کرو) آواز بہت اونچی کیے بغیر اور تم غفلت کرنے والوں میں سے مت ہوو﴿۲۰۵﴾ یقیناً جو (فرشتے) تمھارے رب کے پاس ہیں وہ رب کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے ہیں اور اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں﴿۲۰۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یا کچھو منے لگتا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) تب ان کو سمجھ آجاتی ہے (حقیقت سمجھ میں آجانے سے شیطانی شرارت کا اثر باقی نہیں رہتا)۔
③ یعنی کافر کے ساتھ شیطان لگ جائے تو وہ ان کو ہمیشہ مصیبت میں مبتلا رکھتے ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) سمجھ پیدا کرنے والی دلیلوں کا مجموعہ ہے۔

سورة الأنفال

(المدنية)

أياتها:۷۵۔

رکوعاتها:۱۰۔

سورۃ انفال

یہ سورت مدنی ہے، اس میں پچھتر (۷۵) یا ستتر (۷۷) آیتیں ہیں۔ سورۃ آلِ عمران یا سورۃ بقرہ کے بعد اور سورۃ احزاب سے پہلے اٹھاسی (۸۸) یا نواسی (۸۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

انفال نفل کی جمع ہے: لغوی معنیٰ ''زیادتی'' ہے۔ ویسے غنیمت کے مال کو انفال کہتے ہیں۔ عطیہ اور ہدیہ کو بھی کہا جاتا ہے۔

خلیفہ یا امیر کسی غازی کے لیے اس کے حصے سے زیادہ جو چیز مشروط کردے چاہے کسی متعین آدمی کے لیے یا غیر متعین آدمی کے لیے اس کو بھی نفل کہتے ہیں، جیسے کہا: جو کسی کو قتل کرے گا اس کا چھینا ہوا مال اسی کو دیا جائے گا۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی برکت سے غنیمت کا مال امت کے استعمال کرنا حلال ہوا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بخشش ہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ
بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ
اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) وہ (صحابہ) تم سے غنیمت کے مالوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تم (جواب میں ایسا) کہو کہ غنیمتوں (کے متعلق فیصلہ کرنے) کا حق تو اللہ تعالیٰ اور رسول ہی کا ہے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں تعلقات ٹھیک رکھو اور تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو ﴿۱﴾ ایمان والے تو وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں① اور جب ان کے سامنے اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان مضبوط کر دیتی ہیں② اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ﴿۲﴾ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) وہ خرچ کرتے ہیں ﴿۳﴾ وہی لوگ سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس (بڑے) درجے اور مغفرت اور عزت والی روزی ہے ﴿۴﴾

---

① کسی کی عظمت اور جلالتِ شان کی وجہ سے جو ہیبت دل میں آوے وہ مراد ہے، اسی طرح گناہ کا ارادہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کی یاد آگئی، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر گئے اور گناہ سے رک گئے۔

② یعنی ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ (دوسرا ترجمہ) زیادہ کر دیتی ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝۵
يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶ وَاِذْ
يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ

① جیسا کہ تم کو تمھارے رب نے (بدر کی طرف) تمھارے گھر سے (ایک) حق (کام) کے لیے نکالا اور یہ بات بھی ہے کہ ایمان والوں کی ایک جماعت (اس نکلنے کو) ناپسند کرتی تھی ﴿۵﴾ حق ظاہر ہو جانے کے بعد اس میں اس طرح سے وہ تم سے بحث کر رہے تھے جیسے ان کو موت کی طرف ہانکا جارہا ہو اور وہ (اس موت کو آنکھوں سے) دیکھ رہے ہوں ﴿۶﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تم سے دو جماعت میں سے ایک کا وعدہ کر رہے تھے کہ وہ (ایک) تمھارے ہاتھ آجائے گی اور تم یہ چاہتے تھے کہ جس میں (جان کے خطرے کا) کوئی کانٹا نہ ہو① وہ تمھارے ہاتھ آجاوے،

① آیت میں "کَمَا" کے ذریعہ جو تشبیہ دی جارہی ہے وہ کس چیز میں ہے؟

[۱] غزوۂ بدر میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کو غنیمت کا مال ملا؛ اس لیے اس کی تقسیم میں آپس میں اختلاف ہو گیا؛ لیکن غنیمت کی تقسیم کے متعلق جب اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوا تو اس پر آپس میں سب نے اتفاق سے عمل کیا، جس کی وجہ سے بڑی برکتیں حاصل ہوئیں، بالکل اسی طرح بدر کے موقع پر ابتدا میں ابوسفیان کے قافلے کو روکنا مقصود تھا، وہ قافلہ تو سلامت مکہ نکل گیا اور ابوجہل کے بھاری لشکر کے ساتھ مقابلے کی نوبت آئی، اِس اچانک بدلی ہوئی صورتِ حال میں شروع میں بعض حضرات کو اپنی قلت کی وجہ سے لڑنا پسند نہیں تھا؛ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کے لیے سب حضرات لڑنے پر راضی ہو گئے جس کا بہت اچھا نتیجہ سامنے آیا۔

(۲) غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ کی جو نصرت کا وعدہ تھا وہ پورا ہو کر رہا اور مسلمانوں کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی، یہ چیز تو آنکھوں سے کے سامنے ہوئی، اس سے عبرت حاصل کرنا ہے کہ جس طرح یہ وعدہ یقین سے پورا ہوا بالکل اسی طرح آخرت میں جنت کے درجات اور مغفرت کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہے گا جس کا ذکر آیت نمبر ۴ میں ہوا ہے۔

(۳) یہاں لفظ "تصرک" کو محذوف مانیں گے اور کاف تشبیہ کے لیے نہیں؛ بلکہ سبب کے لیے ہے، مطلب یہ ہوا کہ بدر میں آپ نے جو جہاد کیا وہ اپنی خواہش سے نہیں کیا؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا، اللہ ہی کے حکم سے آپ گھر سے نکلے، یہ چیز آپ کے لیے اللہ کی مدد کا سبب بنی اور ایسا ہی ہوتا ہے جو شخص بھی اللہ کی اطاعت کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو ہی جاتی ہے۔

① یعنی ابوسفیان والا تجارتی قافلہ جو ایک غیر مسلح جماعت تھی۔

وَيُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰
اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ
وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝۱۱

اور اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ حق کو اپنے کلمات سے سچا (یعنی ظاہر) کر کے بتا دیں اور کافروں کی جڑ کاٹ (کر کے پھینک) دیں ﴿۷﴾ تا کہ (اللہ تعالیٰ) حق کا سچا ہونا اور باطل کا غلط ہونا ظاہر کر دیں①، اگرچہ گنہگار لوگ (اس بات کو) کتنا ہی ناپسند کریں ﴿۸﴾ (اے مسلمانو!) جب تم تمھارے رب سے مدد مانگ رہے تھے② پھر اللہ تعالیٰ نے تمھاری دعا قبول کرلی (جواب میں ارشاد فرمایا) کہ یقین رکھو! میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمھاری مدد کروں گا ﴿۹﴾ اور وہ (فرشتوں سے مدد کرنے کا وعدہ) اللہ تعالیٰ نے محض اس لیے کیا تا کہ وہ (تمھارے لیے) خوش خبری بنے اور تا کہ تمھارے دلوں کو اس (بشارت) سے اطمینان حاصل ہو جاوے اور حقیقت میں مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰﴾

(وہ خاص موقع بھی ذرا یاد کرو) جب وہ (اللہ تعالیٰ) امن (یعنی سکون) دینے کے لیے اپنی طرف سے تم پر اونگھ ڈال رہے تھے اور آسمان سے تمھارے اوپر پانی برسا رہے تھے؛ تا کہ اس کے ذریعے تم کو پاک کر دیں اور شیطان کی گندگی (یعنی وسوسہ) کو تم سے دور کر دیں اور تا کہ تمھارے دلوں کو مضبوط کر دیں اور اس کے ذریعے (تمھارے) قدموں کو جما دیں ﴿۱۱﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے احکام سے حق کا حق ہونا ثابت ہو ہی جاتا ہے، حق کو عملاً غلبہ مل ہی جاتا ہے۔

② بدر میں نبی کریم ﷺ نے خوب دعائیں مانگیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آمین کہی، بس وہ دعا قبول ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت آئی۔ ”فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو“۔ ”اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی“۔ دعائیں حالات کو بدل دیتی ہے، آج مسلمانوں کو اپنے اس اصلی کامیاب ہتھیار کو اپنانے کی سخت ضرورت ہے۔

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ
وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا
تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ
بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾

جب تمھارے رب فرشتوں کو حکم دے رہے تھے کہ میں تمھارے ساتھ ہی ہوں، سو تم ایمان والوں کو جماؤ①، میں ابھی کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہوں، سو تم گردنوں پر مارو اور تم ان کو ہر ہر پورو ے (یعنی جوڑ) پر چوٹ مارو ﴿۱۲﴾ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے دشمنی کی ہے② اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ﴿۱۳﴾ اس (دنیا میں سزا) کا مزہ تم چکھ لو اور یقین جانو کافروں کے لیے آگ کا عذاب ہے ﴿۱۴﴾ اے ایمان والو! جب تم مقابلے میں کافروں کے آمنے سامنے ہو جاؤ تو تم ان (کافروں) کو پیٹھ نہ دکھاؤ③ ﴿۱۵﴾ اور جو (مسلمان) اس (جنگ کے) دن ان (کافروں) کو اپنی پیٹھ دکھائے گا تو پکی بات یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ بہت بری رہنے کی جگہ ہے؛ الا یہ کہ (پیٹھ پھرانے کا مقصد) جنگ کی کوئی چال چل رہا ہو④ یا (مجاہدوں کی) کسی دوسری جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہو (تو اس کی اجازت ہے)⑤ ﴿۱۶﴾

---

① یعنی ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔

③ یعنی جنگ کے میدان سے مت بھاگو۔ ④ یعنی پینترا بدلتا ہو۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) اور اگر کوئی شخص کسی جنگی پینترے کی وجہ سے ایسا کر رہا ہو (یعنی میدان سے پیٹھ پھرا کر پیچھے ہٹ رہا ہو) یا مسلمانوں کی کسی جماعت سے جا ملنا چاہتا ہو (تو اس کو اجازت ہے) مگر اس کے سوا جو شخص (لڑائی) کے دن اپنی پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضب لیکر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ
الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ
تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾

(اے مسلمانو!) پس (حقیقت یہ ہے کہ) تم نے ان (کافروں) کو قتل نہیں کیا؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا اور (اے نبی!) جب تم نے (ان کافروں کی طرف خاک کی مٹھی) پھینکی تو تم نے نہیں پھینکی؛ لیکن وہ تو اللہ تعالیٰ نے پھینکی؛ اور تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اپنی طرف سے اچھی طرح آزمائیں ①، یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر بات کو) سنتے ہیں، ہر چیز کو جانتے ہیں ﴿١٧﴾ یہ سب کچھ تو ہو گیا اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی سازش کو کمزور کردیں گے ﴿١٨﴾ (اے کافرو!) اگر تم فیصلہ کو چاہ رہے تھے ② تو پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس فیصلہ آچکا ③ اور اگر تم (شرارت کرنے سے) رک جاؤ گے تو یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم (آئندہ بھی) وہی (شرارت) کرتے رہے تو پھر ہم بھی یہی (سزا دینے کا کام) کریں گے اور تمھاری جماعت چاہے کتنی بھی بڑی ہو تم کو ہرگز کچھ بھی کام نہیں آوے گی اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہیں ﴿١٩﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور تم اس (اطاعت کرنے) سے منہ مت پھراؤ؛ حالاں کہ تم (اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو) سنتے ہو (تو عمل بھی کرو) ④ ﴿٢٠﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اپنی طرف سے بہترین بدلہ عطا کریں (تیسرا) تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان کریں (اللہ تعالیٰ کی نصرت کا آنا اور فتح نصیب ہونا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے، اس میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ فتح کو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھ کر بندہ شکر ادا کرتا ہے یا اپنی قابلیت سمجھ کر فخر کرتا ہے اسی طرح مصیبت اور تکلیف بھی امتحان ہے۔

② مکہ سے روانگی کے وقت ابوجہل نے کعبہ کے پردے پکڑ کر دعا کی تھی: اے اللہ ہمارے اور محمد میں تیرے نزدیک جو دین کے اعتبار سے بہتر ہو اسی کو فتح دیں۔

③ یعنی جو حق پر ہے ان مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور تم سن کر اس سے منہ مت پھراؤ۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ
الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا
وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا
يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اور تم ان (کافر اور منافق) لوگوں جیسے مت بنو جنھوں نے (زبان سے) کہا کہ: ہم نے سن لیا؛ حالاں کہ وہ حقیقت میں کچھ نہیں سنتے① ﴿۲۱﴾ یقیناً (زمین پر چلنے والے) جانوروں میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے برے (جانور) وہ (حق بات سننے سے) بہرے (اور حق بات بولنے سے) گونگے ہیں، جو سمجھتے نہیں ہیں ﴿۲۲﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ان میں کچھ بھی بھلائی (یعنی حق کی طلب) ہوتی تو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو سننے کی توفیق عطا فرماتے اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو (ابھی کی حالت میں جبکہ ان میں حق کی طلب نہیں ہے) سنا دیتے تو وہ منہ پھیر کر ضرور بھاگ جاتے ﴿۲۳﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول کی دعوت قبول کرلو② جبکہ وہ (رسول) تم کو ایسی بات کی طرف بلاوے جس (کو ماننے) میں تمھارے لیے (دنیا وآخرت میں عزت کی) زندگی ہے③ اور تم جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ انسان سے اس کے دل کو روک لیتے ہیں④ اور یہ کہ اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب جمع کر کے لے جائے جاؤ گے ﴿۲۴﴾

---

① وہ سننا معتبر ہے جس میں ماننا بھی ہو اور کافر، منافق مانتے نہیں تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) حکم مان لو۔

③ نبی نے ایمان اور قرآن پر عمل کی دعوت دی، جہاد کا راستہ بتایا، اس میں دنیا وآخرت میں عزت ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجایا کرتے۔ مطلب: جس انسان میں نیکی ہو لیکن کبھی گناہ کا تقاضا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہ سے بچا لیتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے دل میں نیکی کا خیال آجائے اور وہ اس کو ٹالتا رہے تو پھر نیکی کی توفیق سے محروم ہوجاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا ہوجاتے ہیں کہ وہ نیکی نہیں کر پاتا۔ اسی طرح مزاج میں نامناسب ضد اور سستی کی وجہ سے بھی خیر کی توفیق چلی جاتی ہے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ۝ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

اور تم اس فتنہ (یعنی وبال) سے بچتے رہو جو تم میں سے خاص ظالموں (یعنی گناہ کرنے والوں) ہی پر تمھیں پڑے گا①اور تم جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ﴿۲۵﴾ اور (وہ وقت) تم یاد کرو جب تم (تعداد میں) کم تھے، (مکہ کی) زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے، تم ڈرتے تھے کہ (کافر) لوگ تم کو اچک نہ لے جائیں②، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو (مدینہ منورہ میں اطمینان سے) رہنے کی جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو مضبوط کر دیا اور تم کو پاکیزہ چیزوں سے روزی دی؛ تاکہ تم لوگ شکر ادا کرو ﴿۲۶﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول سے خیانت (یعنی حقوق میں کمی) نہ کرو اور اپنی (آپس کی) امانتوں میں خیانت نہ کیا کرو؛ حالاں کہ تم (اس کا برا انجام) جانتے ہو ﴿۲۷﴾ اور تم جان لو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد (حقیقت میں تمھارے لیے) ایک قسم کی آزمائش ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا ثواب ہے ﴿۲۸﴾

اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو وہ تم کو حق اور باطل میں تمیز (یعنی فیصلہ) کرنے کی صلاحیت عطا کریں گے③اور تمھارے گناہوں کو تم سے زائل کر دیں گے اور تم کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بڑے فضل والے ہیں ﴿۲۹﴾

---

① امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور قتال فی سبیل اللہ کے چھوڑنے پر عمومی عذاب آتا ہے، علانیہ اور متعدی گناہ سے روکو، ورنہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سب پر آئے گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) نوچ لیویں۔ ③ فرقان: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور ملتا ہے جو حق و باطل میں تمیز کرواتا ہے، اسی طرح نصرتِ الٰہی کی برکت سے حق و باطل میں عملی تمیز ہوتی ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

اور (وہ وقت یاد کرو) جب (کہ مکہ کے) کافر تمھارے متعلق (مختلف) منصوبے بنا رہے تھے کہ (پکڑ کرکے) تم کو قید کردیں یا تم کو قتل کردیں یا تم کو (مکہ سے) نکال دیں اور وہ (کافر لوگ اپنی) چال چل رہے تھے① اور اللہ تعالیٰ (بھی ان کے توڑ کے لیے) چال چل رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھے منصوبے بنانے والے ہیں ﴿۳۰﴾ اور جب ان (کافروں) کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم نے تو (آیتوں کو) سن لیا، اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس (قرآن) جیسا کہہ سکتے ہیں، یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی ہیں ﴿۳۱﴾ اور (ایک وقت وہ بھی تھا) جب ان کافروں نے (دعا میں) کہا تھا کہ: اے اللہ! اگر یہ (قرآن) وہی حق بات ہے جو آپ کے یہاں سے (اتر کر آیا) ہے تو (اس کو نہ ماننے کی وجہ سے) ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دیجیے یا آپ ہمارے پاس کوئی دردناک عذاب بھیج دیجیے ﴿۳۲﴾ اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ تمھارے (یعنی محمد ﷺ کے) ان کے درمیان موجود رہتے ہوئے ان پر عذاب بھیج دیویں اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان بھی نہیں ہے کہ وہ لوگ استغفار کرتے ہوں پھر بھی ان پر عذاب بھیج دیویں② ﴿۳۳﴾

---

① حیلہ اور تدبیر کے ذریعے سامنے والے کو اس کے ارادے پر عمل کرنے سے روک دینا "مکر" ہے، اچھا اور برا دونوں طرح کا مکر ہوتا ہے۔

② نبی کریم ﷺ کے وجود باجود کی برکت سے عمومی عذاب رک گیا۔ استغفار کے کلمات جیسے بھی ہوں کفار دورانِ طواف بولتے تھے اس کی برکت سے بھی عذاب دور ہوگیا تو پھر مسلمان صحیح استغفار کرے تو کتنا زیادہ فائدہ ہوگا!

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

اوران میں کونسی ایسی خوبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہ بھیجے؛ حالاں کہ وہ (مسلمانوں کو) مسجدِ حرام سے روکتے ہیں؛ حالاں کہ وہ اس کے متولی (بننے کے اہل) بھی نہیں ہیں، اس (مسجدِ حرام) کے (حقیقی) متولی تو صرف تقویٰ والے لوگ ہی ہوسکتے ہیں①؛ لیکن ان کے اکثر لوگ (اپنے نالائق ہونے کو) جانتے نہیں ہیں ﴿۳۴﴾ اور کعبہ کے پاس ان (کافروں) کی نماز سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ بھی نہیں تھی؛ لہٰذا تم جو کفر کرتے تھے اس کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ﴿۳۵﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں؛ تا کہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے وہ روکیں، سو ابھی تو وہ لوگ (اسی طرح) مال کو خرچ کریں گے؛ پھر (انجام یہ ہوگا کہ) وہ (مال) ان کے لیے افسوس کا ذریعہ ہوگا، پھر (آخر میں) وہ ہرا دیے جائیں گے اور کافر لوگوں کو جہنم کے اندر جمع کر دیا جائے گا②﴿۳۶﴾ تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک (لوگوں کو یا مال) کو پاک (لوگوں اور مال) سے جدا کر دیں، اور ناپاکوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کا ڈھیر بنائیں پھر اس (ڈھیر) کو جہنم میں ڈال دیویں، وہی لوگ نقصان میں پڑے رہنے والے ہیں ﴿۳۷﴾

---

① مساجد اور دینی اداروں کی تولیت کا بہترین اصول کہ متقی لوگ متولی بنیں۔
(دوسرا مطلب) اللہ کے دوست متقی لوگ ہی ہوتے ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) جہنم کی طرف لے جانے کے لیے جمع کیے جائیں گے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

(اے نبی!) تم (ان) کافروں سے کہہ دو: اگر وہ (کفر سے) رک جاتے ہوں تو پہلے جو کچھ ہو چکا ہے وہ معاف ہو جائے گا اور اگر وہی (کفر والے کام وہ) پھر کریں گے تو پچھلے (نافرمان) لوگوں کے ساتھ ایک (خاص) روش اختیار کی جا چکی ہے ① ﴿۳۸﴾ اور (اے مسلمانو!) ان (کافروں) کے ساتھ لڑائی جاری رکھو؛ یہاں تک کہ فتنہ (فساد) باقی نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہو جائے، سو اگر وہ لوگ (کفر اور شرارت سے) رک جائیں ② تو یقین رکھو جو کام وہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۳۹﴾ اور اگر وہ لوگ منہ پھرا لیویں ③ تو (اے مسلمانو!) یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھاری حمایت کرنے والے ہیں اور بہترین حمایت کرنے والے ہیں، کتنے اچھے وہ مدد کرنے والے ہیں! ﴿۴۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پچھلے کافروں کے حق میں ہمارا قانون (عذاب کا) نافذ ہو چکا ہے وہی تمھارے لیے ہوگا (یعنی پچھلے زمانے کے نافرمانوں جیسا عذاب ان کو بھی دیا جائے گا)

② کفار اسلامی برادری میں آجائے یا مصالحت کر لیوے۔

③ یعنی بات نہ مانے اور کفر شرک ہی پر رہیں۔



وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ
الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤١ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ
بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ
وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ
بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٤٢

اور (اے مسلمانو!) تم جان لو جو چیز تم کو (لڑائی میں) غنیمت میں ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور رسول کے لیے اور (رسول کے) رشتے داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہوگا، اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر فیصلے (یعنی بدر) کے دن اتاری تھی① جس دن (مسلمانوں اور کافروں کی) دونوں فوجیں آپس میں ٹکرائی تھیں اور اللہ تعالیٰ تمام چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۱﴾ (اے مسلمانو!) جب تم (میدان کی مدینہ سے) قریب والی جانب پر تھے اور وہ (مکہ کے کافر میدان کی مدینہ سے) دور والی جانب پر تھے اور (ابوسفیان کا) قافلہ تم سے نیچے (سمندر کے کنارے) اتر گیا تھا اور اگر تم (مسلمان اور کافر لڑائی کا) وقت آپس میں طے کرتے تو وقت طے کرنے میں تمہارے درمیان ضرور اختلاف ہو جاتا② لیکن یہ (جو کچھ ہوا)③ اس لیے ہوا تاکہ جو کام مقرر ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر کے دکھلائے④ تاکہ جس کو مرنا ہو وہ کھلی دلیل⑤ دیکھ کر کے مرے اور جس کو زندہ رہنا ہے وہ کھلی دلیل دیکھتے ہوئے زندہ رہے اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے ہیں، اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۴۲﴾

---

① اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کے لیے ملائکہ کے واسطے سے غیبی مدد نازل فرمائی تھی۔
② یعنی وقت طے کرنے میں یا مقرر وقت پر پہنچنے میں اختلاف ہوتا۔ ③ یعنی پہلے سے مقرر کیے بغیر دونوں لشکر ٹکرا گئے۔
④ یعنی حضرات صحابہ کرام کی ایک چھوٹی سی جماعت کو جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئی تھی ان کو کافروں کے بڑے لشکر کے مقابلے میں کامیاب اور غالب کرنا تھا۔ ⑤ یعنی اسلام کی سچائی۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ
قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾

(اے نبی! وہ وقت ذرا یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے تم کو تمھارے خواب میں ان (دشمنوں) کی تعداد تھوڑی دکھائی اور اگر تم کو ان (کافروں) کی تعداد زیادہ دکھاتے تو (اے مسلمانو!) تم ہمت ہار بیٹھتے اور تمھارے درمیان (اس لڑائی کے) معاملے میں آپس میں اختلاف ہوجاتا؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے بچالیا①، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو سینوں کی بات کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۳﴾ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم ایک دوسرے سے مقابلے کے لیے آئے، تب اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھاری آنکھوں میں ان (دشمنوں) کی تعداد کم کرکے دکھائی اور ان (دشمنوں) کی آنکھوں میں تمھاری تعداد کم کرکے دکھائی؛ تاکہ جس کام کا کرنا مقرر ہوچکا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پورا کردیویں اور تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ﴿۴۴﴾

اے ایمان والو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے (جہاد میں) تمھارا مقابلہ ہوجائے تو تم ثابت قدم رہو اور تم اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو②؛ تاکہ تم لوگ کامیاب ہوجاؤ ﴿۴۵﴾ اور تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانو اور تم آپس میں جھگڑے مت کرو، ورنہ تم کمزور پڑجاؤ گے اور تمھاری ہوا جاتی رہے گی اور تم صبر کرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں ﴿۴۶﴾

---

① یعنی بزدلی یا آپس کے اختلاف سے اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔ ② ذکر سے دل میں قوت پیدا ہوتی ہے جس کی برکت سے دل مضبوط ہوتا ہے اور قدم اور دل دونوں جم جاویں تو کامیابی یقینی ہوتی ہے، جنگ کی گرمی میں اللہ کا ذکر کرنا یہ واقعی محبتِ الٰہی کی علامت ہے، ذکر میں نعرۂ تکبیر کی آوازیں بلند کرنا، اللہ پر توکل کرنا، ہر موقع پر اللہ و رسول کی اطاعت اور ذکر و تسبیح سب مراد ہوسکتے ہیں، جب جنگ میں ذکر کی کثرت ہے تو امن کے حالات میں بدرجۂ اولیٰ ذکر کی کثرت کی تاکید ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ
بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اورتم ان (کافر) لوگوں کی طرح مت بنو جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو (اپنی شان) دکھاتے ہوئے نکلے اور وہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور جو کام وہ لوگ کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے قابو میں ہے ﴿۴۷﴾ اور جب شیطان نے ان کے کاموں کو ان کی نظروں میں مزین (یعنی خوش نما) کرکے دکھایا اور وہ (شیطان) کہنے لگا: آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں آسکتا، اور یقین رکھو کہ میں تمھاری حفاظت (یعنی حمایت) کرنے والا ہوں①، پھر جب (مسلمان اور کفار کی) دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوگئیں تو وہ (شیطان) اپنی ایڑیوں پر الٹا بھاگا اور کہنے لگا میں تو تم سے الگ ہوں②، میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم کو نظر نہیں آتی ہے③ یقیناً میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والے ہیں ﴿۴۸﴾

جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کی) بیماری تھی وہ کہنے لگے: ان (مسلمانوں) کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے④ اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور یقین رکھو کہ میں تمھارے ساتھ ہوں۔
② میں تمھارا ساتھ نہیں دے سکتا۔
③ یعنی فرشتوں کا لشکر۔
④ مسلمان خود کے دین کو حق سمجھ کر ایسے خطرے کے باوجود یہاں لڑنے آئے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ
اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾
اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور (اے نبی!) کاش (ان کافروں کی حالت) تم اس وقت دیکھتے جب فرشتے ان کافروں کی روح قبض کرتے ہیں تو ان (کافروں) کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں① اور (فرشتے کہتے جاتے ہیں: اے کافرو! آگے چل کر) جلا دینے والے عذاب کا مزہ تم چکھو ﴿۵۰﴾ یہ (عذاب) تمھارے ہاتھوں نے جو (کفریہ) اعمال کر کے آگے بھیج دیے ان کا بدلہ ہے اور یقین رکھو اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتے ﴿۵۱﴾ (ان کافروں کی حالت) فرعون والوں کی حالت جیسی ہے اور جو لوگ ان (فرعون والوں) سے پہلے تھے ان کے جیسی ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا، سو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کی سزا (یعنی عذاب) میں پکڑ لیا، یقین رکھو اللہ تعالیٰ کی طاقت بڑی ہے، عذاب بڑا سخت ہے ﴿۵۲﴾ یہ جو کچھ ہوا اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو اس نعمت کو اس وقت تک نہیں بدلتے ہیں جب تک وہ (قوم کے لوگ) اپنی حالت کو بدل نہ دیویں اور یقین رکھو اللہ تعالیٰ (ہر بات) سنتے ہیں، (ہر چیز) جانتے ہیں ﴿۵۳﴾ (ان کافروں کی حالت) فرعون والوں کی حالت جیسی ہے اور جو لوگ ان سے بھی پہلے تھے ان کے جیسی ہے، انھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا، سو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی سزا میں ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعون کی قوم کو ڈبو دیا اور وہ سب ظالم تھے ﴿۵۴﴾ یقیناً (زمین پر) چلنے والے سب جانوروں میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے برے کافر لوگ ہیں کہ وہ ایمان نہیں لاتے ﴿۵۵﴾

---

① مارے جسمانی تکلیف، بولنے سے ذہنی اذیت۔

الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ

جن (کی حالت ایسی ہے کہ ان) سے تم نے (بار بار) معاہدہ کیا ہے؛ پھر وہ ہر مرتبہ اپنا معاہدہ توڑ ڈالتے ہیں اور وہ ڈرتے نہیں ہیں① ﴿۵۶﴾ لہذا اگر وہ (معاہدہ توڑنے والے) لڑائی میں تمہارے ہاتھ آ جائیں تو ان کو ایسی سزا دو کہ ان کے پیچھے جو (دوسرے کافر) ہیں وہ (بھی) بھاگ جائیں②؛ تاکہ وہ بھی عبرت حاصل کریں ﴿۵۷﴾ اور (اے نبی!) اگر کسی قوم کی طرف سے دغابازی (یعنی معاہدہ توڑنے) سے تم ڈرتے ہو تو تم ان کا عہد ان کی طرف (اس طرح) واپس کردو③ کہ (تم اور وہ) دونوں برابر ہو جاویں④ یقیناً اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو (دغا دینے والوں کو) پسند نہیں کرتے ﴿۵۸﴾

اور کافر لوگ ہرگز ایسا خیال نہ کریں کہ وہ (بھاگ کر) بچ گئے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کرسکتے ﴿۵۹﴾ اور (اے مسلمانو!) ہر قسم کی قوت (جمع کرنے کے ذریعہ) سے اور گھوڑے پالنے سے ان (دشمنوں کے مقابلے) کے لیے جو تیاری تم کرسکو تم کرتے رہو؛ تاکہ تم اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن پر دھاک (یعنی رعب) جما سکو اور ان کے علاوہ دوسرے دشمنوں پر بھی (دھاک بیٹھ جاوے)، جن کو تم جانتے نہیں ہو، اللہ تعالیٰ ان کو جانتے ہیں،

---

① معاہدہ توڑنے کا جو برا انجام دنیا آخرت میں ہوتا ہے، اس سے ڈرتے نہیں ہیں۔

② یعنی عبرت تاکہ سزا دیکھ کر دوسرے کافر تتر بتر منتشر ہو جائیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) تو تم (ان کا معاہدہ) ان کی طرف سیدھے طریقے سے پھینک دو (تیسرا) تو جواب دو ان کو برابر برابر۔

④ ان کی طرف سے ہونے والی خلاف ورزی پر ان کو کھلے طور پر آگاہ کردیا جائے؛ تاکہ عہد ختم ہونے کی خبر میں تم اور وہ دونوں برابر ہو جائیں اور عہد کے باقی رکھنے میں اور جنگ کی تیاری کرنے میں دونوں طرف سے برابر کی تیاری ہو سکے۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۝٦٠ وَاِنْ جَنَحُوْا
لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۝٦١ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ
يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ۝٦٢ وَاَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ
بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝٦٣ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝٦٤

اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ (یعنی اس کا ثواب) تم کو پورے پورا دے
دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا① ﴿٦٠﴾ اور اگر وہ (کافر لوگ) صلح کے لیے جھک جائیں②
تو تم بھی اس (صلح) کے لیے تیار ہو جاؤ③ اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، یقیناً وہ بڑے سننے والے
ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿٦١﴾ اور اگر وہ (دشمن) تم کو دھوکا دینے کا ارادہ کریں تو یقین رکھو کہ
اللہ تعالیٰ تو تم کو کافی ہیں، اسی (اللہ تعالیٰ) نے اپنی مدد کے ذریعہ اور ایمان والوں④ کے ذریعہ
تمھارے ہاتھ مضبوط کر دیے ﴿٦٢﴾ اور ان (مسلمانوں) کے دلوں میں آپس میں (ایک دوسرے
کی) الفت (یعنی سچی محبت) پیدا کر دی، اگر تم زمین بھر کی ساری دولت خرچ کر ڈالتے تو بھی ان
کے دلوں میں (یہ) الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے⑤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان الفت پیدا
کر دی، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿٦٣﴾ اے نبی! تم کو اور
تمھاری اتباع کرنے والے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے⑥ ﴿٦٤﴾

---

① یعنی ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔
② صلح کے لیے تیار ہو جائیں۔
③ اختیاری حکم ہے۔
④ صحابہؓ کی مثالی فضیلت ہے۔
⑤ حقیقی ایمان اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنا جوڑ کا ذریعہ ہے۔
⑥ اے نبی! (حقیقت میں) اللہ تعالیٰ ہی آپ کے لیے کافی ہے اور (ظاہری سبب کے طور پر) تمھاری اتباع کرنے والے مؤمنین (وہ کافی ہیں)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ
يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ
صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ
الصَّابِرِينَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ
الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَّوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ
فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾

اے نبی! ایمان والوں کو جنگ کرنے کے لیے ابھارو①، اگر تم میں سے بیس ثابت قدم
رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو (دشمنوں) پر غالب آجائیں گے اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ایک
ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے؛ اس لیے کہ وہ (کافر) ایسے لوگ ہیں جو (دین کو) سمجھتے نہیں ہیں
﴿۶۵﴾ اب اللہ تعالیٰ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا اور اس کے علم میں ہے کہ تمھارے اندر (کچھ)
کمزوری ہے②، سو اگر تم میں سے سو ثابت قدم رہنے والے لوگ ہوویں تو وہ دو سو دشمنوں پر غالب
آجائیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ دو ہزار پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے غالب آجائیں
گے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں ﴿۶۶﴾ کسی نبی کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کے قبضے
میں قیدی باقی رہیں جب تک کہ وہ زمین میں (دشمن کا) خوب خون نہ بہا دیویں، تم تو دنیا کا سامان
چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ (تمھارے لیے) آخرت (کا ثواب) چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے
زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۶۷﴾ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بات پہلے سے نہ لکھی
جا چکی ہوتی③ تو (قیدیوں سے) جو تم نے (فدیہ) لیا اس کی وجہ سے تم پر بڑا عذاب آجاتا ﴿۶۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) شوق دلاؤ۔

② بعض ضعفا کی برکت سے احکام میں تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔

③ [۱] اجتہادی غلطی پر عذاب نہیں ہوتا [۲] بدر کے شرکا کے لیے معافی کا اعلان لکھ دیا گیا تھا [۳] حضور ﷺ کی موجودگی میں نزولِ عذاب نہیں ہوتا [۴] بہت سارے قیدیوں کی تقدیر میں ایمان لانا لکھا جا چکا تھا۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا
يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ
فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ

سو جو تم کو غنیمت میں ملا اس کو حلال پاکیزہ سمجھ کر کھاؤ اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، سب پر رحم کرنے والے ہیں ﴿۶۹﴾

اے نبی! (بدر کے) جو قیدی تمھارے قبضے میں ہیں ان کو (ایسا) کہو کہ: اگر اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں کوئی بھلائی ① دیکھیں گے تو تم سے جو (فدیہ میں) مال لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو دے دیں گے اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۷۰﴾ اور اگر وہ لوگ آپ سے دغا بازی کرنے کا ارادہ کریں تو وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیانت کر چکے ② سو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو پکڑوا دیا اور اللہ تعالیٰ (ہر چیز کو) جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۷۱﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو مدینہ میں) جگہ دی ③ اور انھوں نے (مہاجرین کی) مدد کی ④ وہ (دونوں) آپس میں ایک دوسرے کے والی (یعنی وارث) ہیں ⑤

---

① یعنی جس ایمان کا ان قیدیوں میں سے بعض نے اعلان کیا ہے وہ بالکل واقعی اخلاص کے ساتھ ہے۔
② عالمِ ارواح میں کیے ہوئے عہد کو توڑ چکے۔ اسی طرح دنیا میں نبی ﷺ سے کئی بار دھوکہ بازی کر چکے۔
③ آباد کیا۔ ④ یہ انصار کہلائے۔
⑤ ابتدائے اسلام میں وراثت، ہجرت اور مواخاتِ ایمانی کی بنیاد پر ملا کرتی تھی، بعد میں آیت ۷۵ نے بتایا کہ اب قیامت تک میراث رشتے داری کی بنیاد پر ملے گی۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِّن وَّلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ
اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي
الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا
وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن
بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ
بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور (اب تک) انھوں نے ہجرت نہیں کی تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں (اے مسلمانو!) ان کی وراثت میں تمھارا کوئی حصہ نہیں ہے اور اگر وہ (ہجرت نہ کرنے والے مسلمان) دین کے بارے میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر (ان کی مدد) کرنا ضروری ہے، مگر جب وہ ایسی قوم کے خلاف مدد مانگیں کہ تم (مسلمانوں) میں اور ان کے مابین (صلح کا) معاہدہ ہو① اور تم جو عمل بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۷۲﴾ اور کافر لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں②، اگر تم اس (حکم) پر عمل نہیں کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پھیل پڑے گا③ ﴿۷۳﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے رہے اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) رہنے کی جگہ دی اور (ہجرت کرنے والوں کی) مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے ﴿۷۴﴾ اور جو لوگ (صلح حدیبیہ کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمھارے ساتھ (مل کر) جہاد کیا سو وہ لوگ بھی تم ہی میں (ثواب اور مرتبے کے اعتبار سے) شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رشتے دار آپس میں ایک دوسرے (کی وراثت) کے زیادہ حق دار ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۷۵﴾

---

① یعنی ایسی صورت میں مدد نہیں کریں گے۔ ② کافر کافر کا رفیق اور وارث ہو سکتا ہے۔ ③ اسلام پر عمل کی برکت سے فتنوں سے حفاظت ہے، ورنہ بڑے بھاری فتنے آویں گے اور فساد عام ہوگا، جس کا مشاہدہ آج ہو رہا ہے۔

سورة التوبة

(المدنية)

اٰیاتها:۱۲۹۔
رکوعاتها:۱۶۔

سورۂ توبہ

یہ سورت مدنی ہے، اس میں ایک سو انتیس (۱۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ فتح یا مائدہ کے بعد ایک سو تیرہ (۱۱۳) یا چودہ (۱۱۴) نمبر پر نازل ہوئی مکمل طور پر اخیری زمانے میں نازل ہونے والی سورت ہے۔ توبہ کا معنی آتا ہے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹنا، باز آجانا، متوجہ ہونا۔ بندہ جب نافرمانی سے باز آجاتا ہے، فرماں برداری کی طرف لوٹ آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ حقیقی توبہ ہوتی ہے۔ جب لفظ ''توبہ'' اللہ کے لیے بولا جاتا ہے تو اس کا معنی ہوتا ہے بندوں کی توبہ قبول کرنا اور بندوں کی طرف توجہ فرمانا۔ اس سورت میں مخلص مؤمنوں کی توبہ کا خاص ذکر کیا گیا ہے اور پوری سورت میں کئی مرتبہ توبہ کا تذکرہ ہوا ہے۔ اس سورت کا ایک نام برأت بھی ہے، برأت کا معنی ہے: ہر اس چیز سے جس کا پاس رہنا برا لگتا ہو اس سے چھٹکارا تلاش کرنا۔ مشرکین کا مرکزِ اسلام یعنی مکہ میں مقیم رہنا یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا؛ اس لیے ان سے بیزاری کا اعلان کر کے مرکزِ اسلام سے دوسری جگہ چلے جانے کا تاکیدی حکم دیا گیا۔

ہر کام آسان ہونے اور غم و الجھن کے دور کرنے کا وظیفہ: ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح شام یہ کلمات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام کو آسان فرما دیتے ہیں؛ یعنی دنیا و آخرت کے ہر اہم کاموں کی کفایت فرماتے ہیں (الترغیب، ابوداود)

اس سورت کے شروع میں بسم اللہ نازل نہیں ہوئی اس لیے اس سورت کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی ہے۔ جامع القرآن حضرت عثمان ﷺ سے پوچھا گیا کہ: سب سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے سورۂ توبہ کے شروع میں کیوں نہیں؟

تو جواب دیا کہ: اس سورت کا مستقل سورت ہونا یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہوا؛ اس واسطے کہ حضورِ اقدس ﷺ کا انتقال ہو گیا اور آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی تصریح نہیں فرمائی؛ اس لیے اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی؛ مگر مضمون چوں کہ اس کا سورۂ انفال سے ملتا جلتا تھا اس واسطے اس کو کسی دوسری سورت کے بعد رکھنے کے بجائے سورۂ انفال کے بعد رکھا اور چوں کہ اس کے مستقل سورت ہونے کا بھی احتمال ہے اس واسطے اس کے شروع بسم اللہ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ (از ملفوظاتِ فقیہ الامت)

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ
تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا
وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ۝۴

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جن مشرکوں سے تم نے عہد کر رکھا تھا ان سب کے خلاف بری ہونے کا① اعلان ہے ﴿۱﴾ سو تم (عرب کی) زمین میں چار مہینے (پوری آزادی کے ساتھ) گھوم پھر لو اور تم جان لو کہ یقیناً تم اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکو گے اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا کر کے ہی رہیں گے ﴿۲﴾ اور بڑے حج کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے تمام انسانوں کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ مشرکوں سے بری (یعنی الگ، بیزار) ہیں اور اس کا رسول بھی (بری ہے) سو (اے مشرکو!) اگر تم (کفر سے) توبہ کر لو گے تو یہ تمھارے لیے اچھا ہوگا اور اگر تم (توبہ کرنے سے) منہ پھراؤ گے② تو تم جان لو کہ تم یقیناً اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے ہو اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ﴿۳﴾ مگر (اے مسلمانو!) جن مشرکوں سے تم نے کوئی عہد کیا ہو، پھر انھوں نے تمھارا کوئی قصور نہیں کیا③ اور تمھارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی تو ایسوں کے ساتھ ان کے عہد کو ان کی مدت تک پورا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو④ پسند کرتے ہیں ﴿۴﴾

---

① یعنی پہلے کے کیے ہوئے عہد کے ختم ہونے کا۔

② (دوسرا ترجمہ) اگر تم نہیں مانو گے۔

③ یعنی عہد نبھایا۔

④ یعنی احتیاط کرنے والوں کو۔

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ
وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا
سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٥ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ
يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ۝٦

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝٧

سو جب احترام کے مہینے پورے ہو جاویں تو (جن) مشرکوں (نے تمہارا عہد توڑا تھا ان) کو تم جہاں بھی پاؤ ان کو قتل کر ڈالو اور تم ان کو پکڑو اور ان کو گھیرو① اور ان (کو پکڑنے) کے لیے ہر گھات کی جگہ (تاک لگا کر) بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر لیویں اور نماز قائم کریں اور وہ زکوۃ دیویں تو ان کا راستہ چھوڑ دو②، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اور اگر مشرکین میں سے کوئی بھی تم سے پناہ مانگے③ تو جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لیوے اس وقت تک تم اس کو پناہ دے دو، پھر اس کو اس کی امن کی جگہ پر پہنچا دو④، یہ اس لیے کہ وہ ایسی قوم ہے جو جانتی نہیں ہے⑤ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکوں کے لیے معاہدہ کیسے باقی رہ سکتا ہے؟ اِلا یہ کہ جن (مشرکوں) سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس عہد کیا، سو جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں تو تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو، یقین رکھو کہ اللہ تقویٰ والوں کو پسند کرتے ہیں ﴿۷﴾

---

① یہ جنگ کا حکم ہے جس میں اس طرح کی کارروائیاں ہوا ہی کرتی ہیں۔ ② یعنی قید، قتل نہ کرو۔

③ اطمینان سے اسلام کی باتوں کو سن سکے اور سمجھ سکے اس کے لیے اس کو دار الاسلام میں رہنے کی اجازت دو اور رہنے کے زمانے میں اس کی حفاظت کرو۔

④ یعنی اس کو امن کی جگہ (اس کا قبیلہ اس کی قوم میں) پہنچ جانے دو؛ تا کہ وہ سوچ سمجھ کر اپنی رائے قائم کر لے۔

⑤ غیر مسلموں کی بہت بڑی تعداد اسلام و قرآن اور نبی ﷺ سے ناواقف ہے ان کو مناسب ذرائع سے تعارف کروانا ضروری ہے۔

كَيْفَ وَإِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ إِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى
قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ
اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾

(ان مشرکوں کی) رعایت کیسے ہوسکتی ہے(۱)؟ جن کی حالت ایسی ہے کہ اگر وہ (کسی وقت) تم پر غالب آجاویں تو تمھارے معاملے میں نہ کسی رشتے داری کا خیال کریں اور نہ کسی معاہدے کا (خیال کریں)، تم کو وہ اپنی زبانی باتوں سے خوش کررہے ہیں اور ان کے دل تو انکار کرتے ہیں، اور ان میں کے اکثر لوگ تو نافرمان ہیں ﴿۸﴾ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بدلے میں (دنیا کی) تھوڑی سی قیمت لے لی(۲) نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے (لوگوں کو) اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے سے روکا ہے، یقیناً وہ لوگ بہت برے کام کرتے ہیں ﴿۹﴾ یہ لوگ کسی مؤمن کے بارے میں نہ کسی طرح کی رشتے داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی معاہدے کا (لحاظ کرتے) اور وہی لوگ حد سے آگے بڑھے ہوئے ہیں ﴿۱۰﴾ سو اگر وہ لوگ توبہ کرلیں(۳) اور وہ لوگ نماز کو قائم کریں اور وہ لوگ زکوۃ دیویں تو وہ تمھارے دینی بھائی ہوجاویں گے اور ہم ان لوگوں کے لیے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو جاننا چاہتے ہیں ﴿۱۱﴾ اور اگر وہ لوگ اپنے عہد (کرنے) کے بعد اپنی قسموں (یعنی عہدوں) کو توڑ ڈالیں اور وہ تمھارے دین (یعنی اسلام) میں طعنے دیں(۴) تو تم کفر کے سرداروں سے لڑو(۵)، یقیناً ایسے لوگوں کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے شاید کہ وہ لوگ (کفر اور شرارت سے) رک جاویں ﴿۱۲﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) ایسوں کے ساتھ کس طرح صلح قائم رہ سکتی ہے؟ (۲) دنیوی غرض سے عہد شکنی یہ دین صحیح کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دینا ہے۔ (۳) یعنی مسلمان ہوجائیں۔ (۴) یعنی اعتراض کیے (اسلام اور مسلمانوں کی اہانت کے لیے احکام میں علانیہ جو طعن وتشنیع کی جائے وہ مراد ہے)۔ (۵) مکہ کے سردار جو مسلمانوں کے خلاف ابھارتے رہتے تھے اور جنگی تیاری میں لگے رہتے تھے، دشمنوں کی طاقت میں اصل یہی لوگ تھے، ان کے خلاف کارروائی کا حکم ہوا؛ تاکہ دشمن کی طاقت ختم ہوجاوے۔

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ
أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ
بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ
قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

کیا تم ایسے لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور انھوں نے رسول (حضرت محمد ﷺ) کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انہی لوگوں نے تمہارے خلاف پہلی مرتبہ (چھیڑنے کی شروعات کی تھی (اے مسلمانو!) کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟ اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ تعالیٰ ہی اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ تم ان سے ڈرو① ﴿۱۳﴾ تم ان سے لڑو، تو اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے ہاتھوں سے سزا دیں گے اور (اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کریں گے اور (اللہ تعالیٰ) ان کے خلاف تمہاری مدد کریں گے② اور ایمان والی قوم کے سینوں کو (اللہ تعالیٰ) ٹھنڈا کریں گے③ ﴿۱۴﴾ اور (اللہ تعالیٰ) ان (مسلمانوں) کے دلوں کا غصہ دور کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے اس کو توبہ کی توفیق دیں گے④ اور اللہ تعالیٰ تو بڑے جاننے والے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۵﴾

① اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا ایسا خوف جو احکامِ شرعیہ کی ادائیگی میں رکاوٹ بنے وہ کسی مسلمان کے دل میں ہونا ہی نہیں چاہیے، ایمان اور ایسا خوف دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو ان پر غالب کر دیں گے۔

③ یعنی شفا دیں گے (مظلوم کے دل میں ظالم کی طرف سے ہونے والے مسلسل مظالم کے نتیجہ میں جو غم، رنج، غصہ ہوتا ہے وہ قتال کی برکت سے ٹھنڈا ہوتا ہے)

④ جہاد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ اس امت کو ملی ہے، سابقہ زمانے میں ہوا، پانی، زلزلے کے عام عذاب آتے تھے، جس میں پوری قوم ہلاک کر دی جاتی، جب کہ جہاد کے ذریعہ خاص مجرم لوگوں کو سزا دی جاتی ہے، باقی جو بچ گئے ان میں سے بہت سوں کو ایمان کی سعادت ملی اور ہمیشہ کے لیے جنتی بن گئے۔ دیکھیے حضور ﷺ کو مکہ سے نکالنے پر مکہ پر عمومی عذاب آجاتا تو پھر ہجرت سے لے کر فتح مکہ تک جو سینکڑوں حضرات کو ایمان کی سعادت ملی وہ کیسے ایمان لانے کا موقع پاتے؟ خلاصہ یہ کہ مرض کی گرہ کو کاٹ کر پورے جسم کو شفا کے ساتھ سلامت رکھنا یہ جہاد ہے، جو رحمت ہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑯
مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ
أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ⑰ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا
مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ⑱ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑲

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم (ایسے ہی) چھوڑ دیے جاؤ گے؛ حالاں کہ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ظاہر نہیں کیا جو تم میں سے جہاد کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو چھوڑ کر کسی اور کو خصوصی رازدار نہیں بناتے ①، اور تم جو کام بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۶﴾

مشرکین کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں ②؛ جب کہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ خود اپنے (عمل سے) کفر کی شہادت دیتے ہیں ③، ایسے ہی لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے اور آگ میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۷﴾ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا صرف ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر (دل سے) یقین رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، سو ایسے ہی لوگوں کے لیے امید ہے کہ وہ (لوگ) ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے ﴿۱۸﴾ (مکہ کے اے مشرکو!) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کو اور مسجدِ حرام کو آباد رکھنے کو اس شخص (کے اعمال) کے برابر سمجھ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہے؟ یہ (دونوں قسم کے) لوگ اللہ تعالیٰ کے یہاں برابر نہیں ہو سکتے اور ظلم کرنے والی قوم کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۱۹﴾

① رازدارانہ قلبی دوستی ایمان والوں سے رکھو۔ ② اس میں مسجد کی تعمیر اور اعمال مساجد سے آباد کرنا، حفاظت کرنا، ضروریات کا نظم کرنا اور غیر مناسب چیزوں سے بچانا اور صفائی کرنا یہ سب شامل ہے۔ ③ اپنی ذات پر کفر تسلیم کرتے ہوئے؛ یعنی کافرانہ نام اور اعمال سے خود کا تعارف کراتے ہو۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ
لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَ مَنْ
یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ
وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۴﴾

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۲۰﴾ ان کے رب ان کو اپنی طرف سے رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغات کی جن میں ان کے لیے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں① خوش خبری دیتے ہیں ﴿۲۱﴾ ان (باغوں) میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یقین رکھو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا بدلہ ہے ﴿۲۲﴾ اے ایمان والو! اگر تمھارے باپ اور تمھارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو (زیادہ) پسند کریں تو ان کو (اپنا) دوست مت بناؤ اور تم میں سے جو شخص بھی ان (باپوں اور بھائیوں) سے دوستی کرے گا تو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) تم (مسلمانوں سے) کہہ دو: تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا خاندان اور جو مال تم نے کمائے ہیں اور وہ کاروبار جس کے بند ہو جانے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جو تم پسند کرتے ہو اگر یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول اور ان (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ پسند ہیں، تب تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دیویں② اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۲۴﴾

---

① دوسرا ترجمہ: ہمیشہ آرام۔ ② فرضیت کے موقع پر ہجرت نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا حکم آجائے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ
تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝۲۵ ثُمَّ اَنْزَلَ
اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۷
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ
وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۸

پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (لڑائی کی) بہت ساری جگہوں (یعنی میدانوں) میں تمھاری مدد کی اور (خاص کر کے) حنین کے دن بھی (تمھاری مدد کی) جب تم اپنی تعداد کے زیادہ ہونے پر خوش ہو رہے تھے؛ مگر وہ (تعداد کی زیادتی) تم کو کچھ بھی کام نہیں آئی اور زمین اپنے وسیع ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی، پھر تم (کافروں سے) پیٹھ دکھا کر پیچھے ہٹ گئے ﴿۲۵﴾ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اپنی (طرف سے) سکینت اتاری ① اور ایسے لشکر بھیجے جو تم کو نظر نہیں آئے اور کافروں کو (سخت) سزا دی اور کافروں کی تو یہی سزا ہے ﴿۲۶﴾ پھر اللہ تعالیٰ اس (جنگ) کے بعد جس کو چاہیں گے اس کو توبہ (یعنی اسلام) کی توفیق عطا فرمائیں گے ② ور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۷﴾ اے ایمان والو! یقیناً مشرک لوگ تو سراپا ناپاک ہیں، سو وہ لوگ اس سال کے بعد مسجدِ حرام کے پاس نہ آ دیں ③ اگر تم کو ڈر ہے مفلس ہو جانے کا تو اگر اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو وہ تم کو بہت جلدی اپنے فضل سے غنی کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲۸﴾

⬅ اسی طرح اگر ماں، باپ، بھائی، بیوی، اولاد وغیرہ کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرنے میں کوئی رکاوٹ آئی تو یہ چیزیں انسان کے لیے عذاب کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اسی طرح ترکِ جہاد پر تنبیہ بھی معلوم ہو رہی ہے۔

اس صفحے کا حاشیہ: ① خود نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھ جمے رہنے والے صحابہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تسلی کی برکت سے فتح قریب نظر آنے لگی اور جو حضرات اچانک کے شدید حملے کی وجہ سے ادھر ادھر ہو رہے تھے ان کے لیے تسلی ہوگئی اور وہ میدان میں آ کر جم گئے۔ ② اہلِ حنین سے بہت ساروں کو ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔
③ پہلے مشرکانہ طور پر حج و عمرے ہوتے تھے، سن ۹ ہجری میں اس کو بند کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا
يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝٢٩
وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ
بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝٣٠
اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا
لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝٣١ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ
اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝٣٢

تم اہل کتاب میں سے ایسے لوگوں کے ساتھ لڑو جو نہ تو اللہ تعالیٰ پر اور نہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (محمد ﷺ) کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے اور سچے دین کو قبول نہیں کرتے، یہاں تک کہ ماتحت بن کر① (اپنے) ہاتھ سے جزیہ دینا قبول کر لیں ﴿۲۹﴾

اور یہود کہنے لگے کہ: عزیر تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہنے لگے کہ: مسیح اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، یہ سب ان کی منہ کی بنائی ہوئی باتیں ہیں② ان سے پہلے جو کافر تھے انہی کے جیسی باتیں یہ بھی کہنے لگے، اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دیویں، یہ کہاں اوندھے پھرے جا رہے ہیں؟ ﴿۳۰﴾

انھوں (یہود و نصاریٰ) نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے احبار (یعنی یہودی علما) اور اپنے راہبوں (یعنی نصرانی علما) کو اور مریم کے بیٹے مسیح کو رب بنالیا ہے③ حالاں کہ ان کو صرف ایک ہی معبود (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو شرک وہ کرتے ہیں اس سے وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہیں ﴿۳۱﴾ وہ (دشمن) یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیویں④؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کیے بغیر نہیں رہیں گے، چاہے کافر لوگوں کو یہ بات کتنی ہی بری لگے ﴿۳۲﴾

---

① یعنی اسلامی احکام قوانین عامہ کی اطاعت اور بالادستی تسلیم کر لیوے۔ بعض نے "ذلیل ہو کر" یہ ترجمہ بھی کیا ہے۔

② یعنی اس بات پر کوئی دلیل نہیں یا ان کا یہ عقیدہ کوئی مخفی بات نہیں ہے۔ ③ اطاعتِ مطلقہ جو خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے یہود و نصاریٰ اپنے علما کو بھی ویسا سمجھتے تھے۔ ④ دین حق کو مٹانے کی کوشش کرنا مراد ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

اسی (اللہ تعالیٰ) نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا؛ تاکہ اس کو تمام دین پر غالب کر دیویں، چاہے مشرک لوگوں کو (یہ بات) پسند نہ ہو (۳۳) اے ایمان والو! یقینی بات ہے کہ بہت سارے احبار (یعنی یہودی علما) اور راہب (یعنی نصرانی علما) لوگوں کے مالوں کو غلط طریقے سے کھاتے ہیں اور وہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ① تو ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو (۳۴) جس دن جہنم کی آگ میں (رکھ کر) ان (سونے چاندی) کو تپایا جائے گا، پھر ان (تپے ہوئے سونے چاندی) سے ان کی پیشانیوں کو اور ان کی کروٹوں (یعنی پہلوؤں) کو اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا ② (اور ان کو کہا جائے گا) یہ تو تمھارا وہی خزانہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کر کے رکھا تھا، سو تم نے جو جمع کر کے رکھا تھا اس کا مزہ تم لوگ چکھو (۳۵)

---

① مراد یہ ہے کہ اس جمع کیے ہوئے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کے لیے یہ وعید ہے۔ قاضی صاحب نے تفسیر مظہری میں ضمیر چاندی کی طرف مائی ہے یعنی کسی کے پاس سونا اور چاندی تھوڑا تھوڑا ہو تو سونے کی قیمت بھی چاندی کے حساب میں لگا کر زکوۃ ادا کرے۔ سونا چاندی قلیل قلیل ہو یا دو میں سے کوئی ایک نقد کرنسی کے ساتھ جمع ہو جائے تو چاندی کے نصاب کو سامنے رکھ کر زکوۃ دیوے یعنی اس صورت میں اقل نصاب کا اعتبار ہے، گرچہ اس وقت کا کم قیمت کا نصاب چاندی کا ہے، قیامت سے پہلے صورتِ حال بدل بھی سکتی ہے۔

② چندہ کرنے والے سفیروں اور فقیروں سے ناگواری کا اظہار کرنے کے لیے پہلے پیشانی چڑھائی، پھر کروٹ پھرائی اور پیٹھ دکھا کر چل دیے؛ اس لیے اسی ترتیب سے عذاب کی طرف اشارہ ہے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ
اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً
كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ
بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا
حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾

جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اسی دن سے مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں بارہ مہینے مقرر ہیں، ان میں سے چار (مہینے) احترام والے ہیں، یہی دین (کا) سیدھا (سادہ ضابطہ) ہے①، سو ان (چار مہینوں) میں (گناہ کرکے یا ترتیب بدل کر کے) اپنے اوپر ظلم مت کرو② اور (اے مسلمانو!) تم سب مشرکوں سے ہر حالت میں لڑتے رہو جس طرح وہ تم سب (مسلمانوں) سے ہر حالت میں لڑتے ہیں اور تم یہ بات جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کے ساتھ ہیں ﴿۳۶﴾ مہینوں کو آگے پیچھے کرنا کفر (کے زمانے) کی زیادہ کی ہوئی بات ہے③ اس کے ذریعہ کافر لوگ گمراہی میں پڑتے ہیں، وہ کسی سال میں اس (حرام مہینے) کو حلال کردیتے ہیں اور (دوسرے) کسی سال اس کو حرام کرلیتے ہیں؛ تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو مہینے حرام کیے ہیں (بس) اس کی گنتی وہ (کسی طرح بھی) پوری کرلیں، پھر جو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اس کو حلال کرلیتے ہیں④، ان کے برے اعمال ان کی نظروں میں خوش نما کرکے دکھائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۳۷﴾

---

① دین کے معنی حساب یعنی یہی صحیح حساب ہے۔
② گناہ کرنے والا خود اپنی جان پر ظلم کرتا ہے؛ کیوں کہ گناہ کا برا انجام اس کی جان ہی کو بھگتنا پڑے گا۔
③ احترام کے مہینوں کو ترتیب میں آگے پیچھے کرنا: تاکہ لڑائی مسلسل لڑ سکے، یا اپنی طرف سے کرنا غلط ہے۔
④ یعنی مہینوں کو آگے پیچھے کرکے انھوں نے چار مہینے کی گنتی تو پوری کرلی؛ بلکہ ترتیب بدلنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس مہینے میں واقعۃً اللہ تعالیٰ نے لڑائی حرام قرار دی تھی، اس میں انھوں نے لڑائی کو حلال کرلیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى
الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا
قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ
اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ
الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾

اے ایمان والو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم کو (یوں) کہا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کے لیے باہر) نکلو تو تم بھاری ہو کر کے زمین پر گر جاتے ہو① کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے، سو دنیا کی زندگی کا نفع آخرت کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑا ہے ﴿۳۸﴾ اگر تم (جہاد کے لیے) نہیں نکلے تو تم کو وہ (اللہ تعالیٰ) دردناک عذاب دیں گے اور تمھاری جگہ پر وہ (اللہ تعالیٰ) دوسری قوم کو لے آئیں گے② اور تم ان اللہ تعالیٰ (یعنی اس کے دین) کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۳۹﴾ اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کرو گے تو پکی بات ہے کہ (اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد کریں گے جیسا کہ) اللہ تعالیٰ اس (نبی) کی مدد اس (نازک) وقت میں کر چکے ہیں جب کافروں نے اس (نبی) کو (مکے سے) نکالا تھا، جبکہ وہ (آپ ﷺ) دو آدمیوں میں سے دوسرے تھے جس وقت وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ (نبی) اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے یہ کہہ رہا تھا کہ تم غم مت کرو، یقین رکھو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اس (نبی) پر اپنی (طرف سے) سکینت (یعنی تسلی) نازل فرمائی اور اس (نبی) کی مدد (فرشتوں کے) ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہیں آئے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے کافروں کی بات نیچی کر دی اور اللہ کی بات (ہمیشہ) اونچی ہی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴۰﴾

---

① زمین پر گر جاتے ہو (یعنی جہاد کے لیے اٹھ کر چلتے نہیں ہو)۔ ② یعنی پیدا کریں گے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۴۱ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ
عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ یُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۝۴۲

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ
الْكٰذِبِیْنَ۝۴۳ لَا یَسْتَاْذِنُكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ۝۴۴

تم (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) چاہے ہلکے ہوں کہ بھاری ہوں نکلو① اور اپنے مال اور اپنی جانوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو، اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمھارے لیے بہتر ہے ﴿۴۱﴾ اگر (دنیا کا) سامان نزدیک میں ملنے والا ہوتا اور سفر بھی آسان ہوتا تو وہ (منافق لوگ) ضرور تمھارے ساتھ (سفر میں) چلتے ؛لیکن سفر کی مسافت ان کو لمبی نظر آئی (اس لیے بیٹھ پڑے) اور عنقریب وہ اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہوسکتا تو ہم ضرور تمھارے ساتھ (سفر میں) نکلتے (جھوٹی قسم کھا کر کے سفر میں نہ جا کر کے) وہ (منافق) لوگ اپنی ہی جانوں کو ہلاک کرر ہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ وہ (منافق) لوگ بالکل جھوٹے ہی ہیں ﴿۴۲﴾

(اے نبی!) اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کردیا ہے، تم نے ان کو (جہاد میں شریک نہ ہونے کی) اجازت کیوں دے دی؟ یہاں تک کہ تمھارے سامنے سچ بولنے والے ظاہر ہو جاتے اور جھوٹ بولنے والوں کو بھی تم جان لیتے ﴿۴۳﴾ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر (واقعۃً) ایمان لاتے ہیں وہ اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے کے بارے میں تم سے② اجازت نہیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں③ ﴿۴۴﴾

---

① ہلکے ہوں یا بھاری اس سے مراد: پیدل ہوں یا سوار، فقیر ہوں یا مال دار، جوان ہوں کہ بوڑھا، سامان کم ہو یا زیادہ ہر حالت میں نکلو ② یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے کی ③ دین کے خاطر جان مال لگانے کے لیے تیار رہنا ایمانِ کامل کی نشانی ہے۔

إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ
يَتَرَدَّدُونَ ۝ وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ ۝ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا
خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ لَقَدِ ابْتَغَوُا
الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ۝

جولوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے (دین کے بارے میں) دل شک میں (پڑے ہوئے) ہیں سو وہ لوگ اپنے شک میں ہی بھٹک رہے ہیں، ایسے ہی لوگ تم سے (جہاد میں نہ آنے کی) اجازت مانگتے ہیں ﴿۴۵﴾ اور اگر وہ (جہاد میں) نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے کچھ سامان کی تیاری تو کرتے (1)؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا پسند نہیں کیا؛ اس لیے ان کو سست پڑا رہنے دیا (2) اور (ان کو) کہہ دیا گیا کہ: تم بیٹھے رہنے والوں (3) کے ساتھ (یہاں) بیٹھے رہو ﴿۴۶﴾ اگر وہ (منافق) تمھارے ساتھ نکلتے بھی تو تمھارے درمیان فساد پھیلانے کے سوا اور کچھ نہیں کرتے اور تم میں فتنہ پھیلانے کے لیے تمھاری صفوں کے درمیان دوڑتے پھرتے (4) اور (اب بھی) ان کے کچھ جاسوس لوگ تم میں (موجود) ہیں اور ظلم کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۷﴾ پکی بات یہ ہے کہ وہ (منافق لوگ) تو پہلے سے ہی فتنہ (فساد) کی تلاش میں رہتے ہیں (5) اور تمھارے کاموں کو الٹتے رہے ہیں (6) یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ تعالیٰ کا حکم غالب رہا اور وہ (منافق) لوگ (اس کو) پسند نہیں کرتے ہیں ﴿۴۸﴾

---

(1) مروجہ تبلیغی اصطلاح میں پیشگی تیاری کی ایک شکل "وصولی" ہے۔

(2) (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ان کو روک دیا (اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق نہیں دی)۔

(3) یعنی معذور، بچے، عورتیں، بوڑھوں کے ساتھ۔ (4) بعض لوگ خیر کے کاموں میں فتنے ہی کھڑے کرنے کا کام کرتے ہیں ایسے لوگ تو باہر ہی رہیں، اس میں کام کرنے والوں کی خیریت ہے۔

(5) منافقین غزوۂ احد کے وقت آئے تھے، راستے سے ۳۰۰ واپس چلے گئے، گویا اس طرح کی حرکتیں کرنا ان کی پرانی عادت تھی۔ (6) (دوسرا ترجمہ) آپ کے متعلق الگ الگ تدبیروں کی الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا
مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ
نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ
مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝

اوران (منافقوں) میں سے ایک ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ: تم مجھ کو (جہاد میں نہ آنے کی) اجازت دے دو اور مجھ کو کسی فتنے میں مت ڈالو (1)۔ ارے! فتنے میں تو یہ (پہلے ہی) پڑے ہوئے ہیں (2) اور یقیناً جہنم (آخرت میں) کافروں کو گھیرنے والی ہے (3) ﴿۴۹﴾ اگر تم کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو تو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئی دکھ پہنچتا ہے تو وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم نے پہلے سے ہی اپنا بچاؤ کرلیا تھا (4) اور وہ خوش ہوتے ہوئے (تمہارے پاس سے) واپس چلے جاتے ہیں ﴿۵۰﴾ (اے نبی!) تم (ایسا) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے جو مصیبت لکھ دی ہے اس کے سوا کوئی بھی (مصیبت) ہم کو پہنچ ہی نہیں سکتی، وہ (اللہ تعالیٰ) ہمارے مالک ہیں اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۵۱﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: تم تو ہمارے لیے دو بھلائیوں (5) میں سے ایک کا انتظار کرتے ہو اور ہم کو تمہارے بارے میں اس بات کا انتظار ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے تم پر کوئی سزا بھیج دیویں، سو تم لوگ انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں ﴿۵۲﴾

---

(1) (دوسرا ترجمہ) گمراہی میں نہ ڈالیے، یہ بات جد بن قیس نامی منافق نے کہی تھی کہ رومیوں کی عورتوں کے حسن کے فتنہ میں پڑ جاؤں گا۔

(نوٹ) بعض لوگ خود ساختہ اعذار پیش کر کے اہم واقعی دینی کاموں سے پیچھے رہنے کی کوشش کرتے ہیں وہ سوچیں۔

(2) باطنی کفر اور نبی کریم ﷺ کی نافرمانی یہ بڑا فتنہ ہے۔

(3) نفاق اور غلط عذر کر کے جہاد میں نہ جانا یہ سب وہ اسباب ہیں جو آخرت میں ان کو جہنم میں لے جانے کا ذریعہ بنیں گے۔

(4) (دوسرا ترجمہ) ہمارا کام پہلے سے ہی سنبھال لیا تھا (5) فتح اور غنیمت یا شہادت دونوں چیز ہمارے لیے بھلائی ہوتی ہے۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۝ وَمَا
مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا
وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۝ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۝
وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ۝ لَوْ يَجِدُوْنَ
مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ۝

(اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: تم (جہاد میں) خوشی سے خرچ کرو یا زبردستی (خرچ کرو) تم (لوگوں) سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا) بالکل قبول نہیں کیا جائے گا، یقیناً تم لوگ تو ایسی قوم ہو جو (مسلسل) نافرمانی کرتی رہتی ہو ﴿۵۳﴾ اور ان کے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کیے ہوئے مال کے ان سے قبول ہونے میں ان کو صرف اس لیے رکاوٹ آئی کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا انکار کیا اور وہ نماز نہیں پڑھتے، مگر بڑی سستی کرتے ہوئے (کچھ پڑھ لیتے ہیں) اور وہ (دل) نہ چاہتے ہوئے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) مال خرچ کرتے ہیں ﴿۵۴﴾ سو ان کے مال اور ان کی اولاد (کے زیادہ ہونے) سے تم کو تعجب نہیں ہونا چاہیے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتے ہیں کہ ان کو ان چیزوں کے ذریعے سے دنیا کی زندگی میں عذاب دیویں① اور ان کی جان کفر کی حالت ہی میں نکلے ﴿۵۵﴾ اور وہ (منافق لوگ) تو اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسم کھاتے ہیں کہ یقیناً وہ تم ہی میں سے ہیں②؛ حالاں کہ وہ تم میں سے نہیں ہیں؛ لیکن وہ تو ڈرپوک لوگ ہیں ﴿۵۶﴾ اگر ان (منافق لوگوں) کو کوئی پناہ کی جگہ مل جاتی یا (پہاڑ میں) غار مل جاتے یا سر گھسانے کی کوئی اور جگہ مل جاتی تو وہ بے لگام ہو کر کے جلدی سے اسی کی طرف بھاگتے③ ﴿۵۷﴾

---

① مال اور اولاد بہت سی مرتبہ انسان کے لیے بدنامی و مصیبت کا ذریعہ بن جاتی ہے، یہ بھی مستقل عذاب ہے، اللھم احفظنا۔
② تا کہ ان منافقوں کے ساتھ کافروں جیسا برتاؤ نہ ہو۔
③ (دوسرا ترجمہ) تو وہ رسیاں تڑوا کر کے اسی کی طرف دوڑیں گے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اوران (منافقوں) میں سے کچھ ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں تم پر عیب (یعنی طعنہ) لگاتے ہیں① اگر ان کو (ان کی مرضی کے مطابق) ان میں سے دے دیا جاوے تب تو وہ راضی ہو جاتے ہیں اور اگر (ان کی مرضی کے مطابق) ان میں سے ان کو نہ دیا جاوے تب تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں ﴿۵۸﴾ اور اگر وہ (منافق) اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے ان کو جو دیا اس پر راضی رہتے اور (یوں) کہتے کہ ہم کو تو اللہ تعالیٰ کافی ہیں، آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو (اور زیادہ) دیں گے اور اس کے رسول بھی (ہم کو دیں گے) یقیناً ہم تو (دل سے) اللہ تعالیٰ ہی کو چاہتے ہیں② ﴿۵۹﴾

یقیناً صدقات③ تو (اصل میں) حق ہے فقیروں کا اور مسکینوں کا اور اس (زکوۃ) کے کام پر جانے والوں کا اور جن کی دل جوئی کرنا مقصود ہو ان کا اور (غلاموں کو)④ آزاد کرانے میں اور مقروضوں کا قرض ادا کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں⑤ اور مسافروں (کی مدد) میں (خرچ کیا جاوے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۶۰﴾

---

① تفسیر ابن جریر میں کئی روایات اس قسم کی نقل کی گئی ہیں جن میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات تقسیم فرمائے تو کچھ منافقین نے اعتراض کیا کہ یہ تقسیم (معاذ اللہ) انصاف کے مطابق نہیں ہے۔ وجہ یہ تھی کہ ان منافقوں کو ان کے مطلب کے مطابق نہیں دیا گیا تھا۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہم تو اللہ تعالیٰ ہی سے توقع رکھنے والے ہیں۔

③ اللہ تعالیٰ کے لیے مال خرچ کرنا ایمان کی سچائی کی نشانی ہے۔ ④ غلاموں یعنی مکاتب کو۔

⑤ ''فی'' کا اعادہ سے اس مصرف میں خرچ کی اہمیت کی طرف اشارہ نکلتا ہے۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ
ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾

اوران (منافقین) میں سے بعض وہ ہیں جو نبی کو تکلیف دیتے ہیں① اور وہ (ایسا) کہتے ہیں کہ: وہ (نبی) تو کان ہی ہے② تو (ان کو جواب میں) کہو کہ: جو تمھارے لیے بھلائی ہے اس میں تو کان ہے③ وہ (نبی) اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور (مخلص) ایمان والوں کی بات کو مان لیتے ہیں اور تم میں سے جو بھی ایمان ظاہر کرے ان کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کو ستاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۶۱﴾ وہ (منافق) لوگ تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں؛ تاکہ وہ تم کو خوش کردیویں، اور اگر وہ (سچے) ایمان والے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ وہ ان کو راضی رکھیں ﴿۶۲﴾ کیا وہ لوگ اتنی بات نہیں جانتے جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے لیے تو جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، یہ بڑی رسوائی ہے ﴿۶۳﴾

---

① یعنی نبی کریم ﷺ کی شان میں ایسی بات بولتے ہیں جس کو سن کر آپ ﷺ کو تکلیف ہو۔
② یعنی ہر بات سن لیتے ہیں، منافقین حضرت نبی کریم ﷺ کی مذاق اڑاتے تھے اور یوں کہتے کہ حضرت محمد ﷺ تو جو کچھ سن لیتے ہیں اس پر یقین کر لیتے ہیں: اس لیے ہم کو کوئی فکر نہیں ہے، اگر ان کے خلاف ہماری کوئی سازش کھل بھی گئی تو قسم کھا کر خود کو بری بتادیں گے اور وہ مان بھی لیں گے۔ اس مذاق کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا: تمھاری سازش کی حقیقت نبی کریم ﷺ کو معلوم ہے؛ لیکن وہ مکارمِ اخلاق کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں؛ اس لیے ایسا نہ سمجھو کہ ان کو کچھ خبر نہیں ہے، آج دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے متعلق ایسا برتاؤ کرنے والوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے؛ لیکن ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ مکارمِ اخلاق سے غلط فائدہ نہ اٹھاویں۔③ جو بات تمھارے حق میں خیر ہی خیر ہو وہی بات کان دے کر سنتے ہیں، کسی بات کو سن لینا دو طریقے سے ہوتا ہے: (۱) تصدیق کے لیے یعنی اس بات کو صحیح سچا مان کر سن لینا (۲) کسی بات کو غلط جاننے کے باوجود اچھے اخلاق کی وجہ سے سن لینا۔ یہاں آیت میں دوسری بات کی طرف اشارہ ہے۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ
اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ
وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ
عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾
اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾

منافق لوگ اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان (مسلمانوں) پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی سورت اتاری جائے جو ان (منافقوں) کی دل کی باتوں کو ان کے سامنے ظاہر کر دیوے، تم (ان کو) کہو کہ: تم مذاق اڑاتے رہو، جس چیز سے تم ڈرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرنے ہی والے ہیں ﴿۶۴﴾ اور اگر تم ان (منافقوں) سے (مذاق کی وجہ کے بارے میں) سوال کرو تو وہ ضرور جواب میں (ایسا) کہیں گے کہ: ہم تو ہنسی مذاق (والی بات چیت) اور دل لگی کر رہے تھے تو (ان منافقوں کو ایسا) کہو کہ: کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ تم مذاق کر رہے تھے ﴿۶۵﴾ تم بہانے مت بناؤ، پکی بات یہ ہے کہ اپنے ایمان (کا دعویٰ کرنے) کے بعد تم نے (صریح) کفر کیا①، اگر ہم تم میں سے کسی ایک جماعت کو (مسلمان ہو جانے پر) معاف بھی کر دیں گے تو دوسری جماعت کو ہم ضرور سزا دیں گے②؛ اس لیے کہ وہ گنہگار لوگ ہیں ﴿۶۶﴾

منافق مرد اور منافق عورتیں سب آپس میں ایک جیسے ہیں، وہ بری بات سکھاتے ہیں اور اچھی بات سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں③ انھوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا④ تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو بھلا دیا⑤، یقیناً منافق لوگ ہی نافرمان ہیں ﴿۶۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم تو خود کو مومن بتا کر کفر کرنے لگے۔ ② جنھوں نے کفر و نفاق اور استہزاء سے توبہ نہیں کی ان کو۔
③ (دوسرا ترجمہ) اپنی مٹھی کو بند رکھتے ہیں، یعنی واجب حقوق کو بھی ادا نہیں کرتے۔ اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں کرتے۔
④ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کی۔ ⑤ یعنی اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ان کو نہیں ملی، بھول جانے کا جو مفہوم ہمارے محاورے میں استعمال ہوتا ہے وہ ہم باری تعالیٰ کے لیے مراد نہیں لے سکتے، اب آیت کا مفہوم اس طرح ہو سکتا ہے: ⇐

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً
وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا
اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ

منافق مردوں سے اور منافق عورتوں سے اور کافروں سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے، وہ اس (جہنم کی آگ) میں ہمیشہ رہیں گے، وہی (جہنم) ان کو کافی ہے (دوسری کسی سزا کی ضرورت نہیں ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان (منافقوں) کے لیے ہمیشہ کا (برقرار رہنے والا) عذاب ہے ﴿۶۸﴾ تمھاری حالت بھی ان لوگوں جیسی ہے جو تم سے پہلے تھے، وہ تم سے زیادہ طاقت والے تھے اور زیادہ مال اور اولاد والے تھے، سو انھوں نے (دنیا میں) اپنے حصے سے مزہ اڑا لیا، پھر تم نے بھی اسی طرح اپنے حصہ سے مزہ اڑایا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصہ سے مزہ اڑایا تھا①، اور جیسے وہ لوگ بیکار کاموں میں پڑے تھے ویسے تم بھی بیکار کاموں میں پڑے ہو، یہی لوگ تھے کہ دنیا اور آخرت میں ان کے اعمال برباد ہوگئے، اور وہی لوگ نقصان میں پڑنے والے ہیں ﴿۶۹﴾ کیا ان (منافقوں) کو ان سے پہلے جو لوگ تھے ان کی (عذاب کی) خبر نہیں پہنچی (یعنی) نوحؑ کی قوم کی اور عاد کی اور ثمود کی اور ابراہیمؑ کی قوم کی اور مدین والوں کی اور جن بستیوں کو الٹ دیا گیا تھا ان کی (یعنی حضرت لوطؑ کی قوم کی)،

⇐ (الف) ان منافقوں نے اللہ تعالیٰ کا خیال نہیں رکھا؛ یعنی اطاعت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا خیال نہیں رکھا یعنی اپنی خصوصی رحمت سے نہیں نوازا۔

(ب) اللہ تعالیٰ کے احکام کو اس طرح چھوڑ دیا جیسا کہ بھول ہی گئے ہو تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ثواب اور آخرت کے معاملے میں ایسا ہی چھوڑا کہ نیکی اور ثواب میں ان کا نام کہیں نہ رہا۔

① اگلے لوگ طرح طرح کی دنیوی لذتوں میں پڑ کر آخرت کو بھول گئے، مصیبت اور بد اخلاقی میں مبتلا ہوگئے۔

اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝
وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۝

ان (قوموں) کے پاس ان کے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ﴿۷۰﴾ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں، اچھی بات سکھلاتے ہیں اور وہ بری بات سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم کریں گے، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۷۱﴾ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے مردوں سے اور ایمان والی عورتوں سے ایسے باغوں کا وعدہ کیا ہے کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سدا بہار باغوں میں① پاکیزہ مکانات کا (جو ان کے لیے ہیں) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضامندی (ان) سب (نعمتوں) سے بڑی ہے، یہی بہت بڑی کامیابی ہوگی ﴿۷۲﴾

اے نبی! کافروں اور منافقوں کے ساتھ تم جہاد کرو اور تم ان پر سختی کرو② اور جہنم (کی آگ) ان کے رہنے کی جگہ ہے اور وہ بہت بری رہنے کی جگہ ہے ﴿۷۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہمیشہ بسنے کے باغات میں۔

② (۱) سامنے والا جیسے سلوک کا مستحق ہو اس میں کوئی رعایت نہ برتے (۲) احکام شرعیہ کو جاری کرنے میں کمی نہ کریں (۳) یعنی تمھارا عمل ان پر سختی کا ہو (۴) ایسی زبانی سختی جس میں گالی گلوچ ہو جائے وہ مناسب نہیں ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا
لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا
لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ
نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾

وہ (منافق) لوگ اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسم کھاتے ہیں کہ یہ بات① انھوں نے نہیں کہی؛ حالاں کہ پکی بات ہے کہ انھوں نے تو کفر کی بات کہی ہے② اور اپنے اسلام (کو ظاہر کرنے) کے بعد وہ (صریح) کافر بن گئے اور انھوں نے تو ایسا کام کرنے کا ارادہ کیا تھا جس کام کو وہ کر نہیں سکے③ اور ان منافقوں نے یہ صرف اس بات کا بدلہ لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا④، سو اگر وہ (منافق) توبہ کر لیں تو ان کے لیے بھلائی ہے اور اگر وہ مانیں گے نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دیں گے اور زمین (یعنی دنیا) میں ان کے لیے نہ کوئی طرف داری کرنے والا ہوگا اور نہ کوئی مدد کرنے والا (ہوگا) ﴿۷۴﴾ اور ان (منافقوں) میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) ہم کو اپنے فضل سے دیں گے تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور ہم ضرور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے ﴿۷۵﴾ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیا تو وہ اس میں بخیلی کرنے لگے اور وہ (اپنے عہد سے) پھر گئے اور (اس طرح) پھر جانے کی ان کی عادت ہے ﴿۷۶﴾ سو ان کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق قائم کر دیا اس دن تک کہ جس دن وہ اس کے سامنے حاضر ہوں گے (یعنی قیامت تک)؛ اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس لیے کہ وہ لوگ جھوٹ بولا کرتے تھے ﴿۷۷﴾

---

① یعنی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی والی۔ ② جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ کبھی رسول ﷺ کی گستاخی نہیں کر سکتا، گستاخانہ بات اور عمل دلیل ہے نفاق کی۔ ③ یعنی نبی کریم ﷺ کے قتل کا منصوبہ۔ ④ یعنی احسان کا بدلہ قتل کی سازش۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ
الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ

کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ان کی چھپی ہوئی بات کو اور ان کے آپس کے مشوروں کو اللہ تعالیٰ
جانتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ تو تمام چھپی ہوئی باتوں کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۷۸﴾ وہ (منافق)
لوگ جو دل کھول کر خرچ کرنے والے مؤمنوں کو طعنہ مارتے ہیں اور جن (مسلمانوں) کے پاس اپنی
محنت (کی کمائی) کے سوا کچھ نہیں ہیں (وہ اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتے ہیں) سو وہ (منافقین)
ان کا (بھی) مذاق اڑاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے مذاق اڑانے کی سزا دیں گے ① اور ان کے
لیے دردناک عذاب ہے ﴿۷۹﴾ تم ان (منافقوں) کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) معافی مانگو یا معافی نہ
مانگو، اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ معافی مانگو گے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہر گز معاف نہیں کریں گے، یہ اس
لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۸۰﴾
رسول اللہ ﷺ کے (تبوک میں تشریف لے جانے کے) بعد پیچھے رہنے والے اپنے بیٹھے
رہنے پر بھی خوش ہو گئے اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ان کو پسند
نہیں تھا ② اور وہ کہنے لگے کہ تم گرمی میں مت نکلو،

---

① بعض لوگوں کا مزاج عیب جوئی اور طعنہ زنی کا ہوتا ہے، لوگوں کی اچھائی بھی ان کو برائی ہی نظر آتی ہے، ایسے لوگوں نے غزوۂ تبوک میں زیادہ صدقہ دینے والوں کو ریا کا طعنہ دیا تو اپنی حیثیت کے مطابق کم دینے والوں کو بھی طعنہ دیا کہ چڑیا کی ٹانگ خرچ کرنے سے کیا حاصل؟ اس طرح کے لوگ ہر دور میں رہتے ہیں، ان کی طرف دھیان دیے بغیر اخلاص سے کام کرنا ہے۔ ② آرام طلبی اور کفر کی وجہ سے اللہ کے راستے میں نکلنے کو پسند نہیں کرتے۔

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ
تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا
مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓي اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

توتم (ان کو) کہو کہ: جہنم کی آگ بہت زیادہ گرم ہے، کاش کہ وہ (اس بات کو) سمجھتے ﴿۸۱﴾ سو ان (منافقوں) کو چاہیے کہ (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں اور جو کمائی (یعنی گناہ) وہ لوگ کرتے تھے اس کے بدلے میں (آخرت میں) وہ بہت زیادہ روتے رہیں ① ﴿۸۲﴾ سو (اے نبی!) اللہ تعالیٰ تم کو ان (منافقوں) کی کسی جماعت کے پاس (تبوک سے فراغت پر) واپس لے جاویں اور وہ (کسی جہاد میں) نکلنے کے لیے تم سے اجازت مانگے تو تم (ان کو) کہہ دو: تم کبھی بھی میرے ساتھ نہیں نکلو گے ② اور تم میرے ساتھ مل کر کسی دشمن سے کبھی نہیں لڑسکو گے، یقیناً تم نے تو پہلی بار بیٹھے رہنے کو پسند کیا تھا؛ لہٰذا اب بھی پیچھے رہنے والوں (معذوروں) کے ساتھ بیٹھے رہو ③ ﴿۸۳﴾ اور ان (منافقوں) میں سے کوئی مرجاوے تو تم اس پر کبھی بھی (جنازے کی) نماز نہ پڑھنا اور اس کی قبر پر کھڑے بھی نہ رہنا؛ (کیوں کہ) ان منافقوں نے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور نافرمان ہونے کی حالت ہی میں وہ مرے ہیں ﴿۸۴﴾ اور ان (منافقوں) کے مال اور ان کی اولاد (کی کثرت) سے تم تعجب مت کرو، اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتے ہیں کہ ان (چیزوں) کے ذریعہ ان کو دنیا کی زندگی میں عذاب دیویں اور ان کی جانیں کفر ہی کی حالت میں نکلیں ﴿۸۵﴾

---

① امر بمعنی خبر یعنی یقینی ایسا ہوگا یا اس آیت سے بتلایا گیا۔
② اس وقت تم ان کو کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ (جہاد میں) کبھی بھی نہیں چل سکو گے۔
③ یہ ان کے لیے دنیوی سزا تھی کہ آئندہ وہ خود جہاد میں شریک ہونا چاہیں تو بھی ان کو شریک نہ کیا جاوے۔

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ۝ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۝ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝

اور جب کوئی سورت اس حکم کے ساتھ اتاری جاتی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور تم اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان (منافقوں) میں سے جو طاقت والے ہیں وہ تم سے اجازت مانگتے ہیں اور وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: ہم کو (یہیں) چھوڑ دو، ہم بھی بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ (یہیں) رہیں ① ﴿۸۶﴾ پیچھے رہنے والی عورتوں میں شامل رہنا انھوں نے پسند کیا اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ②، سو وہ سمجھتے نہیں ہیں (کہ وہ کیا کر رہے ہیں) ﴿۸۷﴾ لیکن رسول اور جو لوگ ان (رسول) کے ساتھ ایمان لائے انھوں نے اپنے مال اور اپنی جان کے ذریعہ جہاد کیا اور ایسے لوگوں کے لیے بھلائیاں ہیں اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے ﴿۸۸﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۸۹﴾

اور دیہات کے لوگ بھی عذر کرتے ہوئے آئے؛ تاکہ ان کو بھی (جہاد میں شریک نہ ہونے کی) اجازت دے دی جاوے اور (ان دیہات والوں میں سے) جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو جھٹلایا وہ سب (گھر ہی میں تو) بیٹھے رہے ③، ان میں سے جو کافر ہیں عنقریب ان کو دردناک عذاب پہنچے گا ﴿۹۰﴾

---

① یعنی معذوروں کے ساتھ وطن میں رہیں۔ ② یعنی نیکی کی توفیق سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیے گئے۔
③ یہاں دیہات کے لوگ دو طرح کے بتائے گئے: (۱) تبوک میں نہ آئے بلکہ عذر پیش کرنے آئے (۲) بعض وہ جنھوں نے عذر پیش کرنے کی بھی زحمت گوارہ نہ کی۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

کمزور لوگوں پر اور بیمار لوگوں پر اور جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے ان سب پر (جہاد میں نہ جانے کی وجہ سے) کوئی گناہ نہیں ہے، جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے دل صاف رکھتے ہیں ① اور نیکی کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۹۱﴾ اور ان لوگوں پر بھی (کوئی گناہ) نہیں ہے جو تمھارے پاس اس لیے آئے کہ تم ان کے لیے سواری کا انتظام کردو، تو تم نے (جواب میں یوں) کہا کہ: ابھی میرے پاس کوئی ایسی (سواری کی) چیز نہیں ہے جس پر میں تم کو سوار کردوں، تو وہ (یہ سن کر اس حالت میں) واپس چلے گئے اور ان کی آنکھوں میں سے غم کی وجہ سے آنسو بہہ رہے تھے اس بات پر کہ (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کرنے کی کوئی چیز وہ لوگ پاتے نہیں ہیں ﴿۹۲﴾ الزام تو ایسے لوگوں پر ہے جو مال دار ہونے کے باوجود تم سے اجازت مانگتے ہیں، پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہ جانے پر وہ خوش ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے، اس لیے اب یہ کچھ نہیں جانتے ﴿۹۳﴾

---

① اللہ اور اس کے رسول سے وہ اخلاص والا تعلق رکھتے ہو۔



يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ
اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا
عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝
اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ

جب تم (جہاد سے) ان (منافقوں) کی طرف واپس جاؤ گے تو وہ لوگ تمھارے سامنے بہانے کرنے آئیں گے تو تم (اے نبی!) کہہ دو کہ: تم بہانے مت بناؤ، ہم تمھاری بات ہرگز نہیں مانیں گے، اللہ تعالیٰ نے ہم کو تمھارے حالات اچھی طرح بتلا دیے ہیں اور آئندہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمھارے کام (یعنی کارگزاری) کو دیکھیں گے①، پھر تم چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) جو کام تم کرتے تھے اس کی حقیقت تم کو بتلا دیں گے ﴿۹۴﴾ جب تم (لوٹ کر) ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ (منافق) لوگ تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے؛ تاکہ تم ان سے درگزر کرو، تو تم ان کو نظر انداز کر دو②، یقیناً وہ (منافق) لوگ تو ناپاک ہیں اور جہنم ان کے رہنے کی جگہ ہے، جو (گناہ) وہ کماتے تھے یہ اس کی سزا ہے ﴿۹۵﴾ وہ لوگ تو تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے؛ تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، سو اگر تم ان (منافقوں) سے راضی ہو جاؤ گے تو بھی یہ بات تو یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوں گے ﴿۹۶﴾ گاؤں کے رہنے والے (جو منافق ہیں وہ) کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں اور (وہ دوسروں سے) اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ جو احکام اللہ نے اپنے رسول پر اتارے ہیں وہ اس کو نہ سیکھیں③

---

① آئندہ تمھارا طرزِ عمل کیسا رہے گا وہ اصل ہے، یہ "عملی توبہ" بتائی گئی۔ ② (دوسرا ترجمہ) تم بھی ان سے درگزر کرو۔ (تیسرا ترجمہ) ان کو ان کی حالت پر رہنے دو (یعنی زبان سے تنبیہ نہ کرو، شگفتہ تعلق بھی مت رکھو، یہ سب ان لوگوں کو بے فائدہ ہے؛ چوں کہ بنیادی چیز ان میں ایمان ہی نہیں) ③ (دوسرا ترجمہ) وہ اس سے ناواقف رہیں۔
نوٹ: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اہلِ علم سے دور رہتے ہیں اور دل میں قساوت ہے، جھوٹی قسم کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾

اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۹۷﴾ اور بعض دیہاتی ایسے ہیں① جو (اللہ تعالیٰ کے نام پر) خرچ کرنے کو ایک قسم کا تاوان سمجھتے ہیں② اور وہ انتظار کرتے ہیں کہ تم (مسلمانوں) پر مصیبت کا کوئی چکر آجاوے③؛ (حالاں کہ) بری مصیبت کا چکر (خود) ان پر پڑنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ سنتے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۹۸﴾ اور گاؤں کے رہنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ (اللہ تعالیٰ کے نام پر) خرچ کرتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پہنچنے کا اور پیغمبر کی دعائیں حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، سن لو! یقیناً وہ چیز ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کے) نزدیک پہنچنے کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۹۹﴾

اور وہ مہاجرین اور انصار جنھوں نے (ایمان کی دعوت قبول کرنے میں) سب سے پہلے سبقت کی④ اور جن لوگوں نے نیکی کے ساتھ ان کی اتباع کی⑤ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگئے اور وہ لوگ بھی اس (اللہ تعالیٰ) سے راضی ہوگئے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی ﴿۱۰۰﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) گاؤں (کے منافقوں) میں رہنے والے بعض ایسے بھی ہیں۔ ②یعنی بوجھ سمجھتے ہیں۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ
لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾
وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

اور تمھارے آس پاس کے گاؤں (کے رہنے) والوں میں سے (بھی) بعض لوگ منافق ہیں اور مدینہ (کے رہنے) والوں میں سے بھی (بعض لوگ منافق ہیں) جو نفاق پر (ایسے) اڑ گئے ہیں① کہ تم تو ان کو جانتے نہیں ہو، ہم ان کو جانتے ہیں، عنقریب ہم ان کو دو مرتبہ سزا دیں گے② پھر (آخرت میں) بڑے عذاب کی طرف وہ لوگ بھیجے جائیں گے ﴿۱۰۱﴾ اور دوسرے (بعض) لوگوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا ہے کہ انھوں نے کچھ نیک کام اور دوسرے برے کام کو آپس میں ملا دیا ہے③ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۲﴾ (اے نبی!) تم ان کے مالوں میں سے صدقہ وصول کرو، جس کے ذریعے تم ان کو پاک اور صاف کر دو④ اور (صدقہ لیتے وقت) تم ان کے لیے (برکت کی) دعا کر دو، یقیناً تمھاری دعا ان کے لیے سکون کا ذریعہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ ہر بات اچھی طرح سنتے ہیں اور بڑے جاننے والے ہیں ﴿۱۰۳﴾

⇐ ③ یعنی کسی حادثے میں مسلمان ختم ہو جاویں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) جو لوگ سب سے اول (ایمان کی دعوت) قبول کرنے والے ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اخلاص کے ساتھ ان کے راستے پر چلے۔

اِس صفحے کا حاشیہ:

① (دوسرا ترجمہ) جو نفاق میں (ایسے) ماہر ہو گئے ہیں۔

② یعنی قیامت سے پہلے دنیا میں دو مرتبہ عذاب ہے: (۱) نفاق کو چھپانے کی فکر اور دنیوی بدنامی (۲) عذابِ قبر۔

③ برا عمل غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنا اور نیک عمل یعنی دوسرے غزوات کی شرکت اور اعمالِ صالحہ یعنی انھوں نے کچھ اچھے اور کچھ برے ملے جلے کام کیے۔

④ (دوسرا) ان کو برکت والا بنا دو۔ نوٹ: دینی کاموں کے لیے کوئی مسلمان چندہ دیوے تو اس کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

کیا ان کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں اور (بندوں کے) صدقات (بھی) قبول کرتے ہیں اور یقین رکھو! اللہ تعالیٰ ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾ اور تم (ان لوگوں کو) کہہ دو کہ: تم عمل کرتے رہو، سو عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور ایمان والے تمھارے طرزِ عمل کو دیکھیں گے اور تم لوگ چھپی اور کھلی چیزوں کے جاننے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو جو کام تم کرتے تھے اس کی حقیقت بتلا دیں گے ﴿۱۰۵﴾ اور دوسرے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا حکم آنے تک ملتوی کر دیا گیا ہے یا تو وہ ان کو سزا دیں اور یا وہ ان کو معاف کر دیں اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰۶﴾ اور جن لوگوں نے ایک مسجد (مسلمانوں کو) نقصان پہنچانے کے لیے اور کفر (کو طاقت پہنچانے) کے لیے اور ایمان والوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لیے بنائی اور اس آدمی کو① اڈہ (یعنی ٹھہرنے کی جگہ) دینے کے لیے جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی (مخالفت) کر رہا ہے، اور (اوپر سے) ضرور یہ لوگ قسم کھائیں گے کہ ہمارا ارادہ تو بس بھلائی ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً وہ لوگ جھوٹے ہیں ﴿۱۰۷﴾

---

① حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکۃ کا باپ ابو عامر فاسق مراد ہے۔

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ
رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ
مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي
قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾
إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ

(اے نبی!) تم اس میں کبھی (نماز کے لیے) کھڑے مت رہنا، البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے① وہ زیادہ لائق ہے کہ تم اس میں (نماز کے لیے) کھڑے ہوں، اس (مسجد) میں ایسے لوگ ہیں جو صاف ستھرا رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں﴿۱۰۸﴾ کیا بھلا وہ شخص جس نے اپنی عمارت (یعنی مسجد) کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور (اس کی) خوشنودی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا (وہ بہتر ہوگا) جس آدمی نے اپنی عمارت (یعنی مسجد) کی بنیاد کسی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو جو گرنے کو ہے② جو اس (بانی) کو لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑے اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے﴿۱۰۹﴾ ان کی وہ عمارت جو انھوں نے بنائی تھی وہ ان کے دلوں میں اس وقت تک برابر شک پیدا کرتی رہے گی جب تک ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاویں③ اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں﴿۱۱۰﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس قیمت پر خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے،

---

① اس سے مراد مسجدِ قبا ہے اور مسجدِ نبوی بھی اس کے مصداق میں داخل ہے، دونوں ہی کی بنیاد تقویٰ اور اللہ کی خوشنودی پر تھی۔ ② ''جرف'' نالہ یا نہر کا وہ کنارہ جس کو پانی کے بہاؤ نے کاٹ کر کھوکھلا کر دیا ہو اور وہ گرنے کے قریب ہو۔ (لغات قرآن)
③ اس سے مراد: (۱) دل ہی ٹوٹ کے ختم ہو جائے تو ارمان بھی ختم ہو جائے۔ (۲) حقیقت میں دل تو ٹوٹتا نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ حسرت اور ندامت ان کو ہمیشہ رہے گی یہ ایک محاورہ ہے۔

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ
وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ
الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي
قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾

کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہیں سو (کبھی تو) وہ (دشمنوں کو) مارتے ہیں اور (کبھی) وہ
خود شہید ہو جاتے ہیں، یہ اس کے ذمہ ایک سچا وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں ہے اور اللہ
تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہوگا؟ لہٰذا (اے مسلمانو!) تم اپنے اس (کامل)
سودے پر جو تم نے اس (اللہ تعالیٰ) سے کرلیا ہے اس پر خوشیاں مناؤ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے
﴿۱۱۱﴾ وہ توبہ کرنے والے، (اللہ تعالیٰ کی) بندگی کرنے والے، (اللہ تعالیٰ کی) حمد کرنے والے،
روزہ رکھنے والے ①، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اچھی بات کا حکم کرنے والے اور بری
بات سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی (یعنی دین کی) حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور
(ایسے) ایمان والوں کو تم خوش خبری سنا دو ﴿۱۱۲﴾ نبی اور (دوسرے) ایمان والوں کے لیے جائز نہیں
ہے کہ وہ مشرکوں کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) استغفار کریں، چاہے وہ (مشرک) رشتے داری کیوں نہ
ہو، ان کے سامنے یہ بات ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یقیناً وہ (مشرکین ایمان نہ لانے کی وجہ سے) جہنم
(میں جانے ہی) والے ہیں ﴿۱۱۳﴾

---

① اس کا دوسرا معنی "عبادت کے لیے گھر بار چھوڑ دینا بھی ہے" اس اعتبار سے جہاد اور طلب علم کے لیے جانے والے بھی اس کے مصداق ہیں۔ قرآن نے یہاں جو لفظ استعمال کیا ہے وہ "السائحون" ہے۔ اس لفظ کے اصل معنی تو سیاحت کرنے والے کے ہیں، لیکن آپ ﷺ نے اس کی تفسیر "روزہ رکھنے والے" سے فرمائی ہے۔ اور یہی تفسیر متعدد صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہے۔ بظاہر روزے کو سیاحت اس لیے فرمایا گیا کہ جس طرح سفر میں انسان کے کھانے پینے، سونے، جاگنے وغیرہ کے معمولات قائم نہیں رہتے، اسی طرح روزے میں بھی ان معمولات میں فرق آجاتا ہے۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيْمَ لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ أَنَّهٗ عَدُوٌّ
لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ
حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ
قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

اورابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے اباکے لیے (اللہ تعالیٰ سے) معافی کی جودعا مانگی تھی وہ توصرف ایک وعدے کی وجہ سے جو اس نے اس (ابا) سے کیا تھا، پھر جب اس (ابراہیم علیہ السلام) پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یقیناً وہ (ابا) تو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو اس (ابراہیم) نے اس سے تعلق ہی ختم کردیا، یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) بہت نرم دل ① بہت زیادہ حلم والے تھے ﴿۱۱۴﴾ اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد ان کو گمراہ کردیں جب تک کہ ان کے سامنے جن باتوں سے بچنا (ضروری) ہے اس کو کھول کر بیان نہ کردیں، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۱۵﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہے اور مدد کرنے والا (بھی) نہیں ہے ﴿۱۱۶﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی نبی پر اور مہاجرین پر اور انصار پر جنھوں نے ایسی مشکل کی گھڑی میں نبی کا ساتھ دیا جب کہ ان میں سے بعض لوگوں کا دل ڈگمگانے کے قریب ہو گیا تھا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو اپنی مہربانی سے سنبھال لیا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ان (ایمان والوں) کے ساتھ بہت زیادہ شفقت کرنے والے ہیں، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۱۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بہت زیادہ (اللہ تعالیٰ کے) سامنے آہ آہ کرنے والے (تیسرا) بہت زیادہ دعا کرنے والے (چوتھا) اللہ کے بندوں پر رحم کرنے والے۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ
عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿١١٨﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ
وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ
نَّفۡسِهٖ ؕ ذٰ لِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔـوۡنَ
مَوۡطِئًا يَّغِيۡظُ الۡكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوۡنَ مِنۡ عَدُوٍّ نَّيۡلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ

اور ان تین شخصوں پر بھی (اللہ نے رحمت کی نظر فرمائی) جن کا فیصلہ (آئندہ کے لیے) ملتوی رکھا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور خود ان کی زندگی بھی ان پر تنگ ہوگئی، اور وہ سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے اس (اللہ کی پناہ) کے بغیر کوئی پناہ کی جگہ نہیں مل سکتی، پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی فرمائی①؛ تاکہ وہ (آئندہ اللہ ہی کی طرف) رجوع کرتے رہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی توبہ کو بہت زیادہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۱۸﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو ﴿۱۱۹﴾ مدینہ (میں رہنے) والوں اور ان کے آس پاس کے دیہاتیوں کے لیے یہ بات مناسب نہیں تھی کہ وہ رسول اللہ (ﷺ کے ساتھ جہاد میں جانے) سے پیچھے رہ جاویں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس (رسول ﷺ) کی جان سے زیادہ چاہنے لگیں②؛ یہ اس واسطے کہ ان (مجاہدین) کو جب کبھی بھی اللہ کے راستے میں پیاس لگتی ہے اور تھکن ہو جاتی ہے اور بھوک لگتی ہے اور وہ کوئی قدم رکھتے ہوں (یعنی چلتے ہوں) جس سے کافر لوگ غصہ ہوتے ہوں اور دشمن کے مقابلے میں وہ کوئی بھی کامیابی حاصل کرتے ہیں③ تو (ان مجاہدین کے اعمال نامے میں) ان سب کاموں کے بدلے میں ان کے لیے ایک نیک عمل ضرور لکھا جاتا ہے،

---

① یعنی ان کی توبہ قبول فرمائی۔
② (دوسرا ترجمہ) اور ان (مسلمانوں) کے لیے یہ (بات بھی جائز) نہیں کہ بس وہ اپنی جان کو پیاری سمجھتے ہوئے اس (رسول اللہ ﷺ) کی جان سے بے فکر ہو جاویں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) وہ دشمن سے کوئی بھی چیز چھین لیتے ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝١٢٠ وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ
وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١٢١ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ
لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝١٢٢
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝١٢٣

یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتے ﴿۱۲۰﴾ اور وہ (مجاہدین اللہ تعالیٰ کے راستے میں) تھوڑا سا خرچ یا بڑا خرچ کرتے ہیں اور کسی وادی کو وہ لوگ پار کرتے ہیں ان سب (کے ثواب) کو ان کے لیے لکھ ہی دیا جاتا ہے؛ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین کاموں کا ان کو بدلہ دیویں① ﴿۱۲۱﴾ اور ایمان والوں کے لیے یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ (ہر وقت) سب کے سب (جہاد کے لیے) نکل پڑیں بلٰہذا ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت (جہاد کے لیے) نکلے؛ تاکہ (باقی لوگ جو جہاد میں نہیں گئے ہیں) وہ دین کی سمجھ حاصل کرنے میں محنت کریں②؛ اور تاکہ جب ان کی قوم کے لوگ (یعنی مجاہدین) ان کے پاس واپس آئیں تو وہ (دین کی سمجھ حاصل کرنے والے) ان (مجاہدین) کو (اللہ تعالیٰ کے احکام سکھلا کر) ڈراویں؛ تاکہ وہ (احکام کے خلاف کرنے سے) بچتے رہیں ﴿۱۲۲﴾

اے ایمان والو! جو کافر لوگ تمھارے نزدیک ہیں③ ان سے تم جنگ کرو اور ان کو تمھارے برتاؤ میں سختی معلوم ہونی چاہیے④ اور تم لوگ جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ (کی مدد) تقویٰ والوں کے ساتھ ہے ﴿۱۲۳﴾

---

① دونوں آیتوں سے یہ بات ملتی ہے کہ اختیاری اور غیر اختیاری تمام اعمال پر اس مبارک راستے کی برکت سے اجر وثواب ملتا ہے۔ ② ”تفقہ“ باب تفعّل سے ہے جس میں محنت ومشقت کا معنیٰ نکلتا ہے۔ ③ جہاد ایک خیر خواہی ہے، وہ مقام یا رشتے میں قریب لوگوں سے پہلے ہونی چاہیے۔ ④ جب جہاد ہو اس وقت بھی مضبوط رہو، ڈھیلے مت پڑو اور جب جہاد نہیں ہے؛ لیکن زمانہ صلح کا نہیں ہے اس وقت بھی تمھارا برتاؤ ان کے ساتھ ایسا ہو کہ تمھارے میں ڈھیلے پن کا احساس ان کو نہ ہو۔

وَاِذَا مَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا‌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۞ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا
اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۞ اَوَلَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ
مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ۞ وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى
بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوۡا‌ ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ۞

اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے تو ان (منافقوں) میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو (آپس میں یا سادہ مسلمانوں سے یوں) کہتے ہیں کہ: اس (سورت) نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھا دیا؟ سو بہر حال! جو لوگ (حقیقت میں) ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو تو اس (سورت) نے زیادہ کر دیا ہے اور وہ لوگ (اس ایمان کے زیادہ ہونے پر) خوش ہو رہے ہیں ﴿١٢٤﴾ اور رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تو اس (سورت) نے ان کی (پہلی) گندگی میں دوسری (نئی) گندگی کا اضافہ کر دیا اور وہ لوگ مرتے دم تک کافر ہی رہے ﴿١٢٥﴾ کیا وہ لوگ یہ بات نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ ان کی کوئی نہ کوئی آزمائش کی جاتی ہے① پھر بھی وہ لوگ توبہ نہیں کرتے② اور وہ لوگ نصیحت (بھی) حاصل نہیں کرتے ﴿١٢٦﴾ اور جب کوئی (نئی) سورت اتاری جاتی ہے تو وہ (منافقین خاص انداز سے) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں (پھر اشارے سے ایک دوسرے کو کہتے ہیں) کہ کیا (مسلمانوں میں سے) کوئی تم کو دیکھ تو نہیں رہا ہے؟ پھر وہ (نظر بچا کر مجلس سے) چل دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں ہی کو پھرا دیا③: اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں ﴿١٢٧﴾

---

① یعنی ہر سال ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں۔ شاید مقدار مقصود نہیں، بتلانا یہ ہے کہ آزمائشوں کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے، پھر بھی وہ لوگ عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ② یعنی باز نہیں آتے۔
③ یعنی حضور ﷺ کی مبارک مجلس سے کیا ہٹے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان سے ہٹا دیا۔ بے ادبی انسان کو بہت ساری خیرات سے یہاں تک کہ ایمان تک سے محرومی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ **اللھم احفظنا۔**

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

پکی بات یہ ہے کہ تمھارے پاس ایک رسول تمھیں میں سے تشریف لائے ہیں، تمھاری تکلیف ان کو بہت بھاری لگتی ہے، تمھاری بھلائی وہ بہت چاہتے ہیں① ایمان والوں کے ساتھ بہت زیادہ شفقت کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾ پھر بھی اگر وہ لوگ منہ پھیر لیویں② تو (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ میرے لیے کافی ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی (اللہ تعالیٰ) پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت بڑے عرش کے مالک ہیں ﴿۱۲۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) تم کو بھلائی پہنچانے کی ان کو دھن لگی ہوئی ہے (تیسرا ترجمہ) تمھارے (فائدے اور ہدایت کے) لیے بڑے حریص ہیں۔ ② یعنی نبی کی دعوت کو قبول نہ کریں۔



سورة يونس

(المكية)

آياتها: ۱۰۹ـ

رکوعاتها: ۱۱ـ

سورۂ یونس

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو نو (۱۰۹) آیتیں ہیں، سورۂ اسراء کے بعد اور سورۂ ہود سے پہلے اکیاون (۵۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی آیت نمبر (۸۱): حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو آدمی رات کو بستر پر لیٹ کر اس آیت کو پڑھ لے تو جادوگروں کا جادو اس پر نہیں چلے گا اور جس پر پہلے سے جادو ہوا ہو اس پر لکھ دیا جائے تو جادو ختم ہو جائے گا۔

حضرت یونس بن متّیٰ: بنی اسرائیل میں سے پیغمبر ہیں، نینویٰ (عراق) کے علاقے میں ہدایت کے لیے بھیجے گئے، آپ کی امتِ دعوت میں ایک لاکھ سے زائد لوگ تھے، تقریباً چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہے؛ اسی لیے آپ ذوالنون کے لقب سے مشہور ہوئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ① اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ② اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ③

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الر، یہ حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ کیا (مکے کے) لوگوں کو تعجب ہوا ہے کہ ہم نے انھی میں سے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی: یہ کہ تم لوگوں کو (نافرمانی کرنے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈراؤ اور ایمان والوں کو تم خوش خبری سنادو کہ: ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچا پایہ ہے① تو کافر لوگ (یہ) کہنے لگے کہ: یہ (آدمی) تو کھلم کھلا جادوگر ہے ﴿۲﴾ یقیناً تمھارے رب اللہ تعالیٰ ہیں، جنھوں نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوئے، وہی (اللہ تعالیٰ ہر) کام کا انتظام کرتے ہیں②، کوئی بھی (اللہ تعالیٰ کے سامنے) سفارش نہیں کرسکتا؛ مگر اس کی اجازت کے بعد (سفارش ہوسکتی ہے) وہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، سو تم اسی کی عبادت کرو، کیا پھر بھی تم لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ﴿۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) اونچا مرتبہ (انسان کی سعی اور ترقی کے لیے قدم ذریعہ ہے؛ اس لیے مجازی طور پر بلند مرتبہ اور ترقی کو عربی میں "قدم" اور اردو میں "بڑھتے قدم" کی تعبیر دیتے ہیں)

"صدق" کا لفظ بتاتا ہے کہ جنت کے درجات لازوال ہیں، یقینی ہیں، دنیوی درجات اور ترقی کی طرح عارضی نہیں ہیں، اسی طرح وہ درجات صدق واخلاص سے ملیں گے۔

② یعنی پیدا کرکے چھوڑ نہیں دیا؛ بلکہ تمام عالموں کا اور اس کی مخلوق کا انتظام بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، سب کا نظم ان کی قدرت میں ہے۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ
أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ
لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ
لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ﴿٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ﴿٧﴾ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨﴾

اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم سب کو واپس جانا ہے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے، یقیناً وہ (تمام) مخلوق کو شروع (یعنی پہلی مرتبہ) میں (بھی) پیدا کرتے ہیں اور وہی اس کو دوسری مرتبہ بھی پیدا کریں گے؛ تاکہ ایمان والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو انصاف سے (پورا) بدلہ دیویں اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے گرم، کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے اور دردناک عذاب ہوگا؛ اس لیے کہ وہ لوگ (ایمان کا) انکار کرتے تھے ﴿۴﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے سورج کو چمک دار بنایا اور چاند کو روشن بنایا اور اس (یا ان) کے لیے منزلیں مقرر کردیں؛ تاکہ تم سالوں کی گنتی کو اور حساب کو جان لو، اللہ تعالیٰ نے یہ سب چیزیں صحیح مقصد ہی کے لیے پیدا کی ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ اپنی) دلیلوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں سمجھ دار قوم کے واسطے ﴿۵﴾ یقیناً رات اور دن کے بدلنے میں① اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس میں تقویٰ والے لوگوں کے لیے (توحید کی بڑی) نشانیاں ہیں ﴿۶﴾ یقیناً جو لوگ (آخرت میں) ہماری ملاقات کی امید ہی نہیں رکھتے اور وہ دنیا کی زندگی سے راضی ہوگئے اور وہ اس پر مطمئن ہوگئے② اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۷﴾ ایسے ہی لوگوں کے لیے ان کے کمائے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے آگ ٹھکانہ ہوگا ﴿۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ایک کے بعد دوسرے کے آنے میں۔ ② یعنی دنیا میں جی لگا کر بیٹھ گئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠
وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١١

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور وہ نیک کام کرتے رہے ان کو ان کے ایمان کی وجہ سے ان کے رب (اس) منزل تک پہنچا دیں گے کہ نعمتوں سے بھرے ہوئے باغات میں ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی ﴿۹﴾ ان کی اس (جنت) میں دعا یہ ہوگی کہ ① اے اللہ! آپ تو (ہر عیب سے) پاک ہیں اور اس میں ایک دوسرے کی ملاقات کے وقت سلام بولیں گے ② اور ان کی آخری بات یہ ہوگی کہ: ③ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۱۰﴾

اور جس طرح لوگ بھلائی مانگنے میں جلدی کرتے ہیں اگر اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں پر برائی بھیجنے میں جلدی کر دیتے ④ تو ان کی عمر (یعنی زندگی) کب سے ختم کر دی جاتی ⑤ سو جن لوگوں کو (آخرت میں) ہماری ملاقات کی امید ہی نہیں ہے ہم ان کو (ان کے حال پر) چھوڑے رکھتے ہیں کہ وہ اپنی شرارت میں بھٹکتے پھرتے رہیں ﴿۱۱﴾

---

① جنت میں کسی چیز کی چاہت کے اظہار کے لیے یہ اصطلاح بن جاوے گی، اس کے بولنے میں لذت بھی ہوگی، گویا صراحۃً کسی چیز کو مانگنے کی ضرورت نہ ہوگی، یا جنت میں داخلہ کے وقت بے ساختہ یہ جملہ بول اٹھیں گے۔

② جنت میں "سلام" کا کلمہ بشارت کے طور پر ہے، دنیا میں دعا کے طور پر ہے۔ ③ یا بات پوری کرتے وقت۔

④ انسان غصے کی حالت میں مال اور اولاد کے لیے بددعا کر ڈالتا ہے، اسی طرح آخرت کے منکرین عذاب کو فوری طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جلد قبول نہیں فرماتے، یہ بھی نوازش ہے، ورنہ تباہی جلد آجاوے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) تو ان کا (عذاب کا) وعدہ کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا۔ (لیکن ایسی جلد بازی اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے، تاکہ سرکش لوگ گمراہی میں بھٹکتے رہیں اور ان پر حجت تمام ہو جائے اور جو سمجھ سے کام لینا چاہتے ہوں انھیں راہِ راست پر آنے کا موقع مل جائے)

وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ
كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا
الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ
بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا
يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵﴾

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پہلو پر (سوکر) یا بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے (ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہے، پھر جب اس سے ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ اس طرح چلا جاتا ہے جیسے خود کو پہنچنے والی تکلیف پر ہم کو پکارا ہی نہیں تھا① اسی طرح حد سے آگے بڑھنے والے (یعنی بے باک) لوگوں کے لیے جو (برے) کام وہ کر رہے ہیں خوش نما کر دیے جاتے ہیں ﴿۱۲﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بہت ساری جماعتوں کو ہلاک کر دیا، جب انھوں نے ظلم کیا؛ حالاں کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے؛ لیکن وہ ہرگز ایمان لانے والے نہیں تھے، گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں ﴿۱۳﴾ پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین میں نائب بنایا②؛ تاکہ ہم دیکھ لیویں کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو؟ ﴿۱۴﴾ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو جو لوگ (آخرت میں آکر) ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہیں وہ (تم سے) کہنے لگتے ہیں کہ: اس (قرآن) کے سوا کوئی دوسرا قرآن ہمارے پاس لے آؤ یا اس (قرآن) میں تبدیلی کر دو (اے نبی! ان کو جواب میں) تم کہہ دو کہ: مجھے حق نہیں ہے کہ میں اس (قرآن) کو اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو اپنے اوپر جو وحی آتی ہے صرف اسی کی اتباع کرتا ہوں، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۵﴾

---

① یعنی ایسا بے تعلق ہو جاتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) آباد کر دیا۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۗءِ
شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ
وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو میں اس (قرآن) کو تمھارے سامنے نہ پڑھتا اور تم کو اس (قرآن) سے واقف بھی نہ کراتا①، سو پکی بات ہے کہ میں اس (قرآن کے اترنے) سے پہلے بھی (اپنی) عمر کا ایک حصہ تمھارے درمیان میں رہ چکا ہوں، کیا پھر بھی تم (اتنی بات بھی) سمجھتے نہیں ہو؟﴿۱۶﴾ سو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس (اللہ تعالیٰ) کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے، یقیناً گنہگار کامیاب نہیں ہوتے ﴿۱۷﴾ وہ (مشرک) لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نقصان بھی نہیں پہنچا سکتی اور ان کے نفع کی بھی مالک نہیں ہے اور (اوپر سے کافر لوگ) یہ بھی کہتے ہیں کہ: یہ سب (بت) اللہ تعالیٰ کے یہاں ہماری سفارش کرنے والے ہیں (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو: کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی چیز بتلا رہے ہو جس (کے موجود ہونے) کی اللہ تعالیٰ کو نہ آسمانوں میں خبر ہے اور نہ زمین میں؟ اس کی ذات تو (ہر عیب سے) پاک ہے اور جو چیز وہ (کافر) شریک بتلاتے ہیں اس سے وہ (اللہ تعالیٰ) دور ہیں ﴿۱۸﴾ اور تمام انسان پہلے ایک ہی دین (یعنی توحید) پر تھے② پھر وہ (یعنی بعض لوگ) جدا ہوگئے③ اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی④ تو جس معاملے میں وہ لوگ (آپس میں) اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ ان کے درمیان (دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا ﴿۱۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور نہ تو (اللہ تعالیٰ) تم کو اس سے واقف کراتے (تیسرا ترجمہ) میں تم کو اس کی خبر نہ دیتا۔

② انسانیت پر ایسے دور رہے ہیں جب تمام توحید پر تھے۔ ③ یعنی توحید سے ہٹ کر مشرک ہوگئے۔

④ کہ پورا عذاب دنیا میں نہیں، آخرت میں دیا جائے گا۔

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

اور وہ (مکہ کے کافر) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے (جیسی وہ کافر کہتے ہیں ویسی) کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری جاتی؟ تو تم (ان کو جواب میں ایسا) کہہ دو کہ: غیب کی باتیں تو صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں①، سو تم انتظار کرو②، یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۲۰﴾

اور لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد جب ہم ان کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ لوگ اسی وقت ہماری آیتوں کے بارے میں چال بازی (یعنی شرارت یا حیلہ) کرنا شروع کر دیتے ہیں، تم (ان کو) کہو کہ: اللہ تعالیٰ بہت جلدی شرارت کی سزا دینے والے ہیں③، یقیناً جو حیلے تم کرتے ہو وہ ہمارے فرشتے لکھ لیتے ہیں ﴿۲۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو تم کو خشکی میں (بھی) اور سمندر میں (بھی) سفر کراتے ہیں، یہاں تک کہ جب تم کشتی میں (بیٹھے ہوئے) ہوتے ہو اور وہ (کشتیاں) اچھی (یعنی موافق) ہواؤں کے ذریعہ لوگوں کو لے کر (پانی پر) چلتی ہیں اور وہ (بیٹھنے والے) لوگ بھی اس (ہوا) سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ (اچانک) اس کشتی پر تیز ہوا (یعنی آندھی) آ جاتی ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں آنے لگتی ہیں اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ہر طرف سے گھر چکے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ ہی پر خالص اعتقاد کر کے پکارنے لگتے ہیں:

---

① (دوسرا ترجمہ) غیب کی باتیں تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ② کہ تم جو چاہتے ہو کہ تمہاری مرضی کے مطابق نشانیاں آویں وہ چاہت پوری ہوتی ہے یا نہیں اس کا انتظار کرو۔ ③ دوسرا: اللہ تعالیٰ (اس سے بھی) جلدی کوئی حیلہ بنا سکتے ہیں۔

لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ
بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؗ ثُمَّ اِلَیْنَا
مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا
فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾
وَ اللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۵﴾

(اے اللہ!) اگر آپ ہم کو اس (مصیبت) سے چھٹکارا دے دیں گے تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں ہو جائیں گے ﴿۲۲﴾ پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بچا لیتے ہیں تو پھر زیادہ وقت گزرتا نہیں کہ وہ زمین میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں، اے لوگو! تمھاری شرارت کا وبال تمھارے اوپر ہی پڑنے والا ہے (ابھی تو) دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھا لو، پھر تم کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر واپس آنا ہے، پھر ہم تم کو جو کام تم لوگ کرتے تھے ان کی حقیقت بتلا دیں گے ﴿۲۳﴾ یقیناً دنیا کی زندگی کی حالت ایسی ہے جیسے کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس (بارش کے پانی) کے ذریعہ زمین سے اگنے والی چیزیں—جس کو انسان اور چوپائے کھاتے ہیں—خوب گھنی ہو کر نکلیں، یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی رونق خوب اچھی حاصل کر لی اور مزین ہو گئی اور اس (زمین یا کھیت) کے مالکوں نے یہ خیال کیا کہ اب وہ (زمین کی کھیتی) پوری طرح ان کے (یعنی ہمارے) قابو میں ہے① تو (اچانک) اس (کھیتی) پر رات یا دن میں ہماری طرف سے حکم (یعنی کوئی حادثہ) آ گیا، پھر ہم نے اس (کھیتی) کو کاٹ کر② ایسا بنا دیا کہ لگتا تھا کہ کل یہاں کچھ اگا ہی نہیں تھا③، اسی طرح جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے ہم آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور اللہ تعالیٰ (تم کو) سلامتی کے گھر (یعنی جنت) کی طرف بلاتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں سیدھے راستے پر پہنچا دیتے ہیں④ ﴿۲۵﴾

---

① اور ہم جب چاہیں کھیتی کاٹ لیں گے ② (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے اس کو کاٹ کر ڈھیر کر ڈالا (تیسرا) کٹا ہوا ڈھیر کر ڈالا
③ یعنی کھیتی کاٹ لینے کے بعد جو منظر ہوتا ہے کہ زمین سپاٹ نظر آتی ہے ④ یعنی سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دیتے ہیں۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاۗؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا
تَعْبُدُوْنَ ۝ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

جن لوگوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے بہترین حالات ہیں①اور (اس سے بھی) زیادہ (ملے گا) اوران کے چہروں پر نہ تو سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی، وہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۶﴾ اورجن لوگوں نے برائیاں کمائی تو برائی کا بدلہ اسی (برائی) جیسا ہوگا اور ان پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی (اور) ان کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا نہیں ہوگا، ایسا لگے گا کہ ان کے چہرے اندھیری راتوں کے ٹکڑوں (یعنی تہوں) سے ڈھانپ دیے گئے ہیں، یہ لوگ جہنم والے ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۷﴾ اورجس دن ہم ان سب (کافروں) کو جمع کر کے لائیں گے، پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے کہ: تم اور جن کو تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک مانا تھا اپنی جگہ پر ذرا ٹھہر جاؤ②، پھر ہم ان کے درمیان میں (عابد اور معبود کا) جو تعلق (دنیا میں) تھا وہ ختم کر دیں گے اوران کے شریک (یعنی باطل معبود) کہیں گے: تم تو ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے ﴿۲۸﴾ سو اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمھارے درمیان گواہی کے لیے کافی ہے کہ ہم کو تو تمھاری (ہمارے لیے) عبادت کی بالکل خبر ہی نہیں تھی③ ﴿۲۹﴾

---

① اچھے اعمال کرنے والوں کا دنیا آخرت میں اچھا حال ہوگا۔ یعنی آخرت میں جنت بھی ہوگی۔

② تاکہ تم کو دنیا میں بتوں سے کے متعلق جو عقیدت تھی اس کی حقیقت معلوم کرائی جائے۔

③ بت بے جان ہے ان کی کوئی عبادت کرتا ہے تو ان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور قیامت میں جب اللہ ان کو بولنے کی طاقت دیں گے تو بت کہیں گے: اگر کافر ہماری عبادت کرتے تھے تو ہم کو ان کی خبر ہی نہیں تھی۔

هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ وَرُدُّوٓا إِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ۝

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ۝ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلٰلُ ۖ فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ۝ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوٓا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۝ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ۝

اس موقع پر ہر شخص جو اعمال بھی اس نے پہلے کر لیے ہیں اس کو پرکھ لے گا اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا دیے جائیں گے جو ان کے حقیقی مالک ہیں اور جو جھوٹے معبود وہ بنایا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب (یعنی گم) ہو جائیں گے ﴿۳۰﴾

تم (ان سے) پوچھو: کون تم کو آسمان اور زمین سے روزی پہنچاتا ہے؟ یا کون (تمھارے) کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور کون مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو کاموں کی تدبیر (یعنی انتظام) کرتا ہے؟ تو وہ (کافر لوگ) بھی فوراً جواب دیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی (تمام کام کرتے ہیں) تو تم (ان سے) کہو کہ: پھر تم (شرک سے) کیوں نہیں ڈرتے؟ ﴿۳۱﴾ سو یہی اللہ تعالیٰ تمھارے سچے رب ہیں، سو حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا (باقی) رہ جاتا ہے، پھر تم (صحیح راستے سے) کہاں پھرے جا رہے ہو؟ ﴿۳۲﴾ اسی طریقے سے ان نافرمانوں کے بارے میں تمھارے رب کی بات ثابت (یعنی پوری) ہو کر رہی کہ وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۳۳﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: جن کو تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک مانا ہے کیا ان میں کوئی ایسا ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہو، پھر (مرنے کے بعد) اس کو دوسری مرتبہ (بھی) پیدا کرے گا؟ تو (جواب میں) کہو کہ: اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کرتے ہیں، پھر اس (مخلوق) کو دوسری مرتبہ بھی پیدا کریں گے، پھر کہاں سے تم (حق سے) الٹے پھرے جاتے ہو؟ ﴿۳۴﴾

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَآئِكُم مَّن يَهْدِيٓ إِلَى ٱلْحَقِّ ۚ قُلِ ٱللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَن يَهْدِيٓ إِلَى ٱلْحَقِّ
أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّيٓ إِلَّآ أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ وَمَا يَتَّبِعُ
أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ وَمَا
كَانَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ ٱلَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ
ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِۦ
وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝

(اے نبی!) تم (ان مشرکوں سے) کہو: تمہارے شریکوں میں کیا کوئی ایسا ہے جو صحیح راستہ بتاتا ہو؟ (پھر) تم (جواب میں) کہو کہ: اللہ تعالیٰ ہی صحیح راستہ بتلاتے ہیں، کیا بھلا جو صحیح راستہ بتلاتا ہو وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کی بات مانی جائے یا وہ (زیادہ حق دار ہے) کہ جب تک اس کو راستہ نہ بتلایا جاوے وہاں تک وہ خود راستہ پا نہ سکے، پھر تم کو کیا ہو گیا، تم کیسے فیصلے (یعنی انصاف) کرتے ہو؟① ﴿۳۵﴾ ان (مشرکوں) میں سے زیادہ لوگ اٹکل (یعنی گمان یا خیالات) پر ہی چلتے ہیں، یقینی بات ہے کہ حق کے مقابلے میں اٹکل (یعنی وہم) کی باتیں ذرا بھی فائدہ نہیں دیتی، جو کام بھی وہ کرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نے اس کو (اپنی طرف سے) گھڑ (یعنی بنا) لیا ہو؛ بلکہ یہ (قرآن) تو اس سے پہلے کی (اتری ہوئی) وحی کو سچا بتلاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں) جو باتیں لکھ دی ہیں ان کی تفصیل کرتا ہے② اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ تمام عالموں کے رب کی طرف سے آیا ہوا ہے ﴿۳۷﴾ کیا وہ (کافر لوگ) یہ کہتے ہیں کہ: اس (نبی) نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے؟ تو تم (ان کو جواب میں ایسا) کہو کہ: تم بھی اس (قرآن) جیسی ایک سورت بنا کر لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو بھی تم بلا سکتے ہو بلا لو، اگر تم سچے ہو ﴿۳۸﴾

---

① کہ توحید چھوڑ کر شرک اپناتے ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور (پچھلی) کتابوں میں لکھے ہوئے (اجمالی احکام) کی تفصیل کرتا ہے (تیسرا) اور ضروری احکام کی تفصیل بیان کرتا ہے۔

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ
وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾
وَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔونَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ
مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُونَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا
يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾

بلکہ (حقیقت تو ایسی ہے کہ) جو بات پوری طرح ان (کافروں) کی سمجھ میں نہیں آئی اس (بات) کو انھوں نے جھٹلا دیا① اور ابھی تک اس (قرآن کو جھٹلانے) کا انجام (یعنی عذاب) ان کے سامنے نہیں آیا②؛ (بالکل) اسی طرح (بغیر تحقیق) ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا، سو ظلم کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا وہ تم دیکھو ﴿۳۹﴾ اور ان (مکہ کے کفار) میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس (قرآن) پر آئندہ ایمان لائیں گے اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے اور فساد کرنے والوں کو تمھارے رب خوب اچھی طرح جانتے ہیں③ ﴿۴۰﴾

اور اگر وہ (کافر لوگ) تم کو جھٹلا دیں تو تم (ان کو کہہ) دو کہ: میرے لیے میرا عمل ہے اور تمھارے لیے تمھارا عمل ہے، میں جو عمل کرتا ہوں تم اس کے ذمے دار نہیں ہو اور تم جو عمل کرتے ہو میں اس کا ذمے دار نہیں ہوں ﴿۴۱﴾ اور ان (کافروں) میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو تمھاری بات (ظاہر میں) دھیان سے سنتے ہیں④، تو کیا تم (قرآن) بہروں کو سنا سکتے ہو، چاہے وہ سمجھتے نہ ہو (تب بھی)؟ ﴿۴۲﴾ اور ان (کافروں) میں سے کچھ ایسے ہیں جو (ظاہرا) تمھاری طرف دیکھتے ہیں، تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہو⑤ چاہے ان کو (کوئی چیز) سوجھتی نہ ہو؟⑥ ﴿۴۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بلکہ حقیقت تو ایسی ہے کہ جس بات کو سمجھنے پر ان کو قابو حاصل نہیں ہوا اس بات کو انھوں نے جھٹلا دیا۔
② (دوسرا ترجمہ) ابھی تک تو اس (قرآن) کی تفسیر (یعنی مطلب یا پیش گوئی) ان کے دماغ میں نہیں اتری۔
③ اللہ تعالیٰ کی زمین پر کفر و شرک کرنا سب سے بڑا فساد ہے۔ ④ اور دل میں حق کی طلب اور ایمان کا ارادہ ہی نہیں ہے؛ اس لیے سننے کے باوجود بہروں کی طرح ہیں۔ ⑤ عقل کا اندھا ہونا مراد ہے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) دکھائی نہ دیتی ہو۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن
لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ
وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم
بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

یقین رکھو اللہ تعالیٰ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتے، لیکن لوگ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے ہیں(١) ﴿۴۴﴾ اور جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جمع کریں گے تو ان کو ایسا لگے گا کہ (دنیا یا قبر میں) دن کی ایک گھڑی بھر بھی وہ ٹھہرے نہیں ہیں، وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے(٢) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا پکی بات ہے کہ وہ لوگ نقصان میں ہوں گے اور وہ لوگ سیدھے راستے پر نہیں تھے(٣) ﴿۴۵﴾ اور جس (عذاب) کی ہم نے ان (کافروں) کو دھمکی دی ہے(۴) ان میں سے بعض (عذاب) اگر ہم تم کو (تمھاری زندگی میں) دکھادیں یا (اس دھمکی کے پورا ہونے سے پہلے) ہم تمھاری روح قبض کرلیویں، تو ہماری طرف ان کو واپس آنا ہے، پھر جو کام وہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع ہے(۵) ﴿۴۶﴾ اور ہر امت کے لیے ایک رسول (بھیجا گیا) ہے، سو جب (ان کے پاس) ان کے رسول پہنچ جاتے ہیں تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاتا ہے(۶) اور ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا ﴿۴۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ: یہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ﴿۴۸﴾

---

(١) نافرمانی اپنی جان پر ظلم ہے۔ (٢) لیکن ایک دوسرے کی مدد نہیں کرسکیں گے۔

(٣) (دوسرا) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا اور وہ لوگ سیدھے راستے پر نہیں تھے وہی لوگ نقصان میں ہوں گے۔ (۴) اور جو وعدے ہم ان سے کیے ہیں چاہے ان میں سے بعض (وعدے) تمھاری زندگی میں ہم تم کو دکھاوے یا ان وعدوں کے پورا ہونے سے پہلے آپ کی عمر پوری ہوجائے۔ وعدہ سے مراد اسلام کا غلبہ، کافروں کو سزا وغیرہ۔

(۵) (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس پر شاہد ہیں (لہٰذا ان کو سزا ہوگی)۔

(۶) رسول کو نہ ماننے پر دنیا میں سزا کا اور آخرت میں عذاب کا فیصلہ۔

قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ ثُمَّ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ وَیَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؔؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ

(اے نبی!) تم (جواب میں) کہہ دو کہ: میں اپنی ذات کے لیے نقصان (کو دور کرنے کا) اور نفع (کو حاصل کرنے) کا اختیار نہیں رکھتا؛ مگر اللہ تعالیٰ جتنا چاہے، ہر امت کے لیے ایک وقت (عذاب کا) مقرر ہے، جب ان کا وقت آجاتا ہے تو وہ ایک گھڑی پیچھے بھی نہیں ہٹ سکتے اور (ایک گھڑی) آگے بھی نہیں بڑھ سکتے ﴿۴۹﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو کہ: تم بتاؤ! اگر تمھارے پاس اس (اللہ تعالیٰ) کا عذاب رات کے وقت آجاوے یا دن کے وقت (آجاوے) تو وہ (عذاب) کونسی ایسی (شوق سے مانگنے کی) چیز ہے جس کی گنہگار لوگ جلدی مچا رہے ہیں① ﴿۵۰﴾ کیا پھر جب وہ (عذاب) آپڑے گا تب تم اس کو مانو گے؟ (تب ان کو کہا جاوے گا) اب (تم اس عذاب کو) مانتے ہو؛ حالاں کہ تم اس کو (مذاق میں) جلدی مانگا کرتے تھے ﴿۵۱﴾ پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ: تم ہمیشہ کا عذاب چکھتے رہو، تم جو کماتے تھے اسی کی سزا تم کو دی جارہی ہے ﴿۵۲﴾ اور وہ (کافر لوگ) تم سے (تعجب اور انکار سے) پوچھتے ہیں کہ: (آخرت میں جہنم کا عذاب) کیا وہ حقیقت میں سچی بات ہے؟ تو تم (جواب میں) کہہ دو: ہاں! میرے رب کی قسم! وہ تو بالکل سچی بات ہے اور تم کسی طرح بھی (اللہ تعالیٰ کو) تھکا نہیں سکو گے ﴿۵۳﴾

اور (وہ عذاب ایسا خطرناک ہوگا کہ) اگر ہر ظلم کرنے والے شخص کے لیے زمین کی تمام دولت بھی ہووے تو وہ اس کو (اپنی جان چھڑانے کے لیے) فدیہ میں دے دے گا②

---

① استہزاءً جلدی مچاتے تھے۔ ② وہاں کوئی خزانہ ہوگا بھی نہیں اور بالفرض ہو تو لیا بھی نہیں جاوے گا۔

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي
الصُّدُوْرِ ڏ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ
هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا
وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ اٰۗللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَي اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝

اور وہ لوگ جب عذاب کو دیکھ لیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے① اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۵۴﴾ سن لو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، سنو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو سچا ہے؛ لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۵۵﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم لوٹا دیے جاؤ گے ﴿۵۶﴾ اے لوگو! پکی بات یہ ہے تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آچکی اور دلوں میں جو بیماری ہے اس کے لیے شفا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا سامان ہے ﴿۵۷﴾ (اے نبی!) تم (ان ایمان والوں سے) کہو: یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوا ہے، سو اس (قرآن کے اترنے) پر ان (ایمان والوں) کو تو خوش ہونا چاہیے② یہ بہتر ہے (دنیا کے) اس (مال) سے جس کو وہ لوگ جمع کیا کرتے ہیں ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: بھلا تم بتاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے جو روزی اتاری سو تم نے (خود) اس میں سے بعض (چیزوں) کو حرام (کر دیا) اور بعض (چیزوں) کو حلال کر دیا تو تم کہو کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا یا تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت باندھتے ہو؟ ﴿۵۹﴾

---

① جب ندامت ہوگی تو دیکھنے والے اس حال پر مذاق نہ اڑائے اس لیے وہ چھپانے کی کوشش کریں گے؛ لیکن وہ ندامت ایسی شدید ہوگی کہ وہ لوگ ضبط نہیں کرسکیں گے اور ندامت ظاہر ہو ہی جاوے گی۔ "اَسرّوا" کا دوسرا ترجمہ "ندامت کو ظاہر کرنا" ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) آپ ان (ایمان والوں) سے کہہ دیجیے کہ: (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ کے اس انعام اور اس کی رحمت پر خوش ہونا چاہیے۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰
وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا
عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا
فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۱ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۲ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۶۳ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۶۴

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت باندھتے ہیں قیامت کے دن کے بارے میں ان لوگوں کا کیا خیال ہے①؟ یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل والے ہیں② لیکن ان میں اکثر لوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا نہیں کرتے③ ﴿۶۰﴾

اور (اے نبی!) تم جس حالت میں بھی ہوتے ہو اور (ایک حالت یہ ہے کہ) قرآن کا جو حصہ بھی تم پڑھتے ہو④ اور (اے لوگو!) تم جو کام بھی کرتے ہو تو جس وقت تم اس (کام) میں مشغول ہوتے ہو⑤ ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تمھارے رب سے کوئی بھی چیز ذرا برابر بھی چھپی ہوئی نہیں ہے، نہ تو زمین میں، نہ تو آسمان میں اور نہ تو اس (ذرّے) سے چھوٹی اور نہ (اس ذرے سے) بڑی چیز، مگر وہ کھلی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (لکھی ہوئی) موجود ہے⑥ ﴿۶۱﴾ سن لو کہ! اللہ تعالیٰ کے جو دوست ہیں ان پر کوئی خوف نہیں اور وہ غمگین (بھی) نہیں ہوں گے ﴿۶۲﴾ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہتے ہیں ﴿۶۳﴾ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوش خبری ہے، اللہ تعالیٰ کی باتیں بدلتی نہیں ہیں، یہی وہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۶۴﴾

---

① کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ قیامت آوے گی ہی نہیں؛ اس لیے وہ بالکل ڈرتے ہی نہیں؟
② کہ فوراً سزا نہیں دیتے؛ بلکہ ڈھیل دیتے ہیں کہ انسان توبہ کر لے گا۔
③ یعنی قدر کرتے تو توبہ ضرور کر لیتے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) آپ کہیں سے بھی قرآن پڑھتے ہو۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) جس وقت تم اس کام کا کرنا شروع کرتے ہو۔ ⑥ اللہ تعالیٰ کے علم اور احاطے کی وسعت کا بیان ہے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝۶۵ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۚ إِنْ
يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝۶۶ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝۶۷ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحٰنَهُ ۖ
هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ
عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝۶۸ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝۶۹

اوران (کافروں) کی (بنائی ہوئی) باتوں کی وجہ سے تم کو غم نہ ہو، یقین رکھو کہ عزت تو سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۶۵﴾ سن لو! کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا (اپنے مقرر کیے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی اتباع کر رہے ہیں؟① وہ لوگ تو (بے حقیقت) خیال ہی پر چل رہے ہیں اور وہ لوگ تو صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں② ﴿۶۶﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی؛ تاکہ تم اس (رات) میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنا دیا③ جو لوگ سنتے ہیں یقیناً ان کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۶۷﴾ وہ (کافر) کہنے لگے کہ: اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے، اس کی ذات تو (اولاد سے) پاک ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) غنی ہیں④ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی میں ہے، تمھارے پاس اس (غلط) بات پر کوئی دلیل نہیں ہے، کیا تم اللہ تعالیٰ پر ایسی (جھوٹی) بات کہتے ہو جس کو تم جانتے ہی نہیں ہو؟ ﴿۶۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی بات باندھتے ہیں وہ لوگ کامیاب نہیں ہوں گے ﴿۶۹﴾

---

① یعنی شرک پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) وہ نرا جھوٹ بولتے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) دن کو ایسا روشن بنا دیا کہ تم اس میں دیکھ سکو۔
④ یعنی کسی کے محتاج نہیں ہیں۔

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا
يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ ۘ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي
وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ
عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ﴿٧١﴾ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ
أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾

دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھالینا ہے، پھر ان سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر ہم ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے، جو کفر وہ لوگ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہوگا① ﴿۷۰﴾

اور (اے نبی!) تم ان کے سامنے نوح (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سناؤ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا (تمھارے درمیان میں) رہنا② اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ذریعہ میرا نصیحت کرنا تم کو بھاری لگتا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کر رکھا ہے، اب تم (مجھے تکلیف دینے کے لیے) اپنی تدبیر جمع کرلو اور تمھارے شریکوں کو بھی (جمع کرلو)③، پھر تم کو اپنی تدبیر میں کوئی شک نہ ہے④، پھر تم (کو) میرے خلاف (جو کرنا ہو) کرڈالو اور مجھ کو ذرا بھی مہلت مت دو ﴿۷۱﴾ پھر اگر تم نے منہ پھیرا ہی لیا (یعنی بات نہیں مانی) تو میں (اس تبلیغ پر) تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو (میرے) اللہ تعالیٰ ہی پر ہے اور مجھ کو تو حکم ہوا ہے کہ میں مسلمان بن کر رہوں ﴿۷۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھر ہم ان کے کفر کے بدلے سخت سزا کا مزا چکھاویں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) میرا (توحید کی دعوت دے کر کے) کھڑا ہونا۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم اپنی کوئی تدبیر تمھارے اپنے شریکوں سے مل کر کے (میرے خلاف) پکی کرلو۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر وہ تدبیر تمھارے سامنے چھپی ہوئی نہ رہے (تیسرا) پھر تمھاری اس تدبیر کے بارے میں تم کو دل میں تنگی (گھٹن) نہ ہو (اس لیے کہ خفیہ تدبیر سے طبیعت میں گھٹن ہوتی ہے؛ اس لیے خفیہ تدبیر مت کرو جو کرنا ہو کھلم کھلا کرو)۔ اسی طرح بعض مرتبہ انسان کسی منصوبہ میں ناکام ہوتا ہے تو کہتا ہے میری فلاں تدبیر میں یہ کمی رہ گئی تھی؛ اس لیے ایسا ہوا تو ان کو کہہ دیا گیا کہ: اپنی تدبیر کو خوب اچھی طرح دیکھ لو، اس میں کوئی کمی نہ رہی ہو۔

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ
فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ
الْمُعْتَدِينَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا
فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ
مُّبِينٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ﴿۷۷﴾
قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ

سوان لوگوں نے نوح (علیہ السلام) کو جھٹلا دیا تو ہم نے نوح کو اور اس کے ساتھیوں کو جو کشتی میں تھے ان سب کو (طوفان سے) بچالیا اور ہم نے ان (عذاب سے بچ جانے والوں) کو (کافروں کی جگہ پر زمین میں) آباد (یعنی قائم مقام) کر دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے ان کو ڈبو دیا، سو جن کو (پہلے سے) ڈرا دیا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا وہ تم دیکھ لو ﴿۷۳﴾ پھر ہم نے اس (نوح) کے بعد (مختلف) پیغمبروں کو ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا، سو وہ (پیغمبر) ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے، پھر بھی جس بات کو وہ پہلے سے جھٹلا چکے تھے اس کو ماننے کے لیے وہ تیار ہی نہیں ہوئے، حد سے آگے بڑھ جانے والوں (کافروں) کے دلوں پر ہم اسی طریقے سے مہر لگا دیتے ہیں ﴿۷۴﴾ پھر ان سب کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس ہماری آیتوں کو لے کر بھیجا، تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ گنہگار لوگ تھے ﴿۷۵﴾ سو جب ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچ گیا تو وہ کہنے لگے: یقیناً یہ کھلم کھلا جادو ہی ہے ﴿۷۶﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں جبکہ وہ (حق) تمھارے پاس آچکا (ایسا) کہتے ہو: بھلا! کیا یہ جادو ہے؟ حالاں کہ جادوگر لوگ کامیاب نہیں ہوا کرتے ﴿۷۷﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے کہ جس (طریقے) پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اس (طریقے) سے تم ہم کو ہٹا دیویں اور تم دونوں (بھائیوں) کو ملک میں سرداری مل جاوے؟

وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۷۸ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ۝۷۹ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝۸۰ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ
السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝۸۱ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸۲

فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ
یَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝۸۳

اور ہم تم دونوں پر (کبھی) ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۷۸﴾ اور فرعون نے (اپنے ملازموں سے) کہا کہ: تمام ہوشیار (یا بڑے جان کار یا ماہر) جادوگر کو میرے پاس (بلا کر) لاؤ ﴿۷۹﴾ سو جب جادوگر آگئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ: تم کو (میدان میں) جو پھینکنا ہو پھینکو ﴿۸۰﴾ سو جب ان (جادوگر) لوگوں نے (اپنی رسیاں اور لاٹھیاں) ڈال دی (اور وہ سانپ بن کر دوڑتی نظر آئی) تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: جو کچھ تم نے دکھایا ہے① وہ تو جادو ہی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو ابھی ملیامیٹ کردیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے کام بننے نہیں دیتے ﴿۸۱﴾ اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے حکم سے سچا کر کے دکھلاتے ہیں چاہے گنہگار لوگ (اس کو) برا سمجھیں ﴿۸۲﴾

سو (شروع دور میں) موسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی قوم کے صرف چند نوجوان ہی ایمان لائے② فرعون اور ان کے سرداروں سے ڈرنے کی وجہ سے کہ کہیں وہ ان کو مصیبت میں نہ ڈال دیویں اور یقیناً فرعون تو ملک میں بڑا زور دکھا رہا تھا اور یقیناً وہ حد سے آگے نکل جانے والوں میں سے تھا ﴿۸۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم جو بنا کر لائے ہو۔ نوٹ: حضرت موسیٰ کا ساحرین سے مقابلہ ایک میدان میں ہوا تھا، قدیم دور سے آج تک مصر میں میدان کا انقلابات سے گہرا ربط رہا ہے۔
② قوم کے نوجوان بڑے قیمتی ہوتے ہیں، ان پر اول محنت کی جائے تو ان شاء اللہ بہت اچھے نتائج نکلیں گے، ان میں قوت فیصلہ تیز ہوتی ہے، ہمت وجرأت سے کام لیتے ہیں۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَٰقَوْمِ إِن كُنتُمْ ءَامَنتُم بِٱللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوٓا۟ إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ﴿٨٤﴾
فَقَالُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ
ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٨٦﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَٱجْعَلُوا۟
بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَآ إِنَّكَ ءَاتَيْتَ
فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُۥ زِينَةً وَأَمْوَٰلًا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا۟ عَن سَبِيلِكَ ۖ

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر (سچے دل سے) ایمان لا چکے ہو تو اسی پر تم بھروسہ کرو، اگر تم مسلمان ہو ﴿۸۴﴾ تو (قوم کے) لوگ کہنے لگے کہ: ہم نے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کر لیا، اے ہمارے رب! آپ ظالم قوم کے واسطے ہم کو فتنہ نہ بنائیے① ﴿۸۵﴾ اور آپ اپنی رحمت سے ہم کو کافر قوم سے نجات عطا فرما دیجیے ﴿۸۶﴾ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی کی طرف حکم بھیجا کہ: تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھروں کو برقرار رکھو② اور تم اپنے گھروں کا رخ قبلے کی طرف بناؤ③ اور تم لوگ نماز قائم کرو اور ایمان والوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۸۷﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (دعا میں) کہا: اے ہمارے رب! یقیناً آپ نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو رونق کا سامان اور بہت سارا مال دنیا کی زندگی میں دے رکھا ہے، اے ہمارے رب! جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ (اس کے ذریعے) وہ (لوگوں کو) آپ کے راستے سے گمراہ کر رہے ہیں④

---

① (دوسرا ترجمہ) ظالم لوگوں کے ہاتھوں سے آپ ہم کو آزمائش میں نہ ڈالیے، یا تختۂ مشق نہ بنائیے۔
نوٹ: یہ دعائیہ کلمات آج کل کے حالات میں بڑے اہتمام سے مانگنے کی ضرورت ہے۔
② یعنی ڈر کر گھر نہ چھوڑ و، اس لیے مکان کی تعمیر ایسی ہو کہ سکونت اور عبادت دونوں کام میں آوے (دوسرا ترجمہ) مصر میں مکان بناؤ۔ ③ (دوسرا ترجمہ) تمھارے گھروں ہی میں نماز کی جگہ بناؤ۔ یعنی خوف کی وجہ سے مسجد جانا معاف ہے، اس آیت سے مسلمانوں کو سبق ملتا ہے کہ مکان کی تعمیر کے وقت ہی نقشہ اس طرح بناؤ کہ ہر کمرے سے قبلہ رخ آسان ہو جاوے اور نماز کی ادائیگی میں سہولت رہے اور جہاں اس طرح کے نقشے میں دشواری ہو یا جو مکان پہلے سے بنے بنائے ہیں، ان میں قبلہ کے نشان بنا دیے جائیں۔
④ زینت کے اسباب اور مال کی کثرت یہ بھی گمراہی کے اسباب بن سکتے ہیں، العیاذ باللہ۔

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ
حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ
بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾

اے ہمارے رب! آپ ان کے مالوں کو مٹا دیجیے اور ان کے دلوں کو اتنا سخت کر دیجیے کہ جب تک وہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں اس وقت تک وہ ایمان نہ لائیں ﴿۸۸﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے موسیٰ اور ہارون!) تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی①، سو تم دونوں (اپنی حالت پر) ثابت قدم رہو اور جو لوگ علم سے محروم ہیں ان لوگوں کے راستے پر نہ چلنا ﴿۸۹﴾ اور ہم نے بنو اسرائیل کو سمندر پار کرا دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی کے ارادے سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ (فرعون) ڈوبنے لگا تو بولا: میں ایمان لاتا ہوں کہ جس معبود پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ﴿۹۰﴾ (اس کو جواب دیا گیا) اب تو ایمان لاتا ہے؛ حالاں کہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور تو گمراہ کرنے والوں میں سے تھا ﴿۹۱﴾ سو آج ہم تیرے بدن کو بچا لیں گے؛ تاکہ تیرے پیچھے (آنے) والوں کے لیے (عبرت کی) ایک نشانی بن جائے اور یقیناً بہت سارے لوگ ہماری نشانیوں کے بارے میں غفلت ہی میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۹۲﴾

---

① اللہ تعالیٰ سے دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مانگی، اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہہ رہے تھے، معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا مانگی ہوئی دعا میں شامل ہوتا ہے، جیسے سورۂ فاتحہ امام نے پڑھی اور مقتدی نے آمین کہہ دی تو وہ بھی فاتحہ والی دعا مانگنے والا ہو گیا۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا
حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۞ فَاِنْ
كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۞ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ
كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۞ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ
يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۞

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو (رہنے کے لیے) ایک اچھا ٹھکانہ دیا اور ہم نے ان کو پاکیزہ (یعنی نفیس) چیزوں میں سے روزی عطا کی، سو جب ان کے پاس (صحیح) علم پہنچ گیا تب ہی انھوں نے اس میں اختلاف کیا، یقیناً تمھارے رب قیامت کے دن جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے تھے ان میں ان کے درمیان فیصلہ کریں گے ﴿۹۳﴾ سو (اے نبی!) جو (کتاب) ہم نے تمھاری طرف اتاری اگر اس میں تم کو ذرا بھی شک ہے تو تم سے پہلے جو لوگ (آسمانی) کتاب پڑھتے تھے ان کو پوچھ لو①، پکی بات یہ ہے کہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچی بات آچکی؛ لہٰذا تم شک کرنے والوں میں سے کبھی مت بنو ﴿۹۴﴾ اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تم ان لوگوں میں سے ہرگز مت بنو، ورنہ تم نقصان میں پڑنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۹۵﴾ یہ بات تو یقینی ہے کہ جن لوگوں پر تمھارے رب کی بات (ازل سے) طے ہو چکی ہے وہ (کبھی) ایمان نہیں لائیں گے ﴿۹۶﴾ چاہے تمام قسم کی نشانیاں ان کے سامنے آجائیں (تو بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے) یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ لیویں ﴿۹۷﴾ سو کوئی بستی ایسی کیوں نہیں ہوئی کہ (عذاب کو آنکھوں سے دیکھتے وقت) وہاں کے لوگ ایمان لاتے اور ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا، سوائے یونس کی قوم کے، کہ جب وہ لوگ ایمان لائے تو ہم نے ان (پر) سے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں دور کر دیا اور ہم نے ان کو ایک وقت (یعنی موت) تک آرام سے رہنے دیا②﴿۹۸﴾ (حاشیہ ←)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا
یَعْقِلُوْنَ ۝ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ
لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ فَهَلْ یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا
اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝ ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ
الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور اگر تمہارے رب چاہتے تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں وہ سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ ایمان لے ہی آویں؟ ﴿۹۹﴾ اور کسی بھی شخص سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے اور جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اللہ تعالیٰ ان کو (کفر کی) گندگی میں مبتلا رکھتے ہیں① ﴿۱۰۰﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہو کہ: تم نظر دوڑاؤ! آسمانوں اور زمین میں کیا کیا چیزیں ہیں؟ اور نشانیاں (یعنی دلائل) اور ڈرانے والے ایسے لوگوں کو کام نہیں آتے جو ایمان نہیں لاتے ہیں ﴿۱۰۱﴾ سو کیا وہ (کافر) لوگ (ایمان لانے کے واسطے) صرف اس طرح کے واقعات کا انتظار کر رہے ہیں جیسے (واقعات) ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو پیش آئے تھے؟ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: سو تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۱۰۲﴾ پھر ہم اپنے رسولوں کو اور ایمان والوں کو (عذاب سے) بچا لیتے ہیں اسی طرح، ہم نے ہمارے ذمے یہ بات لے لی ہے کہ ہم (تمام) ایمان والوں کو بچا لیا کرتے ہیں ﴿۱۰۳﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں (پڑے) ہو تو اللہ تعالیٰ کے سوا تم لوگ جن (بتوں) کی عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا ہوں؛

⇐ گذشتہ صفحہ کا: ① نکتہ: بہت سارے شکوک کا ازالہ سوال سے ہوجاتا ہے ② (دوسرا ترجمہ) فائدہ اٹھانے کا موقع دیا۔
① یعنی جو لوگ حق کو سوچتے نہیں اللہ تعالیٰ ان کو کفر کی گندگی میں پڑا رہنے دیتے ہیں۔

وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ
لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا
یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ
اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۚ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى
اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾

لیکن میں تو اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روح کو قبض کرتے ہیں اور مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے
کہ میں ایمان لانے والوں میں سے بن کر رہوں ﴿۱۰۴﴾ اور (مجھ سے تو یہ بھی کہا گیا ہے کہ) تم اپنا
منہ دین (یعنی اسلام) پر بالکل سیدھا رکھو اور تم شرک کرنے والوں میں سے ہرگز مت بنو ﴿۱۰۵﴾
اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو مت پکارو جو تم کو نفع بھی نہ دیوے اور تم کو نقصان بھی نہ دیوے، اگر تم
نے ایسا کیا تب تو تم ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۱۰۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف
پہنچا دیں تو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی اس کو دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو کوئی بھلائی
پہنچانے کا ارادہ کریں تو اس کے فضل کو کوئی واپس کرنے والا نہیں ہے، وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتے ہیں اس کو پہنچاتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت زیادہ معاف کرنے
والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۷﴾ (اے نبی!) تم کہو کہ: اے لوگو! تمہارے
پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا، سو جو شخص بھی ہدایت کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی
فائدہ کے لیے ہدایت کا راستہ اپناتا ہے اور جو شخص کہ گمراہ ہو گیا تو گمراہی کا نقصان تو اسی کو پہنچے گا اور
میں تمہارے اوپر ذمے دار نہیں ہوں ﴿۱۰۸﴾ اور (اے نبی!) جو وحی تمہارے پاس بھیجی جا رہی ہے
تم اس پر چلو اور تم صبر کرو؛ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دیویں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہترین فیصلہ کرنے
والے ہیں ﴿۱۰۹﴾

سورة هود

(المكية)

اٰیاتها:۱۲۳۔

رکوعاتها:۱۰۔

سورۃ ہود

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو تیئیس (۱۲۳) آیتیں ہیں، سورۃ یونس کے بعد اور سورۃ یوسف سے پہلے باون (۵۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

حضرت ہودؑ قومِ عاد کی سب سے زیادہ معزز شاخ "خلود" کے ایک فرد تھے، سرخ سفید رنگ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وجیہ شخصیت ملی تھی، ان کی ڈاڑھی بڑی تھی۔

ہود بن عبد اللہ بن رباح بن خلود بن عاد بن عوض بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح، مشہور پیغمبر تھے، جن کو قومِ عاد کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا تھا، حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کو ہی عادِ اولیٰ کہا جاتا ہے۔ (لغات القرآن ج:۶، ص:۱۴۱)

جو شخص اس سورت کی آیت "بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" اور سورۃ زمر کی یہ آیت: "وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ڰ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ" پڑھ کر سمندر میں سوار ہو تو وہ غرق سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍۙ ① اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ
لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌۙ ② وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ③
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ④ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ
اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الر، یہ ایسی کتاب ہے کہ (دلائل کے اعتبار سے) اس کی آیتیں خوب مضبوط کی گئی ہیں① پھر بہت زیادہ حکمت والے، بڑے خبر رکھنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے وہ (آیتیں) صاف صاف بیان کی گئی ہیں ﴿۱﴾ یہ کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، یقیناً میں تمھارے لیے اس کی طرف سے ڈرانے والا② اور خوش خبری سنانے والا ہوں ﴿۲﴾ اور یہ کہ تم (اپنی پچھلی نافرمانی پر) اپنے رب سے معافی مانگو پھر (آئندہ کے لیے بھی) اس کی طرف رجوع کرو، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو مقررہ وقت تک (زندگی سے) اچھا فائدہ اٹھانے کا موقع دیں گے اور جس نے بھی زیادہ عمل کیا ہوگا اس کو اپنی طرف سے فضل (یعنی جنت) دیں گے اور اگر تم منہ پھراؤ گے تو میں تمھارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۳﴾ تم سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ (اللہ) تمام چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۴﴾ سن لو! وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) سے چھپنے کے لیے اپنے سینوں کو (جھکا کر) دوہرا کر لیتے ہیں، سن لو! جس وقت وہ لوگ اپنے کپڑے اپنے اوپر اوڑھ (یعنی لپیٹ) لیتے ہیں اس وقت بھی وہ (اللہ تعالیٰ) جو چیز وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو (چیز) وہ ظاہر کرتے ہیں اُس کو جانتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ) تو سینوں کی باتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵﴾

---

① قرآن کی آیات میں لفظی معنوی کسی طرح کی غلطی یا کمزوری کا کوئی امکان ہی نہیں ہے، یا منسوخ کے مقابلے میں ہے۔

② مراد: شفقت ومحبت کے ساتھ دنیا وآخرت میں نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈراتا۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي
كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى
الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ
لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ
مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨﴾
وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾

اور زمین پر چلنے والا کوئی جانور بھی ایسا نہیں ہے جس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمے نہ ہو اور وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے مستقل (یعنی زیادہ) ٹھہرنے کی جگہ اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے (یعنی عارضی رہنے کی جگہ) اس کو بھی جانتے ہیں، ہر چیز کھلی ہوئی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں موجود ہے ﴿۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور (اس وقت) اس کا عرش پانی پر تھا؛ تاکہ وہ تم کو آزماویں کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرتا ہے① اور (اے نبی!) اگر تم (یہ بات) کہو کہ: یقیناً تم لوگوں کو مرنے کے بعد (قیامت میں) دوبارہ زندہ کیا جاوے گا تو (اس پر) یہ کافر لوگ ضرور کہیں گے کہ: یہ تو صرف کھلا جادو ہے ﴿۷﴾ اور اگر ایک جانی ہوئی مدت (یعنی تھوڑے دنوں) تک ہم ان پر سے عذاب کو مؤخر (یعنی ملتوی) کر دیں گے تو وہ لوگ ضرور (ایسی بات) کہیں گے کہ: کونسی چیز نے اس (عذاب) کو روکے رکھا ہے؟ سن لو! جس دن وہ (عذاب) ان پر آجاوے گا تو پھر ان پر سے (کسی طرح بھی) واپس ہونے والا نہیں ہے اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑاتے تھے وہ ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لے گا ﴿۸﴾

اور اگر ہم انسان کو ہماری طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیویں② پھر ہم اس (انسان) سے وہ (رحمت) واپس لے لیویں تو یقیناً وہ مایوس ہو جاوے گا، ناشکرا ہو جائے گا ﴿۹﴾

---

① جو عمل سنت کے مطابق اخلاص سے کیا جاوے۔ ② دوسرا: اپنی کسی نعمت سے لطف اندوز کریں۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ اِلَّا
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ
مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ
اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ
مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۳ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا
لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴

اور اگر ہم اس (انسان) کو تکلیف پہنچنے کے بعد اس کو نعمتوں کا مزہ چکھا دیں تو وہ (انسان) ضرور کہے گا کہ: مجھ سے تو (میری) تمام مصیبتیں دور ہوگئیں، پکی بات یہ ہے کہ وہ (انسان) تو بڑا اترانے والا، بڑا ہی فخر کرنے والا ہے① ﴿۱۰﴾ مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور نیک کام کیے ایسے لوگوں کے لیے تو مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے ﴿۱۱﴾ (اے نبی) کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ جو وحی تم پر اتاری جارہی ہے اس کا کچھ حصہ تم چھوڑ دو؟ اور اس بات سے تمھارا دل تنگ ہوجاتا ہے② کہ وہ (کافر) لوگ (ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا یا اس (نبی) کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا (جو فرشتہ ہم سے بھی بات چیت کرتا؟) (اے نبی!) یقیناً تم تو ڈرانے والے ہو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ذمہ دار ہے ﴿۱۲﴾ کیا وہ (کافر ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) نے اس (قرآن) کو خود گڑھ لیا ہے؟ تو (ان کو) تم (جواب میں) کہو: پھر تو تم اس (قرآن) جیسی دس سورتیں (اپنی خود کی) بنائی ہوئی تم لے آؤ اور (اس کام میں مدد کے لیے) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کو بھی بلا سکتے ہو اس کو بلا لو اگر تم سچے ہو تو ﴿۱۳﴾ اور اگر وہ لوگ تمھاری (کہی ہوئی) بات قبول نہ کریں③ تو تم جان لو کہ وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کے علم (یعنی وحی) سے ہی اتارا گیا ہے اور یہ (بھی جان لو) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اب (بتاؤ) کیا تم مسلمان ہوتے ہو (یا نہیں)؟ ﴿۱۴﴾

---

① دنیا کی راحت اور مصیبت دونوں عارضی ہے، ناشکری اور اترانا دونوں بری عادت ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) سو شاید آپ (تنگ ہوکر) جو احکام آپ کے پاس وحی کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں ان میں سے بعض (کی تبلیغ) کو چھوڑ دینا چاہتے ہو اور آپ کا دل اس بات سے تنگ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ۔ ③ یعنی تمھارا کہنا کرنہ سکے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا
يُبْخَسُوْنَ ۝۱۵ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ
كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ
مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۷

جو شخص بھی (اپنے اعمال کے ذریعہ) دنیا کی زندگی اور اس کی رونق حاصل کرنا چاہتا ہے تو ہم ان کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ اس (دنیا ہی) میں دے دیں گے اور ان کے لیے اس (دنیا) میں کوئی نقصان نہیں کیا جائے گا ﴿۱۵﴾ ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں آگ ہی ہوگی، ان لوگوں نے اس (دنیا) میں جو کام کیے وہ سب برباد ہو جائیں گے اور جو عمل وہ لوگ کر رہے تھے وہ (آخرت میں) بیکار ہو جائیں گے ﴿۱۶﴾ کیا (قرآن کا انکار کرنے والا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے) جو شخص اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) کھلی دلیل (یعنی قرآن) پر ہو اور (اس قرآن کے سچا ہونے پر) اس کے پیچھے ایک گواہ (یعنی ثبوت) ① اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے آیا ہو؟ اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب راستہ بتلانے والی اور رحمت تھی (وہ بھی قرآن کو سچا بتاتی ہے) وہی لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور ان سب فرقوں میں سے جو بھی اس (قرآن) کا انکار کرے گا تو (جہنم کی) آگ اس کے وعدہ کی جگہ ہے، سو تم اس (قرآن) کے بارے میں کسی شک میں مت پڑو، یقیناً وہ (قرآن) تو تمہارے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) بالکل سچی کتاب ہے، لیکن اکثر لوگ ایمان لاتے نہیں ہیں ﴿۱۷﴾

---

① قرآن مجید کی سچائی پر خود قرآن بھی گواہ ہے جو اس میں بے مثال فصاحت و بلاغت ہے وہ خود قرآن کی سچائی کی گواہی دیتی ہے یہ اعجاز قرآنی ہے، اسی طرح قرآن اتارا گیا حضرت نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر، آپ کے اخلاق، آپ کی مبارک عادتیں، آپ کی پاکیزہ زبان، آپ کا نورانی چہرہ یہ سب بھی آپ پر اتاری جانے والی کتاب قرآن کی سچائی کی دلیل ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ
هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ
فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا
يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، وہی لوگ اپنے رب کے روبرو حاضر کیے جائیں گے اور گواہی دینے والے (ملائکہ) کہیں گے کہ: یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، سن لو! اللہ تعالیٰ کی لعنت ظلم کرنے والوں پر ہے ﴿۱۸﴾ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی دین اسلام) سے روکتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ کے راستے) میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں اور وہی لوگ آخرت کا انکار کرتے ہیں ﴿۱۹﴾ وہ لوگ زمین میں (بھاگ کر کے اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے ① اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد کرنے والے نہیں ہونگے، ان کے لیے عذاب کو دوگنا کر دیا جائے گا، وہ لوگ (دنیا میں حق سے نفرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو) سن بھی نہیں سکتے تھے اور (حق کی طرف) وہ دیکھتے بھی نہیں تھے ﴿۲۰﴾ وہی لوگ ہیں جنھوں نے خود کو برباد کر دیا ہے اور جو (معبود) انھوں نے (دنیا میں) گڑھ رکھے تھے وہ سب (قیامت میں) ان سے غائب (یعنی گم) ہو جائیں گے ﴿۲۱﴾ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے ﴿۲۲﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور انھوں نے اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) تھکا نہیں سکیں گے۔

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۴﴾
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲۵﴾ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ
إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۚ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ
عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي
وَآتَانِي رَحْمَةً مِنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۚ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿۲۸﴾

(کافر اور مؤمن) ان دونوں فریق کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا شخص دیکھنے والا اور سننے والا ہو کیا ان دونوں کی حالت برابر ہوسکتی ہے؟ کیا پھر بھی تم لوگ دھیان نہیں دیتے ہو؟ ﴿۲۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا کہ یقین رکھو کہ میں تمہارے لیے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ﴿۲۵﴾ یہ کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، یقیناً میں تمہارے بارے میں دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۲۶﴾ سو ان (نوح علیہ السلام) کی قوم میں سے کافر سرداروں نے کہا: تو ہم کو ہمارے جیسا ہی ایک آدمی نظر آتا ہے اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہم میں سب سے زیادہ نیچی قوم کے لوگ وہی تمہاری بات مانتے ہیں (وہ بھی) بغیر سوچے سمجھے① اور ہم کو اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نظر آتی نہیں ہے؛ بلکہ ہم تو تم کو جھوٹا ہی سمجھتے ہیں ﴿۲۷﴾ اس (نوح علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) ایک روشن دلیل پر (قائم) ہوں اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے پاس سے مجھے ایک (خاص) رحمت (یعنی نبوت) عطا کی ہو، سو اس کی حقیقت تمہاری آنکھ سے چھپا دی گئی ہے، کیا ہم تم سے اس (رحمت) کو زبردستی چمٹا دیویں؛ حالاں کہ تم اس کو پسند نہیں کرتے ہو② ﴿۲۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) اوپرا اوپر سے (تیسرا) ہماری قوم کے چند رذیل ہیں وہ سطحی رائے سے تمہاری پیروی کرنے والے ہو گئے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) کیا وہ تمہاری سمجھ میں نہیں آرہی ہو پھر بھی ہم تمہارے اوپر زبردستی مسلط کردیویں (تیسرا) کیا ہم تم کو اس کے لیے مجبور کردیویں؛ حالانکہ تم اس سے نفرت کرتے ہو۔

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ
طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ
اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اور اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو (میرے) اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور میں ایمان والوں کو ہٹانے (یعنی نکالنے) والا نہیں ہوں، یقیناً وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے ہی والے ہیں؛ لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ تم سب جاہل لوگ ہو ﴿۲۹﴾ اور اے میری قوم! اگر میں ان (غریب ایمان والوں) کو (اپنے پاس) سے ہٹادوں تو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے کون مجھ کو چھڑائے گا①، کیا پھر بھی تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے؟ ﴿۳۰﴾ اور میں تم کو ایسا نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور (میرا دعویٰ) ایسا نہیں ہے کہ میں (تمام) غیب کی باتیں جانتا ہوں اور میں یہ (بھی) نہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو (میرے سامنے والے) لوگ تمھاری نظروں میں بالکل حقیر ہیں ان کے بارے میں (تمھاری طرح) یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز کوئی بھی بھلائی (یعنی ثواب) نہیں دیں گے، جو بات ان کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں، یقیناً تب تو میں ظلم کرنے والوں میں سے بن جاؤں گا② ﴿۳۱﴾ (قوم کے) لوگوں نے کہا: اے نوح! پکی بات یہ ہے کہ تم نے ہم سے بحث کرلی سو تم نے ہم سے بہت بحث کرلی سو اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو③ وہ ہمارے پاس لے آؤ ﴿۳۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کون مجھ کو بچائے گا۔ فقر و مسکنت کی وجہ سے کسی کی توہین اللہ کی پکڑ کا سبب بن سکتی ہے۔
② یعنی اگر ان کے دلوں میں اخلاص ہو اور میں ان کے بارے میں کوئی غلط بات کہہ دوں تب تو میں ظلم کرنے والوں میں سے بن جاؤں گا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ڈراتے ہو۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ
اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝ اَمْ
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ۝
وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ
مُّغْرَقُوْنَ۝ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ
تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ۝

نوح (علیہ السلام) نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ ہی تمہارے پاس وہ (عذاب) لائیں گے اور تم لوگ (عذاب سے بھاگ کر) تھکا نہیں سکو گے ﴿۳۳﴾ اور تم کو میری نصیحت فائدہ نہیں دے گی اگر میں تمہارے ساتھ بھلائی کرنا چاہوں تو بھی؛ جبکہ (تمہاری ضد کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے تم کو گمراہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہو، وہی (اللہ تعالیٰ) تم سب کے رب ہیں اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ﴿۳۴﴾ کیا یہ (کافر) لوگ (یوں) کہتے ہیں کہ: اس (محمد ﷺ) نے اس (قرآن) کو (خود) گڑھ لیا ہے؟ تو (ان کو جواب میں) تم کہو کہ: اگر میں نے اس کو خود بنالیا ہو تو میرے جرم کا وبال مجھ پر ہی ہوگا اور جو جرم تم لوگ کرتے ہو میں اس کا ذمے دار نہیں ہوں ﴿۳۵﴾

اور نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جو لوگ (اب تک) ایمان لاچکے ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا ہرگز ایمان نہیں لاوے گا؛ لہذا جو کام وہ لوگ کررہے ہیں اس کی وجہ سے تم غمگین مت ہوؤ ﴿۳۶﴾ اور (اے نوح!) تم ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی (یعنی حکم) سے کشتی بنالو اور تم مجھ سے ظالموں (کی نجات) کے بارے میں بات مت کرو، کیوں کہ وہ (ظالم لوگ) ڈوبنے ہی والے ہیں ﴿۳۷﴾ اور نوح نے کشتی بنانے کا کام شروع کردیا، اور جب بھی ان کی قوم کے کچھ سردار لوگ ان کے پاس سے گزرتے تو وہ ان (نوح) پر ہنستے تھے نوح نے کہا: اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو یقیناً ہم بھی (ایک دن) تم پر ہنسیں گے جس طرح تم (آج ہم پر) ہنس رہے ہو① ﴿۳۸﴾

---

① یعنی آگے چل کر ایسے حالات کھڑے ہوں گے جو تمہارے استہزاء کا موجب ہوں گے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا
وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ
رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۚ وَنَادٰى نُوْحُ ۟ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ
يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ
لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

سو عنقریب تم لوگ جان لوگے کہ کس کے پاس ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کردے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ﴿۳۹﴾ یہاں تک کہ جب ہمارا (عذاب دینے کا) حکم آپہنچا اور تنور (پانی سے) جوش مارنے لگا① تو ہم نے حکم دیا کہ: ہر قسم کے جانوروں میں سے (نر و مادہ) دو دو کے جوڑے اس (کشتی) میں سوار کرلو اور اپنے گھر والوں کو بھی؛ مگر جس کے بارے میں (ہمارا) حکم پہلے سے جاری ہوچکا ہو② اور جو ایمان لائے ہیں ان کو بھی (کشتی میں بٹھالو) اور نوح (علیہ السلام) کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے ﴿۴۰﴾ اور نوح (علیہ السلام) نے (ساتھیوں سے) کہا کہ: تم اس (کشتی) میں سوار ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ کے نام سے اس (کشتی) کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا بھی ہے، یقیناً میرے رب بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۴۱﴾ اور وہ (کشتی) پہاڑ جیسی (بلند) موجوں میں ان سب کو لے کر چلنے لگی اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے③ کو جبکہ وہ ایک الگ جگہ پر تھا آواز دی: اے میرے پیارے بیٹے! تو ہمارے ساتھ (کشتی میں) سوار ہوجا اور تو کافروں کے ساتھ شامل نہ ہو ﴿۴۲﴾ وہ (بیٹا) کہنے لگا کہ: ابھی میں کسی پہاڑ پر چلا جاؤں گا جو مجھ کو پانی (میں ڈوبنے) سے بچالے گا، نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچانے والا نہیں ہے؛ مگر جس پر اللہ تعالیٰ ہی رحم کریں اور ان دونوں (باپ بیٹے) کے درمیان ایک موج حائل ہوگئی سو وہ (بیٹا) ڈوبنے والوں میں سے ہوگیا ﴿۴۳﴾

---

① یعنی تنور سے پانی ابلنے لگا۔ ② کہ وہ کفر کی وجہ سے پانی میں ڈوبنے ہی والے ہیں۔ وہ کشتی میں سوار نہیں ہوں گے۔
③ اس کا نام "یام" تھا جس کو کنعان کہتے ہیں بعض روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ آپ کا سوتیلا بیٹا تھا۔

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى
الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ
وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ
غَيْرُ صَالِحٍ ۫ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالَ
رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ
الْخٰسِرِيْنَ ۝ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ

اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہا گیا: اے زمین! تو اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تو (پانی برسانے سے) رک جا اور پانی سکھا دیا گیا① اور (کافروں کو ہلاک کرنے کا) کام پورا ہو گیا اور وہ (کشتی) جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم ہوا کہ: ظالم لوگ (رحمت سے) دور ہو جاؤ ﴿۴۴﴾ اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب کو پکارا: اور کہا اے میرے رب! یقیناً میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں سے ہے اور یقیناً آپ کا وعدہ سچا ہے اور آپ حکم کرنے والوں میں سب سے اچھے حکم کرنے والے ہو ﴿۴۵﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نوح! یقیناً وہ (تمہارا بیٹا) تمہارے اہل میں سے نہیں ہے② کیوں کہ اس کا کام اچھا (یعنی صحیح) نہیں ہے؛ لہٰذا تم مجھ سے ایسی چیز کا سوال نہ کرو جس کی تم کو خبر نہ ہو، یقین رکھو میں تم کو نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم جاہلوں (یعنی نادانوں) میں سے مت بنو ﴿۴۶﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ (آئندہ) میں آپ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کروں جس کی حقیقت مجھ کو معلوم نہ ہو، اور اگر آپ مجھ کو معاف نہ کر دیں اور مجھ پر رحم نہ کریں تو میں نقصان میں پڑنے والوں میں سے ہو جاؤں گا ﴿۴۷﴾ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا: اے نوح! (کشتی سے) اتر جاؤ، ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں لے کر جو تمہارے لیے اور تمہارے ساتھ جتنی قومیں ہیں ان سب کے لیے ہیں،

---

① (دوسرا ترجمہ) اور پانی اتر گیا (تیسرا) پانی کم کر دیا گیا۔

② واقعی نبی کے اہل وہ ہیں جو ایمان لا کر نجات پاوے۔

وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ
اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنْ
اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝ يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۗ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ
وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور کچھ قومیں ایسی بھی ہیں جن کو ہم (دنیا میں چند دن) فائدہ اٹھانے کا موقع دیں گے، پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ﴿۴۸﴾ یہ سب غیب کی خبریں ہیں جو وحی کے ذریعہ ہم تم کو بتلا رہے ہیں، یہ سب (واقعات ہمارے) اس (بتانے) سے پہلے نہ تو تم جانتے تھے، نہ تو تمھاری قوم جانتی تھی، سو تم صبر کرو، یقیناً اچھا انجام تقویٰ والوں ہی کے لیے ہے ﴿۴۹﴾

اور قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (نبی بنا کر) بھیجا تو ہود نے کہا: اے میری قوم! تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تم لوگ تو جھوٹی بات ہی کہہ رہے ہو ﴿۵۰﴾ اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرے اجر (یعنی بدلے) کی ذمے داری اسی (اللہ تعالیٰ) پر ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا، کیا پھر بھی تم لوگ سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۵۱﴾ اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اس کے سامنے توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائیں گے، اور تمھاری (ابھی موجود) قوت کو زیادہ کرکے تمھاری طاقت کو بڑھا دیں گے ① اور تم لوگ گنہگار بن کر (ایمان سے) مت پھر جاؤ ﴿۵۲﴾ قوم کے لوگ کہنے لگے: اے ہود! تم ہمارے پاس (اپنی سچائی کی) کوئی دلیل نہیں لائے ہو اور ہم تمھارے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور ہم تمھاری بات پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۵۳﴾

---

① استغفار اور توبہ سے مال اور اولاد میں برکت ہوگی، جسمانی صحت و قوت بھی زیادہ ہوگی۔

إِنْ نَّقُوْلُ إِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ إِنِّيْٓ أُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا أَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ إِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ إِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَّآ أُرْسِلْتُ بِهٖٓ إِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ إِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝

ہم تو یہی بات کہتے ہیں کہ: ہمارے بعض معبودوں نے تم کو بری طرح جھپیٹے میں لے لیا ہے① ہود (علیہ السلام) نے کہا: یقین رکھو! میں تو اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی (اس بات پر) گواہ رہو کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جن کو تم شریک مانتے ہو میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ﴿۵۴﴾ سو تم سب مل کر میرے بارے میں (جو بھی) چال (چل سکتے ہو) چلو②، پھر مجھے (ذرہ برابر بھی) مہلت مت دو ﴿۵۵﴾ یقین رکھو! میں نے تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کیا جو میرے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، جتنے بھی زمین پر چلنے والے جانور ہیں ان سب کی پیشانی کے بال اس نے پکڑ رکھے ہیں③ یقیناً میرے رب سیدھے راستے پر (چلنے سے ملتے) ہیں ﴿۵۶﴾ سو اگر تم لوگ (سچے دین سے) منہ پھراتے ہو تو جو پیغام دے کر مجھ کو تمھارے پاس بھیجا گیا تھا وہ تو میں نے تم کو پہنچا دیا اور (تم ایمان نہیں لاؤ گے تو اب) میرے رب (تم کو ہلاک کر کے) تمھاری جگہ کسی اور قوم کو آباد کریں گے، اور تم لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکو گے، یقیناً میرے رب تمام چیزیں نگرانی کرنے والے ہیں ﴿۵۷﴾ اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے ہود (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو اپنی (خاص) رحمت (کے ذریعہ عذاب) سے بچا لیا اور ہم نے ان کو بھاری عذاب سے نجات دی ﴿۵۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جنون (آسیب) پہنچا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) میرے حق میں جو برائی کر سکتے ہو کر گزرو۔ ③ یعنی ان سب پر اللہ کا مکمل قابو ہے۔

وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۵۹ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝۶۰

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝۶۱ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۶۲

اور یہی قومِ عاد ہے جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں (یعنی نشانیوں) کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے شرارت کرنے والے (حق کے) پکے دشمن کی بات پر وہ چلے① ﴿۵۹﴾ اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لازم کردی گئی اور قیامت کے دن بھی (لعنت ان کے ساتھ رہے گی) سنو! قومِ عاد نے یقیناً اپنے رب کا انکار کیا، سنو! قومِ عاد کے لوگ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور کر دیے گئے جو ہود (علیہ السلام) کی قوم تھی ﴿۶۰﴾

اور قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر) بھیجا② تو اس (صالح علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور تم کو اس میں آباد کر دیا، سو تم اس (اللہ تعالیٰ) سے معافی مانگو، پھر اسی (اللہ تعالیٰ) سے توبہ کرو، یقین رکھو کہ میرے رب تو بہت نزدیک ہیں (دعا کو) قبول کرنے والے ہیں ﴿۶۱﴾ قوم کے لوگ کہنے لگے: اے صالح! اس بات سے پہلے تو تو ہمارے درمیان ایسا رہا کہ (ہم کو) تجھ سے بڑی امید تھی③ جن بتوں کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں کیا ان کی عبادت سے تو ہم کو روکتا ہے؟ اور جس (دین) کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے اس کے بارے میں ہم کو ایسا شک ہے کہ دل مانتا ہی نہیں ﴿۶۲﴾

---

① شریروں کی تائید اور ان کی اتباع یہ بھی عذاب لانے والے جرائم میں سے ہے۔ ② جن آیتوں میں نبی اور قوم کے درمیان بھائی ہونے کی بات کہی گئی ان میں کئی جگہوں پر خاندانی بھائی یا وطنی بھائی یا دونوں طرح کی اخوت مراد ہے۔

③ اعلانِ نبوت سے قبل بھی حضرات انبیا علیہم السلام بہت اچھے اخلاق پر ہوتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ
اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ
فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ
دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾

اس (صالح علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! تم بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) ایک کھلی دلیل پر ہوں① اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی طرف سے مجھ کو رحمت (یعنی نبوت) دی ہے، اگر میں ہی اس (اللہ تعالیٰ) کی نافرمانی کروں تو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے کون مجھ کو بچا لے گا سو (تبلیغ سے مجھے روک کر) تم تو میرا نقصان ہی زیادہ کر رہے ہو ﴿۶۳﴾ اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمھارے لیے نشانی (بن کر آئی) ہے، سو تم اس کو (آزاد) چھوڑ دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں (چارا) کھاتی پھرے اور تم برے ارادے سے اس کو ہاتھ بھی مت لگاؤ②، ورنہ بہت جلدی عذاب (آکر) تم کو پکڑ لے گا③ ﴿۶۴﴾ سو انھوں نے اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ ڈالے④ تو صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ: تم تین دن اپنے گھروں میں مزے اڑا لو، یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا ہونے والا نہیں ہے ﴿۶۵﴾ سو جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے صالح (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو اپنی (خاص) رحمت کے ذریعہ بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے (حفاظت میں رکھا) یقیناً تمھارے رب وہ تو بہت طاقت والے ہیں، بڑے زبردست ہیں ﴿۶۶﴾ اور ظالموں کو ایک بھیانک آواز نے پکڑ لیا، سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے ﴿۶۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میرے رب کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت (یا صحیح سمجھ) پر ہوں۔

② (دوسرا ترجمہ) برائی پہنچانے کے مقصد سے تم اس کو ہاتھ بھی مت لگاؤ۔

③ (دوسرا ترجمہ) ورنہ تم کو فوری عذاب پکڑ لے گا۔

④ یعنی اونٹنی کو مار ڈالا۔

كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟ كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوا۟ سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ
جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَءَآ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ
قَالُوا۟ لَا تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَٱمْرَأَتُهُۥ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَٰهَا
بِإِسْحَٰقَ وَمِن وَرَآءِ إِسْحَٰقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يَٰوَيْلَتَىٰٓ ءَأَلِدُ وَأَنَا۠ عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِى شَيْخًا ۖ
إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾

ایسے ہو گئے جیسے اس (بستی) میں کبھی بسے ہی نہیں تھے، سنو! قومِ ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا، سنو! ثمود کے لوگ (بھی اللہ کی رحمت سے) دور کر دیے گئے ﴿۶۸﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (انسانی شکل میں بیٹا پیدا ہونے کی) خوش خبری لے کر آئے تو ان فرشتوں نے (آ کر) کہا کہ: سلام، تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے بھی (جواب میں) کہا: سلام، سو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے دیر نہیں لگائی کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ﴿۶۹﴾ پھر جب ابراہیم نے ان (آنے والوں) کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس (بھنے ہوئے بچھڑے) کی طرف بڑھتے نہیں ہیں تو ابراہیم (علیہ السلام) نے ان کو اجنبی سمجھا① اور وہ (ابراہیم علیہ السلام) ان کی وجہ سے دل میں ڈر گئے تو اس پر وہ (آنے والے) کہنے لگے: (ابراہیم!) تو مت ڈر، یقیناً ہم لوگ لوط (علیہ السلام) کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿۷۰﴾ اور ان (ابراہیم علیہ السلام) کی بیوی (سارہ وہیں) کھڑی ہوئی تھی، سو (ان باتوں کو سن کر) ہنس پڑی پھر ہم نے اس (سارہ) کو اسحاق (علیہ السلام) کی (پیدائش کی) خوش خبری دی اور اسحاق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام) (پوتے کی پیدائش) کی (خوش خبری دی) ﴿۷۱﴾ تو وہ عورت (سارہ) بولی: ہائے! کیا مجھ کو بچہ ہوگا؟ حالاں کہ میں تو بوڑھیا ہو گئی اور یہ میرے شوہر (بھی) بالکل بوڑھے ہو چکے ہیں، یقیناً یہ تو ایک بڑے تعجب کی بات ہے ﴿۷۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کی وجہ سے ابراہیم (علیہ السلام) کو کھٹکا لگا۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۝ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ۝ اِنَّ
اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ۝ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ
وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ۝ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ۝

تو (آنے والے مہمان) فرشتے کہنے لگے: کیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟① (اے ابراہیم کے) گھر والو! تم پر تو (خاص) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تمام تعریف والے ہیں، بڑی شان والے ہیں ﴿۷۳﴾ پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) کی گھبراہٹ دور ہوگئی اور ان کو خوش خبری مل گئی تو وہ لوط (علیہ السلام) کی قوم کے بارے میں ہم سے بحث کرنے لگے ﴿۷۴﴾ یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) تو بڑے حلیم تھے، بڑے نرم دل تھے، انابت کرنے والے تھے ﴿۷۵﴾ اے ابراہیم! اس بات کو تو تم جانے دو، یقین کرلو کہ تمھارے رب کا حکم آہی پہنچا ہے اور یقیناً ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو واپس نہیں کیا جاسکتا ﴿۷۶﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ (لوط) ان (فرشتوں کے آنے) کی وجہ سے غمگین ہوئے اور ان (لوط) کا دل ان کی وجہ سے پریشان (یعنی تنگ) ہوا اور لوط کہنے لگے: یہ آج کا دن بڑا ہی سخت ہے ﴿۷۷﴾ اور ان (لوط علیہ السلام) کی قوم کے لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور پہلے سے ہی ان کو برے کام کرنے کی عادت تھی، لوط (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں وہ تمھارے لیے بہت زیادہ پاکیزہ ہیں، سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھ کو میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا مت کرو، کیا تم میں ایک بھی اچھی چال چلن والا آدمی نہیں ہے؟② ﴿۷۸﴾

① خانوادہ نبوت میں عجائبات کا نظارہ ہوتا ہی رہتا ہے اس میں تعجب کیسا؟ ② تمھارے درمیان کوئی آدمی ہوتا جو پوری قوم کو اچھی بات سکھاتا اور بری بات سے روکتا۔ جو شخص بھی اپنی قوم سے اس طرح کی خیر خواہی کرے وہ "رشید" ہے۔

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ۝ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ
قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ۝ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ
بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ
مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا
وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِیَ مِنَ
الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ۝

قوم کے لوگ کہنے لگے: تم کو تو معلوم ہی ہے کہ ہم کو تمھاری بیٹیوں میں کوئی دل چسپی (یعنی رغبت، خواہش اور غرض) نہیں ہے اور ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ تو تم کو معلوم ہی ہے ﴿۷۹﴾ لوط (علیہ السلام) نے کہا: کاش کہ میرے پاس تمھارے مقابلے کی کوئی طاقت ہوتی یا کوئی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا! ﴿۸۰﴾ (ان آنے والے مہمان فرشتوں نے) کہا: اے لوط! یقیناً ہم تو تمھارے رب کے بھیجے ہوئے (یعنی فرشتے) ہیں، وہ تم تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے؛ لہٰذا تو اپنے اہل کو① لے کر رات کے کسی حصے میں (بستی سے) نکل جا اور تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے؛ مگر تمھاری بیوی، واقعہ یہ ہے کہ ان (قوم کے لوگوں) پر جو (عذاب) آنے والا ہے یقیناً وہ (عذاب) اس پر بھی آ کر ہی رہے گا، یقیناً ان (پر عذاب اترنے) کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے، کیا صبح بالکل نزدیک نہیں ہے؟ ﴿۸۱﴾ پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ گیا تو ہم نے (اس زمین کو پلٹ کر) اس کے اوپر والے حصے کو نیچے والا حصہ کر دیا اور ہم نے اس (بستی) پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر مسلسل برسائے ﴿۸۲﴾ تمھارے رب کے یہاں سے ان پر (خاص) نشان لگے ہوئے تھے② اور وہ (بستیاں مکہ کے) ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں ہیں ﴿۸۳﴾

---

① یہاں اہل سے تمام ایمان والے مراد ہیں۔

② عذاب والے پتھر دوسرے عام پتھروں سے بالکل الگ تھے اور اس پر ہر مجرم کا نام لکھا ہوا تھا، جس پتھر پر جس کا نام تھا وہ اسی کو آ کر لگتا تھا۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ
وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
مُّحِيطٍ ۝ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا
عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ
فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ۝

اور مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (نبی بنا کر) بھیجا تو اس (شعیب علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ہے اور تم لوگ ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو، یقیناً میں تم کو اچھی حالت (یعنی مال داری) میں دیکھتا ہوں اور یقیناً میں تم پر ایک ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم کو (چاروں طرف سے) گھیر لے گا① ﴿۸۴﴾ اور اے میری قوم! تم ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو② اور تم زمین میں فساد مچاتے مت پھرو ﴿۸۵﴾ (لوگوں کو پورے پورا دینے کے بعد حلال طریقے سے) اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا (جو نفع) بچ کر رہے وہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم (میری بات) مانو تو③ اور میں تمھارے اوپر ذمے دار نہیں ہوں ﴿۸۶﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: اے شعیب! کیا تم کو تمھاری نماز (ہمارے بارے میں) یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے باپ دادا جن (بتوں) کی عبادت کرتے آئے ہیں ہم ان کو چھوڑ دیویں یا ہم اپنے مالوں کے بارے میں (اپنی مرضی سے) جو چاہیں کر رہے ہیں (کیا) اس کو بھی (کرنا چھوڑ دیویں؟) یقیناً تم تو بہت ہی باوقار، نیک چلن آدمی ہو④ ﴿۸۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو ہر قسم کے عذاب کو گھیرنے والا (جامع) ہوگا۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور تم لوگوں کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اگر تم کو میری (بات پر) یقین آوے (تو مان لو)

④ یہ مذاق اور طنز میں جملہ تھا، اہل دین لوگوں کے معاملات میں صحیح رہنمائی کرے وہ بھی ان کو پسند نہیں ہوتا، آج بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ علما کا کام صرف نماز، مسجد تک محدود ہے؛ حالاں کہ معاملات اور زندگی کے ہر شعبے میں شرعی رہبری کے لیے علما کی ضرورت ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ
اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ
اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ
مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾
وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا
مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾

شعیب (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! بتلاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر (قائم) ہوں اور اس نے مجھ کو اپنی طرف سے بہترین رزق دیا ہے① اور جن کاموں کے کرنے سے میں تم کو روکتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ وہ کام میں خود کرنے لگوں② میں تو اپنی استطاعت کے مطابق تمھاری اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ (کی مدد) سے ہی مجھے (اصلاحی کاموں کی) توفیق ملتی ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں انابت کرتا ہوں ﴿۸۸﴾ اور اے میری قوم! میرے ساتھ جو تم کو مخالفت ہے وہ تم کو ایسے (برے) کاموں کی طرف نہ لے جاوے③ جس کے نتیجے میں تم پر بھی اسی طرح کی مصیبت آپڑے جیسی نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آپڑی تھی اور لوط کی قوم (کا زمانہ اور علاقہ) تم سے (زیادہ) دور (بھی) نہیں ہے ﴿۸۹﴾ اور تم اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اس کی طرف توبہ کرو، یقیناً میرے رب بہت ہی رحم کرنے والے، بہت زیادہ محبت کرنے والے ہیں ﴿۹۰﴾ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: اے شعیب! تمھاری بہت ساری باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتی④ اور ہم تو دیکھ ہی رہے ہیں کہ تم ہمارے درمیان میں بہت ہی کمزور (آدمی) ہو اور اگر تمھارے خاندان (والے جو ہمارے مذہب پر ہیں ان) کا خیال نہ ہوتا تو ہم تم کو ضرور پتھر مار کر ہلاک کر دیتے اور ہماری نظروں میں تمھاری کوئی عزت نہیں ہے ﴿۹۱﴾

---

① مراد: ظاہری حلال، پاکیزہ روزی اور باطنی رزق: عقل، فہم، وحی، نبوت۔ ② (دوسرا) اور میرا ایسا ارادہ نہیں کہ جس بات سے میں تم کو منع کروں اس کے خلاف میں خود کروں۔ ③ عداوت میں حق کا انکار نہ کرو۔ ④ حقارت میں ایسا کہا، یا باتوں کو سن کر یہ کہتے تھے کہ ہماری سمجھ میں نہ آیا، یا بے توجہی سے منکر لوگ ایسا جواب دیتے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ
عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا
شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ
دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ
فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝

شعیب (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! کیا میرے خاندان کا خیال (یعنی دباؤ) تمہاری نظروں میں اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ ہے اور تم نے اس (اللہ تعالیٰ) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے① یقیناً تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو میرے رب کے قابو میں ہے ﴿۹۲﴾ اور اے میری قوم! تم اپنی حالت پر کام کرتے رہو، میں اپنے طریقے کے مطابق عمل کر رہا ہوں، تھوڑے ہی دنوں میں تم کو پتہ چل جائے گا کس پر عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دیتا ہے اور کون جھوٹا ہے؟ اور تم لوگ انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ﴿۹۳﴾ اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے شعیب (علیہ السلام) کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ان کو اپنی (خاص) رحمت سے بچا لیا② اور ظالموں کو ایک بھیانک آواز نے پکڑ لیا، سو وہ (ظالم لوگ صبح کو) اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے ﴿۹۴﴾ (وہ ایسے ہو گئے) جیسے کبھی ان (گھروں) میں بسے ہی نہیں تھے، سنو! مدین والے (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) ایسے ہی دور کیے گئے جیسے ثمود کے لوگ دور کیے گئے تھے ﴿۹۵﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا، سو وہ لوگ تو فرعون کے حکم پر چلتے رہے؛ حالاں کہ فرعون کی کوئی بات صحیح نہیں تھی ﴿۹۶﴾ ﴿۹۷﴾

---

① یعنی بالکل ہی بھلا رکھا ہے۔ ② رحمت الٰہی کی برکت سے عذاب سے حفاظت ہوئی۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ
لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا
قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ وَكَذٰلِكَ
اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ
خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝

وہ (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا، سو اپنی قوم کو آگ پر پہنچائے گا، سو وہ بہت ہی برا گھاٹ ہے جس پر وہ پہنچیں گے ﴿۹۸﴾ اور اس (دنیا) میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لعنت میں ہوں گے) بہت برا انعام ان کو دیا گیا ﴿۹۹﴾ یہ سب ان بستیوں کے حالات ہیں جو ہم تمھارے سامنے بیان کرتے ہیں، ان میں سے کچھ (بستیاں ابھی تک) قائم ہیں (جیسے مصر) اور کچھ (بستیاں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح) بالکل ختم ہو چکی ہیں ﴿۱۰۰﴾ اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ خود انھوں نے (نافرمانی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، سو جب تیرے رب کا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ان کے وہ معبود جن کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ لوگ پکارا کرتے تھے وہ ان کو کچھ بھی کام نہیں آئے، اور وہ (جھوٹے معبود) ان (مشرکوں) کی تباہی میں ہی اضافے کے سبب ہوئے① ﴿۱۰۱﴾ اور اسی طرح تمھارے رب کی پکڑ ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتے ہیں؛ حالاں کہ وہ (بستیاں) ظالم ہوتی ہیں، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کی پکڑ بڑی دردناک ہے، بہت ہی سخت ہے ﴿۱۰۲﴾ یقیناً ان سب (واقعات) میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو، وہ ایسا دن ہوگا جس میں تمام لوگ جمع کیے جائیں گے اور وہ ایسا دن ہوگا جس کو کھلی ہوئی آنکھوں سے دیکھیں گے② ﴿۱۰۳﴾

---

① (دوسرا) ان (معبودوں) کی وجہ سے ان کی بربادی ہی زیادہ ہوئی۔
② (دوسرا) سب کے سب لوگ حاضر کر دیے جائیں گے۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝
فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا
فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَآءً غَيْرَ
مَجْذُوْذٍ ۝ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ
قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝

اور ہم نے اس (دن) کو گنی ہوئی مدت ہی کے لیے ملتوی کیا ہے ﴿۱۰۴﴾ جب وہ (قیامت کا) دن آوے گا تو کوئی اس کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا، سو ان میں سے بعض لوگ تو برے نصیب والے ہوں گے اور (دوسرے) بعض لوگ اچھے نصیب والے ہوں گے ﴿۱۰۵﴾ سو جو لوگ برے نصیب والے (کافر) ہیں تو وہ جہنم میں رہیں گے، ان کے لیے اس (جہنم) میں چیخنے اور چلانے کی آواز ہوگی ﴿۱۰۶﴾ وہ لوگ اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہے (یعنی ہمیشہ)؛ الا یہ کہ تمھارے رب (کوئی اور بات) چاہیں، یقیناً تمھارے رب جس (کام) کا بھی ارادہ کرتے ہیں اس کو اچھی طرح کر ہی ڈالتے ہیں ﴿۱۰۷﴾ اور جو لوگ اچھے نصیب والے ہیں (یعنی ایمان والے) وہ جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں (یعنی ہمیشہ)؛ مگر یہ کہ تمھارے رب (کوئی اور بات) چاہیں، یہ ایسا عطیہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا① ﴿۱۰۸﴾ سو وہ (مشرک) لوگ جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں ان کے (باطل ہونے کے) بارے میں تم ذرا بھی شک میں مت رہنا②، وہ لوگ تو (بتوں کی) اسی طرح عبادت کرتے ہیں جس طرح ان کے باپ دادا پہلے عبادت کرتے تھے اور یقیناً ہم ان کو ان کا (عذاب کا) حصہ پورے پورا چکا دینے والے ہیں جس میں کوئی کمی نہیں ہوگی ﴿۱۰۹﴾

---

① دوسری آیتوں اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ہمیشہ جنت میں اور کافروں کو ہمیشہ جہنم میں رکھیں گے۔ ② کہ ان بتوں کی عبادت جہنم میں لے جانے کا ذریعہ ہوگی (دوسرا ترجمہ) ذرا بھی دھوکہ میں مت رہنا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۱۱۰ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱۱ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۲ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۳ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝۱۱۴

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات تمھارے رب کی طرف سے پہلے سے طے نہ کردی گئی ہوتی① تو ان کے درمیان فیصلہ (دنیا ہی میں) کردیا جاتا اور یقیناً وہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جو ان کو چین نہیں لینے دیتا ﴿۱۱۰﴾ اور یقیناً ان سب لوگوں کو وقت آنے پر تمھارے رب ان کے اعمال کا پورے پورا بدلہ چکا دیں گے، یقیناً جو کام وہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۱۱﴾ جس طرح تم کو حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق تم سیدھے راستے پر قائم رہو② اور وہ لوگ بھی جو (کفر سے) توبہ کرکے تمھارے ساتھ ہیں (وہ بھی تمھارے ساتھ سیدھے راستے پر قائم رہیں) اور تم حد سے آگے مت بڑھو، یقین رکھو جو عمل بھی تم لوگ کرتے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۱۲﴾ اور تم لوگ ظالموں کی طرف (ذرا بھی) مائل نہ ہونا، ورنہ تم کو جہنم کی آگ پکڑ لے گی اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایت کرنے والے نہیں ہوں گے پھر تم کو کوئی مدد بھی نہیں پہنچائی جاسکے گی ﴿۱۱۳﴾ اور (اے محمد ﷺ!) تم دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کو قائم کرو، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے واسطے ﴿۱۱۴﴾

---

① یعنی یہ کہ پورا عذاب تو آخرت ہی میں دیا جائے گا۔

② استقامت میں بھی انسان آزاد نہیں ہے رب کے حکم کے مطابق ہی ہونی چاہیے۔

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا
بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٨﴾ اِلَّا مَنْ
رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ﴿١١٩﴾

اور (اے نبی)! تم صبر کرو، سو یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ﴿۱۱۵﴾ سو جو امتیں تم سے پہلے (ہلاک) ہو چکی ہیں اُن میں ایسے لوگ کیوں نہیں ہوئے جن میں کچھ سمجھ بچی ہو جو زمین میں فساد (یعنی کفر) سے روکتے ہوں؛ مگر تھوڑے سے لوگ تھے (جو خود کفر سے بچتے تھے اور دوسروں کو روکتے تھے) ان میں سے جن کو ہم نے (عذاب سے) نجات دی تھی اور ظالم لوگ جس عیش میں تھے اسی کے پیچھے وہ پڑے رہے، اور وہ گنہگار تھے ﴿۱۱۶﴾ اور تمہارے رب ایسے نہیں ہیں کہ بستیوں (کے رہنے والوں) کو ظلم کرکے① ہلاک کر دیویں؛ حالاں کہ ان (بستی) کے رہنے والے (خود کی اور دوسروں کی) اصلاح (یعنی حالت کو درست کرنے کی محنت) میں لگے ہوئے ہو② ﴿۱۱۷﴾ اور اگر تمہارے رب چاہتے تو (تمام) لوگوں کو ایک ہی طریقہ (یعنی اسلام) پر کر دیتے اور (لیکن) لوگ ہمیشہ (آپس میں) اختلاف ہی کرتے رہیں گے؛ ﴿۱۱۸﴾ الا یہ کہ جن پر تمہارے رب رحم فرمائیں گے③ اور اسی (امتحان) کے لیے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو پیدا کیا اور تمہارے رب کی بات (جو اس نے کہی تھی وہ) پوری ہو کر ہی رہے گی کہ میں جنات اور انسان سب سے جہنم کو ضرور بھر کر ہی رہوں گا ﴿۱۱۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کفر کے سبب سے۔

② اصلاحی محنت عذاب کو روکنے کا ذریعہ ہے۔

③ تو ان کو سچائی پر قائم رکھیں گے۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اورنبیوں کے واقعات میں سے (یہ جو اوپر ذکر کیے گئے ہیں) وہ تمام (واقعات) جو ہم تمھیں سناتے ہیں ہم ان کے ذریعہ تمھارے دل کو جما دیتے ہیں① اور اس (سورت یا واقعہ) میں جو بات تمھارے پاس آئی وہ (خود) بھی حق ہے② اور تمام مومنوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے ﴿۱۲۰﴾ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن کو کہہ دو کہ تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو ہم بھی (اپنے طریقہ پر) عمل کر رہے ہیں ﴿۱۲۱﴾ اور (اعمال کے نتائج کا) تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں ﴿۱۲۲﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے اُن سب کو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، اور ہر (قسم کے تمام) کام اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹائے جائیں گے، سو تو اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کر اور اسی (اللہ تعالیٰ) پر تو بھروسہ کر، اور جو کام تم کرتے ہو تمھارے رب اس سے غافل (یعنی بے خبر) نہیں ہیں ﴿۱۲۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے دل کو قوت دے (کر مضبوط) کریں۔
② یعنی تحقیقی باتیں ہیں۔

سورة يوسف

(المكية)

آياتها: ١١١۔

رکوعاتها: ١٢۔

سورۂ یوسف

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں ایک سو گیارہ (۱۱۱) آیتیں ہیں، سورۂ ہود کے بعد اور سورۂ حجر سے پہلے ترپن (۵۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کے ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کا عجیب وغریب واقعہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ پورے قرآن میں ایک ہی جگہ پر مرتب انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس واقعے کی کسی اور جگہ تکرار نہیں ہوئی ہے؛ ہاں! سورۂ انعام اور سورۂ غافر میں صرف حضرت یوسف علیہ السلام کا نام مبارک ذکر کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۟ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۟ نَحْنُ نَقُصُّ
عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الْغٰفِلِيْنَ ۟ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۟ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۟

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الٓرٰ، یہ (سچائی کو) ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ یقیناً ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا؛ تاکہ تم (اس کو) سمجھو ﴿۲﴾ ہم سناتے ہیں تم کو بہترین قصہ اِس قرآن کے ذریعہ جو ہم نے تمھاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجا①، اور تم اِس (قرآن) سے پہلے (اِس واقعہ سے) بالکل بے خبر تھے ﴿۳﴾ (وہ واقعہ سنو) جب کہ یوسف (علیہ السلام) نے اپنے ابا سے کہا کہ②: اے میرے ابا! یقیناً میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا ہے، میں نے ان کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے سجدہ کر رہے ہیں ﴿۴﴾ یعقوب (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میرے بیٹے! تو اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی سازش کریں گے، یقیناً شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے ﴿۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم نے وحی کے ذریعہ تمھاری طرف جو یہ قرآن اتارا (اس میں) ہم تم کو بہترین قصہ سناتے ہیں۔

② حضرت یوسف علیہ السلام نے راز کی بات اپنے والد سے کہی ہے یہ مناسب طریقہ ہے جب کہ آج لوگ اس طرح کی باتیں دوستوں سے کرتے ہیں اور والدین اور گھر والوں سے چھپاتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ
يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ
اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ۝ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ
اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝

اور اسی طرح ①تم کو تمھارے رب (نبوت کے لیے) چن لیں گے اور تم کو (تمھارے رب) باتوں کا (صحیح) طلب نکالنا سکھائیں گے② اور (دوسری نعمتیں دے کر) اپنے انعام کو پورا کریں گے تم پر اور یعقوب کے خاندان پر؛ جیسا کہ اپنا انعام پورا کیا تھا اس سے پہلے تمھارے دونوں باپ دادے: ابراہیم (پردادا) اور اسحاق (دادا) پر، یقیناً تمھارے رب بہت بڑے علم والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۶﴾

پکی بات یہ ہے کہ یوسف (علیہ السلام) اور اس کے بھائیوں (کے قصے) میں سوال پوچھنے والوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کے نبی ہونے کی) بڑی نشانیاں ہیں ﴿۷﴾ (وہ وقت یاد کرو) جب کہ وہ (یوسف علیہ السلام کے بھائی آپس میں) کہنے لگے کہ: ہمارے ابا جان کو یوسف اور اس (یوسف) کا بھائی③ ہم سے بھی زیادہ پیارا ہے؛ حالاں کہ ہماری جماعت تو زیادہ طاقت والی ہے،④ واقعۃً⑤ ہمارے ابا جان کھلی غلطی میں ہیں ﴿۸﴾ تم یوسف کو مار ڈالو یا اس کو کسی دوسرے ملک میں ڈال کر کے آؤ⑥ تو تمھارے ابا کی توجہ خالص تمھارے لیے ہو جائے گی اور تم اس کے بعد (توبہ کر کے) نیک قوم ہو کر کے رہنا⑦ ﴿۹﴾

---

① خواب میں اشارہ تھا کہ ایک وقت آوے گا کہ یوسف علیہ السلام کو عزت کا ایسا اونچا مقام نصیب ہوگا کہ تمام بھائی ان کا اکرام کریں گے جس طرح تم کو یہ عزت ملی اسی طرح آئندہ نبوت اور تاویلِ احادیث جیسی نعمت ملے گی۔
② دوسرا مطلب: تم کو تمھارے رب خوابوں کی تعبیر سکھائیں گے③ یعنی حقیقی بھائی بنیامین جو یوسف سے بھی چھوٹے تھے۔
④ چوں کہ ہم دس بھائی جوان اور ابا کے کام میں مددگار ہیں، پھر بھی ابا جان ہم سے محبت کم رکھتے ہیں۔
⑤ کہ اولاد کے درمیان انصاف نہیں کرتے۔⑥ یعنی دور کسی ملک میں چھوڑ دو؛ تا کہ وہاں سے واپس گھر نہ آ سکے۔
⑦ اور یوسف کے دور ہو جانے کے بعد تمھارے سب کام بنتے جائیں گے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ
مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ
يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا
لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ

ان (بھائیوں) میں سے ایک کہنے والے نے کہا: تم یوسف کو قتل مت کرو(1) اور اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو اس (یوسف) کو تم گمنام (یا اندھیرے) کنویں میں ڈال دو، کہ کوئی قافلہ اس (یوسف) کو اٹھا کر لے جائے(2) ﴿۱۰﴾ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے ابا! آپ کے پاس کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے؟ حالاں کہ پکی بات یہ ہے کہ ہم اس (یوسف) کا بھلا ہی چاہتے ہیں ﴿۱۱﴾ آپ اس (یوسف) کو ہمارے ساتھ آئندہ کل (تفریح میں) بھیجیے، کہ وہ خوب کھائے اور کھیلے اور (آپ ہم پر بھروسہ رکھیے) یقیناً ہم اس (یوسف) کی پوری پوری حفاظت کریں گے ﴿۱۲﴾ یعقوب (علیہ السلام) نے کہا کہ: تم اس (یوسف) کو (میرے پاس سے) لے جاؤ گے تو مجھے (جدائی کا) غم ہوگا اور مجھے خطرہ ہے کہ تمہارا (کھیل کود میں مشغول ہونے کی وجہ سے) اس کی طرف دھیان نہ رہے تو بھیڑیا (آ کر) اس کو کھا جائے(3) ﴿۱۳﴾ سب (بھائی) کہنے لگے کہ: ہم طاقت والی جماعت ہے پھر بھی اگر بھیڑیا اس (یوسف) کو کھا جائے تب تو ہم بڑے نقصان میں ہوں گے(4) ﴿۱۴﴾ سو جب وہ (سب بھائی) اس (یوسف) کو لے کر (جنگل میں) گئے اور ان سب (بھائیوں) نے (پہلے ہی سے) اتفاق کر لیا تھا کہ وہ اس کو گمنام (یعنی غیر معروف) کنویں میں ڈال دیں گے،

---

(1) اس لیے کہ قتل کا گناہ بڑا ہے۔ (2) (دوسرا ترجمہ) کوئی مسافر اس کو اٹھا کر لے جائیں گے۔

(3) اس جگہ حضرت یعقوبؑ کا اپنی اولاد پر حسن ظن دیکھیے کہ تم جان بوجھ کر بھیڑیے کو کھلا نہیں دو گے، ہاں! تم دوسرے کسی مشاغل میں ہوں اور یوسف کی طرف دھیان نہ رہے اور بھیڑیا اس کو کھا جائے۔

(4) (دوسرا ترجمہ) ہم طاقت ور بھائیوں کی پوری جماعت کے ہوتے ہوئے بھی کوئی بھیڑیا یوسف کو کھا جاوے تو ہم گئے گذرے (یعنی نکمے) ہو گئے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً
يَّبْكُوْنَ۝قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ۝وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ
سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۝

اور ①ہم نے اس (یوسف علیہ السلام) کو وحی② بھیجی (کہ ایک روز آئے گا) وہ ایسی حالت میں ہوں گے کہ وہ (بھائی تم کو) پہچانتے بھی نہ ہوں گے اور تم ان کو ان کا یہ (ظلم والا) کام ضرور یاد دلاؤ گے③ ﴿۱۵﴾ اور (کنویں میں ڈالنے کی کارروائی کرکے) وہ رات کو روتے روتے اپنے ابا کے پاس آئے ﴿۱۶﴾ وہ (بھائی) کہنے لگے: اے ہمارے ابا! ہم سب دوڑنے کا مقابلہ کرنے چلے گئے تھے اور ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا، سو بھیڑیا (اکیلے پن اور بچپن کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر) اس (یوسف) کو کھا گیا اور ہم بالکل سچے ہیں پھر بھی آپ ہماری بات نہیں مانیں گے ﴿۱۷﴾ اور وہ اس (یوسف علیہ السلام) کے کرتے پر جھوٹا خون (بھی) لگا کر لائے، یعقوب علیہ السلام نے (کرتہ دیکھ کر کہ کہیں سے پھٹا نہیں ہے) کہا: (ہرگز ایسی بات نہیں کہ بھیڑیا میرے یوسف کو کھا گیا ہو) بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لیے ایک بات بنالی ہے، سو (میرے لیے تو) صبر کرنا ہی بہتر ہے④ اور جو بات تم ظاہر کرتے ہو (یا جو بات تم بتاتے ہو) ان پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگتا ہوں ﴿۱۸﴾

---

① اور ان دس بھائیوں نے اپنی طے کی ہوئی بات پر عمل کرکے یوسف کو کنویں میں ڈال بھی دیا تب یہ وحی ہے۔
② ہو سکتا ہے کہ وحی کنویں میں ڈالنے سے پہلے آئی یا پھر کنویں میں ڈالے جانے کے بعد آئی۔
③ یہ وحی نبوت والی تشریعی نہیں ہے، موقع کی ضرورت کے مطابق کوئی بات کسی طرح بتا دی جائے وہ مراد ہے، نبوت والی وحی تو مصر میں جوانی کی عمر میں شروع ہوئی۔
④ (دوسرا ترجمہ) میں صبر جمیل کروں گا۔
صبر جمیل: (۱) تکلیف کی فریاد کسی غیر کے سامنے نہ کرے۔
(۲) جو تکلیف کا ذریعہ بنا اس سے انتقام کی کوشش نہ کرے۔
(۳) چیخ و پکار نہ کرے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ
بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ
مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ
نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۘ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ

اور ایک قافلہ آیا① سو قافلے والوں نے اپنے پانی لانے والے کو (پانی لانے کے لیے) بھیجا، اس نے (کنویں میں) اپنا ڈول لٹکایا② وہ (پانی لانے والا) بولا: خوشی کی بات سنو! یہ تو (پانی کے بجائے) ایک لڑکا (نکلا) ہے اور ان قافلے والوں نے اس (یوسف علیہ السلام) کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور وہ (قافلے والے اور بھائی) جو کچھ کارروائی کر رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے تھے ﴿۱۹﴾ اور ان (یوسف علیہ السلام کے) بھائیوں نے اس (یوسف علیہ السلام) کو بہت ہی معمولی قیمت یعنی گنتی کے چند درہم میں (قافلے والوں کے ہاتھ) بیچ دیا اور ان (بھائیوں) کو اس (یوسف علیہ السلام کی قیمت) سے کوئی دل چسپی نہیں تھی③ ﴿۲۰﴾

(قافلے والے یوسف علیہ السلام کو مصر لے گئے اور بیچ دیا) اور مصر کے جس آدمی نے اس (یوسف علیہ السلام) کو خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ: تو اس (غلام یوسف) کو عزت سے رکھنا④ شاید یہ (یوسف) ہم کو کام آ جائے⑤ یا ہم اس (یوسف) کو (اپنا) بیٹا ہی بنا لیں اور (جس طرح کنویں سے ہم نے یوسف علیہ السلام کو نکالا) اسی طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو (مصر کی) زمین میں عزت کی جگہ دی⑥ اور اس واسطے کہ ہم اس (یوسف علیہ السلام) کو باتوں کا صحیح مطلب نکالنا سکھا دیں⑦

---

① جس کنویں میں بھائیوں نے حضرت یوسف کو ڈال رکھا تھا وہاں۔
② تو یوسف ڈول میں بیٹھ کر اوپر آ گئے، وہ پانی لانے والا یوسف کو دیکھ کر ایک دم پکار کر کے بولا۔
③ بھائیوں کا مقصد تو صرف یہ تھا کہ یوسف ابا کی نظروں سے دور ہو جائے، قیمت سے ان کو کوئی دل چسپی نہیں تھی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اس یوسف کے ٹھہرنے کا اچھا انتظام کر۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ہم کو فائدہ پہنچائے۔
⑥ اس طرح ہم نے یوسف کے قدم (مصری) زمین میں جما دیے۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) خوابوں کی تعبیر سکھا دیں۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۱ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝۲۲ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ
الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝۲۴

اور اللہ تعالیٰ کو اپنے کام میں پوری طاقت ہے ①؛ لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں ہیں ﴿۲۱﴾ اور جب وہ (یوسف علیہ السلام جس نے اس کو خریدا تھا اس کے گھر میں) جوان ہو گئے تو ہم نے اس (یوسف علیہ السلام) کو حکمت اور علم دیا اور اسی طرح (جیسا یوسف علیہ السلام کو ہم نے نوازا) نیکی کرنے والوں کو ہم (اچھا) بدلہ دیتے ہیں ﴿۲۲﴾ اور وہ (یوسف علیہ السلام) جس عورت کے گھر میں رہتے تھے اس نے اس (یوسف علیہ السلام) کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے پھسلانے کی کوشش کی اور اس عورت نے (اپنے مکان کے تمام) دروازے بند کر دیے اور وہ عورت (یوسف علیہ السلام سے) کہنے لگی: جلدی سے آجاؤ، اس (یوسف علیہ السلام) نے کہا: (جس برے کام زنا کے لیے تو مجھے بلاتی ہے اس سے میں) اللہ تعالیٰ کی پناہ (مانگتا ہوں)، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ یا عزیز مصر) تو میرا مالک ہے جس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے ②؛ یقیناً ظلم کرنے والوں کو فلاح حاصل نہیں ہوتی ﴿۲۳﴾ اور اس عورت (راعیل یا زلیخا) نے اس (یوسف علیہ السلام) کے ساتھ (برے کام کا) پکا ارادہ کر ہی لیا تھا اور اگر وہ (یوسف علیہ السلام) اپنے رب کی دلیل نہ دیکھتے تو اس (یوسف علیہ السلام) کے دل میں بھی عورت کا خیال آتا ③ اسی طرح ④ تا کہ ہم اس (یوسف علیہ السلام) سے برائی اور بے حیائی کو ہٹا دیں، یقیناً وہ (یوسف) تو ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے ⑤ ﴿۲۴﴾

---

① (دوسرا) اور اللہ تعالیٰ کو اپنے کاموں پر پوری طرح اختیار ہے۔ ② (دوسرا) جس نے میرے لیے رہنے کا بہت اچھا انتظام کیا ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) یوسف کے دل میں بھی (بشری تقاضے سے جو شانِ نبوت کے منافی نہیں) عورت کا تھوڑا سا خیال آیا اگر وہ یوسف اپنے رب کی دلیل نہ دیکھتے (تو اس عورت کی طرف میلان کے بڑھنے کا اندیشہ تھا)۔

④ اللہ تعالیٰ نے دلیل دکھلا کر اور نبوی عفت کی برکت سے یوسف کو پاک دامنی پر ثابت رکھا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوٓءًا إِلَّآ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۲۶﴾ وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۲۷﴾

اور وہ دونوں (یوسف اور زلیخا) آگے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے اور اس (دوڑ بھاگ کے دوران) عورت نے ان (یوسف علیہ السلام) کا کُرتہ پیچھے سے (کھینچ کر) پھاڑ ڈالا اور (اسی وقت) دونوں (یوسف و زلیخا) نے اس (زلیخا) کے شوہر کو دروازے کے پاس (کھڑا ہوا) پایا، وہ عورت (اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ: جو (غلام) تمھاری بیوی سے بُرے کام کرنے کا ارادہ کرے اس کی سزا یہی ہے کہ اس کو جیل میں ڈال دیا جائے یا (اس کو) کوئی دردناک سزا دی جائے ﴿۲۵﴾ وہ (یوسف) کہنے لگے کہ: یہ عورت خود اپنی طرف مجھے مائل کرنے کے لیے پھسلاتی تھی ① اور اس (عورت) کے خاندان والوں میں سے ایک (چھوٹے بچے) نے گواہی دی ② اگر اس (یوسف) کا کرتہ آگے کی طرف سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور وہ (یوسف) جھوٹوں میں سے ہے ﴿۲۶﴾ اور اگر اس (یوسف) کا کرتہ پیچھے کی طرف سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور وہ (یوسف) سچوں میں سے ہے ﴿۲۷﴾

⇐ ① جن بندوں کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی اصلاح کے کام لیے چُن لیتے ہیں ان کی گناہوں سے حفاظت فرماتے ہیں، ایک قرأت لام کے کسرہ کے ساتھ ہے، مفہوم: جو لوگ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے عبادت کرتے ہیں ایسے لوگوں کی گناہ سے بچنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے۔

① (دوسرا ترجمہ) اس عورت ہی نے گناہ کرنے کے لیے میرے نفس کو بے قابو کرنا چاہا۔

② عزیز مصر کے لیے بڑی حیرانی تھی کہ کس کی بات سنیں؛ اس لیے کہ ایک طرف بیوی کا الزام یوسف علیہ السلام پر، دوسری طرف یوسف علیہ السلام نے خود کو بے قصور بتلایا، عام طور پر ایسے وقت انسان اپنے گھر والوں کی ہی طرف داری کرتا ہے؛ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد ہوئی کہ عزیز نے بیوی کی طرف داری نہ کی اور فیصلے کے لیے شاہد کا غیبی انتظام ہو گیا اور اس وقت ایک چھوٹا دودھ پینے والا بچہ جو گہوارے میں تھا اس نے گواہی دی، جس سے سچائی کو سمجھنا آسان ہو گیا۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيۡصَهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنۡ كَيۡدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيۡدَكُنَّ عَظِيۡمٌ ۝ يُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ٚ وَاسۡتَغۡفِرِىۡ لِذَنۡۢبِكِ ۖ ۚ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِـئِيۡنَ ۝

وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِى الۡمَدِيۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰٮهَا عَنۡ نَّـفۡسِهٖ ۚ قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَـنَرٰٮهَا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَكۡرِهِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَيۡهِنَّ وَاَعۡتَدَتۡ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتۡ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنۡهُنَّ سِكِّيۡنًا وَّقَالَتِ اخۡرُجۡ عَلَيۡهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيۡنَهٗۤ اَكۡبَرۡنَهٗ

پس جب اس (عزیز) نے (سچائی کا فیصلہ کرنے کے لیے) اس (یوسف) کے کرتے کو دیکھا کہ وہ تو پیچھے سے پھٹا ہے تو اس (عزیز) نے کہا: یہ تم عورتوں کی مکاری (یعنی فریب کاری) میں سے ہے، یقیناً تم عورتوں کی مکاری تو بڑی ہی (ہوتی) ہے ﴿۲۸﴾ (عزیز نے کہا) یوسف! اس بات کا چرچا اب جانے دو (یعنی بند کرو) اور اے عورت! تو اپنے گناہ پر (اللہ تعالیٰ سے اور اپنے شوہر اور یوسف سے) معافی مانگ، یقینی طور پر تو ہی گنہگاروں میں سے ہے ﴿۲۹﴾

اور شہر میں چند عورتیں (آپس میں) باتیں کرنے لگیں کہ: عزیز کی بیوی (یعنی زلیخا) اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اپنے غلام کو پھسلاتی ہے، اس (غلام یوسف) کی محبت اس عورت (یعنی عزیز کی بیوی) کے دل میں بیٹھ گئی ہے ①ہم تو یقینی طور پر یہ مانتے ہیں کہ وہ (عزیز کی بیوی) کھلی ہوئی گمراہی میں ہے ② ﴿۳۰﴾ پھر جب اس (عزیز کی بیوی) نے شہر کی عورتوں کی فریب سے بھری ہوئی باتوں کو سنا تو ان کو بلا بھیجا اور ان (عورتوں) کے لیے تکیہ لگی ہوئی بیٹھک (یعنی مجلس) تیار کی اور ان (عورتوں) میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور اس (عزیز کی بیوی) نے (یوسف علیہ السلام سے جو اس وقت دوسری جگہ تھے) کہا کہ: باہر نکل کر کے اُن (عورتوں) کے سامنے آؤ، سو جب ان عورتوں نے ان (یوسف علیہ السلام) کو دیکھا تو (عجیب حسن دیکھ کر) ان (یوسف علیہ السلام) کو بہت بڑا سمجھا

---

① (دوسرا ترجمہ) غلام کے عشق میں اس عورت کا دل فریفتہ ہوگیا ہے (تیسرا) یوسف کی محبت نے اس عورت کے دل میں گھر کرلیا ہے (دیوانہ ہوگیا ہے)

② یقیناً ہم اس عورت کو کھلی غلطی میں دیکھتے ہیں۔

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۫ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝۳۱ قَالَتْ
فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ
اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ
اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۳ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ
فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۴ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ
لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۳۵

اور ان عورتوں نے اپنے ہاتھوں (کی انگلیوں) کو کاٹ دیا اور (آپس میں) کہنے لگیں: حاش للہ (یہ یوسف تو اللہ واسطے گناہ سے دور ہے)، یہ (یوسف) کوئی انسان نہیں ہے، یہ تو کوئی بڑا بزرگی والا فرشتہ ہے① ﴿۳۱﴾ وہ عورت (یعنی عزیز کی بیوی) بولی: یہی تو وہ (غلام) ہے جس کے بارے میں تم مجھ کو ملامت کرتی تھیں اور واقعی میں نے اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اس کو پھسلایا تھا②؛ مگر اس نے خود کو (گناہ سے) بچالیا اور جو میں اس کو حکم دیتی ہوں اگر وہ (آئندہ) اس کو پورا نہیں کرے گا تو ضرور وہ قید کیا جائے گا اور ضرور وہ ذلیل لوگوں میں سے ہو جائے گا③ ﴿۳۲﴾ یوسف (علیہ السلام) نے دعا کی: اے میرے رب! جس (برے کام) کے لیے یہ عورتیں مجھے دعوت دے رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل (جانا) زیادہ پسند ہے اور جوان عورتوں کے داؤ کو آپ مجھ سے دور نہ کریں گے تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا④ اور میں نادانی کے کام کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں گا ﴿۳۳﴾ سو ان (یوسف) کے رب نے ان کی دعا کو قبول کرلیا، سو اس (رب) نے عورتوں کی چال کو ان سے دور کر دیا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر بات سننے والے، جاننے والے ہیں ﴿۳۴﴾ پھر (یوسف علیہ السلام کی سچائی و پاکدامنی کی) نشانیاں دیکھنے کے بعد ان (عزیز اور اس کے متعلقین) کو یہ سمجھ میں آیا⑤ کہ اس (یوسف) کو ایک مدت تک جیل میں رکھیں ﴿۳۵﴾

---

① یعنی بڑے اچھے کمالات والا فرشتہ ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس پر میں نے ڈورے ڈالے تھے۔ ③ دوسرا ترجمہ: اور وہ ضرور بے عزت ہوگا۔ ④ معلوم ہوا کہ یہ میں وہ تمام عورتیں شامل تھیں کہ اگر زلیخا کے لیے اپنا مطلب پورا ہونے کا دروازہ کھل جاوے تو پھر ہمارے لیے بھی آسانی ہو جائے؛ اس لیے دعا میں حضرت یوسف علیہ السلام نے تمام عورتوں کو شامل کیا۔ ⑤

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ
اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۶ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ
ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۳۷
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ

اور (جس وقت یوسف علیہ السلام جیل میں پہنچے اسی وقت) ان کے ساتھ (دوسرے) دو نوجوان جیل میں داخل ہوئے (ایک دن) ان دو (قیدیوں) میں سے ایک (یوسف علیہ السلام سے) کہنے لگا: میں (خواب میں) خود کو دیکھتا ہوں کہ میں (انگوروں میں سے) شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا (قیدی) کہنے لگا کہ: میں خود کو (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ میں نے اپنے سر پر روٹیاں اٹھا رکھی ہیں، پرندے اس (روٹی) میں سے کھا رہے ہیں (اے یوسف!) آپ ہم کو اس (خواب) کی تعبیر بتلائیے، یقیناً ہم آپ کو نیک لوگوں میں سے دیکھتے ہیں (۳۶) یوسف نے کہا: (روزانہ) جو کھانا (جیل میں) تم کو ملتا ہے وہ کھانا (آج) تمھارے پاس آنے سے پہلے میں ① تم کو اس (خواب) کی تعبیر بتادوں گا ② یہ (تعبیر بتلادینا) میرے رب نے جو علم مجھے سکھایا ہے اس کا ایک حصہ ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں میں نے ان لوگوں کے دین کو (پہلے ہی سے) چھوڑ رکھا ہے ③ (۳۷) اور میں تو اپنے باپ دادے (یعنی) ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے دین پر چلتا ہوں ④ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کا ہم کو بالکل حق نہیں ہے،

⇐ ⑧ یعنی اس وقت ان کو یہی مصلحت معلوم ہوئی۔

① تعبیر بعد میں، تبلیغ پہلے اور یہی داعی حق کا حال ہوتا ہے کہ موقع ملتے ہی وہ دین کی بات پہنچانا شروع کردے۔

② (دوسرا ترجمہ) اس کھانے کے آنے سے پہلے میں تم کو اس (کھانے) کی حقیقت بتلادیا کرتا ہوں کہ (فلاں چیز ایسی ایسی آج آوے گی)۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کے مذہب کو اختیار نہیں کیا ہے۔ نیز خاندانی شرافت سامنے والے کے دل میں اعتماد پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ ④ عالم، مبلغ کو غیر متعارف لوگوں کے سامنے دین کی بات بتانے سے پہلے اپنا تعارف اخلاص سے کروا دینا چاہیے؛ تاکہ دینی بات جو بتائی جاوے اس کے متعلق سامنے والوں میں اعتماد رہے۔

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۞ یٰصَاحِبَیِ
السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۞ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ
اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ
اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ یٰصَاحِبَیِ
السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ
قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ۞

یہ (یعنی توحید کا نصیب ہونا) تو اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور لوگوں پر احسان ہے ①لیکن اکثر لوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا نہیں کرتے ﴿۳۸﴾ اے میرے جیل کے دونوں ساتھیو! کیا الگ الگ بہت سارے معبود بہتر ہیں یا ایک اللہ تعالیٰ جو زبردست ہیں؟ ﴿۳۹﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر چند (بے حقیقت) ناموں کی تم عبادت کرتے ہو② جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے③ اللہ تعالیٰ نے ان (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل نہیں اتاری، اللہ تعالیٰ ہی کا حکم چلتا ہے④، اسی (اللہ تعالیٰ) نے حکم دیا کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۴۰﴾ اے میرے جیل کے دونوں ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک تو (جیل سے چھوٹ کر) اپنے مالک (یعنی بادشاہ) کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرے کو سولی دی جائے گی، سو پرندے اس کے سر میں سے (نوچ نوچ کر) کھائیں گے، جو بات تم پوچھ رہے تھے اس کا فیصلہ (اسی طرح مقدر) کیا جا چکا⑤ ﴿۴۱﴾

① معلوم ہوا سب سے بڑا فضل توحید کی نعمت ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو صرف چند نام ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں گھڑ لیے ہیں۔
④ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم چلتا نہیں ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) جس بات کی تم تحقیق کرنا چاہتے تھے وہ اب اسی طرح ہو کر رہے گی (یعنی جس طرح تعبیر بتائی ہے اسی طرح ہوگا، چاہے خواب سچا تھا یا میرے امتحان کے لیے خواب گھڑ لیا تھا)۔

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ
فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ۠ ؏
وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ
خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ١ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ۝ قَالُوْۤا
اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ١ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ۝ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ
بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ۝

اوران دونوں میں سے جس کے بارے میں یوسف کا خیال تھا کہ وہ چھوٹ کر جانے والا ہے① اس سے (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ: (جب تو چھوٹ کر جاوے تو) تیرے مالک (یعنی بادشاہ) سے میرا تذکرہ کرنا② پھر اس (چھوٹنے والے) کو (چھوٹنے کے بعد) اپنے مالک (بادشاہ) کے سامنے تذکرہ کرنے سے شیطان نے بھلادیا اور وہ (یوسف علیہ السلام) جیل میں کئی برس رہے ﴿۴۲﴾

اور (ایک دن) بادشاہ کہنے لگا کہ: میں خواب میں یہ دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے (یعنی بالیاں) ہرے بھرے ہیں اور دوسری (سات) سوکھی (بالیاں) ہیں، (خشک بالیوں نے ہری بالیوں پر لپٹ کر ان کو بھی خشک کر دیا) اے دربار والو! اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھ کو میرے خواب کی تعبیر بتاؤ؟ ﴿۴۳﴾ وہ (درباری لوگ) کہنے لگے: یہ تو خیالی خواب ہے③ اور اس طرح کے خوابوں کی تعبیر ہم نہیں جانتے④ ﴿۴۴﴾ اور (بادشاہ کے دربار میں) ان دو قیدیوں میں سے جو (جیل سے) چھوٹ کر گیا تھا⑤ اس کو لمبے زمانے کے بعد (یوسف کی) بات یاد آ گئی، وہ کہنے لگا: میں تم کو اس (خواب) کی تعبیر بتاؤں گا، تم ذرا مجھے (جیل) جانے کی اجازت دو ﴿۴۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس کے بارے میں یوسف علیہ السلام کو یقین تھا کہ یہ (جیل سے) چھوٹ کر کے جانے والا ہے۔
② یعنی یہ کہ جیل میں ایک بے قصور یوسف ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی کام کو آسان کرنے کے لیے تعلقات کو ذریعہ بنا سکتے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) پریشان کرنے والے خیالات ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) ایسے بھی ہم خوابوں کی تعبیر کے فن سے واقف نہیں ہیں۔ ⑤ یعنی بادشاہ کو شراب پلانے والا۔

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ
خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۙ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ
سِنِينَ دَأَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ
ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ
ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۚ

(اس ساقی نے جیل میں جا کر کہا) اے یوسف صدیق!① تو ہم کو (اس خواب کا) مطلب بتا، کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات ہرے بھرے خوشے (یعنی بالیاں) ہیں اور دوسرے سوکھے ہوئے (خوشے یعنی بالیاں) ہیں؛ تاکہ میں (وہ خواب کی تعبیر لے کر) لوگوں کے پاس واپس جاؤں؛ تاکہ (سچی تعبیر کے ذریعہ) وہ (بادشاہ اور درباری لوگ آپ کے مرتبے اور بزرگی کو) جان لیویں ﴿۴۶﴾ یوسف (علیہ السلام) نے کہا کہ: تم سات سال مسلسل (یعنی جم کر) کھیتی کرو گے، سو جو فصل تم کاٹو تو اس کو تم اس کی بالیوں میں رہنے دینا② البتہ تھوڑا سا (اناج بالیوں سے نکال لینا) جو تم کھاؤ ﴿۴۷﴾ پھر ان (سات کھیتی والے سالوں) کے بعد سات بڑے سخت سال آئیں گے، جو ذخیرہ (اناج کا) تم نے ان (خشک سخت سالوں) کے لیے جمع کر رکھا ہوگا وہ (سخت سال) سب کھا جائیں گے؛ مگر جو تھوڑا سا حصہ (بیج کے لیے) تم محفوظ رکھو گے (وہ بچ جائے گا)③ ﴿۴۸﴾ پھر اس کے بعد (یعنی سات سخت سالوں کے بعد) ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں کے لیے (خوب) بارش ہوگی اور لوگ اس (سال) میں (پھلوں سے انگور زیادہ ہونے کی وجہ سے) رس نچوڑیں گے ﴿۴۹﴾

اور بادشاہ نے (تعبیر سن کر) کہا: اس (یوسف) کو (جیل سے نکال کر) میرے پاس لاؤ،

---

① یعنی ایسا آدمی جس کے منہ سے سچی بات ہی نکلتی ہو۔
② تاکہ کیڑا نہ لگے، جو غلہ بالیوں میں ہوتا ہے وہ جلدی سڑتا نہیں ہے، گویا تعبیر، تدبیر دونوں بتائی۔
③ (دوسرا ترجمہ) تھوڑا سا غلہ جو بچ جائے گا وہ بارش والے سال میں بیج میں کام آوے گا۔

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۝

سو جب (بادشاہ کا) قاصد یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچا، تو یوسف (علیہ السلام) نے (قاصد سے) کہا: تو تیرے مالک (یعنی بادشاہ) کے پاس واپس جا اور تو اس (بادشاہ) کو پوچھ: جن عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ دیے تھے ان کا حقیقی واقعہ کیا ہے؟ یقیناً میرے رب تو ان عورتوں کے سب فریب کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵۰﴾ بادشاہ نے (ان عورتوں کو بلوا کر ان سے) پوچھا: تم نے جب یوسف کو اپنی خواہش کے لیے پھسلانے کی کوشش کی تھی تو تمھارے (اس) واقعہ کی (صحیح) حقیقت کیا ہے؟ تو عورتیں کہنے لگیں: حَاشَ لِلّٰہ ① ہم کو اس (یوسف) میں ذرا بھی برائی معلوم نہیں ہوئی، عزیز کی بیوی (زلیخا) بولی کہ: اب جب سچی بات (سب کے سامنے) کھل گئی تو واقعہ یہ ہے کہ میں نے ہی اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اس (یوسف) کو پھسلایا تھا ② اور یقیناً وہ (یوسف) تو سچے لوگوں میں سے ہے ﴿۵۱﴾ (جب یوسف علیہ السلام نے اس سچائی کے ظاہر ہونے کی خبر جیل میں سنی تو کہا) ③ (میں نے) یہ (تحقیق) اس لیے (کرائی) کہ عزیز جان لیوے کہ میں نے اس کی غیر حاضری میں اس (کی بیوی) کے ساتھ کوئی خیانت (یعنی دغابازی) نہیں کی اور یقیناً اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے فریب کو نہیں چلنے دیتے ④ ﴿۵۲﴾

---

① اللہ تعالیٰ تو پاک ہے یا یوسف اللہ واسطے گناہ سے دور ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) آمادہ کرنا چاہا تھا۔

③ جن مفسرین نے اس جملے کو حضرت یوسفؑ کا مانا ہے ان کے لحاظ سے یہ ترجمہ ہے۔

④ بعضوں نے اس جملے کو زلیخا کا جملہ کہا: اس اعتبار سے یہ ترجمہ ہوگا) زلیخا کہنے لگی کہ: میں نے سچائی اس لیے ظاہر کردی؛ تاکہ میرا شوہر جان لیوے کہ میں نے چھپ کر (یا اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں) کوئی خیانت (اپنی ذات کے بارے میں) نہیں کی ہے (یعنی صرف میں نے یوسف کو پھسلانے کی کوشش کی تھی، زنا وجود میں آیا نہیں تھا)۔

وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

اور (یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ) میں یہ دعویٰ نہیں کرتا ہوں کہ میرا نفس بالکل پاک ہے، یقیناً نفس تو برائی سکھاتا ہے ①، ہاں! میرے رب جس (نفس) پر رحم فرمادیں (تو اس پر نفس کا داؤ نہیں چلتا) یقیناً میرے رب تو بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۳﴾ اور ② بادشاہ نے کہا کہ: اس (یوسف) کو (جیل سے نکال کر) میرے پاس لے آؤ، میں اس کو میرے (کاموں) کے لیے خاص (مدد کرنے والا) بناؤں گا ③، پھر ④ جب بادشاہ نے یوسف سے (خود) بات چیت کی تو بادشاہ نے (یوسف سے) کہا: آج سے ہمارے پاس تمھارا بڑا مرتبہ ہوگا اور تم پر پورا بھروسہ کیا جائے گا ﴿۵۴﴾ یوسف علیہ السلام نے (بادشاہ کو) کہا کہ: تو مجھ کو زمین کے خزانوں (کے انتظام) پر لگا دے، میں اچھی طرح (خزانوں کی) حفاظت کروں گا (اور خزانوں کے انتظام کو) اچھی طرح جانتا بھی ہوں ⑤ ﴿۵۵﴾ اور اسی طرح ⑥ ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں بااختیار بنا دیا کہ اس (ملک) میں جہاں چاہے اپنے لیے (رہنے کا) ٹھکانہ بنا دے، ہم اپنی رحمت جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں اور بھلائی کرنے والوں کا بدلہ ہم ضائع نہیں کیا کرتے ﴿۵۶﴾ اور آخرت کا اجر (وثواب) ایمان والوں کے لیے اور تقویٰ کے پابند لوگوں کے لیے بہت زیادہ اچھا ہے ﴿۵۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) نفس تو بری ہی باتوں پر ابھارا کرتا ہے۔ ② جب حضرت یوسف علیہ السلام کے فرمانے کے مطابق بادشاہ نے پورے واقعے کی تحقیق کرلی اور زلیخا اور دوسری عورتوں نے اقرار کرلیا کہ وہ خود قصوروار تھی تب۔

③ (دوسرا ترجمہ) اپنے کاموں کے لیے خاص کرلوں گا۔

④ یعنی جب یوسف علیہ السلام جیل سے نکل کر بادشاہ کے دربار میں آگئے تب۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) میں ایک اچھا محافظ اور واقف کار ہوں۔ ⑥ یعنی جس طرح مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کو عزت دی اسی طرح اقتدار بھی دیا۔

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۸ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ
بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ
الْمُنْزِلِيْنَ ۝۵۹ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝۶۰ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ
اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝۶۱ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا
انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۶۲

اور یوسف (علیہ السلام) کے بھائی آئے ①، سو وہ (سب بھائی) اس (یوسف) کے پاس پہنچے، تو اس (یوسف) نے ان (بھائیوں) کو پہچان لیا اور وہ اس (یوسف) کو نہیں پہچان سکے ﴿۵۸﴾ اور (بھائیوں کے روانہ ہونے کے وقت) جب اس (یوسف) نے بھائیوں کا سامان (اناج بھر کر) تیار کرایا تو اس (یوسف) نے (بھائیوں سے) کہا کہ: تم اپنے باپ شریک بھائی کو بھی (آئندہ) میرے پاس لے کر آنا، کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں پیمانہ بھر کر (اناج) دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نوازی بھی کرتا ہوں ﴿۵۹﴾ پھر اگر تم (اپنے) اس (باپ شریک بھائی) کو میرے پاس نہیں لاؤ گے تو تم کو میرے پاس سے اناج نہیں ملے گا اور تم میرے پاس بھی مت آنا ﴿۶۰﴾ اب (بھائیوں) نے کہا: ہم اس کو اس کے باپ سے (ترکیب کے ساتھ) حاصل کرنے کی کوشش کریں گے ② اور ہم کو (آئندہ بھی غلہ حاصل کرنے کے لیے یہ کام) تو کرنا ہی کرنا ہے ﴿۶۱﴾ اور اس (یوسف علیہ السلام) نے اپنے خادموں کو حکم دیا کہ: (جب تم ان کا سامان ان کے کجاوے میں رکھو تب) ان کا مال بھی ③ ان ہی کے سامان میں رکھ دو کہ جب وہ لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے تو اپنے سرمایہ کو پہچان لیں گے، شاید وہ (بھائی دوبارہ مصر) واپس آجائیں ④ ﴿۶۲﴾

---

① یعنی قحط شروع ہوا تو اسی زمانے میں غلہ لینے کے لیے کنعان سے مصر آئے۔

② یعنی خود کے والد یعقوب علیہ السلام کو۔

③ پونجی، جس کے ذریعہ غلہ خریدا، جوتے اور چمڑے اور درہم تھے۔

④ یا تو بھائی یہ سوچیں گے کہ غلطی سے ثمن ہمارے سامان میں آگیا ہے؛ اس لیے پہنچانے کے لیے واپس مصر آویں گے یا میرا احسن سلوک سمجھ کر واپس مصر آویں گے۔

فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ
لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ
حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ
قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ
كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

پھر جب وہ بھائی لوٹ کر اپنے ابا کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: اے ہمارے ابا جان!① ہم کو غلہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے، سو آپ ہمارے ساتھ (آئندہ) ہمارے بھائی کو (مصر) بھیجیے؛ تاکہ ہم (پھر سے) غلہ لا سکیں اور ہم اس (بنیامین) کی پوری حفاظت کریں گے ﴿۶۳﴾ ابا جان نے کہا: کیا اس (بنیامین) کے بارے میں تم پر ویسا ہی بھروسہ کروں جیسا بھروسہ اس (بنیامین) کے بھائی (یوسف کے) بارے میں میں نے تم پر اس سے پہلے کیا تھا؟ سو اللہ تعالیٰ ہی بہتر حفاظت کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۶۴﴾ اور جب ② بھائیوں نے (مصر سے لایا ہوا) اپنا سامان کھولا، تو انھوں نے اپنے سرمایہ کو پایا③ کہ انہی کو واپس کر دیا گیا ہے، تو وہ (بھائی لوگ تعجب اور خوشی سے) کہنے لگے کہ: اے ہمارے ابا! ہمیں اور کیا چاہیے؟④ کہ یہ ہمارا سرمایہ ہے جو ہم کو واپس کر دیا گیا⑤ اور ہم (اب کی دفعہ پھر جا کر) اپنے گھر والوں کے لیے (دوسرا) غلہ لائیں گے اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ (پر جتنا) غلہ (آسکے اتنا) اور زیادہ ہم لائیں گے⑥ یہ غلہ تو (جو بھی پہلے سفر میں لائے) تھوڑا ہے⑦ ﴿۶۵﴾

---

① بھائی بنیامین کو لے جائے بغیر آئندہ۔ ② ابا جان سے بات چیت سے فارغ ہو کر۔
③ یعنی جو سرمایہ لے گئے تھے وہ جوں کا توں رکھا ہوا پایا۔ ④ یعنی اتنا اچھا حسن سلوک کہ ہمارا سرمایہ بھی واپس کر دیا۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) بھائی لوگ کہنے لگے: اے ہمارے ابا جان! (مصر کے دوسرے سفر کے لیے) ہم کو (نیا سرمایہ) نہیں چاہیے، یہی ہمارا (پہلے والا) سرمایہ (ہم پر احسان کر کے) ہم کو (جوں کا توں) (پورا پورا) واپس کر دیا گیا ہے۔
⑥ یعنی (بھائی بنیامین کو لے جانے سے) زیادہ غلہ آسانی سے مل جائے گا۔
⑦ اور گھر میں افراد زیادہ اور قحط کا زمانہ لمبا ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ
اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ
اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ
وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

یعقوب (علیہ السلام) نے کہا کہ: میں اس (بنیامین) کو تمھارے ساتھ ہرگز نہیں بھیج سکتا، جب تک تم اللہ تعالیٰ (کے نام) سے (قسم کھا کر) پکا عہد کرو کہ اس (بنیامین) کو ضرور میرے پاس واپس لاؤ گے؛ الا یہ کہ تم سب بے بس ہو جاؤ(۱) پس جب ان سب (بیٹوں) نے ان (یعقوب علیہ السلام) کے سامنے اپنا پکا عہد کیا تو یعقوب (علیہ السلام) نے کہا کہ: جو بات ہم نے (آپس میں) کہی ہے اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہیں(۲) ﴿۶۶﴾ اور (روانگی کے وقت) یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے بیٹو! تم سب (مصر میں) ایک دروازے سے داخل مت ہونا اور تم جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا اور اللہ تعالیٰ کی (تقدیر کی) کسی بات سے میں (تدبیر بتا کر) تم کو بچا نہیں سکتا(۳) حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) پر میں نے بھی بھروسہ کیا اور توکل کرنے والوں کو اسی (اللہ تعالیٰ) پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۶۷﴾ اور جس طرح ان کے ابا جان نے ان کو سکھایا تھا(۴) اسی طرح (الگ الگ دروازے سے) جب یہ (گیارہ بھائی مصر میں) داخل ہوئے تو یہ (احتیاطی) تدبیر اللہ تعالیٰ کی (تقدیر کی) کسی بات سے ان (لڑکوں) کو بچا نہیں سکتی تھی(۵)؛ مگر یعقوب (علیہ السلام) نے دل میں ایک ارمان کیا تھا(۶) وہ انھوں نے پورا کرلیا(۷) یقیناً یعقوب (علیہ السلام) ہمارے ان کو سکھائے ہوئے علم (کی برکت) سے بڑے علم والے تھے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں(۸) ﴿۶۸﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) تم سب کا کوئی گھیراؤ کرلیوے (تو وہ مجبوری ہے)۔ (۲) (دوسرا ترجمہ) وہ سب باتیں اللہ کے سامنے ہیں یعنی ہمارا آپس کا عہد اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے۔ (۳) (دوسرا) اور میں قضائے الٰہی میں سے کسی چیز کو تم پر سے دفع نہیں کرسکتا۔
(۴) (دوسرا ترجمہ) حکم دیا تھا۔ (۵) (دوسرا ترجمہ) اللہ کے حکم میں سے کسی چیز کو بھی ان لڑکوں پر سے ٹال نہیں سکتی تھی۔ ⇐

وَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰی یُوۡسُفَ اٰوٰۤی اِلَیۡہِ اَخَاہُ قَالَ اِنِّیۡۤ اَنَا اَخُوۡکَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَہَّزَہُمۡ بِجَہَازِہِمۡ جَعَلَ السِّقَایَۃَ فِیۡ رَحۡلِ اَخِیۡہِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُہَا الۡعِیۡرُ اِنَّکُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوۡا وَ اَقۡبَلُوۡا عَلَیۡہِمۡ مَّاذَا تَفۡقِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ الۡمَلِکِ وَ لِمَنۡ جَآءَ بِہٖ حِمۡلُ بَعِیۡرٍ وَّ اَنَا بِہٖ زَعِیۡمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوۡا تَاللّٰہِ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا جِئۡنَا لِنُفۡسِدَ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا کُنَّا سٰرِقِیۡنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوۡا فَمَا جَزَآؤُہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ کٰذِبِیۡنَ ﴿۷۴﴾

جب یہ (گیارہ بھائی) یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس ٹھہرایا (پھر تنہائی میں) یوسف علیہ السلام نے (اپنی پہچان کراتے ہوئے) کہا کہ: یقیناً میں ہی تیرا بھائی (یوسف) ہوں، لہٰذا یہ (دس بھائی آج تک) جو کام کرتے رہے اس کے بارے میں تو غمگین نہ ہو ﴿۶۹﴾ پھر جب (روانگی کے وقت) یوسف (علیہ السلام) نے ان (بھائیوں) کا (اناج بھرا ہوا) سامان تیار کردیا تو پانی پینے کا پیالہ اپنے بھائی (بنیامین) کے سامان میں رکھ دیا، پھر (بھائیوں کے قافلے کے تھوڑے دور چلے جانے کے بعد) ایک (شاہی) پکارنے والے نے آواز لگائی، اے قافلے والو! تم تو پکے چور ہو ﴿۷۰﴾ (چوری کی بات سن کر رک گئے) اور وہ قافلے والے ان (پکارنے والوں) کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگے: تمھاری کیا چیز گم ہوگئی؟ ﴿۷۱﴾ (تو بادشاہ کے جو آدمی تلاش کرنے نکلے تھے) وہ کہنے لگے: ہم کو بادشاہ کا جام نہیں مل رہا ہے① اور جو اس (پیمانے) کو لے آئے گا اس کو ایک اونٹ اٹھا سکے اتنا (غلہ انعام میں) دیا جائے گا اور اس (انعام دلوانے) کی ذمے داری میں لیتا ہوں ﴿۷۲﴾ وہ (گیارہ بھائی) بولے کہ: اللہ کی قسم! پکی بات ہے کہ تم کو تو معلوم ہے کہ ہم ملک (مصر) میں فساد پھیلانے کے لیے نہیں آئے اور ہم چوری کرنے والے لوگ نہیں ہیں ﴿۷۳﴾ (بادشاہ کے) خادموں نے کہا: اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے② تو اس (چوری) کی کیا سزا ہوگی؟ ﴿۷۴﴾

⬅ پچھلے صفحے کا حاشیہ: ③ مگر یعقوب علیہ السلام کے دل میں ایک بات آئی تھی۔ ④ وہ انھوں نے ظاہر کردیا۔
⑤ یعنی انسان کو تقدیر پر بھروسہ ہو اور تدبیر اور اسباب بھی اختیار کرے۔

① یہ زبرجد یا سونے یا چاندی کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو بادشاہ پانی، رس وغیرہ پینے اور اناج ناپنے دونوں کام میں استعمال کرتے تھے۔ ② یعنی بادشاہ کا گم شدہ پیالہ تمھارے پاس نکل آیا تو کیا سزا ہوگی؟۔

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ ۚ

وہ جواب دینے لگے کہ: اس کی سزا یہ ہوگی کہ جس آدمی کے کجاوے میں سے وہ (پیالہ) نکلے وہ آدمی خودسزا کے طور پر جاوے ① اسی طریقے سے ہم ظالموں (یعنی چوروں) کو سزا دیا کرتے ہیں ﴿۷۵﴾ ② پھر یوسف (علیہ السلام) نے اپنے (سگے) بھائی (بنیامین) کے تھیلے سے پہلے ان (دوسرے بھائیوں) کے تھیلوں سے تلاش کرنے کی شروعات کی، پھر (آخر میں بھائی بنیامین کے تھیلے کو تلاش کرکے) اس نے وہ (پیالہ) اپنے (سگے) بھائی کے تھیلے سے نکالا، اس طرح یوسف (علیہ السلام) کو ہم نے یہ تدبیر بتائی ③ (ورنہ) وہ (یوسف علیہ السلام) اپنے بھائی (بنیامین) کو (مصری) بادشاہ کے قانون میں (اپنے پاس مصر میں) رکھ نہیں سکتا تھا، ہاں! اللہ تعالیٰ کو منظور ہو ④ ہم جس کے درجات کو چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں ⑤ اور ہر علم والے کے اوپر ایک بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) موجود ہیں ﴿۷۶﴾ وہ (دس بھائی) کہنے لگے کہ ⑥: اگر اس (بنیامین) نے چوری کی ہے تو (تم تعجب مت کرو) اس کے بھائی (یعنی یوسف) نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی، (یہ بات سن کر) یوسف (علیہ السلام) نے اپنے دل میں (حقیقت کو) چھپا کر رکھا اور ان (بھائیوں) کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا،

---

① یعنی روک لیا جاوے، یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شریعت کے قانون کے مطابق سزا تھی۔ ② بھائیوں کو واپس یوسف علیہ السلام کے پاس لایا گیا اس کے بعد۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اسی طرح یوسف کے لیے (بنیامین کو مصر میں رکھنے کے خاطر) ہم نے یہ تدبیر بتائی۔ ④ اس لیے اس تدبیر سے رکھ لیا۔ ⑤ اللہ تعالیٰ علم و عمل، دنیوی و اخروی مراتب جس کے چاہے اس کے بلند فرماتے ہیں، یہاں عجیب حال دیکھو کل جو بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال رہے تھے وہ آج خود چوری کے الزام میں مجرم بن کر کھڑے ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہت کے درجے پر ہیں۔ ⑥ یعنی جب بنیامین کے سامان میں سے یہ گم شدہ پیالہ نکلا اور بنیامین چوری کے الزام میں پکڑا گیا تو بھائی لوگ غصہ نکالتے ہوئے کہنے لگے۔

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا
كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ
وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ
اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى
يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

(اور) یوسف علیہ السلام نے (اپنے دل میں) کہا کہ: تم ہی تو (چوری کے معاملے میں) بہت برے درجے پر ہو اور جو (چوری کی تہمت کی) بات تم کر رہے ہو اس (کی حقیقت) کو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۷۷﴾ وہ (بھائی) کہنے لگے ①: اے عزیز! یقیناً اس (بنیامین) کا باپ بہت بوڑھا ہے؛ اس لیے ہم میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ پر (روک) لیجیے، ہم آپ کو (لوگوں پر) احسان کرنے والوں میں سے سمجھتے ہیں ﴿۷۸﴾ یوسف نے کہا: (ایسی ناانصافی کرنے سے) میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت چاہتا ہوں کہ ہمارا (چوری کا) مال جس کے پاس سے نکلا اس کو چھوڑ کر دوسرے کو ہم گرفتار کر لیویں، تب تو ہم یقیناً بڑے ناانصافی کرنے والے کہے جائیں گے ﴿۷۹﴾ پھر جب وہ (سب بھائی) یوسف (علیہ السلام) سے (بنیامین کو چھڑانے کے بارے میں) ناامید ہو گئے تو الگ بیٹھ کر آپس میں چپکے چپکے مشورہ کرنے لگے، ان میں سے بڑا بھائی (یہودا) بولا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ! یقیناً تمھارے ابا جان نے اللہ تعالیٰ (کے نام) کی قسم کھلوا کر تم سے (بنیامین کو واپس گھر لے جانے کے بارے میں) پکا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تم ایک قصور کر چکے ہو، میں تو اس وقت تک اِس ملک سے ہٹ کر کے نہیں جاؤں گا جب تک کہ میرے ابا مجھے (گھر واپس آنے کے خود) اجازت دیویں، یا تو اللہ تعالیٰ ہی میرے لیے کوئی فیصلہ کر دیویں ② اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں ﴿۸۰﴾

---

① شریعتِ یعقوب کے قانون کے مطابق چوری کے الزام کی وجہ سے بنیامین کو مصر میں روک لینا جب طے ہوا تو۔
② یعنی تقدیر میں ہوگا تو اِسی ملک مصر میں میری وفات ہو جائے گی یا کسی تدبیر سے بھائی بنیامین کو چھڑوا لوں گا۔

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝

تم (باقی نو بھائی) اپنے ابا کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ: اے ہمارے ابا! یقیناً تمھارے (لاڈلے) بیٹے نے تو چوری کی اور جو بات ہمارے علم میں آئی اسی کی ہم خبر دیتے ہیں① اور چھپ کر کوئی بات ہو اس پر دھیان رکھنا ہمارے بس میں نہیں تھا ﴿۸۱﴾ آپ (بنیامین کی چوری والے واقعہ کی تحقیق کے لیے) اس بستی (یعنی مصر) والوں سے پوچھیے جس میں ہم تھے اور اس قافلے والوں سے بھی پوچھیے جس کے ساتھ ہم (مصر سے) آئے ہیں اور یقین رکھیے کہ ہم (بنیامین کی چوری والی بات میں) بالکل سچے ہیں ﴿۸۲﴾ یعقوب علیہ السلام (یہ سن کر) بولے②: بلکہ تمھارے دلوں نے خود ایک بات بنالی ہے، سو میرے لیے تو صبر کرنا ہی بہتر ہے③، (مجھ کو تو) اللہ تعالیٰ سے امید (یقین) ہے کہ وہی (اللہ تعالیٰ) ان سب (یوسف، بنیامین اور یہودا) کو مجھ تک پہنچا دیں گے④۔ یقیناً اسی (اللہ تعالیٰ) کا علم کامل ہے اور اس کی حکمت بھی کامل ہے ﴿۸۳﴾ اور یعقوب (علیہ السلام) نے ان (بیٹوں) سے (دوسری طرف) منہ پھرالیا⑤ اور کہنے لگے: ہائے افسوس یوسف پر! اور غم سے (روتے روتے) ان (یعقوب علیہ السلام) کی دونوں آنکھیں سفید پڑ گئی تھیں① اور وہ (یعقوب علیہ السلام) دل ہی دل میں (غم میں) گھٹتے رہتے تھے ﴿۸۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ ہم بیان کرتے ہیں۔
② میری سمجھ کے مطابق ایسا نہیں ہے کہ بنیامین چوری کی وجہ سے مصر میں روک لیا گیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) میرے لیے تو صبر جمیل ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) میرے پاس لے آئیں گے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) پھر یعقوب بھی ان کے پاس سے چلے گئے۔ ① یعنی بینائی جاتی رہی تھی۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ۝ قَالَ اِنَّمَاۤ
اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ
يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْكٰفِرُوْنَ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ
مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ۝ قَالَ هَلْ
عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ۝

بیٹے کہنے لگے: اللہ کی قسم! (ابا جان) آپ یوسف کو یاد کرنا نہیں چھوڑ دو گے① یہاں تک کہ آپ غم میں بالکل گھل ہی جاؤ گے یا مر ہی جاؤ گے② ﴿۸۵﴾ (یعقوب علیہ السلام نے) کہا: میں اپنے رنج وغم کی فریاد صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو③ ﴿۸۶﴾ (یعقوب علیہ السلام نے کہا:) اے میرے بیٹو! تم واپس (مصر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی (بنیامین) کا پتہ لگاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو (اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تو کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ﴿۸۷﴾ (ابا کے حکم کے مطابق نو بھائی مصر گئے) پھر جب یہ یوسف کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: اے عزیز!④ ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر سخت مصیبت آپڑی ہے اور ہم معمولی (یعنی ناقص) پونجی لے کر آئے ہیں (اس کے بدلے میں) ہم کو پورا غلہ دو اور (اللہ واسطے) تم ہم پر خیرات کرو، جو لوگ (اللہ واسطے) خیرات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اچھا بدلہ دیتے ہیں ﴿۸۸﴾ یوسف (علیہ السلام) نے (بھائیوں کی اور اپنے گھر کی پریشانی کی بات سن کر) کہا: تم کو کچھ پتہ ہے کہ یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا تھا، جبکہ تم جہالت میں پڑے تھے؟⑤ ﴿۸۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) آپ یوسف کا ہمیشہ ہی تذکرہ کرتے رہو گے۔ ② یعنی بیمار ہو کر مرنے کے قریب ہو جاؤ گے۔
③ یعنی ابھی تو یوسف کے بچپن والے خواب کی تعبیر کا سامنے آنا باقی ہے: اس لیے سب سے ملاقات ہوگی، اس کی طرف اشارہ ہے۔ ④ یوسف علیہ السلام کا اس وقت کا لقب۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) کچھ تم کو وہ سلوک بھی معلوم ہے جو تم نے یوسف اور اور اس کے بھائی کے ساتھ اس زمانے میں کیا تھا جب تم جہالت میں مبتلا تھے۔

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ
يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٩٠ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ
كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝٩١ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٩٢
اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩٣
وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝٩٤

وہ (بھائی) کہنے لگے: ارے واقعی تم یوسف ہو؟ یوسف (علیہ السلام) نے کہا کہ: میں یوسف ہی ہوں اور یہ (بنیامین) میرا (حقیقی) بھائی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا، حقیقت بات یہ ہے کہ جو آدمی بھی گناہوں سے بچتا ہے اور (مصیبت پر) صبر کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ (ایسی) نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتے ﴿۹۰﴾ وہ (بھائی لوگ) کہنے لگے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تجھ کو (ہر اعتبار سے) ہم پر فضیلت (یعنی ترجیح) دی، اور یقیناً ہم ہی لوگ غلطی کرنے والے تھے① ﴿۹۱﴾ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: آج تمھارے اوپر کوئی ملامت نہیں②، اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ کو معاف کرے اور وہی (اللہ تعالیٰ) سارے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں③ ﴿۹۲﴾ (بس) اب تم میرے اس کُرتے کو لے کر جاؤ اور اس کو میرے ابا کے چہرے پر ڈال لو، وہ (اس کرتے کی برکت سے) بینا ہو جائیں گے، اور تم سب اپنے گھر والوں کو لے کر میرے پاس (مصر) آجاؤ ﴿۹۳﴾

اور جب (مصر سے بھائیوں کا) قافلہ (کنعان آنے کے لیے) روانہ ہوا، تب ان کے ابا جان (یعنی یعقوب علیہ السلام) نے کہنا شروع کیا کہ: مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے، اگر تم ایسا نہ کہو کہ: بوڑھا بہک (یعنی سٹھیا) گیا④ ﴿۹۴﴾

---

① یہ ماحول کا اثر ہے کہ غلطی کا فوری اعتراف کر لیا، وہ نبوت کے گھرانے میں رہتے تھے۔
② یعنی تمھاری سابقہ غلطیوں پر کوئی طعن تشنیع نہیں کی جاوے گی۔
③ یہ نبوی اخلاق ہے کہ بھائیوں کو ندامت پر عار دلانے کے بجائے فوری ہمدردی اور معافی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اگر تم مجھ کو بڑھاپے کی بہکی باتیں کرنے والا نہ سمجھو تو ایک بات کہوں کہ مجھ کو تو یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ
بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٩٨﴾

(گھر میں موجود لوگ یعقوب علیہ السلام کو) کہنے لگے: اللہ کی قسم! تم تو اپنی پرانی غلط خیالی میں ہی مبتلا ہو ①﴿۹۵﴾ پھر جب (مصر سے سفر کر کے بھائیوں کا قافلہ کنعان آ گیا اور) خوش خبری سنانے والا (کرتے کے ساتھ) آ پہنچا② تو اس نے یعقوب (علیہ السلام) کے چہرے پر (یوسف علیہ السلام کا) کرتہ ڈالا تو وہ اسی وقت بینا ہو گئے③ یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم لوگ نہیں جانتے④ ﴿۹۶﴾⑤ بیٹے کہنے لگے: اے ہمارے ابا جان! آپ ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) ہمارے گناہوں کی بخشش کی دعا کیجیے، بیشک ہم ہی غلطی کرنے والے تھے ﴿۹۷﴾ یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: عنقریب⑥ اپنے رب سے تمھاری بخشش کی دعا کروں گا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے بخشنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿۹۸﴾

---

① یعنی یوسف کی یاد میں۔

② بشیر: خوش خبری سنانے والا یوسف علیہ السلام کا بھائی یہودا تھا، وہ مصر سے کرتہ لیکر آیا، انھوں نے کہا کہ: جب بچپن میں بھائی یوسف کو کنویں میں ڈالا تھا اس وقت ان کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر میں ہی وہ کرتہ ابا کے پاس لے گیا تھا؛ اس لیے آج خوشی کے موقع پر بھی کرتہ میں ہی لے چلوں گا۔

③ یوسف علیہ السلام کے کرتے کی برکت ظاہر ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کرتے کو ذریعہ بنا کر یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس لوٹا دی، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی مستعمل چیزوں میں برکات ہیں اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

④ یعنی یوسف زندہ ہے اور ملاقات ہوگی۔ ⑤ جب یوسف کو بھائیوں ہی نے کنویں میں ڈال کر گم کیا تھا یہ راز کھل گیا تب۔

⑥ یعنی بعد میں جمعہ کی رات میں یا تہجد کے وقت تمھارے لیے استغفار کروں گا۔ بھائیوں نے یوسفؑ کے سامنے قصور کا اعتراف کیا تو انھوں نے فوراً معاف کر دیا اور یعقوبؑ سے معافی طلب کی تو وعدہ کر لیا یعنی فوری معافی نہیں دی، حضرات مفسرین نے اس کی مختلف وجوہات لکھی ہیں، میرے مرشدِ ثانی حضرت اقدس مفتی احمد خانپوری صاحب (مدظلہ العالی) نے اس پر ایک نکتہ ارشاد فرمایا: یہ عمر کی تفاوت کی بات ہے، یوسفؑ جوان تھے اور یعقوبؑ بوڑھے تھے، جوانوں کے فیصلے فوری ہوتے ہیں اور بوڑھوں کے فیصلوں میں "غور کریں گے، سوچیں گے، پھر جواب دیں گے" یہ سب باتیں ہوتی ہیں؛ اس لیے جوانوں کو دینی محنت کا میدان بناؤ، جلدی فائدہ ہوگا۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ
أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ
جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ
أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ
الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾

پھر جب وہ سب① یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے، تو یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ: تم سب مصر میں داخل ہو جاؤ، ان شاء اللہ! ہر طرح امن وامان (یعنی چین واطمینان) کے ساتھ رہو گے ﴿۹۹﴾ اور یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والدین کو (اونچے) تخت پر بٹھا دیا اور وہ سب (یعنی والدین اور گیارہ بھائی) یوسف (علیہ السلام) کے سامنے سجدے میں گرے② اور یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے ابا جان! یہ تو میرے (اس) خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (یعنی بچپن میں) دیکھا تھا، اس (خواب) کو میرے رب نے سچ کر کے دکھلایا اور میرے رب نے (اس وقت) مجھ پر بڑا احسان کیا کہ مجھ کو جیل سے نکالا اور (یہ بھی احسان ہوا کہ) شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جھگڑا کروا دیا تھا (اللہ تعالیٰ نے جدائی ختم کردی) پھر میرے رب گاؤں③ سے تم کو میرے پاس (مصر) لے آئے، میرے رب جو چاہتے ہیں اس کو عمدہ تدبیر سے کرتے ہیں، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کا علم بھی کامل ہے اور اس کی حکمت بھی کامل ہے ﴿۱۰۰﴾

---

① یعنی والدین اور بھائی اور بھائیوں کا خاندان جو مجموعی بہتر یا ترانوے آدمی کا قافلہ تھا۔

② حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے سامنے شکر کا یہ سجدہ کیا گیا، عبادت کا سجدہ تو ہر شریعت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے جائز تھا؛ البتہ کسی کی تعظیم کے لیے سجدہ کرنا پچھلی شریعتوں میں جائز تھا؛ لیکن وہ شرک کا ذریعہ بن سکتا ہے؛ اس لیے اس امت میں وہ ناجائز قرار دیا گیا، بخاری شریف کی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

③ ”کنعان“ مراد ہے جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام آباد تھے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۞ ذٰلِكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۞ وَمَآ
اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۞ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞

اے میرے رب! آپ نے مجھے حکومت کا بڑا حصہ عطا فرمایا اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم بھی عطا فرمایا① اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے (اللہ تعالیٰ!) آپ ہی دنیا اور آخرت میں میرا کام بنانے والے ہیں، آپ مجھ کو اسلام (یعنی آپ کی فرماں برداری) کے ساتھ (دنیا سے) اٹھانا اور (مرنے کے بعد اپنے) نیک بندوں کے ساتھ مجھے ملا دینا② ﴿۱۰۱﴾ یہ (قصہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جو وحی کے ذریعہ ہم تم کو بتاتے ہیں اور جب یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں نے سازش کر کے (یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے کا) اپنا پکا فیصلہ کر لیا تھا (اور ڈال بھی دیا) تب تم (وہاں) ان کے پاس موجود نہ تھے③ ﴿۱۰۲﴾ تمہارا دل کتنا ہی چاہے پھر بھی (دنیا میں) اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۰۳﴾ حالاں کہ تم اس (قرآن کی تبلیغ) پر ان (دنیا کے لوگوں) سے کوئی اجرت بھی نہیں مانگتے، یہ (قرآن) تو تمام (اقوام) عالم کے لیے ایک نصیحت ہے ﴿۱۰۴﴾

---

① دوسرا مطلب: مشکل اور الجھی ہوئی باتوں کو حل کرنے کا فن بھی سکھلایا۔

② یعنی ان نیک لوگوں کے ساتھ میرا حشر اور دخول جنت ہو، حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی آخرت کا شوق بڑھ گیا اور آپ نے دعا مانگی۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس نبوت (اعلیٰ ترین مقام ہے) بھی ہے اور دنیوی بادشاہت (جو دنیا میں ترقی کا اعلیٰ مقام ہے) بھی ہے، ان دونوں نعمتوں کے ہوتے ہوئے حسن خاتمہ اور آخرت میں صالحین کی معیت کی دعا مانگنا یہ حسن خاتمہ کی اہمیت کو بتلاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نعمت سے نوازے، قرآنی اس دعا کو مانگنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

③ اور ظاہر ہے کہ اخوانِ یوسف حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں میں ڈال رہے تھے اس وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وہاں موجود نہ تھے، آپ اُمّی ہونے کے باوجود پورا واقعہ تفصیل سے صحیح سنا دینا یہ آپ کے نبی ہونے کی دلیل ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ۝
وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ۝ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ
اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى
بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝

اور آسمان اور زمین میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں جن پر سے اِن (مکہ والوں اور دوسرے انسانوں) کا گذر ہوتا رہتا ہے؛ لیکن وہ ان نشانیوں سے منہ پھرا کر جاتے ہیں ① ﴿۱۰۵﴾ اور ان (مکہ کے کافر) میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کو اس طرح مانتے ہیں کہ شرک بھی کرتے ہیں ② ﴿۱۰۶﴾ کیا بھلا ان (نافرمانوں) کو اس بات کا ڈر نہیں لگتا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی کوئی آفت آ کر ان کو ڈھانک لیوے یا ان کو خبر بھی نہ ہو اس طرح اچانک ان پر قیامت آجائے ﴿۱۰۷﴾ (اے پیغمبر!) تم (ان مخالفین سے) کہہ دو: یہی (توحید) میرا راستہ ہے، میں تو پوری بصیرت (سمجھداری) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور جتنے (میری اتباع کرنے والے) میرے ساتھی ہیں وہ بھی (اسی طرح توحید کی دعوت دیتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ (ہر قسم کے شرک سے) پاک ہے اور میں بھی شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ﴿۱۰۸﴾ ہم نے تم سے پہلے مختلف بستی والوں میں سے جتنے (رسول) بھیجے وہ سب مرد ہی ہوتے تھے ③، جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے، کیا بھلا ان (کافر) لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلی قوموں کا (برا) انجام کیسا ہوا؟ ④ جنھوں نے تقویٰ اپنایا ان کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہے، کیا پھر بھی تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ ﴿۱۰۹﴾

---

① یعنی قدرت کی نشانی پر دھیان نہیں دیتے؛ اس لیے عبرت بھی حاصل نہیں کرتے۔
② حضور ﷺ کے مبارک زمانے میں اور آج بھی دنیا میں اس طرح کے مشرکین ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں ساتھ میں دوسرے معبودوں کو بھی مانتے ہیں، یہ ایمان معتبر ہوتا نہیں ہے۔ ③ یعنی فرشتہ اور عورت نبی نہیں بنائے گئے ہیں، یہ جمہور کا قول ہے۔ ④ یعنی پہلی قوموں کے برے انجام کو دیکھ کر عبرت حاصل کر کے ایمان لے آتے۔

حَتّٰۤی اِذَا اسْتَیْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۠ ﴿۱۱۱﴾

یہاں تک (مہلت ملی) کہ جب رسول (اپنی امت کے لوگوں کے ایمان لانے سے) نا امید ہو گئے اور (تب عذاب میں تاخیر کی وجہ سے) کافر لوگ یہ سمجھنے لگے کہ ان کو (عذاب کی) جھوٹی دھمکی دی گئی تھی تو ہماری مدد ان (رسولوں) کے پاس آ گئی①، پھر جن کو ہم نے چاہا عذاب سے بچا لیا اور گنہگاروں سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا②﴿۱۱۰﴾ پکی بات یہ ہے کہ ان کے③ واقعات میں عقل والوں کے لیے عبرت کا بڑا سامان ہے، یہ (قرآن) مَن گھڑت (یعنی بنائی ہوئی) بات نہیں ہے (جو کسی نے اپنے دماغ سے گھڑ لی ہو) بلکہ اس (قرآن) سے پہلے جتنی (آسمانی) کتابیں آئیں یہ (قرآن) ان کی تصدیق ہے④ اور (قرآن میں دین کے متعلق ضروری) ہر ہر بات کی تفصیل ہے اور (قرآن) ایمان والے لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا ذریعہ ہے﴿۱۱۱﴾

① یعنی اللہ کا عذاب نافرمانوں پر آ گیا۔
② (دوسرا ترجمہ) ہمارا عذاب مجرموں پر آنے کے بعد پیچھے واپس نہیں کیا جا سکتا۔
③ اور اس سورت میں خاص کر حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے اور پچھلی امتوں کے واقعات ہیں۔
④ یعنی قرآن کی اور پچھلی آسمانی کتابوں کی بہت ساری باتیں آپس میں موافق ہیں۔
نوٹ: سورۂ یوسف کے مفصل فوائد خطباتِ محمود جلد (۸) میں ملاحظہ فرمائیں۔



سورة الرعد

(المكية)

آياتها: ۴۳۔

رکوعاتها: ۶۔

سورۃ رعد

یہ سورت مدنی ہے۔اس میں تینتالیس (۴۳) یا سینتالیس (۴۷) آیتیں ہیں،سورۃ محمد کے بعداور سورۃ رحمن سے پہلے چھیانویں (۹۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ''رعد'' کا تذکرہ کیا گیا ہے،رعد کیا چیز ہے؟

(۱) گرج۔اور جب آسمان میں گرج ہوتی ہے تو اللہ کے بندے بے اختیار سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھتے ہیں۔

(۲) ایک فرشتے کا نام ہے،جب وہ بادلوں کو ہانکتا اور چلاتا ہے تب وہ تسبیح پڑھتا ہے،اس تسبیح کو لوگ بادل کی آواز سمجھتے ہیں،اس کے ہاتھ میں آگ کا ایک کوڑا ہوتا ہے جس سے وہ بادلوں کو ہنکاتا ہے،اس سے جو چمک ظاہر ہوتی ہے وہ بجلی ہے۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بادلوں کو مارنے کی وجہ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ رعد ہو۔

(۳) رعد سے صرف آواز مراد ہے اور یہ خاص قسم کی تسبیح ہے چاہے ہم کو سمجھ میں نہ آئے۔

روایتوں میں آتا ہے کہ جو آدمی بادلوں کے گرج کی آواز سنے تو یہ پڑھے ''سبحان من یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ وھو ولی کل شئی قدیر''۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

الٓمّٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ الۡحَقُّ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱ اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ۝۲ وَ ہُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡہٰرًا ؕ وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡہَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ ؕ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الٓمّٓرٰ یہ (اللہ کی) کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور (اے نبی!) تمھارے رب کی طرف سے تم پر جو (قرآن) نازل کیا گیا وہ حق ہے؛ لیکن اکثر لوگ (قرآن کو) مانتے نہیں ہیں① ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ وہ (ایسے قدرت والے) ہیں کہ جنھوں نے آسمانوں کو بغیر ستون کے (اتنا) اونچا بنایا کہ تم اس کو (ہر جگہ سے سہولت سے) دیکھتے ہو② پھر وہ (اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا، ہر ایک (سورج اور چاند) اپنے مقرر وقت تک (یعنی قیامت تک) چلتے رہیں گے③ وہ (اللہ تعالیٰ تمام) کاموں کی تدبیر کرتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ اپنی) نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں④؛ تا کہ تم یقین کرلو کہ (قیامت میں) تم کو اپنے رب سے ملنا ہے ﴿۲﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے زمین پھیلا دی اور اس (زمین) میں (پہاڑ کے) بوجھ اور ندیاں بنا دیں، ہر قسم کے پھلوں کے اس میں دو دو جوڑے پیدا کیے⑤، وہ (اللہ تعالیٰ) رات کو دن پر ڈھانپ دیتے ہیں⑥

---

① (دوسرا ترجمہ) ایمان نہیں لاتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) اللہ کی قدرت ایسی ہے کہ اس نے آسمانوں کو آنکھوں سے نظر نہ آوے ایسے ستونوں پر اونچا بنایا ہے۔ (تیسرا) بغیر کسی ستون کے اس قدر اونچا بنا دیا جیسا کہ تم اس کو دیکھتے ہو۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہر ایک (سورج و چاند) اپنے متعین وقت پر چل رہے ہیں (یعنی چاند کا ایک چکر ایک مہینے میں اور سورج کا ایک چکر ایک سال میں پورا ہوتا ہے)۔ ④ اپنے دلائلِ قدرت تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

⑤ (دوسرا) دو دو قسم پیدا کی۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) وہ اللہ تعالیٰ رات (کی کالی چادر) کو دن پر اوڑھا دیتے ہیں (جس سے دن کی روشنی ختم ہوجاتی ہے اور پوری دنیا کالی اندھیری ہوجاتی ہے)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ
وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِی
الْاُكُلِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَ
اِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۬ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْۚ وَ اُولٰٓىٕكَ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْۚ
وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵

یقیناً ان چیزوں میں (یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت میں) غوروفکر کرنے والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳﴾ اور (اللہ تعالیٰ نے) زمین میں مختلف ٹکڑے (کھیت اور حصے بنائے) ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں (یعنی پاس پاس ہے) اور انگوروں کے باغات اور کھیتی اور کھجور کے درخت (بنائے) ہیں بعض درخت دو تنے والے ہیں① اور بعض درخت دو تنے والے نہیں (ہوتے) ہیں②، ان سب (درختوں) کو ایک ہی طرح کا پانی دیا جاتا ہے، اور ہم ان پھلوں میں سے کسی کا ذائقہ دوسرے سے زیادہ بڑھا ہوا کر دیتے ہیں، یقیناً اس میں عقل سے کام لینے والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں③ ﴿۴﴾ اور اگر تم کو (ان کافروں کے قیامت کا انکار کرنے سے) تعجب ہو تو ان (کافروں) کی یہ بات (حقیقت میں) بہت عجیب ہے کہ کیا جب ہم (مرکر) مٹی میں مل جائیں گے تو (آخرت میں سچ مچ) نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے؟ انہی لوگوں نے اپنے رب (کی آخرت میں نئے سرے سے پیدا کیے جانے کی قدرت) کا انکار کیا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (آخرت یا دنیا میں) طوق (یعنی بیڑیاں) پڑی ہوں گی اور وہی جہنمی لوگ ہیں، وہ اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے④ ﴿۵﴾

---

① یعنی زمین سے اوپر جا کر اس کی شاخیں بن جاتی ہیں۔ ② یعنی زمین سے لے کر اوپر تک ایک ہی تنہ ہوتا ہے جیسے: کھجور۔
③ یعنی جو اپنی عقل سے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں غور کرے اور توحید کا یقین حاصل کرے۔
④ دنیا میں گلے میں طوق کا ہونا غلامی کی علامت ہے، یعنی یہ کافر لوگ خواہشاتِ نفسانی اور شیطان کی غلامی میں ہیں، گلے میں طوق ہو تو آدمی ادھر ادھر دیکھ نہیں سکتا، اسی طرح یہ لوگ حقائق دیکھنے سے محروم ہیں، آخرت میں گلے میں بھاری وزن دار طوق بھاری سزا اور تکلیف کا ذریعہ ہوگا۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾
اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ
الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾

(اے نبی!) اور وہ (کافر) بھلائی سے پہلے تم سے برائی مانگنے میں جلدی کرتے ہیں①؛ حالاں کہ ان سے پہلے (بھی دنیا میں) عذاب کے بہت سارے واقعات گذر چکے (تو ان کافروں پر بھی عذاب آسکتا ہے) اور حقیقت میں لوگوں کو ان کے ظلم (یعنی نافرمانی) کے باوجود تمھارے رب معاف بھی کرتے رہتے ہیں، اور یقیناً تمھارے رب کا عذاب بہت سخت ہے ﴿۶﴾ اور کافر لوگ (یوں) کہنے لگے: ان (یعنی محمد) پر (وہ کافر جیسا چاہتے ہیں ویسی) ان کے رب کی طرف سے نشانی کیوں نہیں اتاری جاتی؟ (تو جواب میں کہو کہ) تم تو صرف (جہنم سے) ڈرانے والے ہو② اور (تم کوئی انوکھے نبی نہیں ہو؛ بلکہ) ہر قوم کے لیے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی نہ کوئی ہدایت کا راستہ بتانے والا ضرور آیا ﴿۷﴾

ہر مادہ کو جو حمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور مادہ کی رحم میں جو کمی زیادتی ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ) اس کو بھی (جانتے ہیں) اور اس (اللہ تعالیٰ) کے یہاں ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے ﴿۸﴾ چھپی ہوئی اور کھلی ہوئی چیزوں کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں، جن کی ذات بہت بڑی ہے اور شان بہت اونچی ہے ﴿۹﴾ جو آدمی تم میں سے چپکے چپکے سے بات کرے اور جو آدمی زور سے بولے اور جو آدمی رات کے وقت (کہیں) چھپا ہوا ہو اور دن کے وقت (کہیں) چل پھر رہا ہو وہ سب (اللہ تعالیٰ کے علم میں) برابر ہیں③ ﴿۱۰﴾

---

① اور وہ (کافر لوگ) بھلائی (یعنی خوش حالی کی مدت ختم ہونے) سے پہلے جلدی برائی مانگتے ہیں ② یعنی کافر جیسا چاہتے ہیں ویسا معجزہ دکھانا نبی کے اختیار میں نہیں ہے۔ ③ یعنی سب سے اللہ تعالیٰ اچھی طرح واقف ہیں۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ
الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُمْ
يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

اس (انسان) کے لیے کچھ فرشتے (محافظ) ہیں جو باری باری آتے ہیں① وہ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسان کے سامنے اور اس کے پیچھے سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، یقین جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتے ہیں جب تک کہ وہ قوم اپنے حالات میں خود تبدیلی نہ لاوے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر آفت کا ارادہ کرتے ہیں تو (وہ آ کر رہتی ہے) پھر وہ (آفت) واپس نہیں ہو سکتی② اور ان کے لیے (یعنی جن پر آفت آئی ہے) اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوتا ﴿۱۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو تم کو بجلی کی چمک دکھلاتے ہیں، جس سے تم کو (بجلی کے گرنے کا) ڈر بھی لگتا ہے اور (بارش کی) لالچ بھی پیدا ہو جاتی ہے اور (پانی سے بھرے) بھاری بادل (بھی) وہی (اللہ تعالیٰ) اٹھالاتے ہیں ﴿۱۲﴾ اور بادلوں کی گرج اس (اللہ تعالیٰ کے نام) کی حمد اور تسبیح کرتی ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح میں لگے ہوئے ہیں)③ اور کڑکتی بجلیاں بھی (زمین کی طرف) وہی (اللہ تعالیٰ) بھیجتے ہیں، پھر (اللہ تعالیٰ) جس پر چاہتے ہیں اس (بجلی) کو مصیبت بنا کر گرا دیتے ہیں اور وہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑے کرتے ہیں④ حالاں کہ اس (اللہ تعالیٰ) کی پکڑ بہت سخت ہے⑤ ﴿۱۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جن کی باری بدلتی رہتی ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ برائی ہٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور رعد (نام کا) فرشتہ اور دوسرے فرشتے سب اللہ تعالیٰ کے خوف سے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں۔ ④ یعنی بے بنیاد بحثیں کرتے ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ اللہ تعالیٰ بڑی سخت قوت و تدبیر کے مالک ہیں۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ
اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿١٥﴾

خاص اسی (اللہ تعالیٰ ہی) سے دعا کرنا حق (یعنی صحیح) ہے ① اور اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر یہ لوگ جن کو بھی پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا (اس سے زیادہ) کوئی جواب نہیں دے سکتے ② مگر جیسے وہ شخص جو پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر یہ چاہے کہ وہ (پانی) اس کے منہ تک خود (اڑ کر) پہنچ جائے ③ حالاں کہ (ایسی چاہت سے) وہ (پانی) کبھی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا ④ کافروں کی دعا (یعنی درخواست) تو بھٹکتی ہی پھرتی ہے ⑤ ﴿١٤﴾ آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے خوشی اور ناخوشی سے اللہ تعالیٰ کو ہی سجدہ کرتی ہے، ⑥⑦ اور صبح اور شام کے اوقات میں ان (دنیوی مخلوقات) کے سائے بھی (اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں) ⑧ ﴿١٥﴾

---

① چوں کہ وہ قبول کرنے کی قدرت رکھتے ہے۔ (دوسرا ترجمہ) سچا پکارنا اسی کے لیے خاص ہے۔
② یعنی پکارنے کے باوجود کچھ کام نہیں آسکتے۔
③ پانی کی طرف دونوں ہاتھ پھیلا کر اس کو اپنی طرف بلاؤ تو وہ اڑ کر آنہیں جاتا، اسی طرح اللہ کے سوا جن معبودوں کو بھی پکاروگے وہ تمھاری مدد کو نہیں آسکتے، اس کی ایک دوسری تعبیر یہ بھی ہوسکتی ہے کوئی آدمی پانی میں دونوں ہتھیلی کھول کر داخل کرے کہ اس پانی کو مٹھی میں بند کر کے منہ تک لے جاؤں تو یہ ہو نہیں سکتا؛ چوں کہ پانی تو نکل جائے گا، محفوظ نہیں رہے گا اور پانی پینے کا مقصد پورا نہیں ہوگا، اسی طرح اللہ کے علاوہ جس کو بھی پکاروگے وہ تمھاری مدد کا تمھارا مقصد پورا نہیں کرسکتا۔
④ اسی طرح بت ان کافروں کی مدد میں نہیں پہنچ سکتے۔ ⑤ یعنی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے؛ یعنی جس طرح پانی درخواست کرنے کے باوجود ان کے منہ تک نہیں آسکتا، پانی درخواست قبول کرنے سے عاجز ہے اسی طرح ان کے معبود بھی عاجز ہیں؛ اس لیے کافر لوگ ایسے معبودوں سے درخواست کریں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، وہ دعا بیکار جائے گی۔
⑥ یعنی انسان اور جنات میں سے مسلمان اور باقی تمام مخلوقات خوشی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔
⑦ جنات اور انسان میں سے کافر کو اللہ کی تقدیر کے فیصلے کے مطابق رہنا پڑتا ہے، اسی طرح سخت حالات اور تنگی کے مواقع پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہو ہی جاتا ہے، نیز اللہ تعالیٰ اپنی ہر مخلوق میں جس طرح چاہے تصرف کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی کا حکم چلتا ہے۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کو نہ مانے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کرسکتا، یہ ناخوشی میں سجدہ کرنے کا مطلب ہوا۔ ⑧ صبح شام سایہ کا گھٹنا بڑھنا جو بالکل نمایاں ہوتا ہے یہ بھی ایک طرح کا سجدہ ہے۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ
لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي
الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا
فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ
مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ

(اے نبی!) تم (ان کافروں سے) پوچھو کہ: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ (پھر ان سے) کہو: (زمین اور آسمان کے رب) اللہ تعالیٰ ہی ہیں، تم (ان کافروں سے یہ) کہو: کیا پھر بھی تم نے اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر (دوسروں کو اپنے) مددگار بنا لیے؟ (جب کہ وہ خود ایسے عاجز ہیں کہ) وہ اپنے فائدے اور نقصان کی قدرت نہیں رکھتے① (اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ: کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یا کہیں اندھیریاں اور روشنی ایک جیسی ہو سکتی ہے؟ یا ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے شریک (یعنی بت) مان رکھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسے پیدا کرتے ہیں ایسی کوئی چیز انھوں نے (یعنی بتوں نے) پیدا کی ہے؟ جس کی وجہ سے ان (کافروں) کو ان دونوں (یعنی اللہ تعالیٰ کی اور بتوں) کی بنائی ہوئی چیزیں ایک جیسی لگ رہی ہوں (غلط فہمی میں کوئی پڑا ہو تو اس کو) تم بتا دو کہ: اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کے پیدا کرنے والے ہیں اور وہی اکیلے ہیں، سب پر غالب ہیں ﴿۱۶﴾ اس (اللہ) نے آسمان سے پانی اتارا، سو، ندی، نالے اپنی گنجائش کے مطابق (اس بارش کے پانی سے) بہ نکلے② پھر سیلاب کا پانی پھولے ہوئے جھاگ (یعنی گھاس کے تنکے وغیرہ) کو اوپر اٹھا لایا③ اور جن دھاتوں کو زیور یا سامان (یعنی برتن وغیرہ) بنانے کے لیے آگ میں پگھلاتے ہیں④ اس میں بھی اسی طرح کا میل کچیل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی طریقے سے حق اور باطل کی مثال بیان فرماتے ہیں

---

① تو دوسروں کا کیا فائدہ اور نقصان کریں گے۔ ② چھوٹے نالے میں کم پانی اور بڑے نالے میں زیادہ پانی۔
③ کچرا پانی کی سطح پر اوپر آ جاتا ہے۔ ④ یعنی تپا کر کے گلاتے ہیں۔

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ
يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ
اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾
اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾

سو جھاگ (یعنی میل کچیل باہر جا کر) سوکھ کر ضائع ہو جاتا ہے① اور جو چیز لوگوں کے لیے کام کی ہوتی ہے وہ زمین میں باقی رہتی ہے②۔ اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ مثالوں کو بیان فرماتے ہیں ﴿۱۷﴾ جن لوگوں نے اپنے رب کے احکام کو مان لیا (اور مان کر عمل بھی کیا) انھی لوگوں کے لیے (آخرت میں) بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم نہیں مانا، اگر ان کے پاس (بالفرض میدانِ قیامت میں) دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں؛ بلکہ اتنی ہی اس کے ساتھ اور بھی چیزیں ہوں اور وہ سب (مال و دولت) اپنے فدیے میں دے دیں (پھر بھی عذاب سے نجات نہ ہوگی)③ ان کے لیے برا (یا سخت) حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بہت بری رہنے کی جگہ ہے ﴿۱۸﴾

(اے نبی!) کیا بھلا جو (مؤمن) شخص کہ یقین رکھتا ہو کہ جو (قرآن) تمھارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا وہ حق ہے وہ بالکل اندھے (یعنی کافر) شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟④ حقیقت یہ ہے کہ (ان باتوں سے) عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۱۹﴾ یہ (عقل والے) وہ لوگ ہیں کہ جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا اس کو پورا کرتے ہیں⑤ اور (اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے) پکے وعدے کو وہ توڑتے نہیں ہیں⑥ ﴿۲۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھینک دیا جاتا ہے۔ ② جو دوسروں کو فائدہ مند ہوتا ہے اس کو جماؤ ہوتا ہے۔
③ دو محال کا ذکر ہے: ایک تو آخرت میں مال و دولت ہوگا ہی نہیں اور دوسرا بالفرض ہو تو بھی اس کو دے کر عذاب سے نجات نہیں پا سکیں گے۔ ④ یعنی دونوں کا انجام برابر نہیں ہو سکتا ہے۔
⑤ یعنی ایمان اور اطاعت کا جو معاہدہ اللہ تعالیٰ سے کیا اس کو نبھاتے ہیں۔ ⑥ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ۝۲۱
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا
وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ۝۲۲ جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ
مِّنْ كُلِّ بَابٍ۝۲۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۝۲۴

اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن (رشتوں) کو جوڑنے کا حکم دیا وہ (عقل والے) لوگ اس کو جوڑتے ہیں① اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے ڈرتے رہتے ہیں②﴿۲۱﴾ اور ان لوگوں نے اپنے رب کی خوشی حاصل کرنے کے لیے (دنیا میں تکالیف پر) صبر کیا اور انھوں نے نماز قائم کی اور جو روزی ہم نے ان کو دی اس میں سے چھپ کر③ اور ظاہر کر کے انھوں نے خرچ کیا اور وہ بدسلوکی کے بدلے میں حسن سلوک کرتے ہیں④ (آخرت کے) اصلی وطن میں اچھا انجام انہی لوگوں کے لیے ہوگا﴿۲۲﴾ (اچھا انجام یہ ہے کہ) وہ خود اور ان کے باپ دادے اور ان کی بیویاں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوئے (یعنی جنت کے لائق ہوئے) وہ سب ہمیشہ رہنے کے باغات میں داخل ہوں گے﴿۲۳﴾ اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے (یوں کہتے ہوئے) داخل ہوں گے کہ (دنیا میں مصیبت پر) تم نے صبر کیا اس کے بدلے میں تم پر (یہاں آخرت میں) سلامتی ہی سلامتی ہے، پس (آخرت کے اصلی وطن میں) کیا ہی اچھا تمھارا انجام ہے﴿۲۴﴾

---

① یعنی ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کو جوڑنا، اسی طرح حضرت محمد ﷺ پر ایمان کے ساتھ سابقہ نبیوں پر ایمان کو جوڑ دیا جاوے۔ رشتے داریوں کو جوڑنا بھی مراد ہے۔

② قیامت کے حساب کے برے انجام سے ڈرتے ہیں۔

③ جو صدقہ چھپ کر کیا جائے وہ ریا کے احتمال تک سے پاک ہونے کی وجہ سے بہتر ہی ہوتا ہے "سراً" کو مقدم کیا گیا ہے اس سے اس کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے اگرچہ بعض حالات میں اخلاص کے ساتھ علانیہ خرچ بھی کرنا پڑتا ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ
وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کے مضبوطی سے باندھنے کے بعد بھی توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن (رشتوں اور تعلقات) کو جوڑنے کا حکم دیا، ان کو کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے ہیں① یہی وہ لوگ ہیں جن پر لعنت ہے اور (آخرت کے) اصلی وطن میں ان کا بُرا انجام ہوگا ﴿٢٥﴾ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں رزق میں وسعت دیتے ہیں② اور (جس کو چاہتے ہیں اس کے رزق کو) تنگ کر دیتے ہیں اور وہ (کافر) لوگ دنیا کی زندگی پر اِتراتے ہیں③ اور آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی تھوڑے سے فائدے اٹھانے کے سوا کچھ نہیں ﴿٢٦﴾

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ: اس (پیغمبر) پر (ہم جیسی مانگتے ہیں ایسی) کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتاری جاتی؟ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو: یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) گمراہ کرتے ہیں اور جو بھی (اس اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتا ہے اس کو (اللہ تعالیٰ) اپنا راستہ دکھلاتے ہیں ﴿٢٧﴾ جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ملتا ہے، سن لو! اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی (وہ چیز ہے جس) سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے ﴿٢٨﴾ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے (دنیا اور آخرت میں) خوش حالی ہے④ اور بہترین انجام ہے ﴿٢٩﴾

---

① ہر گناہ فساد ہے اور سب سے بڑا فساد کفر ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) زیادہ رزق دیتے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) دنیا کی زندگی میں مست ہیں۔ ④ طوبیٰ، یا ان کے لیے جنت میں طوبیٰ نامی درخت۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ
مَتَابِ ۝ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ
بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــــَٔـسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ
وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى
يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اسی طرح ①ہم نے تم (محمد ﷺ) کو بھی ایسی امت میں (رسول بنا کر) بھیجا جس (امت) سے پہلے بہت ساری امتیں گذر گئیں؛ تاکہ جو (قرآن) ہم نے وحی کے ذریعہ تم پر بھیجا وہ ان کے سامنے تم پڑھ کر سناؤ اور وہ لوگ تو اس (اللہ تعالیٰ) کی ناشکری کرتے ہیں جو سب پر مہربان ہیں②(اے نبی!) تم کہہ دو: وہ (سب پر مہربان اللہ) میرے رب ہیں، ان (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، انہی (اللہ تعالیٰ) پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور انہی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿٣٠﴾ اور اگر کوئی قرآن③ ایسا بھی اترتا جس کے ذریعہ پہاڑ (اپنی جگہ چھوڑ کر) چلنے لگتے یا اس (قرآن) کے اثر سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی④ یا اس کی برکت سے مُردے بات کرنے لگ جاتے⑤ (تو بھی یہ کافر ایمان نہ لاتے) حقیقت یہ ہے کہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں، کیا پھر بھی ایمان والوں نے یہ بات سن کر کے اپنا ذہن فارغ نہیں کر لیا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو سب انسانوں کو (زبردستی) ہدایت کر دیتے⑥ اور کافروں پر تو ان کے کرتوت کی وجہ سے ہمیشہ سخت مصیبت پہنچتی ہی رہے گی، یا ان کی بستی کے قریب (کسی جگہ پر بھی) مصیبت نازل ہوتی رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (قیامت کے دن بڑے عذاب کا) جو وعدہ کر رکھا ہے وہ پورا ہو جائے گا⑦ اور پورا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ (اپنے) وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے ﴿٣١﴾

---

① یعنی جس طرح ہم نے پہلے زمانے میں رسول بھیجے۔ ② آخری نبی اور قرآن جیسی اللہ کی نعمت کے باوجود ایسے مہربان اللہ کی وہ لوگ ناشکری کرتے ہیں، (دوسرا ترجمہ) اور وہ لوگ تو رحمٰن کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ ③ مراد کوئی بھی کتاب۔
④ یعنی زمین پھٹ جاتی یا زمین جلدی جلدی طے ہو جاتی اور اس میں سے ندیاں نکل کر بہنے لگ جاتیں۔ ⇐

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ
قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾

اور (اے نبی!) تم سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تھا، پھر (ان مذاق اڑانے والے) کافروں کو میں مہلت دیتا رہا، پھر (مہلت کا کچھ وقت گذرنے کے بعد) میں نے ان (کافروں) کو (عذاب میں) پکڑ لیا، سو (اب دیکھ لو! مذاق کے بدلے میں جو) میری سزا (تھی وہ) کیسی تھی؟
﴿٣٢﴾ بھلا بتاؤ کہ ایک طرف تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) ایسی ذات ہے جو ہر شخص کے ہر کام کی پوری خبر رکھتے ہیں اور ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک مان رکھے ہیں ① (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو: ان (بتوں) کے نام بتاؤ ② یا تم اس (اللہ تعالیٰ) کو ایسے (بتوں کے وجود) کی خبر بتاتے ہو جس (کے وجود) کا پوری دنیا میں اس (اللہ تعالیٰ) کو پتہ بھی نہیں، یا صرف ظاہری طور پر ان کو شریک کہتے ہو ③ حقیقت بات تو یہ ہے کہ ان کافروں کو ان کی ایسی بناوٹی باتیں بہت اچھی لگتی ہیں ④ اور وہ ہدایت کے راستے سے روک دیے گئے ہیں ⑤ اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں رکھے اس کو کوئی ہدایت پر نہیں لا سکتا ﴿٣٣﴾

⬅ ⑥ (دوسرا ترجمہ) یا اس کی برکت سے مردوں کے ساتھ کلام کیا جاسکتا۔ ⑦ یعنی اللہ تعالیٰ سب کو مسلمان ہی بنا دیتے یعنی سب کافر ایمان لے آویں اور ایسا نہیں ہوگا تو پھر تم مسلمان ان (کافروں) کی فکر میں لگے مت رہو۔
⑧ (دوسرا ترجمہ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آپہنچے۔
① جن بتوں کو کسی کے کسی کام کی کوئی خبر نہیں، کیا اللہ تعالیٰ اور وہ بت برابر ہوسکتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔
② اگر کوئی کافر نام بولے تو اس کافر کو کہو تو بتوں کے نام بول کر دیکھ کہ ان میں الوہیت کی کوئی صفت ہوسکتی ہے؟
③ یعنی نام کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتہ ہے اگر یہ بت حقیقت میں ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو پتہ ہوتا، لیکن بتوں کا واقعی وجود ہی نہیں ہے، صرف من گھڑت نام ہے۔
④ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کافروں کا مکر و فریب ان کی نظر میں خوش نما کردیا گیا ہے۔
⑤ (دوسرا) اور وہ کافر ہدایت کے راستے سے محروم کردیے گئے ہیں۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ
عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ
بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾

ان (کافروں) کے لیے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا بہت سخت عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں ہوگا ﴿۳۴﴾ (گمراہوں کے بُرے انجام کے مقابلے میں) جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اس (جنت) کے پھل اور اس کا سایہ ہمیشہ رہے گا، یہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کا (پیارا) انجام ہے اور کافروں کا انجام (جہنم کی) آگ ہے ﴿۳۵﴾ اور (اے نبی!) جن کو ہم نے کتاب (تورات وانجیل) دی (اور وہ اس کو پورے طور پر مانتے ہیں) وہ تم پر اتارے گئے قرآن کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں ① اور (اہل کتاب اور مشرکین میں سے) بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو اس (قرآن) کی بعض باتوں (کو ماننے) سے انکار کرتے ہیں ② (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کروں اور میں اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں، اسی کی طرف میں دعوت دیتا ہوں اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس مجھے لوٹ کر جانا ہے ﴿۳۶﴾ اور اسی طرح ③ ہم نے اس (قرآن) کو عربی زبان میں حکم نامہ بنا کر اتارا ہے، اور (اے نبی!) تمھارے پاس جو (صحیح) علم (وحی) آچکا ہے اس کے بعد بھی بالفرض ان (کافروں) کی خواہشات پر چلے تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے (بچانے کے لیے) آپ کا کوئی حمایتی نہیں ہوگا اور نہ تو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) کوئی بچانے والا ہوگا ﴿۳۷﴾

---

① اور بہت سارے مان کر ایمان بھی لے آتے ہیں، چوں کہ قرآن کی خبر ان کی کتاب میں ہے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ
لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ
وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝

اور حقیقت یہ ہے کہ (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسول بھیجے تھے اور ہم نے ان کو بیوی، بچے بھی دیے تھے اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک آیت ① بھی لاسکے، ہر زمانے کے مناسب (احکام لکھی ہوئی الگ) کتاب دی گئی ② ﴿۳۸﴾ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو مٹادیتے ہیں اور (جس کو چاہتے ہیں) باقی رکھتے ہیں اور تمام کتابوں کی اصل (یعنی لوحِ محفوظ) اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس ہے ③ ﴿۳۹﴾ اور (اے نبی!) جس (عذاب) کا وعدہ ہم ان (کافروں) سے کرتے ہیں (چاہے) اس کا کچھ حصہ اگر ہم (تمھاری زندگی ہی میں) تم کو پورا کرکے دکھادیں یا (دھمکی والا عذاب آنے سے پہلے) ہم تم کو دنیا سے اٹھالیویں ④ بہر حال! (اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں کو) صرف پہنچادینا آپ کی ذمے داری ہے اور (کافروں سے) حساب لینا ہماری ذمے داری ہے ﴿۴۰﴾

⇐ ⑦ یعنی تورات، انجیل میں جو باتیں ان کی خواہشات کے مطابق تحریف والی ہیں قرآن ان باتوں کے خلاف بیان کرتا ہے؛ اس لیے یہ لوگ قرآن کی ان باتوں کو مانتے نہیں ہیں۔ ⑧ یعنی جس طرح پہلے زمانوں میں مختلف رسولوں کو خاص خاص زبانوں میں خاص احکام دیے۔

اِس صفحے کا حاشیہ:

① یعنی قرآن کی کوئی آیت اتارنا یا کوئی نشانی دکھانا نبی کے اختیار میں نہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) ہر کام کا (جس کا ہونا مقدر ہے) وقت اللہ تعالیٰ کے یہاں لکھا ہوا ہے (تیسرا ترجمہ) ہر زمانے کے مناسب خاص خاص احکام ہوتے ہیں۔ (چوتھا) ہر وقت کے مناسب عمل لکھا ہوا ہے۔

③ یعنی مٹانے، باقی رکھنے کے بعد جس پر عمل ہونے کا فیصلہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوحِ محفوظ میں ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ (دوسرا ترجمہ) اور ام الکتاب (یعنی لوحِ محفوظ) اسی کے پاس ہے۔

④ اور آپ کے دنیا سے جانے کے بعد کافروں پر عذاب آوے۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَـنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ يَحۡكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكۡمِهٖ‌ ؕ
وَهُوَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۝ وَقَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلِلّٰهِ الۡمَكۡرُ جَمِيۡعًا‌ ؕ يَعۡلَمُ مَا
تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ‌ ؕ وَسَيَعۡلَمُ الۡـكُفّٰرُ لِمَنۡ عُقۡبَى الدَّارِ ۝ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَسۡتَ
مُرۡسَلًا‌ ؕ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ ۝

اور کیا ان (کافر لوگوں) کو یہ حقیقت نظر نہیں آتی کہ ہم ان کی زمین (یعنی حکومت) چاروں طرف سے (مسلمانوں کی حکومت کی وسعت کے ذریعہ) گھٹا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ (جو چاہے) حکم دیتے ہیں، اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم کو کوئی پیچھے نہیں ڈال سکتا① اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت جلد حساب لینے والے ہیں ﴿۴۱﴾ اور ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے جو لوگ تھے ان لوگوں نے بھی (اپنے نبی کی دعوت کے مقابلہ میں دھوکہ دینے والی) چالیں چلی تھیں، لیکن تمام چالیں تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی چلتی ہیں② ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے③، کافروں کو عنقریب پتہ چل جائے گا کہ آخرت کا (نیک) انجام (یعنی جنت) کس کے حصہ میں آتا ہے؟ ﴿۴۲﴾ اور (اے نبی!) یہ کافر کہتے ہیں کہ: تم رسول نہیں ہو، تم (ان کافروں سے) کہو کہ: میرے اور تمھارے درمیان (میری نبوت پر) گواہی دینے کے لیے اللہ تعالیٰ اور جن (مخلصین اہلِ کتاب) کے پاس آسمانی کتاب کا علم ہے وہ کافی ہیں④ ﴿۴۳﴾

---

① یعنی اللہ کے حکم کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔
② (دوسرا ترجمہ) لیکن سب تدبیریں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کیے ہوئے کام کو جانتے ہیں۔
④ یعنی تمھارے انکار کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔



سورة ابراهيم

(المکية)

أياتها: ٥٢۔

رکوعاتها: ٧۔

سورۃ ابراہیم

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں باون (۵۲) یا پچپن (۵۵) آیتیں ہیں، سورۃ شوریٰ یا سورۃ نوح کے بعد اور سورۃ انبیاء سے پہلے ستر (۷۰) یا بہتر (۷۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں کعبۃ اللہ، حج اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکرِ خیر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ
الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ
شَدِيۡدِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا
عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ ۢ بَعِيۡدٍ ﴿۳﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الر① (قرآن) ایک کتاب ہے جو ہم نے (اپنی طرف سے) تم پر نازل کی ہے؛ تاکہ تم لوگوں کو ان کے رب کے حکم② سے (گمراہی کی) اندھیریوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی کی طرف لاؤ (یعنی اللہ تعالیٰ کی) ایسی ذات کے راستے پر لاؤ جو (اللہ تعالیٰ) زبردست، خوبیوں والے ہیں ﴿۱﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی اللہ تعالیٰ کی مالکی میں ہے اور کافروں کے لیے بربادی ہے، اس لیے کہ ان کے لیے (جہنم کا) سخت عذاب ہے ﴿۲﴾ جو (کافر) لوگ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور (دوسرے انسانوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی اسلام پر آنے) سے روکتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ کے دین) میں (کوئی) ٹیڑھی بات③ (یعنی عیب) تلاش کرنے (کی کوشش) میں لگے رہتے ہیں، ایسے لوگ (حق کا راستہ بھول کر کے) گمراہی میں دور جا کر پڑے ہیں④ ﴿۳﴾ اور ہر رسول کو ہم نے ان کی قوم کی زبان میں ہی (رسول بنا کر) بھیجا؛ تاکہ وہ (نبی) اپنی قوم کے سامنے (اللہ تعالیٰ کے دین کو اچھے طریقے سے) سمجھا دے،

---

① یہ حروفِ مقطعات میں سے ہے۔ ② حکم سے مراد اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور ہدایت کی برکت سے۔

③: (الف) عوج سے مراد ہر انسان جس چیز کو ٹیڑھی سمجھتا ہے وہ چیز (ب) اسلام میں اشکالات تلاش کرنا۔ (ج) باطل نظریات کی تائید قرآن وحدیث سے تلاش کرنا (د) قرآن وحدیث کے معنی میں اپنی خواہش کے مطابق ہیرا پھیری کر کے اپنے باطل خیال پر دلیل نکالنے کی کوشش کرنا۔

④ یعنی گمراہی میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں، بہت دور تک چلے گئے ہیں۔

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶
وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷

سو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ: ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانی دے کر بھیجا: (مقصد یہ تھا) کہ اپنی قوم کو (گمراہی کی) اندھیریوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی کی طرف لے آؤ اور خاص واقعات اللہ تعالیٰ نے جن دنوں میں دکھائے① وہ اپنی قوم کو یاد دلا کر نصیحت کرو، حقیقت یہ ہے کہ ان واقعات میں (سے ہر ایک) زیادہ صبر، زیادہ شکر کرنے والے کے لیے② (نصیحت حاصل کرنے کی) بڑی نشانیاں ہیں ﴿۵﴾ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ: تم اللہ تعالیٰ کے جو احسان تم پر ہیں ان کو یاد کرو، جب اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی جو تم کو سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں③ کو زندہ (باقی) رکھتے تھے، اور ان حالات (یعنی مصیبت اور نجات) میں تمہارے رب کی طرف سے بڑا امتحان ہے ﴿۶﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے رب نے (تم کو) خبر دی کہ اگر تم واقعی (میرا) شکر کروگے تو میں تم کو زیادہ (نعمت) دوں گا اور اگر تم نے (میری نعمت پر) ناشکری کی تو اچھی طرح سمجھ لینا کہ میرا عذاب بہت سخت ہے ﴿۷﴾

---

① یعنی جس دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص نعمت ملی ہو یا کوئی بڑا عذاب آیا ہو۔
② یعنی جن لوگوں نے صبر اور شکر کی عادت بنالی ہو۔ ③ یعنی لڑکیوں کو جو بڑی ہو کر عورت بنے گی۔

وَقَالَ مُوۡسٰۤی اِنۡ تَکۡفُرُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ﴿۸﴾ اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ
نَبَؤُا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوۡدَ ۬ؕ وَالَّذِیۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ؕ لَا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا
اللّٰہُ ؕ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَرَدُّوۡۤا اَیۡدِیَہُمۡ فِیۡۤ اَفۡوَاہِہِمۡ وَقَالُوۡۤا اِنَّا کَفَرۡنَا بِمَاۤ
اُرۡسِلۡتُمۡ بِہٖ وَاِنَّا لَفِیۡ شَکٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَیۡہِ مُرِیۡبٍ ﴿۹﴾ قَالَتۡ رُسُلُہُمۡ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ یَدۡعُوۡکُمۡ لِیَغۡفِرَ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَیُؤَخِّرَکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: (اے میری قوم!) اگر تم اور (دنیا بھر کی) زمین کے تمام لوگ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کریں تو (اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان؟) یقیناً اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں ہے، ساری تعریف اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے ہے ﴿۸﴾ (اے مکہ والو!)① تم کو تم سے پہلے جو نوح اور عاد اور ثمود کی قومیں تھیں اور وہ قومیں جو ان کے بعد (دنیا میں) آئیں کیا ان کے حالات کی خبر نہیں ہوئی②؟ ان (قوموں) کے (پورے) حالات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کے پیغمبر (اپنی نبوت کی سچائی کی) کھلی دلیلیں لے کر اپنی قوموں کے پاس آئے، تو لوگوں نے ان (نبیوں) کے منہ پر اپنے ہاتھ رکھ دیے③ اور قوم کے لوگوں نے (نبی سے) کہا کہ: جو دین (اسلام) دے کر تم کو بھیجا گیا ہے ہم اس کو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو دعوت دیتے ہو، اس کی سچائی کے بارے میں ہم کو تو بہت بھاری شک ہے ﴿۹﴾ (جواب میں) ان کے رسولوں نے (ان سے) کہا: کیا (تم کو) اللہ تعالیٰ (کے وجود اور توحید) کے بارے میں شک ہے؟ جو (اللہ) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں، وہ (اللہ) تم کو (اپنی عبادت کی طرف) بلاتے ہیں؛ تاکہ (ایمان کی برکت سے) تمھارے خاطر تمھارے (کچھ) گناہ معاف کر دیویں اور تم کو (تمھاری زندگی کی) ایک مقررہ مدت تک ڈھیل دیویں④

---

① ایک دوسرا احتمال یا تو موسیٰ کا خطاب ہے ان کی قوم سے۔
② یعنی ان قوموں کی نافرمانی اور اس پر عذاب آنے کے حالات قرآن میں بتائے گئے۔
③ یعنی نبی کو حق بات بولنے ہی نہیں دی۔ دوسرا احتمال: یا نبی کی بات سے خود ایسے تعجب میں پڑ گئے کہ اپنی انگلیاں اپنے منہ میں ڈال دیں اور خود بالکل چپ ہو گئے۔
④ یعنی دنیا کی زندگی مزے سے گزرے۔

قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا
بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰی مَنْ
یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ
اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾
وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ
فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۳﴾

قوم نے (رسول کی دعوت کے جواب میں) کہا: تم تو حقیقت میں ہمارے جیسے ہی انسان ہو، ہمارے باپ دادا جس چیز (یعنی بتوں) کی عبادت کرتے تھے تم ہم کو اس سے روکنا چاہتے ہو؟ سو (تمہاری دعوت سچی ہے تو کوئی) صاف معجزہ لا کر تم ہم کو دکھا دو① ﴿۱۰﴾ ان کے رسولوں نے ان سے کہا: حقیقت میں ہم تمہارے جیسے ہی انسان ہیں؛ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر بھی چاہتے ہیں (نبوت کا خصوصی) احسان کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی بھی معجزہ لا کر تم کو دکھانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے، اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۱﴾ اور ہمارے لیے کیا رکاوٹ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ کریں جب کہ اسی (اللہ) نے ہم کو ہمارے (کامیابی کے) راستے (یعنی اسلام) کی ہدایت دے دی ہے اور (دین کے خاطر) جو تکلیف تم ہم کو دیتے ہو ہم اس پر ضرور صبر کریں گے، اور جو لوگ بھروسہ رکھنا چاہیں ان کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۲﴾

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے یہ (بھی) کہا کہ: ہم تم کو اپنے ملک سے ضرور نکال دیں گے یا تو ہمارے دین میں لوٹ کر آجانا پڑے گا② سو ان (رسولوں) کے رب نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کردیں گے ﴿۱۳﴾

---

① یعنی ایسا معجزہ جس کو دیکھ کر ایمان لانے پر مجبور ہو ہی جائے۔

② (دوسرا ترجمہ) یا (اگر یہاں ہمارے ملک میں رہنا ہو) تو ہمارے دین میں لوٹ کر کے پھر آجاؤ۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾
وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾
يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ
عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ
عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾

اور ضرور ان (ظالموں کی ہلاکت) کے بعد ہم تم کو (اس) زمین میں آباد کر دیں گے① یہ وعدہ ہے اس کے لیے کہ جو آدمی بھی میرے سامنے (قیامت میں حساب دینے کے لیے) کھڑے رہنے کا خوف رکھتا ہو اور میرے عذاب کے وعدے سے ڈرتا ہو② ﴿۱۴﴾ اور ان (نبیوں یا کافروں) نے خود فیصلہ مانگا اور ہر سرکش، ضدی ہلاک ہو گیا③ ﴿۱۵﴾ اس (دنیوی ہلاکت) کے بعد جہنم (کا عذاب آنے والا) ہے اور (جہنم میں) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا ﴿۱۶﴾ (پیاس کی تکلیف سے) وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیے گا اور ایسا لگتا ہے کہ (سخت گرم ہونے کی وجہ سے) وہ آسانی سے گلے کے نیچے اتار نہیں سکے گا اور ہر طرف سے اس کو موت آتی ہوئی معلوم ہو گی④ اور وہ مرے گا نہیں (بلکہ تکلیف سے سسکتا رہے گا) اور اس کے آگے (ہمیشہ دوسرے) بھی سخت عذاب ہے ﴿۱۷﴾ جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کی حالت ایسی ہو گی کہ ان کے اعمال اس راکھ جیسے ہوں گے جس کو آندھی کے دن میں ہوا تیزی سے اڑا کر لے جاوے، جو (نیک) عمل (دنیا میں) انھوں نے کیے ان میں سے (قیامت کے دن) کچھ بھی ان کے ہاتھ میں نہیں آئے گا⑤ اسی گمراہی میں دور جا کر پڑنا ہے⑥ ﴿۱۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) آباد رکھیں گے۔ ② یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے (مسلمانوں) کو دنیا میں بھی آباد کیا جاوے گا اور آخرت میں عذاب سے نجات ہو گی۔ ③ ہر سرکش نبی کا دشمن ہلاک ہو گیا۔ ④ موت کے اسباب مراد ہے۔

⑤ انسان کو نیک اعمال کی سب سے زیادہ ضرورت قیامت کے میدان میں ہو گی، وہاں ایمان کے ساتھ جو اعمال دنیا میں کیے تھے اسی پر اجر و ثواب ملے گا۔ بہت سارے کافر دنیا میں اچھے اخلاق سے پیش آتے ہیں، صدقہ اور خیرات بھی کرتے ہیں لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے یہ تمام اعمال قیامت کے دن ہوا میں اڑ کر بے کار ہو جائیں گے جیسے آندھی چلتی ہے تو راکھ کے چھوٹے بڑے ذرات بھی اڑ جاتے ہیں، اسی طرح کافروں کے چھوٹے بڑے ہر قسم کے اعمال قیامت کے دن کچھ کام نہیں آئیں گے۔ ⑥ یہی گھٹیا درجے کی گمراہی ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٩﴾
وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُنَّا
لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدٰىنَا اللَّهُ
لَهَدَيْنٰكُمْ ۖ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ أَجَزِعْنَآ أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ﴿٢١﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو جیسا بنانا چاہیے ویسا ہی بنایا①؟ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو تم سب کو ختم کردیویں اور (دوسری) نئی مخلوق کو پیدا کر کے لے آدیں②﴿۱۹﴾ اور یہ (نئی مخلوق کو بنانا) اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے③﴿۲۰﴾ اور یہ سب لوگ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سامنے (حساب کے لیے) کھڑے ہوں گے تو (عذاب کا فیصلہ ہونے پر) جو لوگ (دنیا میں) کمزور تھے، وہ (دنیا میں) خود کو بڑا بتانے والوں سے کہیں گے④ کہ: (دنیا میں) ہم تمھارے پیچھے چلتے تھے⑤ تو (آج ہم پر) اللہ تعالیٰ کا جو عذاب آیا ہے کیا اس میں سے تھوڑا عذاب تم ہم سے ہٹاؤ گے؟ وہ کہیں گے⑥: اگر اللہ تعالیٰ (دنیا میں) ہم کو ہدایت دیتے تو ہم ضرور تم کو ہدایت پر لاتے⑦ (اس وقت تو) ہم چیخیں چلائیں یا ہم عذاب پر صبر کریں⑧ یہ دونوں ہمارے لیے برابر ہے، ہمارے لیے عذاب سے چھٹکارے کا کوئی راستہ نہیں ہے⑨﴿۲۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (یعنی فائدوں اور مصلحتوں پر مشتمل) ایک صحیح مقصد کے لیے بنایا (یعنی یہ سب انسان کی خدمت کریں اور انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے) (تیسرا ترجمہ) بالکل ٹھیک بنایا۔
② جب اللہ کے لیے نئی مخلوق پیدا کرنا آسان تو تم کو آخرت میں دوبارہ پیدا کرنا کیسے مشکل ہوگا۔
③ یعنی پرانی مخلوق تم کو قیامت کے دن دوسری مرتبہ بنانا بھی ذرا مشکل نہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) بڑائی مارنے والوں سے کہیں گے (یعنی خود بن بیٹھے لیڈروں سے)۔ ⑤ یعنی تمھارے کہنے کے مطابق کام کرتے تھے۔
⑥ یعنی بڑے لیڈر جواب میں عذاب سے بچانے کے بجائے عذاب کی وجہ بتاتے ہوئے یہ بات کہیں گے، اس کو بات کا رخ پھیرنا کہا جاتا ہے اور اصل مسائل سے دوسری طرف بات لے جانے میں یہ لیڈر بڑے ماہر ہوتے ہیں۔
⑦ لیکن ہم خود گمراہ تھے تو تم کو کیسے ہدایت پر لاتے۔ (دوسرا ترجمہ) جواب میں بڑے لیڈر لوگ کہیں گے کہ: اگر اللہ تعالیٰ عذاب سے چھوٹنے کا کوئی راستہ ہم کو بتلائیں گے تو ہم تم کو بھی راستہ بتلائیں گے۔
⑧ یعنی عذاب پر شور مچائیں یا شور نہ کریں۔ ⑨ (دوسرا ترجمہ) بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ
وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا
أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ
قَبْلُ ۗ إِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾

اور جب (قیامت کے دن) سب باتوں کا فیصلہ ہو جائے گا تب شیطان بولے گا: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا، سو میں نے وعدہ میں تم سے جھوٹ بولا تھا(۱) اور میری (دنیا میں) تم پر کوئی حکومت (یعنی زبردستی) نہیں چلتی تھی، بس اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو (اللہ کی نافرمانی کی) دعوت دی تھی، سو تم نے میری بات مان لی تھی(۲) سو تم مجھے (عذاب کے فیصلہ پر) کسی قسم کی ملامت نہ کرو(۳)؛ بلکہ تم خود اپنے اوپر ملامت کرو(۴) میں تمھاری (عذاب کی مصیبت کی) فریاد پر آج مدد نہیں کر سکتا اور تم میری مدد نہیں کر سکتے، تم نے اس (آخرت) سے پہلے (دنیا میں) مجھے (اللہ تعالیٰ کا) شریک مان لیا تھا(۵) (آج قیامت کے میدان میں سب کے سامنے) میں اس کا انکار کرتا ہوں(۶) یقینی بات ہے جن لوگوں نے (مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک مان کر) ظلم کیا تھا ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۲۲﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے (آخرت میں) وہ ایسے باغات میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان کے رب کے حکم سے وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، وہ اس میں ایک دوسرے کی ملاقات (یعنی استقبال) سلام سے کریں گے(۷) ﴿۲۳﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا اس سے خلاف کیا۔ (۲) (دوسرا ترجمہ) تم نے میری دعوت قبول کر لی تھی۔
(۳) (دوسرا) میرے پر کوئی الزام مت لگاؤ۔ (۴) (دوسرا) تم خود اپنی ذات پر الزام لگاؤ (کہ تم نے اپنی مرضی سے کفر اپنایا تھا)۔
(۵): [۱] بہت سے لوگ خود شیطان کی بندگی کرتے تھے۔ [۲] شیطانی باتوں کو خدا کے احکام کی طرح مانتے تھے۔
[۳] لوگوں نے دنیا میں شیطان کو خدا کا مرتبہ دیا؛ اس لیے اس کی شرارتیں بڑھیں۔
(۶) یعنی تمھارے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ماننے کو غلط مانتا ہوں۔ (۷) یعنی دنیا کا سلام سلامتی کی دعا ہے اور جنت میں سلامتی مل گئی اس کی مبارک بادی کا سلام ہے اور یہ سلامتی ہمیشہ رہے گی اس کی خوش خبری دینا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي
السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا
مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ
وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙۛ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾
جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾

(اے نبی!) کیا تم نے دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ نے کلمۂ طیبہ کی کیسی مثال بیان کی ہے؟ کہ وہ (کلمۂ طیبہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے، جس کی جڑ (زمین میں خوب مضبوط) جمی ہوئی ہے اور اس کی شاخ آسمان (کے نیچے کی کھلی فضا) میں (اونچی اٹھی ہوئی) ہے ﴿۲۴﴾ وہ (پاکیزہ درخت) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت (موسم میں) اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ (اس طرح کی) مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں؛ تاکہ وہ لوگ (ان مثالوں کو سوچ کر) نصیحت حاصل کریں ﴿۲۵﴾ اور گندے (یعنی کفر کے) کلمے کی مثال ناپاک درخت کی طرح ہے، جس کو (زمین میں ذرا بھی) جماؤ نہ ہونے کی وجہ سے زمین کے اوپر اوپر سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے ﴿۲۶﴾ جو ایمان والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مضبوط بات (یعنی کلمۂ توحید) پر دنیوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (اپنی حکمت سے) جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں ﴿۲۷﴾

(اے نبی!) کیا تم نے ان (مکہ والوں) کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا؟① اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا② ﴿۲۸﴾ یعنی جہنم میں جس میں وہ (کافر) لوگ جلیں گے③ اور وہ (جہنم) بہت برا ٹھکانہ ہے④ ﴿۲۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی نعمت (توحید) کو کفر سے بدل ڈالا۔ ② (دوسرا ترجمہ) پہنچایا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کافر لوگ داخل ہوں گے۔ ④ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی مخالفت پر دنیوی سزا جو ملی کہ ان کا مرکز کعبہ، مکہ اور اس کی تولیت اور سرداری ان کے ہاتھ سے چلی گئی، وہ مشاہدہ میں تھی؛ اس لیے وہ بیان نہیں ہوئی، آخرت کی سزا بیان کر دی گئی۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝۳۰ قُلْ
لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝۳۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ
الْاَنْهٰرَ ۝۳۲ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝۳۳ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ
كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝۳۴

اوران (کافروں) نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک بنائے؛ تاکہ وہ (دوسروں کو بھی) اس (اللہ تعالیٰ) کی راہ سے گمراہ کردیویں (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: (تھوڑے دن دنیا میں) تم مزے اڑا لو، آخر میں تم کو دوزخ ہی کی طرف جانا ہے ﴿۳۰﴾ (اے نبی!) تم میرے (خاص) ایمان والے بندوں سے کہو کہ: وہ نماز کو (برابر) قائم کریں اور جو روزی ہم نے ان کو دی اس میں سے چھپا کر اور ظاہر کر کے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کریں، اس (قیامت یا موت کے) دن کے آنے سے پہلے کہ جس (دن) میں خریدنا، بیچنا نہ ہوگا اور کسی کو (کسی کی دنیوی نسبت کی) دوستی (بھی) کام نہیں آئے گی ﴿۳۱﴾ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ جنھوں نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (پانی) کے ذریعہ تمھاری روزی کے لیے پھل اگائے① اور تمھارے (نفع) لیے کشتیوں کو تابع کردیا؛ تاکہ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے سمندر میں چلیں اور نہروں کو بھی تمھارے (فائدے کے) لیے خدمت میں لگادیا② ﴿۳۲﴾ اور سورج اور چاند کو (بھی) تمھارے کام میں لگادیا کہ وہ دونوں (ایک نظام کے مطابق) لگاتار چلتے ہی رہتے ہیں② اور تمھارے لیے (تو) رات اور دن کو (بھی) کام میں لگادیا ﴿۳۳﴾ اور جو چیزیں تم نے اس (اللہ تعالیٰ) سے مانگیں (اس میں جو تمھارے لیے مناسب تھیں) وہ سب چیزیں اس نے تم کو دے دیں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کی گنتی کرنا چاہو تو تم اس کو احاطے (یعنی شمار) میں نہیں لاسکتے② بیشک انسان تو بڑا ہی ظلم کرنے والا، ناشکرا ہے ﴿۳۴﴾

---

① یعنی پھلوں کی قسموں سے تمھارے لیے رزق پیدا کیا۔ ② "سَخَّرَ" کا ایک مطلب ہے کہ استعمال کو آسان کردینا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ
الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ
مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! آپ اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجیے اور مجھ کو اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا کر رکھیے ﴿۳۵﴾ اے میرے رب! یقیناً ان بتوں نے تو بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے، سو جو آدمی میرے (توحید کے) راستے پر چلے یقیناً وہ میرا ہے① اور جس آدمی نے میرا کہنا نہیں مانا② تو یقیناً آپ ہی تو بہت بڑے معاف کرنے والے اور بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں③ ﴿۳۶﴾ اے ہمارے رب! میں نے اپنی بعض (یعنی ایک) اولاد کو آپ کے محترم گھر (کعبہ) کے پاس ایک ایسی وادی (یعنی میدان) میں — جہاں کسی قسم کی کوئی کھیتی نہیں ہے — لا کر بسایا ہے④ (یہ بسانے کا کام اس لیے کیا) اے ہمارے رب! تاکہ یہ نماز قائم کریں، لہٰذا بعض لوگوں کے دلوں میں⑤ ان کی طرف کشش پیدا کر دیجیے⑥ اور ان کو پھلوں کا رزق عطا فرمائیے⑦ تاکہ وہ لوگ شکر کرنے والے بن جائیں ﴿۳۷﴾

⬅ ② یعنی انسان کے فائدے کے لیے چلتے رہنا ان کی عادت بنا دی گئی ہے۔ ③ تم نعمت کی گنتی پوری نہیں کر سکو گے (اور تھک کر بیٹھ جاؤ گے)۔

① یعنی ابراہیم علیہ السلام کی توحید والی جماعت میں شامل ہے۔ ② اس کا معاملہ آپ پر چھوڑتا ہوں کہ ہدایت دے کر آپ اس کو معاف کر دیں اس لیے کہ۔ ③ اس دعا میں ایمان والوں کے لیے سفارش بھی ہے۔ ④ (دوسرا) آباد کیا ہے۔ آیت میں ذی زرع سے مراد: اس وقت کا زمانہ ہے جس وقت ابراہیم اپنی ذریت کو لے کر وہاں تشریف لائے، اس وقت اس مقام پر یہی حال تھا، آج وہاں باغات، درخت سب چیزیں موجود ہیں جو کہ آیت کے منافی نہیں۔ ⑤ بعض لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دیجیے کہ دوسرے لوگ بھی وہاں آ کر رہیں، مکہ اس وقت چھوٹا میدان تھا۔ اور **افئدۃ** نکرہ ہے جو تقلیل بتاتا ہے ⑥ اگر ابراہیم علیہ السلام دعا میں "بعض" کی قید نہ لگاتے تو ساری دنیا آ کر مکہ میں آباد ہو جاتی اور مکہ کیسا وسیع ہو جاتا اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ ⑦ یہ دعا بتلاتی ہے کہ اولاد کے لیے معاشی ضروریات و راحت کا انتظام حسب طاقت باپ کے ذمے ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِیۡ وَمَا نُعۡلِنُ ؕ وَمَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی
السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ وَہَبَ لِیۡ عَلَی الۡکِبَرِ اِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَسَمِیۡعُ
الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ٭ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾
وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۬ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمۡ لِیَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِیۡہِ
الۡاَبۡصَارُ ﴿۴۲﴾ مُہۡطِعِیۡنَ مُقۡنِعِیۡ رُءُوۡسِہِمۡ لَا یَرۡتَدُّ اِلَیۡہِمۡ طَرۡفُہُمۡ ۚ وَاَفۡـِٕدَتُہُمۡ ہَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

اے ہمارے رب! جو کام ہم چھپا کر کرتے ہیں اور جو کام ہم دکھا کر کرتے ہیں① اس کو آپ پوری طرح جانتے ہیں، زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ہے ﴿۳۸﴾ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (جیسے دو بیٹے) عطا کیے، یقیناً میرے رب تو بڑے ہی دعاؤں کو سننے والے ہیں ﴿۳۹﴾ اے میرے رب! مجھ کو بھی اور میری اولاد میں سے بھی ایسے لوگ پیدا فرما دیجیے جو نماز کو قائم کرنے والے ہوں② اے ہمارے رب! اور آپ میری (یہ) دعا قبول کر لیجیے ﴿۴۰﴾ اے ہمارے رب! میری اور میرے والدین کی اور ایمان والوں کی حساب قائم ہونے (یعنی قیامت) کے دن آپ مغفرت فرما دیجیے③ ﴿۴۱﴾

تم (اے نبی!) یہ ظالم لوگ جو کچھ (نافرمانی) کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کو ہرگز بے خبر مت سمجھنا④ اس (اللہ تعالیٰ) نے تو ان کو (قیامت کے) اس دن تک مہلت دے رکھی ہے جس میں (قیامت کے بھیانک مناظر کی وجہ سے) آنکھیں کھلی رہ جائیں گی ﴿۴۲﴾ وہ (قیامت کے دن) اپنے سروں کو اوپر اٹھائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے، ذرا (دیر کے لیے) پلک بھی نہیں جھپکے گی⑤ اور ان کے دل (ہوش اڑ جانے کی وجہ سے) عقل و سمجھ سے بالکل خالی ہوں گے ﴿۴۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ظاہر کر کے ہم کرتے ہیں۔ ② نبی اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اس دعا کا اہتمام کرے تو ہم کو تو بدرجہ اولیٰ اہتمام کرنا چاہیے۔ ③ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ایمان کی توفیق کی دعا ہے جو مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔
④ غفلت کا مطلب ہے کاموں کی حقیقت سے واقف نہ ہو سکنا، دھیان نہ رہنا؛ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے بارے میں تو ہو نہیں سکتی؛ اس لیے مراد یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ ظالموں کو سزا نہیں دیں ایسا نہیں ہوگا، سزا ضرور دیں گے۔

وَاَنۡذِرِ النَّاسَ يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمُ الۡعَذَابُ فَيَـقُوۡلُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ
قَرِيۡبٍۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَـتَّبِعِ الرُّسُلَ‌ؕ اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ
زَوَالٍۙ‏ ۝ وَّسَكَنۡتُمۡ فِىۡ مَسٰكِنِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَتَبَيَّنَ لَـكُمۡ كَيۡفَ فَعَلۡنَا بِهِمۡ
وَضَرَبۡنَا لَـكُمُ الۡاَمۡثَالَ‏ ۝ وَقَدۡ مَكَرُوۡا مَكۡرَهُمۡ وَعِنۡدَ اللّٰهِ مَكۡرُهُمۡ ؕ وَاِنۡ كَانَ مَكۡرُهُمۡ
لِتَزُوۡلَ مِنۡهُ الۡجِبَالُ‏ ۝

اور (اے نبی!) آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جس میں لوگوں پر عذاب آ پڑے گا① تب ظالم لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم کو تھوڑی سی مدت کے لیے اور مہلت دیجیے (اب تو) ہم آپ کی دعوت قبول کر لیں گے اور رسولوں کی بات پر عمل کر لیں گے (اسی وقت ان کی درخواست کے جواب میں کہا جائے گا) ارے! تم لوگوں نے اس سے پہلے قسم کھا کھا کر یہ نہیں کہا تھا کہ تم سے کوئی دنیا نہیں چھڑا سکتا؟② ﴿۴۴﴾ اور جن (پہلی امتوں کے) لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا③ تم انہی کی تو بستیوں میں آباد تھے اور یہ بات بھی تمھارے سامنے کھل کر آ گئی کہ ہم نے ان ظالموں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے (ان کے) قصے بھی (بطورِ مثال) تو تم کو بتا دیے④ ﴿۴۵﴾ اور وہ (پہلی امت کے یا مکہ کے ظالم لوگ اپنے زمانے میں حق کے خلاف) اپنی بڑی بڑی چالیں چل چکے ہیں اور ان کی ساری چالوں کا توڑ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اگرچہ ان کی چالیں ایسی تھیں کہ اس کی وجہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جاوے⑤ ﴿۴۶﴾

⬅ ⑧ (دوسرا ترجمہ) ان کی آنکھیں خود ان کی طرف جھپکنے کے لیے واپس نہیں آئیں گی۔

① قیامت کے دن سے اور آخرت کے عذاب سے ڈراؤ۔ دنیوی عذاب اور دنیا میں عذاب سے ہلاک ہونے کے دن سے ڈراؤ۔ موت کے وقت کی سکرات سے ڈراؤ۔

② (دوسرا ترجمہ) تمھاری شان و شوکت پر کوئی زوال نہیں آ سکتا (تیسرا ترجمہ) تم کو دنیا چھوڑ کر کہیں جانا ہی نہیں ہے (یعنی قیامت کا انکار کرتے رہے۔ ③ یعنی کفر اپنایا تھا۔ ④ کہ تم نافرمانی کرو گے تو تم پر ان جیسا عذاب آوے گا۔

⑤ بعض مفسرین نے "اِنۡ" کو نافیہ مانا ہے تب مطلب ہوگا کہ: ان مکہ کے ظالموں کی سازش کی وجہ سے جبلِ استقامت یعنی محمد ﷺ اپنی دعوت کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ
مُّقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِىَ اللّٰهُ
كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ
وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾

سو (اے سامع!) اللہ تعالیٰ کے بارے میں کبھی بھی یہ خیال (اپنے دل میں) مت لانا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں سے جو (نافرمانوں پر عذاب کا) وعدہ کیا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے خلاف کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی تو بڑے زبردست، بدلہ لینے والے ہیں ﴿۴۷﴾ جس (قیامت کے) دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل دیے جائیں گے) اور سب لوگ اکیلے قہار (یعنی زبردست) اللہ تعالیٰ کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے① ﴿۴۸﴾ اور اس دن تو مجرموں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا ﴿۴۹﴾ ان (مجرموں) کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان (مجرموں) کے چہروں کے اوپر آگ چھائی ہوگی② (یہ سزا اس لیے ہوگی کہ اس سزا کے ذریعہ ﴿۵۰﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ (یعنی سزا) دیویں، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلدی حساب چکانے والے ہیں ﴿۵۱﴾ یہ (قرآن) تمام لوگوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کا) ایک پیغام ہے③ اور تاکہ اس (قرآن کے پیغام) کے ذریعہ لوگوں کو چوکا دیا جاوے اور لوگ اس بات پر یقین کرلیویں کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی معبود (حقیقی) ہے اور تاکہ عقل والے لوگ نصیحت حاصل کریں④ ﴿۵۲﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوں گے۔
② (دوسرا ترجمہ) لپٹی ہوئی ہوگی۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس (قرآن) کے ذریعہ تمام لوگوں کو (احکام) پہنچا دینا ہے۔
④ اور آخرت سے غفلت کو دور کریں۔

سورة الحجر

(المكية)

آياتها:۹۹۔

رکوعاتها:٦۔

سورۂ حجر

یہ سورت مکی ہے، اس میں ننانوے (۹۹) آیتیں ہیں، سورۂ یوسف کے بعد اور سورۂ انعام سے پہلے چون (۵۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حجر کے رہنے والوں کا عبرت ناک انجام ذکر کیا گیا ہے۔

حجر: جس مکان کا احاطہ پتھروں سے بنایا جائے اور ایسا مکان دوسروں کے لیے ممنوع ہوتا ہے۔ یہ مدینہ منورہ اور ملکِ شام کے درمیان ایک علاقہ ہے، وہاں کے لوگوں نے پہاڑوں کو تراش تراش کر مکان بنائے تھے اور یہاں کے باشندے قومِ ثمود نے یہ علاقہ اپنے لیے خاص اور دوسروں کے لیے ممنوع قرار دیا تھا۔ سن ہجری نو (۹) میں غزوۂ تبوک کے موقع پر اس علاقے سے گزر ہوا تو آپ نے اپنی سواری تیز فرمادی، سر کو ڈھانپ لیا۔ یہ امت کے لیے بہت بڑی نصیحت ہے، آج امت ایسے مُعذّب مقامات کو تفریح گاہ بنائے ہوئے ہے، مزید تفصیل کے لیے بندہ کا سفرنامہ "دیکھی ہوئی دنیا" ملاحظہ فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ۝١ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۝٢
ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ۝٣ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا
وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ۝٥ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ
نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ۝٦ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝٧ مَا
نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ۝٨

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الٓرٰ یہ (اللہ تعالیٰ کی) کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ بہت سارے اوقات① ایسے آویں گے کہ یہ کافر لوگ تمنا کریں گے کہ ہم مسلمان ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا؟ ﴿۲﴾ (اے نبی! ابھی تو) ان کو (ان کی حالت پر) چھوڑ دو (دنیا میں) خوب کھالیویں اور مزے اڑالیویں اور خیالی امیدیں ان کو غفلت میں ڈالے رکھیں②؛ کیوں کہ عنقریب ان کو حقیقت معلوم ہو جائے گی ﴿۳﴾ (ہر زمانے میں ایسا ہوا کہ تباہ ہونے والی) کسی بھی بستی کو ہم نے ایک لکھے ہوئے مقررہ وقت پر ہی ہلاک کیا ﴿۴﴾ کوئی بھی امت اپنے متعین وقت سے پہلے ہلاک نہیں ہوئی اور نہ تو (متعین وقت سے) آگے جاسکتی ہے③ ﴿۵﴾ اور وہ (دین کے مخالفین نبی سے یہ) کہنے لگے: اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا! یقینی بات ہے کہ تم دیوانے ہو ﴿۶﴾ اگر تم حقیقت میں (رسالت کے دعوے میں) سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتے؟ ﴿۷﴾ ہم فرشتوں کو حق کے لیے ہی اتارتے ہیں④ اور (ان فرشتوں کے عذاب کا فیصلہ لیکر آنے کے بعد) اس وقت مہلت بھی نہیں دی جاتی ﴿۸﴾

① یعنی دنیا میں اور خاص کر آخرت میں۔
② مطلب: آخرت اور موت سے بے فکری اور دنیا کے لمبے لمبے منصوبے ان کو غفلت میں ڈالے ہوئے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) پیچھے رہ سکتی ہے۔
④ آیت میں لفظ ”حق“ ہے، اس کی ایک مراد ”عذاب کا فیصلہ“ دوسری مراد ”قرآن“ اور تیسری مراد ”رسالت“ ہے۔

إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ۝٩ وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ فِي شِيَعِ ٱلۡأَوَّلِينَ ۝١٠ وَمَا
يَأۡتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُواْ بِهِۦ يَسۡتَهۡزِءُونَ ۝١١ كَذَٰلِكَ نَسۡلُكُهُۥ فِي قُلُوبِ ٱلۡمُجۡرِمِينَ ۝١٢ لَا
يُؤۡمِنُونَ بِهِۦ وَقَدۡ خَلَتۡ سُنَّةُ ٱلۡأَوَّلِينَ ۝١٣ وَلَوۡ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِم بَابًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فَظَلُّواْ فِيهِ
يَعۡرُجُونَ ۝١٤ لَقَالُوٓاْ إِنَّمَا سُكِّرَتۡ أَبۡصَٰرُنَا بَلۡ نَحۡنُ قَوۡمٞ مَّسۡحُورُونَ ۝١٥

وَلَقَدۡ جَعَلۡنَا فِي ٱلسَّمَآءِ بُرُوجٗا وَزَيَّنَّٰهَا لِلنَّٰظِرِينَ ۝١٦ وَحَفِظۡنَٰهَا مِن كُلِّ شَيۡطَٰنٖ
رَّجِيمٍ ۝١٧ إِلَّا مَنِ ٱسۡتَرَقَ ٱلسَّمۡعَ فَأَتۡبَعَهُۥ شِهَابٞ مُّبِينٞ ۝١٨

حقیقت یہ ہے کہ ہم ہی نے ذکر (یعنی قرآن) اتارا اور ہم ہی اس (قرآن) کی پوری حفاظت کریں گے ﴿۹﴾ اور تحقیقی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے پہلی قوموں کے مختلف گروہوں میں رسولوں کو بھیجا ﴿۱۰﴾ اور کوئی بھی رسول ان کے پاس آئے تو وہ ان کا مذاق ہی کرتے تھے ﴿۱۱﴾ اسی طرح جو لوگ جرم کرتے رہتے ہیں ہم ان کے دلوں میں یہ (مذاق اڑانا) ڈال دیتے ہیں① ﴿۱۲﴾ کہ اس (قرآن) پر یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور پچھلے لوگوں کا یہی طریقہ چلا آرہا ہے② ﴿۱۳﴾ اور اگر ہم ان (مجرمین) پر آسمان کا کوئی دروازہ بھی کھول دیویں تو سارا دن (یعنی دن کے وقت) اس دروازے سے (آسمان پر) چڑھتے رہیں ﴿۱۴﴾ تب بھی وہ تو یہی کہیں گے: ہم پر نظر بندی کر دی گئی؛ بلکہ ہم لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے ﴿۱۵﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے (تمھارے لیے) آسمان (کے نیچے کی کھلی ہوئی فضا) میں بہت سارے برج (یعنی بڑے بڑے ستارے) بنائے اور ہم نے اس (آسمان) کو (ستاروں سے) دیکھنے والوں کے لیے رونق والا بنا دیا ﴿۱۶﴾ اور ہر مردود شیطان سے ہم نے اس (آسمان) کو محفوظ کر دیا ﴿۱۷﴾ مگر جو (شیطان) چوری سے (چھپ کر فرشتوں کی بات) سننے کی کوشش کرے③ تو (آگ کا) چمکتا ہوا انگارہ (یعنی شعلہ) اس (شیطان) کا پیچھا کرتا ہے ﴿۱۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بٹھا دیتے ہیں، داخل کر دیتے ہیں۔

② یعنی نبیوں کو وہ جھٹلاتے رہے ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) سن لیوے۔

وَالْأَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَأَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝١٩ وَجَعَلْنَا
لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝٢٠ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۚ وَمَا
نُنَزِّلُهٗۤ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢١ وَأَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَأَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ أَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝٢٢ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝٢٣

اور ہم نے تو زمین (پیدا کر کے) پھیلا دی اور ہم نے اس (زمین) میں بھاری بوجھ (یعنی پہاڑ) رکھ دیے① اور ہم نے اس (زمین) سے ہر قسم کی (ضرورت کی) چیزیں ایک توازن سے② اگائیں ﴿۱۹﴾ اور ہم نے تمھارے لیے اس (زمین) میں روزی کے سامان پیدا کر دیے اور ان (مخلوق) کے لیے بھی (روزی کا سامان پیدا کر دیا)③ جن کو تم روزی نہیں دیتے ہو④ ﴿۲۰﴾ اور ہر چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں اور ہر ایک چیز ہم ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں ﴿۲۱﴾ اور بادلوں کو پانی سے بھر دینے والی ہوائیں ہم ہی تو چلاتے ہیں⑤ سو ہم آسمان سے پانی اتارتے ہیں، پس ہم تم کو وہ (پانی) پلاتے ہیں اور تمھارے بس میں نہیں ہے کہ تم اس (پانی) کا ذخیرہ کر کے رکھو ﴿۲۲﴾ اور یقیناً ہم ہی تو زندگی عطا کرتے ہیں اور ہم ہی تو موت دیتے ہیں اور (سب کے مرنے کے بعد) ہم ہی تو باقی رہنے والے ہیں ﴿۲۳﴾

---

① یعنی اس زمین کو ہلنے سے روک کر جمانے کے لیے۔

② (دوسرا ترجمہ) ایک اندازے سے (تیسرا) ایک متعین مقدار سے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے زمین میں وہ مخلوقات بھی پیدا کی ہیں جن کو تم رزق نہیں دیتے ہو۔

④ یعنی بہت سارے جانور ایسے ہیں کہ انسان ان سے فائدہ تو اٹھاتا ہے، لیکن ان کو رزق نہیں دیتا، جیسے شکار کیے ہوئے جانور، اسی طرح اس کائنات میں دو طرح کی مخلوقات ہیں: ایک وہ مخلوق ہے جن کی روزی کا انسان ظاہراً ذریعہ بنتا ہے، دوسری بہت ساری ایسی مخلوقات ہیں جن کی روزی میں انسان کو کوئی دخل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ بلاواسطہ ان کو روزی دیتے ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) ہم ہی تو ہواؤں کو بھیجتے رہتے ہیں جو بادل کو پانی سے بھر دیتی ہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿۲۴﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۸﴾

اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں تم میں سے آگے نکل جانے والوں کو① اور پیچھے رہنے والوں سے بھی تو ہم پوری طرح واقف ہیں②﴿۲۴﴾ اور یہ بات یقینی ہے کہ تمھارے رب ہی ان سب کو (محشر میں) جمع کر کے لائیں گے، یقینی بات یہ ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کی حکمت بھی بڑی ہے اور علم بھی بڑا ہے ﴿۲۵﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے انسان کو مٹی کے سڑے ہوئے (بدبودار) گارے سے پیدا کیا جو (گارا سوکھنے کے بعد) کھن کھن بجتا ہو ﴿۲۶﴾ اور ہم نے جنات③ کو (انسان کی پیدائش سے) پہلے لُو کی آگ سے پیدا کیا④ ﴿۲۷﴾ اور (وہ وقت بھی تو ذرا یاد کرو) جب تمھارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ: یقیناً میں مٹی کے سڑے ہوئے (بدبودار) گارے سے جو (سوکھنے کے بعد) کھن کھن بجتا ہو ایک انسان کو پیدا کروں گا ﴿۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) آگے بڑھ جانے والوں کو۔

② مستقدمین سے مراد:

[۱] جو اب تک پیدا ہوئے۔ [۲] امتِ محمدیہ سے پہلے کی امت۔
[۳] جو مر کے دنیا سے آگے چلے گئے۔ [۴] اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے۔
[۵] اسلام لانے میں آگے بڑھنے والے۔ [۶] ہر نیک کام میں آگے بڑھنے والے۔
[۷] جہاد اور نماز کی صف میں آگے رہنے والے۔

اور مستأخرین سے مراد:

[۱] جو اب تک پیدا نہیں ہوئے۔ [۲] خود امتِ محمدیہ۔
[۳] جو زندہ ہے اور دنیا سے مر کے جانے والوں سے پیچھے رہ گئے۔
[۴] اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے۔ [۵] اسلام لانے میں پیچھے رہنے والے۔
[۶] نیک کام میں پیچھے رہنے والے۔ [۷] جہاد اور نماز کی صف میں پیچھے رہنے والے۔

③ یعنی اول جن ابو الجن کو۔ ④ یعنی ایک آگ سے جو گرم ہوا (جیسی) تھی۔

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ
اَجْمَعُوْنَ۝ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ۝ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ
مَعَ السّٰجِدِیْنَ۝ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۝
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ۝ وَّاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ۝ قَالَ رَبِّ
فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ۝ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۝

سو جب میں اس (انسان) کو پوری طرح بنا لوں اور اپنی جان اس میں پھونک دوں① تو تم سب (فرشتے) اس (انسان) کے آگے سجدے میں گر جانا ﴿۲۹﴾ سو ابلیس کے سوا سب فرشتوں نے مل کر (آدم کے سامنے) سجدہ کیا ﴿۳۰﴾ اس (ابلیس) نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا ﴿۳۱﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھ کو کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوا؟② ﴿۳۲﴾ اس (ابلیس) نے جواب میں کہا کہ: میں ایسا (گرا ہوا) نہیں ہوں کہ ایسے بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے ایسے مٹی کے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا جو (سوکھنے کے بعد) کھن کھن بجتا ہو ﴿۳۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سو تو یہاں سے③ نکل جا؛ کیوں کہ یقینی بات ہے کہ تو مردود ہو گیا ﴿۳۴﴾ اور یقینی بات ہے کہ بدلے کے دن (یعنی قیامت) تک تجھ پر لعنت رہے گی④ ﴿۳۵﴾ وہ (ابلیس) درخواست کرنے لگا: اے میرے رب! پھر جب لوگ مرنے کے بعد (آخرت میں) دوبارہ زندہ کیے جاویں گے اس دن تک مجھے زندہ رہنے کی مہلت دے دے ﴿۳۶﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (جا) پھر تجھے (زندہ رہنے کی) مہلت دے دی گئی ﴿۳۷﴾ اس دن تک جس کا وقت (ہم کو) معلوم ہے⑤ ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دوں۔
② اگر فرشتوں کے ساتھ مل کر تو سجدہ کر لیتا تو تیرے لیے کتنا اچھا ہو جاتا!۔
③ "یہاں" سے مراد: (۱) جنت (۲) آسمان (۳) جس عالی مقام پر وہ پہنچا ہوا تھا۔
④ پھر جہنم کے عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔
⑤ یعنی پہلا صور پھونکے جانے تک۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ
مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَىَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝ اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ
اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝

اس (ابلیس) نے کہا کہ: اے میرے رب! جیسے تونے (اپنی رحمت سے محروم کرکے) مجھ کو گمراہ کردیا، میں بھی زمین (یعنی دنیا) میں (گناہوں کو) انسان کی نظر میں دل کش (یعنی مرغوب) بنا کر دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کر کے رہوں گا ﴿۳۹﴾ مگر ہاں! جو آپ کے بندے ان (انسانوں) میں سے چنے ہوئے ہیں ① ﴿۴۰﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (اخلاص اور بندگی کا) وہ سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے ﴿۴۱﴾ واقعی جو میرے (خاص) بندے ہیں ② ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا، مگر ہاں! جو لوگ خود تیری بات مان کر گمراہوں میں شامل ہو جائیں (اس پر تیرا زور چلے گا) ﴿۴۲﴾ اور یقینی بات یہ ہے کہ جہنم ان سب کا طے شدہ ٹھکانہ ہے ﴿۴۳﴾ اس (جہنم) کے سات دروازے ہیں ③ ہر ہر دروازے (سے داخل ہونے) کے لیے (شیطان کی بات ماننے والوں میں سے) ایک ایک جماعت تقسیم کردی گئی ہے ④ ﴿۴۴﴾

یقیناً تقویٰ والے لوگ (قیامت کے دن حساب کے بعد) باغات میں اور چشموں میں (آباد) ہوں گے ﴿۴۵﴾ (ان کو کہا جائے گا کہ) تم ان (جنت کے باغوں) میں سلامتی اور (دل کے) اطمینان کے ساتھ داخل ہو جاؤ ﴿۴۶﴾

---

① یعنی ان کو آپ نے میرے مکر سے سلامت رکھا ہے۔
② یعنی جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کا پختہ عزم رکھتے ہیں۔
③ : (۱) جہنم (۲) سعیر (۳) لظیٰ (۴) حطمہ (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاویہ، یہ سات درجے مراد ہیں، یا وہ سات دروازے مراد ہیں جن میں مجرم لوگ گناہوں کے اعتبار سے داخل کیے جائیں گے۔
④ (دوسرا ترجمہ) الگ الگ حصے بنادیے گئے ہیں۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ
وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ۝ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنَّ عَذَابِي
هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝ وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا
قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ۝ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي
عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ۝

اوران کے (آپس میں ایک دوسرے کے) دلوں میں جو (دنیا میں) ناراضگی تھی (1) وہ ہم نکال کر دور کردیں گے اوروہ سب بھائی بھائی بن کر (جنت میں) آمنے سامنے اونچے تختوں پر بیٹھیں گے ﴿۴۷﴾ اس (جنت) میں ان کو ذرا بھی تکلیف نہیں پہنچے گی (2) اوروہ اس (جنت) سے نہیں نکالے جائیں گے ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) میرے بندوں کو بتلادو کہ میں بہت معاف کرنے والا ہوں، بہت زیادہ رحم کرنے والا ہوں ﴿۴۹﴾ اور (اے نبی! میرے بندوں کو) یہ بھی (بتلادو) کہ میرا عذاب (یعنی سزا) ہی دردناک عذاب ہے ﴿۵۰﴾ اور (اے نبی!) تم ان کو ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کا حال (قصہ) بتلادو (3) ﴿۵۱﴾ جب وہ (مہمان ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں) ان کے پاس پہنچے تو انھوں نے سلام کیا، تو ابراہیم نے کہا: ہم کو تو تم سے ڈر لگتا ہے (4) ﴿۵۲﴾ تو انھوں نے (یعنی فرشتوں نے) کہا: (اے ابراہیم!) گھبراؤ نہیں، ہم تو آپ کو ایک بڑے علم والے (ہوشیار) لڑکے کی خوش خبری سناتے ہیں ﴿۵۳﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: جب مجھے بڑھاپا آچکا ایسے وقت میں مجھے خوش خبری سناتے ہو؟ پھر کس بنیاد پر تم مجھے خوش خبری دیتے ہو؟ ﴿۵۴﴾ وہ (فرشتے) کہنے لگے: ہم (صحیح) سچی خوش خبری آپ کو سناتے ہیں؛ لہذا ناامید ہونے والوں میں شامل مت ہوجاؤ ﴿۵۵﴾

---

(1) یعنی جو کینہ، دشمنی وغیرہ تھی۔ (2) (دوسرا ترجمہ) اس (جنت) میں ان کو تھکن بھی نہیں لگے گی۔
(3) جب یہ آئے تو شروع شروع میں مہمان لگے بعد میں پتہ چلا کہ یہ تو فرشتے ہیں۔ (4) فرشتے اس وقت قوم لوط کے لیے اللہ کے عذاب کو ساتھ لے کر آئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی شان کے مظہر بن کر لوط (علیہ السلام) کی قوم کی طرف جاتے جاتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوش خبری دینے کے لیے رُکے تھے، اس عذاب کا طبعی اثر یہ ہوا کہ خود ابراہیم (علیہ السلام) پر خوف کی کیفیت طاری ہوگئی جس کا انھوں نے زبان سے اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: ہم کو تم سے ڈر لگتا ہے۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ۝
قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ۝ اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ
قَدَّرْنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ۝
فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ٣الْمُرْسَلُوْنَ۝ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ
بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ۝ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ۝

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے اور کون ناامید ہو سکتا ہے؟ ﴿۵۶﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے فرشتو! اب تمھاری کیا مہم ہے؟ ﴿۵۷﴾ انھوں نے (یعنی فرشتوں نے) جواب دیا کہ: ہم کو ایک مجرم قوم کی طرف (عذاب نازل کرنے کے لیے) بھیجا گیا ہے ﴿۵۸﴾ مگر یقینی بات ہے کہ لوط (علیہ السلام) کے سب گھر والوں کو ہم بچالیں گے ﴿۵۹﴾ مگر ان (لوط علیہ السلام) کی بیوی کے لیے ہم نے① یہ طے کیا ہے کہ وہ (عذاب کا نشانہ بننے کے لیے) پیچھے رہنے والوں میں شامل رہے گی ﴿۶۰﴾ سو جب (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے گھر پہنچے ﴿۶۱﴾ لوط (علیہ السلام) نے کہا: یقینی بات ہے کہ تم لوگ اجنبی لگ رہے ہو② ﴿۶۲﴾ تو ان (آنے والے) فرشتوں نے کہا: (ہم اجنبی مہمان نہیں ہیں) بلکہ جس (عذاب) کے بارے میں وہ (آپ کی قوم کے) لوگ شک میں پڑے ہیں وہ (عذاب) ہم (فرشتے) آپ کے پاس لے کر آئے ہیں③ ﴿۶۳﴾ اور ہم آپ کے پاس (عذاب کا) اٹل فیصلہ لے کر آئے ہیں④ اور (آپ) یقین رکھیے کہ ہم (عذاب کی خبر دینے میں) تو بالکل سچے ہیں ﴿۶۴﴾

---

① فرشتے اس وقت پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی تقدیر کو نافذ کرنے کے لیے آئے تھے، اس لیے نیابۃً تقدیر کی نسبت انھوں نے اپنی طرف کی کہ ہم نے طے کر لیا ہے۔

② یہ آنے والے مقامی لوگ بھی نہیں تھے؛ چوں کہ دین کی دعوت کی نسبت سے مقامی لوگوں سے نبی کا تعارف ہوتا ہی ہے اور دور سے کہیں سفر کر کے آئے ہو ایسا بھی لگتا نہیں تھا؛ چوں کہ سفر کا کوئی نشان اور اثر ان کے بدن، کپڑے اور چہرے پر نہیں تھا، یہ انوکھی بات تھی؛ اس لیے حضرت لوط علیہ السلام کو اجنبی لگے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ان فرشتوں نے کہا: بلکہ ہم آپ کے پاس وہ عذاب لیکر کے آئے ہیں جس عذاب کے بارے میں آپ کی قوم کے لوگ شک میں پڑے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور ہم آپ کے پاس (عذاب کا) یقینی فیصلہ لیکر آئے ہیں۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ
تُؤْمَرُوْنَ۝ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ۝ وَجَآءَ اَهْلُ
الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ۝ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا
تُخْزُوْنِ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۝ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ۝
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۝

پس رات کے کسی حصے میں آپ اپنے اہل (یعنی ایمان والوں) کو لے کر (آبادی سے) نکل جائیے اور آپ خود ان کے پیچھے چلیے، تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور جہاں (جانے) کا حکم دیا جا رہا ہے وہاں چلے جانا ہے①﴿۶۵﴾ اور (وحی کے ذریعہ) ہم نے لوط (علیہ السلام) تک یہ بات پہنچا دی کہ صبح ہوتے ہی اس قوم کی جڑ کاٹ دی جائے گی②﴿۶۶﴾ اور (خوب صورت اجنبی مہمان کی خبر پاتے ہی) شہر والے خوش ہوتے ہوئے (لوط علیہ السلام کے گھر) پہنچ گئے③﴿۶۷﴾ (لوط علیہ السلام نے) کہا: یہ تو میرے مہمان ہیں؛ لہٰذا (ان کے سامنے) مجھے رسوا مت کرو﴿۶۸﴾ اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے ذلیل مت کرو﴿۶۹﴾ وہ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: اور دنیا بھر کے لوگوں (کو مہمان رکھنے) سے کیا ہم نے تم کو منع نہیں کر دیا تھا؟﴿۷۰﴾ لوط (علیہ السلام) نے کہا: اگر تم کو اپنی خواہش پوری کرنی ہو تو یہ میری (روحانی) بیٹیاں④ ہیں⑤﴿۷۱﴾ (اے نبی!) تمہاری عمر کی قسم⑥ یہ لوگ اپنی بدمستی (کے نشے) میں⑦ اندھے بنے ہوئے ہیں⑧﴿۷۲﴾

---

① ملکِ شام یا کوئی اور جگہ۔ ② یعنی مکمل تباہ کر دیا جائے گا۔
③ بستی والوں کو جب پتہ لگ گیا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر خوب صورت نوجوان آئے ہیں جو حقیقت میں فرشتے تھے تو وہ خوشیاں مناتے ہوئے آ گئے اور بھیڑ لگا دی تب ملائکہ نے اپنا صحیح تعارف کروایا کہ ہم اللہ کے فرشتے ہیں اور یہ لوگ ہم کو ہاتھ نہیں لگا سکیں گے، آپ بالکل اطمینان سے رہیے۔ ④ یعنی تمہاری بیویاں جو تمہارے پاس تمہارے نکاح میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) یہ میری بیٹیاں موجود ہیں (ان سے نکاح کر واور ضرورت پوری کرو)۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) تمہاری جان کی قسم!۔ حضور ﷺ کی عمر مبارک کی قسم کھانا یہ بڑی فضیلت کی بات ہے، پورے قرآن میں اس طرح کسی اور نبی کے متعلق نظر نہیں آتا۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) گمراہی کے نشے میں۔ ⑧ (دوسرا ترجمہ) مدہوش بنے ہوئے ہیں۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَۙ۝۷۳ فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍؕ۝۷۴
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ۝۷۵ وَ اِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ۝۷۶ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَؕ۝۷۷
وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَۙ۝۷۸ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍؕ۝۷۹
وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَۙ۝۸۰ وَ اٰتَیْنٰهُمْ اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا
مُعْرِضِیْنَۙ۝۸۱ وَ كَانُوْا یَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ۝۸۲

چناں چہ سورج نکلتے ہی ایک ہولناک آواز (یعنی چنگھاڑ) نے ان کو پکڑ لیا① ﴿۷۳﴾ پھر ہم نے اس (بستی کی) زمین کو تہ وبالا کر کے رکھ دیا② اور ہم نے ان کے اوپر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائے ﴿۷۴﴾ یقیناً اس میں سمجھ داروں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں③ ﴿۷۵﴾ اور یقیناً یہ (لوط علیہ السلام کی قوم کی عذاب دی ہوئی بستیاں) سیدھے راستے پر ہیں④ ﴿۷۶﴾ یقیناً اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانی (یعنی عبرت) ہے ﴿۷۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ "اَیْکَہ" والے بھی بڑے ظالم تھے⑤ ﴿۷۸﴾ سو ہم نے ان سے بھی انتقام لیا⑥ اور یہ دونوں (لوط علیہ السلام اور ایکہ والوں کی بستیاں) کھلے عام راستے پر ہیں⑦ ﴿۷۹﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا⑧ ﴿۸۰﴾ اور ہم نے ان (حجر والوں) کو اپنی نشانیاں دیں، پھر بھی وہ اس سے منہ ہی پھراتے رہے⑨ ﴿۸۱﴾ اور وہ پہاڑوں میں (بغیر کسی خوف وخطرے کے) مکان تراشتے تھے کہ اس میں اطمینان سے رہیں⑩ ﴿۸۲﴾

---

① پہلے صبح کا وقت بیان ہوا، دونوں کو ملانے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صبح صادق سے عذاب شروع ہوا، اشراق کے وقت تک میں خاتمہ ہو گیا۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کی بستیوں (کی زمین) کے اوپر والے حصے کو الٹ کر نیچے کر دیا۔
③ وہ انسان ہے جو بعض ظاہری قرائن سے کسی پوشیدہ چیز کا اندازہ لگا لیوے۔ عبرت کی نگاہ سے دیکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) جن پر (لوگوں کا) آنا جانا رہتا ہے ایسے راستے پر ہیں۔ ⑤ اَیکہ: یعنی جہاں بہت زیادہ درخت ہوا یسے گھنے جنگل کی آبادی جس کو اردو میں "بَن" کہتے ہیں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) ہم نے ان (ایکہ والوں) سے بھی (نافرمانی کا) بدلہ لیا۔ ⑦ اور ملک شام جاتے ہوئے راستے سے نظر آتی ہیں۔ ⑧ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم حجاز اور ملک شام کے درمیان ایک وادی میں آباد تھی اس کو قوم ثمود کہتے ہیں۔ ⑨ یعنی مانتے نہیں تھے انکار کرتے تھے۔ ⑩ دوسرا ترجمہ: وہ پہاڑوں میں مکان تراشتے تھے (تا کہ اس میں) اطمینان سے رہیں۔ یعنی ان میں کوئی آفت نہ پہونچے۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُصۡبِحِيۡنَ ۙ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ؕ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقۡنَا
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ
الۡجَمِيۡلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡخَـلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَـثَانِىۡ وَالۡقُرۡاٰنَ
الۡعَظِيۡمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَاخۡفِضۡ
جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾

پس صبح صبح میں ایک چنگھاڑ (یعنی سخت آواز) نے ان (حجر والوں) کو (عذاب میں) پکڑ لیا ﴿۸۳﴾ سو جو اعمال (یعنی دنیوی ہنر) وہ کیا کرتے تھے کوئی (اس میں سے) ان کے کام نہیں آئے (۱) ﴿۸۴﴾ اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کو بغیر حکمت کے نہیں بنایا (۲) اور یقینی بات ہے کہ قیامت تو ضرور آنے والی ہے، سو (کافروں کے کاموں پر) اچھے انداز سے درگزر کرو (۳) ﴿۸۵﴾ یقیناً تمھارے رب وہی سب کو پیدا کرنے والے، سب سے زیادہ جاننے والے ہیں ﴿۸۶﴾ اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم کو سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور (ان سات آیات کو) عظمت والا قرآن (بھی کہا جا سکتا ہو) دے رکھا ہے (۴) ﴿۸۷﴾ ان (کافروں) کی الگ الگ جماعت کے لوگوں کو (۵) مزے اڑانے کے لیے جو چیزیں ہم نے دے رکھی ہیں ان کی طرف (حاصل ہو جائے اس امید سے) (۶) اپنی نظر اٹھا کر بھی تم نہ دیکھو اور ان (کافروں) پر غم بھی مت کرو (۷) اور ایمان والوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرو ﴿۸۸﴾

---

(۱) یعنی پہاڑوں میں تراشے ہوئے مکان، جمع کیا ہوا مال، جسمانی طاقت، اللہ کے عذاب کے سامنے کچھ کام نہیں آئے۔
(۲) (دوسرا ترجمہ) حق مقصد کے بغیر نہیں بنایا [تیسرا] بغیر مصلحت کے پیدا نہیں کیا۔
(۳) (دوسرا ترجمہ) (کافر لوگ کیسا بھی سلوک کرے) ابھی (ان کو) اچھے انداز سے جانے دو (یعنی ان کی بد اخلاقی کا ابھی بدلہ مت لو) یہ مسلمانوں کو اعلیٰ اخلاق اپنانے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ (۴) چھوٹی سی سورت کو درجے اور معانی کی جامعیت کے اعتبار سے پورا قرآن کہا گیا ہے۔ (۵) (دوسرا ترجمہ) کافروں کے مختلف لوگوں کو۔ (۶) افسوس سے یا غم سے۔
(۷): [۱] دولت مسلمانوں کو حاصل ہوتی تو وہ نیکی میں خرچ کرتے [۲] افسوس اس بات کا کہ دنیوی نعمت کی کثرت کی وجہ سے یہ لوگ ایمان نہ لائے [۳] کافر اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں؛ اس لیے ان سے اللہ واسطے ناراضگی میں یہ خیال نہ آوے کہ ایسی نعمت ان کے پاس نہ ہوتی تو اچھا ہوتا۔

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ
عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ
وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا
آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾

اور تم (یوں) کہہ دو کہ: میں تو کھلم کھلا (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں ﴿۸۹﴾ جیسا
(آپ پر سورۂ فاتحہ اور قرآنِ عظیم اتارا ایسے ہی) تقسیم کرنے والوں (یعنی یہود و نصاریٰ) پر بھی ہم
نے (پہلی کتابیں) اتاری تھی① ﴿۹۰﴾ جنھوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا② ﴿۹۱﴾
﴿۹۲﴾ سو تمھارے رب کی قسم ہم خود ان سب (اگلے پچھلے لوگوں) سے ان کے اعمال کے بارے
میں (قیامت کے روز) ضرور سوال کریں گے ﴿۹۳﴾ جن باتوں (کو پہنچانے) کا حکم تم کو دیا جا رہا
ہے وہ (لوگوں کو) علی الاعلان (صاف صاف) سنا دو اور مشرکوں کی پرواہ مت کرو ﴿۹۴﴾ جو لوگ
(آپ کا) مذاق کرتے ہیں ان سے نمٹنے کے لیے ہم تمھاری طرف سے کافی ہیں ﴿۹۵﴾ جن لوگوں
نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھا ہے سو ان کو (اپنا انجام) عنقریب معلوم ہو جائے گا ﴿۹۶﴾
اور ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ان (کافروں) کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے ﴿۹۷﴾ سو تم
اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو اور تم سجدہ کرنے والوں میں (یعنی نماز پڑھنے والوں میں)
شامل رہو ﴿۹۸﴾ اور یقینی چیز (یعنی موت) تمھارے پاس آنے تک اپنے رب کی عبادت میں
مشغول رہو ﴿۹۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) (یہ عذاب پچھلی قوموں کی طرح) تقسیم کرنے والوں پر بھی ہم اتاریں گے (تیسرا ترجمہ) (پچھلی قوموں
پر جس طرح ہم نے عذاب اتارا تھا) ہم تقسیم کرنے والوں پر بھی عذاب اتاریں گے (چوتھا ترجمہ) جیسا ہم نے (عذاب
الگ الگ اوقات میں) ان لوگوں پر اتارا جنھوں نے (اللہ تعالیٰ کے احکام کے الگ الگ) حصے کر رکھے تھے (یعنی یہود و
نصاریٰ مراد ہیں جنھوں نے اپنی مرضی کے موافق احکام کو مانا اور جو احکام مرضی کے خلاف ہو اس کو ماننے سے انکار کر دیا)
② یعنی بعض حصوں کو مانا بعض حصوں کو نہ مانا۔

سورة النحل

(المكية)

آياتها:١٢٨ـ

ركوعاتها:١٦ـ

سورہ نحل

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) آیتیں ہیں، سورہ انبیاء کے بعد یا سورہ کہف کے بعد اور سورہ سجدہ سے پہلے بہتر (۷۲) یا ستر (۷۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

نحل: یعنی شہد کی مکھی میں اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب قدرت ہے۔

اس سورت کا ایک نام "سورہ نِعَم" بھی ہے؛ اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت ساری نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

أَتَىٰ أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ① يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ
بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ② خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ③ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا
هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ④ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ⑤

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حکم (1) آ ہی پہنچا ہے، سو تم اس کے لیے جلدی مت مچاؤ (2) جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اس سے وہ (اللہ تعالیٰ کی ذات) پاک ہیں اور بہت بالا و برتر (یعنی دور) ہیں ﴿۱﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے حکم سے اپنے بندوں (یعنی انبیاء) میں سے جس پر چاہتے ہیں فرشتوں کو وحی دے کر اتارتے ہیں (3) کہ تم لوگوں کو بتلادو (4) کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے؛ لھذا تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو ﴿۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو پوری حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے (5) جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اس سے وہ (اللہ کی ذات) بالا و برتر (یعنی دور) ہیں ﴿۳﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو (منی کے) نطفے سے پیدا کیا تو وہ (انسان) دیکھتے ہی دیکھتے (اللہ کی ذات و صفات کے بارے میں) کھلم کھلا جھگڑے کرنے لگا ﴿۴﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے جانور پیدا کیے، تمہارے لیے ان (جانوروں) میں گرمی حاصل کرنے کی (6) چیزیں ہیں اور (دوسرے بھی) بہت سارے فائدے ہیں اور ان (جانوروں) میں سے بعضوں کو تم کھاتے ہو ﴿۵﴾

---

(1) یعنی نبی کی جماعت غالب رہے گی اور کافروں پر عذاب آئے گا۔

(2) (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے حکم کو جلدی مت مانگو۔

(3) یہ وحی اتارنے کا سلسلہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ تک برابر جاری رہا۔ (4) (دوسرا ترجمہ) لوگوں کو خبردار کردو۔

(5) (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو ٹھیک ٹھیک بنایا (تیسرا) برحق مقصد کے لیے بنایا۔

(6) یعنی جانور کے بال اور کھال سے سردی میں حفاظت ہو ایسے کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝٦ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا
بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٧ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ
لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝٨ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ
شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝١٠

اور تمھارے لیے ان (جانوروں) میں عزت ہے① جب تم شام کو چرا کر کے واپس لاتے ہو اور صبح جب تم چرانے کے لیے لے جاتے ہو②﴿۶﴾ اور جن شہروں تک تم خود بھی مشقت کے (جان جوکھم میں ڈالے) بغیر پہنچ نہیں سکتے ان (شہروں) تک تمھارے (بھاری) سامان کو یہ (جانور) اٹھا کر لے جاتے ہیں، یقینی بات یہ ہے کہ تمھارے رب بہت ہی شفقت کرنے والے، بہت ہی مہربان ہیں ﴿۷﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کیے؛ تا کہ تم ان کے اوپر سواری کرو اور (تمھارے لیے ان جانوروں میں) زینت (رونق) ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت سی ایسی چیزیں بھی پیدا کرتے ہیں جن کو (ابھی تک) تم جانتے بھی نہیں ہو③﴿۸﴾ اور (سیدھا) راستہ دکھانے کی ذمے داری اللہ تعالیٰ نے لے لی ہے④ اور کچھ راستے ٹیڑھے بھی ہیں (جو اللہ تعالیٰ تک پہنچتے نہیں ہیں) اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہتے تو تم سب کو سیدھے راستے (ایمان) پر پہنچا دیتے ﴿۹﴾

اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمان سے پانی اتارا، اس میں سے کچھ (پانی) تمھارے پینے کے کام آتا ہے⑤ اور اسی (پانی) سے وہ درخت اگتے ہیں جن سے تم (جانوروں کو) چراتے ہو﴿۱۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) رونق ہے (تیسرا) خوش نما منظر ہے (چوتھا) خوب صورتی ہے۔ ② شام ہو یا صبح ہو جب جانور نکلتے ہیں تو اس سے مالکوں کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے، خاص طور پر جب یہ شام کو چراگاہ سے واپس آتے ہیں تو اس وقت ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور جانور اس وقت فربہ اور تازہ نظر آتے ہیں؛ اس لیے اس وقت رونق اور خوب صورتی کا ایک خاص منظر سامنے ہوتا ہے، شاید اسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے شام کے جمال کو مقدم کیا گیا ہے۔

③ مستقبل میں ایجاد ہونے والی تمام قسم کی سواریوں کی طرف اشارہ نکلتا ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) (واضح دلائل سے ثابت) سیدھا راستہ اللہ تعالیٰ پر پہنچتا ہے۔ ⑤ (دوسرا) اس سے پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

يُنۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ ٱلزَّرۡعَ وَٱلزَّيۡتُونَ وَٱلنَّخِيلَ وَٱلۡأَعۡنَٰبَ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَأٓيَةٗ لِّقَوۡمٖ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلَّيۡلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَۖ وَٱلنُّجُومُ
مُسَخَّرَٰتُۢ بِأَمۡرِهِۦٓۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَعۡقِلُونَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَأَ لَكُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ مُخۡتَلِفًا
أَلۡوَٰنُهُۥٓۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَةٗ لِّقَوۡمٖ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ ٱلَّذِي سَخَّرَ ٱلۡبَحۡرَ لِتَأۡكُلُواْ مِنۡهُ لَحۡمٗا
طَرِيّٗا وَتَسۡتَخۡرِجُواْ مِنۡهُ حِلۡيَةٗ تَلۡبَسُونَهَاۖ وَتَرَى ٱلۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبۡتَغُواْ مِن
فَضۡلِهِۦ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُونَ ﴿١٤﴾

اسی (پانی) سے وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے لیے کھیتیاں اور زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتے ہیں، یقینی بات یہ ہے کہ غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے ﴿۱۱﴾ اور تمہاری خدمت کے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو لگا رکھا ہے اور ستارے بھی اسی (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے (تمہاری خدمت کے) کام میں لگے ہوئے ہیں، یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ (صحیح) عقل سے کام لیویں ان کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۱۲﴾ اور وہ رنگ برنگ کی چیزیں بھی ① جو تمہارے لیے زمین میں پھیلا رکھی ہیں ② یقینی بات یہ ہے کہ سوچنے والی قوم کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے ③ ﴿۱۳﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے سمندر کو کام میں لگا دیا؛ تاکہ تم اس (سمندر) میں سے تازہ گوشت (یعنی مچھلی) کھاؤ اور تم اس (سمندر) میں سے زیورات (موتی) نکالو جن کو تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو جو اس (سمندر) میں (پانی کو) پھاڑتی ہوئی (چیرتی ہوئی) چلی جاتی ہیں اور (سمندر کو) اس لیے بھی (تمہارے کام میں لگا دیا) کہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی حلال روزی) حاصل کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو ④ ﴿۱۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) الگ الگ رنگ کی چیزیں۔
② یعنی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کام میں لگی ہوئی ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں ان کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) احسان مانو۔

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ﴿۲۱﴾

اور اس (اللہ تعالیٰ) نے زمین میں بھاری (پہاڑ کے) بوجھ رکھ دیے؛ تاکہ تم کو لیکر وہ (زمین) ہلنے (یعنی ڈگمگانے) نہ لگے اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے ندیاں بنائیں اور راستے بنائے؛ تاکہ تم (اس پر چل کر) جہاں جانا ہے وہاں پہنچ سکو ﴿۱۵﴾ اور (زمین پر راستوں کو پہچاننے کے لیے بہت ساری) علامتیں بنائیں اور ستاروں سے بھی وہ (لوگ) راستے معلوم کرتے ہیں ﴿۱۶﴾ اب بتاؤ کہ جو (اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ) پیدا کرے وہ ان (بتوں) کے برابر ہوسکتا ہے جو (کبھی کچھ) پیدا نہیں کرسکتے؟ کیا پھر بھی (اتنی بات) تم نہیں سوچتے (سمجھتے)؟ ﴿۱۷﴾ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو گننے لگو تو تم اس کو شمار نہیں کرسکتے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ① ﴿۱۸﴾ اور جو تم چھپ کر کرتے ہو اور جو تم ظاہر کرکے کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں ﴿۱۹﴾ اور وہ (کافر) لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (دیوتاؤں) کو پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ (بت) تو خود ہی مخلوق ہیں ﴿۲۰﴾ وہ تو سب بے جان ہیں، ان میں زندگی نہیں ہے، ان کو تو یہ بھی خبر نہیں ہے کہ ان (مُردوں) کو کب زندہ کرکے (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا ﴿۲۱﴾

---

① بہت ساری چیزیں گننے کا رواج ہے، جب کہ بعض چیزوں کو اپنے ذرات اور افراد کی کثرت کی وجہ سے گننا دشوار؛ بلکہ ناممکن ہوتا ہے ایسی چیزوں میں مقدار کی تعیین کے لیے احاطہ کی پیمائش کو استعمال کرنا ہوتا ہے، جیسے ریت وغیرہ کی فروخت ”براس“ کے پیمانے سے ہوتی ہے، یہ بھی ایک ”احاطہ“ والا پیمانہ ہے جس میں ۱۰۰ کیوبک فٹ ہوتی ہے جس میں طول، عرض، عمق کسی طرح بھی ۱۰۰ کیوبک (گز) فٹ ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بندوں پر اس قدر ہیں کہ شمار تو ممکن ہی نہیں، احاطہ کی پیمائش میں بھی لانا ناممکن ہے، شاید اسی بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ”تَعُدُّوْا“ کے مقابلے میں ”لَا تُحْصُوْهَا“ کا لفظ آیا اور اس کا ترجمہ بعض حضرات نے ”احاطہ نہ کرسکو“ کیا ہے (دیکھیے لغات القرآن)۔

إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم
مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾
وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٢٥﴾
قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ
السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾

تمھارا (سچا) معبود تو بس ایک ہی معبود (یعنی اللہ تعالیٰ) ہے، سو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں ان کے دل مانتے نہیں ہیں① اور وہ گھمنڈ میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۲۲﴾ پکی بات ہے کہ جو بات وہ چھپاتے ہیں اور جو بات وہ ظاہر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) گھمنڈ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۳﴾ اور جب ان (کافروں) سے پوچھا جاتا ہے کہ (قرآن کے متعلق) تمھارے رب نے کیا اتارا؟ تو جواب دیتے ہیں کہ پہلے زمانے کے لوگوں کی کہانیاں (یعنی فسانے) ﴿۲۴﴾ (اس طرح کی بات کہنے کا) انجام یہ ہوگا کہ قیامت کے دن اپنے گناہوں کا پورا بوجھ اٹھائیں گے اور جن لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کر رہے ہیں ان کے گناہوں کے بوجھ کا کچھ حصہ بھی (اپنے اوپر اٹھانا ہوگا) سن لو! بہت ہی برا بوجھ وہ اپنے اوپر اٹھا رہے ہیں ﴿۲۵﴾

پکی بات یہ ہے کہ ان سے پہلے لوگوں نے مکر کے منصوبے کیے تھے، پھر (ایسا ہوا کہ مکر کے منصوبوں کی جو عمارتیں انھوں نے تعمیر کی تھیں) اللہ تعالیٰ نے ان کی جڑوں کو بنیاد سے اکھاڑ پھینکا② پھر (ان کی عمارت کی) چھت (بھی) ان کے اوپر سے ان پر گری، اور ان (مکر کرنے والوں) پر عذاب ایسی جگہ سے آیا کہ ان کو پتہ تک نہیں چلا③ ﴿۲۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کہ دل میں (توحید کو) ماننے کی قابلیت ہی نہیں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے عذاب کا حکم ان کی عمارتوں پر بنیادوں سے آپہنچا۔ (آیت میں دینِ حق کے خلاف کفار کے منصوبوں کو مکمل طور پر ملیامیٹ کردینے کو ایک مثال سے سمجھایا گیا ہے)۔

③ (دوسرا ترجمہ) خیال تک نہیں ہوا۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ۝ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى
الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ
هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ۝

پھر قیامت کے دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کریں گے اور (کافروں سے) سوال کریں گے: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم (نبیوں اور مسلمانوں سے) جھگڑا کیا کرتے تھے؟① علم والے (جن کے پاس صحیح بات کی خبر تھی) کہیں گے کہ ②: یقینی بات ہے کہ (ہر قسم کی) رسوائی اور عذاب آج کافروں پر ہے ﴿۲۷﴾ جن کی روحیں فرشتے اس حال میں نکالتے ہیں کہ (کفر کی وجہ سے) وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں، اس وقت وہ (کافر) بڑی فرماں برداری کی بات بولیں گے کہ: ہم (دنیوی زندگی میں) کوئی برا کام نہیں کرتے تھے (تب ان کو جواب میں کہا جائے گا) کیوں نہیں؟ واقعتاً (تم برے کام کرتے تھے) اللہ تعالیٰ کو وہ سب معلوم ہے جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے ﴿۲۸﴾ سو تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہو، تکبر کرنے والوں کا (یہی) برا ٹھکانا ہے ﴿۲۹﴾ اور (دوسری طرف) متقی لوگوں (یعنی مسلمانوں) سے (جب قرآن کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے کیا اتارا؟ تو وہ (جواب میں) کہتے ہیں کہ: (ہمارے رب نے) خیر ہی خیر اتاری③، جن لوگوں نے نیکی والی زندگی اپنائی ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور واقعتاً تقویٰ والوں (یعنی شرک سے بچنے والوں) کا گھر بہترین ہے ﴿۳۰﴾

---

① (دوسرا) بڑی ضد کیا کرتے تھے۔

② یعنی جب کافر لوگ اللہ تعالیٰ کے اس سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے تب۔ ③ یعنی قرآن سراپا خیر و برکت ہے۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجۡزِى
اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ ۙ ادۡخُلُوا
الۡجَـنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ ؕ
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۝
فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝
وَقَالَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ نَّحۡنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا
حَرَّمۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۚ

ہمیشہ رہنے کے باغات میں وہ داخل ہو جائیں گے، ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان (تقویٰ والوں) کو اس (جنت) میں جو چاہیں گے ملے گا، اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کو اسی طرح بدلہ دیں گے
﴿۳۱﴾ فرشتے جن کی روحوں کو ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (شرک سے) پاک صاف ہیں
① وہ (فرشتے ان کو) کہتے جاتے ہوں گے کہ: تم پر سلامتی ہو، جو عمل تم کرتے تھے اس کے بدلے میں تم جنت میں چلے جاؤ ﴿۳۲﴾ یہ (کافر لوگ ایمان لانے کے لیے) کیا اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ (موت کے) فرشتے ان کے پاس آ جائیں یا تمھارے رب کا حکم آ جائے ② جو (امتیں) ان سے پہلے گذر گئیں انھوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، اور اللہ تعالیٰ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ﴿۳۳﴾ سو ان کے بُرے اعمال کا وبال ان پر آ پڑا اور جس (عذاب) کا وہ مذاق کیا کرتے تھے اس (عذاب) نے (آ کر) ان کو گھیر لیا ﴿۳۴﴾

اور مشرک لوگ یہ کہتے ہیں کہ: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ہم اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے، نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادے اور ہم اس (اللہ تعالیٰ) کے (حکم کے) بغیر کسی چیز کو حرام قرار نہ دیتے، اسی طرح کا (بُرا) کام ان سے پہلے (امت کے) لوگ بھی کر چکے ہیں،

---

① جو اپنی جانوں کو کفر و شرک کی گندگی سے پاک رکھتے ہوں اور معرفت الٰہیہ کی وجہ سے پورے انشراح اور شوق و رغبت سے اپنی جان سپرد کر دیں۔ ② عذاب یا قیامت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے، کیا تب یہ کافر ایمان لائیں گے؟ اس وقت کے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔

فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۚ
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا
يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِيُبَيِّنَ
لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝

سو پیغمبروں کی ذمے داری اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ صاف صاف طور پر (اللہ تعالیٰ کا) پیغام پہنچا دیویں ﴿۳۵﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر اس مقصد سے ضرور بھیجا (کہ وہ لوگوں کو دعوت دیوے) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور گمراہی کی طرف بلانے والے سے بچو① پھر ان (نبی کی امت) میں سے کچھ وہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی اور ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جن پر گمراہی ثابت (یعنی مسلط) ہوگئی، سو تم زمین میں چلو، پھرو، پھر دیکھو کہ (نبی کو) جھٹلانے والوں کا (برا) انجام کیسا ہوا؟ ﴿۳۶﴾ (اے نبی!) اگر تم کو حرص ہے کہ یہ سب لوگ ہدایت پر آجائیں تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن کو (ان کے عناد کی وجہ سے) گمراہ کرتے ہیں ان کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے اور ان (گمراہوں) کی کوئی مدد کرنے والا بھی نہیں ﴿۳۷﴾ وہ (کافر لوگ) بڑا زور لگا کر (اس بات پر) اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ جو شخص مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ زندہ نہیں کریں گے، بھلا! کیوں زندہ نہیں کریں گے؟ یہ تو (دوبارہ زندہ کرنے کا) ایک وعدہ ہے② جس کو پورا کرنے کی ذمے داری ان (اللہ تعالیٰ) پر ہے؛ لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) جانتے نہیں ہیں ﴿۳۸﴾ (دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر ہے) تاکہ جن میں وہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے سامنے ان باتوں (کی حقیقت) کو اچھی طرح ظاہر کردیں اور اس لیے کہ کافر لوگ جان لیویں کہ وہ جھوٹے تھے ﴿۳۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جھوٹے معبودوں سے بچو۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس پر پکا وعدہ ہے۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ
وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمَا
أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾
بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾

ہم جب کسی چیز (کو پیدا کرنے) کا ارادہ کرتے ہیں تو ہماری طرف سے اتنی بات ہوتی ہے کہ اس (چیز) کو ہم اتنا کہتے ہیں کہ: ہوجا، تو وہ چیز ہوجاتی ہے ﴿۴۰﴾

اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے وطن کو چھوڑا، ہم ان (مہاجرین) کو ضرور دنیا میں (بھی) اچھی طرح بسائیں گے اور آخرت کا ثواب تو سب سے بڑا ہے ہی، کاش کہ یہ (مہاجرین ہجرت کا ثواب) جان لیتے① ﴿۴۱﴾ وہ (مہاجرین) ہیں جنھوں نے (ہجرت میں آنے والی مصیبت پر) صبر کیا اور وہ (مہاجرین) اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں② ﴿۴۲﴾ اور (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے مردوں کے سوا کسی اور کو نبی بنا کر نہیں بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے، اگر تم کو خبر نہیں ہے تو جو علم والے ہیں③ ان سے پوچھ لو ﴿۴۳﴾ نبیوں کو روشن دلائل (یعنی معجزات) اور آسمانی کتابیں دے کر بھیجا تھا اور (اے محمد!) ہم نے تم پر بھی یہ قرآن نازل کیا ہے؛ تا کہ لوگوں کے لیے (وحی میں) جو چیزیں نازل کی گئیں وہ آپ ان (لوگوں) کے سامنے پوری طرح کھول کر بتلادیں؛ اور تا کہ وہ لوگ غور وفکر کریں ﴿۴۴﴾ کیا بھلا جو لوگ بری بری چالیں چلتے ہیں④ وہ بالکل بے خوف ہوگئے؟ اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دیویں یا اس طور سے ان پر عذاب آوے کہ ان کو احساس تک نہ ہو ﴿۴۵﴾

---

① تو وطن چھوڑنے پر ہونے والی تکلیف سہن کرنا آسان ہوجاتا۔ ② کہ وطن چھوڑنے کے باوجود اللہ تعالیٰ ہی ہماری ضرورت کو پورا فرمائیں گے۔ ③ یعنی جو سابقہ امتوں کے واقعات کا صحیح علم رکھتے ہیں۔

أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۴۶﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۴۷﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ
وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ﴿۴۸﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ
دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا
يُؤْمَرُونَ ﴿۵۰﴾ ۩

یا ان کے چلتے پھرتے ہی وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو پکڑ لیویں اور وہ لوگ (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے
﴿۴۶﴾ یا ڈرانے کے بعد (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنی پکڑ میں لے لیویں ① ② سو یقیناً تمھارے رب تو
بڑے شفقت کرنے والے، بڑے مہربان ہیں ③ ﴿۴۷﴾ اور کیا انھوں نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی
چیزوں کو نہیں دیکھا؟ کہ ان (چیزوں) کے سایے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے (کبھی) داہنی جانب
اور (کبھی) بائیں جانب جھکتے رہتے ہیں اور وہ سب (اللہ تعالیٰ کے سامنے) عاجزی کو ظاہر کرتے
ہوتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں وہ اور (تمام) فرشتے اللہ تعالیٰ ہی کو
سجدہ کرتے ہیں اور وہ ذرا بھی تکبر نہیں کرتے ﴿۴۹﴾ وہ اپنے اس رب سے ڈرتے ہیں جو ان کے
اوپر ہیں ④ اور جو حکم ان کو دیا جاتا ہے اس کو پورا کرتے ہیں ﴿۵۰﴾

⬅ ⑫ (دوسرا ترجمہ) کیا جو لوگ (سچے دین کو مٹانے کی) بُری تدبیریں کرتے ہیں (تیسرا) (سچے دین کے
خلاف) بُرے منصوبے بناتے ہیں۔

① یعنی اچانک اللہ تعالیٰ عذاب نہ بھیجے؛ بلکہ ابتدا میں چھوٹی چیزیں دکھا کر ڈراوے پھر بھی توبہ نہ کرے تو بڑے عذاب میں
پکڑ لیوے، اسی طرح نافرمان قوم کو عذاب میں اس طرح پکڑ لیوے کہ دوسری نافرمان جماعت اس منظر کو دیکھ کر ڈر جاوے۔

② (دوسرا ترجمہ) یا اللہ تعالیٰ (آہستہ آہستہ) گھٹاتے ہوئے ان کو اپنی پکڑ میں لے لیویں۔ یعنی قحط، بیماری جیسی چیزوں
کے ذریعے آہستہ آہستہ گھٹا گھٹا کر بالکل ختم کر دیوے۔ اسی طرح بُرے اعمال کی سزا میں مال و دولت کم ہوتا جائے، افراد
کی قوت کم ہو جائے، اس سے انسان عبرت حاصل نہ کرے اور توبہ نہ کرے، پھر بالکل ختم کر دیا جاتا ہے۔

③ یہ اللہ تعالیٰ کی رأفت ہے کہ نافرمانی پر فوراً عذاب نہیں دیتے۔ رأفت، پسندیدگی کے ساتھ ہی ہوتی ہے جب کہ مہربانی
ناپسندیدگی کے باوجود کسی مصلحت سے کی جاتی ہے۔ ④ ہر مخلوق یہ سمجھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اوپر ہے اور خود کو ہر مخلوق
نیچے سمجھتی ہے، اسی کو بالادستی سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝
وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝ وَمَا بِكُمْ مِّنْ
نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا
فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝
وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ: تم دو معبود نہ بناؤ، یقینی بات یہ ہے کہ وہی (اللہ تعالیٰ) ایک معبود ہیں؛ اس لیے بس مجھ سے ہی ڈرا کرو ﴿۵۱﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کا ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی اطاعت ہمیشہ (ہر حال میں) ضروری ہے، کیا پھر بھی تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو؟ ﴿۵۲﴾ اور جو نعمت بھی تمھارے پاس ہے سو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف فریاد کرتے ہو ﴿۵۳﴾ پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تب اچانک تم میں کی ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتی ہے ﴿۵۴﴾ تاکہ جو نعمت ہم نے ان کو دی① وہ اس کی ناشکری کریں، سو (تھوڑے دن) تم مزے اڑا لو، پھر عنقریب (مرتے ہی) تم کو پتہ چل جائے گا② ﴿۵۵﴾ اور وہ (کافر لوگ) ہمارے ان کو دیے ہوئے رزق میں ان بتوں کا حصہ لگاتے ہیں جن (کی صحیح حقیقت) کو تو یہ خود بھی جانتے نہیں ہیں، اللہ کی قسم! تم سے ضرور پوچھ ہوگی جو تم بہتان باندھا کرتے تھے؟ ﴿۵۶﴾ اور یہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں مقرر کرتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے پاک ہیں اور خود اپنے لیے وہ جو دل سے پسند کرتے ہیں③ ﴿۵۷﴾

---

① خاص کر تکلیف کو دور کر دی گئی یہ ایک نعمت ہے۔
② کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کا وبال کیسا ہوتا ہے۔
③ یعنی بیٹے چاہتے ہیں۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ
سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾
لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾
وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی (پیدا ہونے) کی خوش خبری دی جاتی ہے تو (غم کے مارے) اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے ﴿۵۸﴾ (بیٹی کی) جو خوش خبری اس کو دی گئی اس کو برا سمجھ کر (یعنی اپنے لیے عار سمجھ کر) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ اس (لڑکی) کی ذلت گوارہ کر کے کیا اس کو اپنے پاس (زندہ) رہنے دیوے ① یا اس کو مٹی میں داب (یعنی گاڑ) دیوے، دیکھو! وہ لوگ کتنے برے فیصلے کرتے ہیں؟ ﴿۵۹﴾ جو لوگ آخرت پر ایمان (یعنی یقین) نہیں لاتے ان کی تو بری حالت ہے ② اور اللہ تعالیٰ کے لیے تو اعلیٰ درجے کی خوبیاں ہیں ③ اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے حکمت کے مالک ہیں ﴿۶۰﴾

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے ظلم (یعنی کفر و شرک) کی وجہ سے (فوراً) پکڑنے لگتے تو روئے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑتے (بلکہ سب ہلاک ہو جائیں) لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ایک مقرر وقت تک مہلت دیتے ہیں، سو ان کا مقرر وقت جب آجائے گا تو ایک گھڑی کے لیے بھی نہ پیچھے ہو سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے ﴿۶۱﴾

---

① یعنی دنیوی عار قبول کر کے لڑکی کو رہنے دیوے یا ذلیل جانور کی طرح لڑکی کو بڑا کرے۔
② یعنی دنیا میں کفر کی ذلت اور آخرت میں جہنم کا عذاب۔
③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے لیے تو بڑے اعلیٰ درجے کے صفات ثابت ہیں۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ
لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ﴿۶۲﴾ تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ
الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۶۴﴾ وَاللَّهُ
أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿۶۵﴾

اور وہ (مشرکین) اللہ تعالیٰ کے لیے ایسی چیز ٹھہراتے ہیں جن کو وہ خود ناپسند کرتے ہیں، اور ان کی زبانیں جھوٹی بات بیان (یعنی دعوے) کرتی ہیں کہ ① (اگر آخرت ہوگی تو ہر قسم کی) بھلائی ان ہی کے لیے ہوگی، پکی بات یہ ہے کہ ان (مشرکوں) کے لیے تو آگ ہی ہوگی اور یقینی بات ہے کہ وہ (اور مشرکین) سب سے آگے (آگ میں) بھیج دیے جائیں گے② ﴿۶۲﴾ اللہ کی قسم! تم سے پہلے جتنی امتیں گزر گئیں ان کے پاس جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے تھے تو شیطان نے ان (پچھلی امتوں کے کافروں) کے اعمال مزین کر کے ان کو دکھلائے، سو وہی (شیطان) آج (دنیا میں) اِن (کافروں) کا رفیق (بنا ہوا) ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے③ ﴿۶۳﴾ اور ہم نے یہ کتاب (قرآن) تم پر اس لیے اتاری کہ جن چیزوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں آپ ان باتوں کی حقیقت اچھی طرح کھول کر ان کے سامنے بیان کر دیں (نیز یہ قرآن اس لیے بھی اتارا) کہ یہ ایمان والوں کے لیے (خاص) ہدایت اور رحمت کا سامان ہے④ ﴿۶۴﴾ اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے (بارش کا) پانی اتارا، اس (پانی) کے ذریعے زمین کے مُردہ (یعنی ویران) ہونے کے بعد پھر اس کو زندہ کر دیا، یقیناً اس میں (بڑی) نشانی ہے اس قوم کے لیے جو (دھیان سے) بات سنتی ہے ﴿۶۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کی زبانیں (خود کی) جھوٹی تعریف کرتی رہتی ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) یقینی بات ہے کہ ان مشرکوں کو آگ میں پڑا رہنے دیا جائے گا (تیسرا) یقینی بات ہے کہ وہ مشرکین (آگ کی طرف) بڑھائے جا رہے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) سو وہ شیطان آج (قیامت) کے دن ان کافروں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

④ یعنی سیدھا راستہ قرآن سے ملے گا۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا
خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ﴿٦٦﴾ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا
وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ
الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ
رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾

اور یقینی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے جانوروں میں سوچنے سمجھنے کا بڑا سامان ہے، اس کے پیٹ میں جو گوبر اور خون ہے اس کے بیچ میں سے ہم تم کو ایسا صاف ستھرا دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوش گوار ہوتا ہے① ﴿٦٦﴾ اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشہ (یعنی شراب) بناتے ہو② اور عمدہ روزی بھی (حاصل کرتے ہو)، یقینی بات یہ ہے کہ اس میں جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں ان کے لیے بڑی نشانی ہے ﴿٦٧﴾ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں بات ڈالی کہ تو پہاڑ میں اور درخت میں اور لوگ (بیل چڑھانے کے لیے) جو چھتری③ بناتے ہیں ان میں (اپنا) گھر بنا ﴿٦٨﴾ پھر تو ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا④ اور پھر جو راستے تیرے رب نے (تیرے لیے) آسان (یا صاف) بنا دیے ہیں تو اس پر چل (اس طرح) ان (مکھیوں) کے پیٹوں سے وہ پینے کی چیز (شہد) نکلتی ہے جس کے رنگ⑤ الگ الگ ہوتے ہیں⑥ جس میں لوگوں کے لیے (بڑی) شفا ہے، یقینی بات ہے کہ جو لوگ سوچتے سمجھتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے ﴿٦٩﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو پینے والوں کے گلے میں آسانی سے اتر جاتا ہے۔
② (سورت مکی ہے اور مکی دور میں شراب حلال تھی؛ اسی لیے آیت میں شراب کا تذکرہ ہوا ہے) (دوسرا ترجمہ) سرکہ بناتے ہو (تیسرا) نبیذ بناتے ہو۔
③ ٹٹیاں، مانڈوے۔ ④ جن تک آسانی سے رسائی ہو جاوے۔
⑤ موسم، علاقہ اور پھل پھول کا شہد کی رنگت اور ذائقہ پر اثر ہوتا ہے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) الگ الگ رنگ والی پینے کی چیز یعنی (شہد) نکلتا ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۛ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۷۰

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝۷۱ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝۷۲

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تمھاری روح قبض کرتے ہیں اور تم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو عمر کے ناکارہ دور تک پہنچا دیے جاتے ہیں جس (دور) میں پہنچ کر یہ ہوتا ہے کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بھی انسان بالکل اَن جانے ہو جاتے ہیں، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے، بڑی قدرت والے ہیں ﴿۷۰﴾

اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کچھ لوگوں کو رزق کے معاملے میں دوسروں سے بڑھا رکھا ہے، سو جن لوگوں کو رزق کے معاملے میں (اللہ کی طرف سے) بڑھایا گیا ہے وہ اپنی دولت اپنے غلاموں کو کبھی اس طور پر دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ وہ (مال دار اور ان کے اپنے غلام) سب اس (مال) میں برابر ہو جائیں، کیا پھر بھی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟① ﴿۷۱﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تم میں سے بیویاں بنائی ہیں اور تمھاری بیویوں میں سے اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے بیٹے اور (بیٹے کے واسطے سے) پوتے پیدا کیے② اور اچھی اچھی چیزیں اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو کھانے (پینے) کے لیے دیں، کیا پھر بھی جھوٹی باتوں کو یہ لوگ مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟③ ﴿۷۲﴾

---

① یعنی اللہ نے نعمت دی پھر بھی یہ کافر انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے بتوں نے یہ نعمت دی ہے۔ ② اولاد اور پوتوں کے ذریعے انسان کی نسل دنیا میں برابر چلتی رہتی ہے، اولاد کے پیدا ہونے میں ماں باپ دونوں ہی ضروری ہے، لیکن ماں کا حصہ زیادہ ہے۔ "حفدة" کا لفظ جمع ہے، "حافد" واحد ہے جس کا معنی ہے خوشی سے خدمت کے لیے دوڑنے والا اور پوتا، نواسا عام طور پر دادا، نانا کی خدمت کے لیے خوشی سے دوڑتا ہے ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا
وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ
اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰي مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ
يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور وہ (کافر) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمان اور زمین میں کسی طرح رزق دینے کا کوئی اختیار (ابھی) بھی نہیں رکھتی اور نہ تو (آئندہ) اختیار حاصل کر سکتی ہے① ﴿۷۳﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کے لیے (نامناسب) مثالیں نہ گڑھا کرو② یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ہو ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی (مان لو کہ ایک طرف تو) ایک غلام ہے جو کسی کی مالکی میں ہے، اس غلام کو کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں ہے، اور (دوسری طرف) وہ (آدمی) ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے عمدہ رزق دے رکھا ہے اور وہ اس (رزق) میں سے چھپا کر اور کھلے طور پر (آزادی کے ساتھ) خرچ کرتا ہے، کیا یہ (دونوں قسم کے آدمی) آپس میں برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں؛ لیکن ان میں سے اکثر لوگ (ایسی صاف بات بھی) نہیں جانتے ﴿۷۵﴾ اور اللہ تعالیٰ ایک (دوسری) مثال بیان فرماتے ہیں: دو ایسے آدمی ہیں، کہ ان میں سے ایک تو (غلام بھی ہے اور) گونگا ہے③ جو کوئی کام نہیں کر سکتا اور وہ اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے وہ (مالک) اس کو جہاں بھی بھیجے وہ کوئی ڈھنگ کا کام کر کے نہیں لاتا، کیا یہ (گونگا غلام) اور وہ (آدمی) برابر ہو سکتا ہے جو لوگوں کو انصاف کی تعلیم دیتا ہے④ اور وہ خود بھی سیدھے راستے پر ہے؟⑤ ﴿۷۶﴾

---

① انسان کو ابھی کوئی چیز حاصل نہ ہو تو آئندہ محنت سے وہ اس کو حاصل کر سکتا ہے، آیت میں نفی کر دی گئی کہ یہ بت نظامِ رزق کو کبھی کسی طرح حاصل نہیں کر سکتے۔ ② دنیا میں بادشاہ ہو تو اس کے نائبین ہوتے ہیں اور لوگ نائبوں کے ذریعے سے بھی کام کرواتے ہیں، اسی طرح نائبوں کو بھی بہت سارے اختیارات حاصل ہوتے ہیں، ان کافروں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ بت اللہ کے نائب ہیں اور ان کے پاس بھی بہت سارے اختیارات ہیں۔ ③ گونگا بہت سی مرتبہ بہرہ بھی ہوتا ہے۔ ٭

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٧٧ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَـيْـــًٔـا ۙ وَّجَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصٰرَ وَالْاَفْـــِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٧٨ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ
جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٧٩ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝٨٠

اور آسمانوں اور زمین کے سارے بھید اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہیں① اور قیامت کا معاملہ تو آنکھ جھپکنے کی طرح ہوگا، یا اس سے بھی جلدی ہوگا، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں پر قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۷۷﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے ایسی حالت میں نکالا کہ تم کچھ جانتے نہیں تھے② اور اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے؛ تاکہ تم شکر کرو ﴿۷۸﴾ کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا③ پرندوں پر کہ آسمان کی فضا میں (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے پابند ہیں؟ ان کو (گرنے سے) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں روکتا، یقینی بات ہے کہ ایمان لانے والی قوم کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۷۹﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے گھروں کو تمھارے لیے رہنے کی جگہ بنادیا④ اور تمھارے لیے جانوروں کی کھالوں میں سے ایسے گھر (یعنی خیمے) بنادیے جو تمھارے سفر میں اور تمھارے کسی جگہ ٹھہرنے کے وقت (اٹھانے اور لگانے میں) تم کو ہلکے پھلکے لگتے ہیں اور ان (جانوروں) کے اون اور ان کے ببریوں⑤ اور ان کے بالوں میں سے گھریلو سامان اور ایسی چیزیں پیدا کیں جو ایک مدت تک تم کو فائدہ اٹھانے کے کام میں آتی ہیں ﴿۸۰﴾

⇐ ② یعنی اس میں قوت علمی ہے۔ ③ یعنی قوت عمل بھی ہے۔

① (دوسرا ترجمہ) آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔

② معلوم ہوا علم انسان کا ذاتی جوہر نہیں ہے۔ ولادت کے بعد اظہارِ ضروریات کے لیے رونا بھی تو اللہ تعالیٰ ہی نے سکھایا۔

③ (دوسرا ترجمہ) کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا؟

④ (دوسرا ترجمہ) سکون کی جگہ بنادیا۔ ⑤ اونٹ کے اون کو ببری کہتے ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ
تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا
وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے تمھارے لیے سایے بنائے اور تمھارے لیے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمھارے لیے ایسے قمیص (یعنی لباس) بنائے جو گرمی سے تمھاری حفاظت کرتے ہیں اور ایسے لباس (یعنی کرتے) بھی (بنائے) جو تمھاری جنگ میں تم کو بچانے کا کام دیتے ہیں① اسی طرح وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر اپنی نعمت پوری کرتے ہیں؛ تاکہ تم فرماں بردار بن جاؤ ﴿۸۱﴾ پھر اگر وہ (ایمان سے) منہ پھرالیویں (یعنی بات نہ مانے) تو تمھاری ذمے داری تو صرف کھول کر (اللہ تعالیٰ کی باتوں کو) پہنچا دینا ہے ﴿۸۲﴾ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اس کے باوجود اس (نعمت) کا انکار کرتے ہیں② اور ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں ﴿۸۳﴾

اور (وہ قیامت کا دن بھی یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والا کھڑا کریں گے③ پھر کافروں کو (معذرت کرنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان سے فرمائش کی جائے گی کہ وہ توبہ کریں④ ﴿۸۴﴾ اور جب ظالم (کافر) لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو ان سے عذاب (کسی طرح بھی) ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ تو ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی⑤ ﴿۸۵﴾

---

① یعنی زرہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) وہ کافر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ ③ گواہ سے مراد اس امت کے نبی ہیں جو اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کا دین پہنچا دیا تھا اس کی گواہی دیں گے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور ان کافروں کو توبہ کرکے اللہ کو راضی کرنے کے لیے اجازت نہیں دی جائے گی (تیسرا) نہ تو ان کافروں سے یہ چاہا جائے گا کہ وہ توبہ کرکے اللہ کو راضی کرلیوے (چوتھا) اور ان کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اور نہ ان (کافروں) کو ڈھیل دی جائے گی (یعنی مجرمین جب جہنم کو دیکھ لیں گے تو جہنم فوراً ان کو اچک لے گی، اسی طرح جب عذاب شروع ہوجائے گا تو بیچ میں تھوڑی دیر کے لیے بھی عذاب نہیں رکے گا اور عذاب میں کمی بھی نہیں ہوگی۔

وَ اِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ
فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۸۶﴾ وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ یَوْمَىٕذِ ِ السَّلَمَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
یَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا
یُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَ یَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا
عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ ﴿۸۹﴾

اور جب مشرک لوگ (قیامت کے میدان میں) اپنے شریکوں کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ تو ہمارے (بنائے ہوئے) وہ شریک ہیں جن کو ہم تجھ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے، پس (اسی وقت) وہ (شریک) ان (مشرکوں) کی طرف بات پھینک ماریں گے (یعنی جواب دیں گے) کہ تم بالکل جھوٹے ہو ﴿۸۶﴾ اور وہ (مشرک) اس روز اللہ تعالیٰ کے سامنے فرماں برداری کی بات بولنے لگیں گے اور جو بہتان وہ باندھا کرتے تھے وہ سب (بت) ان مشرکوں سے غائب ہو جائیں گے ①
﴿۸۷﴾ جو لوگ کفر کرتے تھے اور اللہ کے راستے (اسلام) سے روکتے تھے تو ان کے فساد (یعنی کفریہ شرارت) کی سزا میں عذاب پر دوسرا عذاب ہم زیادہ کرتے رہیں گے ② ﴿۸۸﴾ اور جس (قیامت کے) دن ہم ہر امت میں ایک گواہ (یعنی اس امت کے نبی) کو ان ہی میں سے ان کے خلاف کھڑا کریں گے اور ہم تم کو (اے نبی!) لائیں گے ان لوگوں کے خلاف گواہی دینے کے لیے ③ اور ہم نے تمہارے اوپر کتاب (یعنی قرآن) اتاری جو ہر بات (یعنی اصول دینِ اسلام) کو کھول کھول کر بیان کر دے، اور ہدایت اور رحمت اور مسلمانوں کے لیے خوش خبری دینے والی ہے ④ ﴿۸۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کا کچھ پتہ ہی نہیں چلے گا۔ ② ایک عذاب تو ان کافروں کو اس لیے ہوگا کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے دین کا انکار کرتے تھے اور دوسرا عذاب اس لیے ہوگا کہ وہ دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین سے روکتے تھے، یعنی ان میں دو قسم کی برائیاں تھیں: اس لیے ان کو ڈبل عذاب ہوگا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) پھر آپ (ﷺ) کو ان تمام پر گواہی کے لیے لاویں گے۔ (قیامت کے میدان میں ہر نبی اپنی امت کے حالات کے متعلق گواہی دیں گے، اس وقت نبی کریم ﷺ بھی اپنی امت کے حالات بتلائیں گے؛ بلکہ آپ ﷺ تمام نبیوں کی شہادت کے سچا ہونے پر بھی گواہی دیں گے)۔
④ (دوسرا ترجمہ) جو (خاص کر) مسلمانوں کے لیے (بڑی) ہدایت اور (بڑی) رحمت اور خوش خبری سنانے والی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝

یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان (یعنی بھلائی کرنے) اور رشتے داروں کو (ان کے حقوق) دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور برائی اور ظلم سے وہ (اللہ تعالیٰ) روکتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (اس لیے) نصیحت کرتے ہیں؛ تا کہ تم نصیحت قبول کرلو ﴿۹۰﴾ اور تم اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو ① جب کہ تم نے معاہدہ کیا ہے اور (اللہ تعالیٰ کے نام کے ذریعے) اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد تم ان کو توڑ مت ڈالو اور پکی بات یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر) تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر گواہ (یعنی ضامن) بنا چکے ہو، یقینی بات ہے کہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں ﴿۹۱﴾ اور (قسم توڑنے میں) تم اس عورت جیسے مت بن جانا جو اپنے سوت کو (محنت کر کے) مضبوط کرنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی ② کہ تم اپنی قسموں کو (توڑ کر) آپس میں فساد ڈالنے کا بہانہ (ذریعہ) بنانے لگو، اس لیے کہ کچھ لوگ دوسروں سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے لگے ③ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمھارا امتحان لے رہے ہیں ④ اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن اللہ تمھارے سامنے اس کی پوری حقیقت کھول دیں گے ﴿۹۲﴾

---

① شریعت میں اللہ کے جو حقوق ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کے جو حقوق ہیں اس سلسلے میں جو معاہدے ہوئے ہوں ان سب کو پورا کرو اور جو معاہدے شریعت کے خلاف ہوں اس کو پورا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ② یعنی آپس کے عہد کو کچے دھاگے کی طرح مت سمجھو کہ جس طرح چاہے توڑ ڈالے۔ ③ یعنی جھوٹی قسم کھا کر یا کھائی ہوئی قسم کو توڑ کر دنیا کا فائدہ حاصل کرنے کی فکر مت کرو۔ (دوسرا ترجمہ) اس لیے کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے بڑھ جاوے (یعنی ایک جماعت یا پارٹی سے تم نے معاہدہ کیا، پھر پتہ چلا کہ ان کی تعداد کم ہے اور یہ لوگ کمزور ہیں، (باقی اگلے صفحہ پر) ⇐

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ
عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا
وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ وَلَا تَشْتَرُوْا
بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو ایک (دین کے ماننے والی) امت بنا دیتے؛ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت (کا راستہ سمجھاتے) ہیں① اور جو کام تم لوگ کرتے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا ﴿۹۳﴾ اور تم اپنی قسموں کو (خلاف کر کے) آپس میں دھوکہ دینے کا ذریعہ مت بناؤ② کہ کسی کا قدم جمنے کے بعد پھسل جائے اور تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے بری سزا چکھنی پڑے اور (ایسی صورت میں) تم کو بڑا عذاب ہوگا③ ﴿۹۴﴾ اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا (اس کے خلاف کر کے) اس کے بدلے میں (دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ حاصل نہ کرو، اگر تم (حقیقت کو) سمجھو تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر اور ثواب تمہارے لیے ہے وہ بہت بہتر ہے ﴿۹۵﴾

⇐ مال و دولت ان کے پاس کم ہے اور دوسری جماعت یا پارٹی ہمارے سامنے آئی جو طاقتور ہے، ان کے پاس افراد بھی زیادہ ہیں، مال بھی زیادہ ہے تو اب بغیر کسی شرعی وجہ کے پہلی جماعت سے معاہدہ توڑنا جائز نہیں ہے، پہلی کمزور جماعت کو چھوڑ کر دوسری طاقت والی جماعت کے ساتھ ہو جانے کا مقصد صرف دنیوی فائدہ ہوتا ہے، یاد رکھو کہ نفع اور نقصان تو صرف اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔ ③ یعنی کسی جماعت سے معاہدہ کیا اس کو پورا کرتے ہو یا صرف دنیا کے فائدے کے لیے معاہدہ توڑ دیتے ہو۔

① (دوسرا ترجمہ) جس کو چاہتے ہیں اس کو صحیح راستے پر پہنچاتے ہیں۔ ② (دوسرا) آپس میں فساد کا ذریعہ مت بناؤ۔

③ قسم کھا کر کسی قوم سے معاہدہ کرو، پھر اس کی خلاف ورزی کرو تو اس سے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق بدگمانی پیدا ہوگی، مسلمان بدنام ہوں گے، لوگ اسلام سے دور ہوں گے جس کی وجہ سے تم کو اللہ تعالیٰ کے دین سے روکنے کا گناہ ہوگا، اسی طرح بعض لوگ قسم کھاتے وقت ہی اس کو پورا نہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، صرف سامنے والے کو دھوکہ دینے کے لیے قسم کھاتے ہیں، یہ سب گناہ کے کام ہیں، اس کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہوگا کہ تم کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی قسم توڑنے کا گناہ کریں گے اس کا وبال تم پر بھی آئے گا۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝
اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝ۧ
وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا اور صبر سے کام کرنے والوں کو ان کے بہترین کاموں کے مطابق ان کا بدلہ ہم ضرور دیں گے ①﴿۹۶﴾ جس مرد یا عورت نے مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کیا ہم اس کو پاکیزہ زندگی بسر کروائیں گے ② اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین کاموں کے مطابق ان کا ہم ضرور بدلہ دیں گے ﴿۹۷﴾ سو جب تم قرآن پڑھو (یعنی پڑھنا چاہو) تو (پہلے) شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ (یعنی حفاظت) مانگ لیا کرو ﴿۹۸﴾ یقینی بات ہے کہ جو ایمان والے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ایسے لوگوں پر اس (شیطان) کا زور نہیں چلتا ﴿۹۹﴾ یقیناً اس (شیطان) کا زور تو ایسے ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا دوست بناتے ہیں اور وہی لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں ﴿۱۰۰﴾

اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں ③ اور اللہ جو (حکم) نازل کرتے ہیں اس (کی مصلحت) کو اچھی طرح جانتے ہیں تو کافر لوگ (اس تبدیلی پر) کہتے ہیں کہ تم تو (اللہ پر) جھوٹ باندھنے والے ہو؛ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ (تبدیلی کی حقیقت کو) جانتے نہیں ہیں ﴿۱۰۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) صبر سے کام کرنے والوں کو جو بہترین کام وہ کیا کرتے تھے اس کا بدلہ ہم ضرور دیں گے۔ (بہترین کام دینی کام ہے جن میں حالات آتے ہیں اور صبر کرنا ہی پڑتا ہے اور اس پر اللہ ثواب عطا فرماتے ہیں)۔

② آخرت میں تو پر لطف زندگی ہے ہی؛ لیکن دنیا میں بھی مزے دار زندگی ہے، دنیوی سامان میں قلت کے باوجود قناعت کی وجہ سے اطمینان، دنیا کی مصیبت میں آخرت کے اجر کی امید میں لطف اور مزہ۔ ③ یعنی آیت میں نسخ ہوتا ہے۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَّبُشْرَىٰ
لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ
أَعْجَمِيٌّ وَّهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۙ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن
مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو: یہ (قرآن مجید) روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) تمھارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک لے کر آئے ہیں①؛ تاکہ وہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھیں اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور خوش خبری کا ذریعہ ہو ﴿۱۰۲﴾ اور (اے نبی!) ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ (لوگ تمھارے متعلق) کہتے ہیں کہ: (وہ قرآن) ان (محمد ﷺ) کو ایک آدمی سکھلاتا ہے؛ (حالاں کہ) جس آدمی کی طرف (قرآن سکھانے کی) نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ (قرآن) تو صاف عربی زبان میں ہے ﴿۱۰۳﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت پر نہیں لاتے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۰۴﴾ یقیناً (اللہ تعالیٰ پر) جھوٹ تو وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور وہی لوگ (حقیقت میں) جھوٹے ہیں ﴿۱۰۵﴾ جو آدمی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کفر کرے؛ مگر یہ کہ جس آدمی پر (کفر کا کلمہ بولنے کے لیے) زبردستی کی گئی اور اس کا دل ایمان پر قائم (یعنی برقرار) ہو (تو اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی) مگر جو آدمی دل کھول کر کفر کرے② تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ﴿۱۰۶﴾

---

① اللہ تعالیٰ جو انسانی زندگی کے ہر دور کو جانتے ہیں وہ اپنی پوری حکمت سے احکام میں ٹھیک ٹھیک تبدیلی فرماتے ہیں۔
② یعنی اپنے اختیار سے کفر کو صحیح اور مستحسن (یعنی اچھا سمجھ کر) کرے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ
بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ۝

یہ (غضب اور عذاب) اس لیے ہوا کہ انھوں نے آخرت (کی زندگی) کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو (زیادہ) محبوب رکھا اور (یہ غضب اور عذاب) اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ ایسے (ضدی) کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿۱۰۷﴾ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کان پر اور ان کی آنکھوں پر مہر لگادی اور یہ وہی لوگ ہیں جو (اپنے انجام سے) بالکل غافل ہیں ﴿۱۰۸﴾ لازمی بات ہے① کہ یہی لوگ آخرت میں (سب سے زیادہ) نقصان میں ہوں گے ﴿۱۰۹﴾ پھر بھی تمھارے رب ایسے ہیں کہ (کفر کے) فتنے میں پڑنے کے بعد جن لوگوں نے (ایمان لاکر) ہجرت کی، پھر (انھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں) جہاد کیا اور صبر کیا② یقینی بات ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے تمھارے رب ان (ایمان اور نیک اعمال) کے بعد بھی بہت زیادہ بخشنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں③ ﴿۱۱۰﴾

(وہ دن قیامت کا یاد کرو) جس دن ہر انسان اپنے دفاع کی بات کرتا ہوا آئے گا④ اور ہر شخص کو جو عمل اس نے کیا اس کا پورا بدلہ مل جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ظاہری بات ہے۔ ② یعنی حالات آنے کے باوجود ایمان پر جمے رہے اور مصیبتوں کو برداشت کیا۔

③ یعنی ایمان کی برکت سے کفر کے زمانے کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جہاد اور دوسرے اعمال صالحہ کی برکت سے جنت کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

④ یعنی خود کو عذاب سے کس طرح چھٹکارا مل جائے اس کا فکر کرتا ہوا آئے گا (دوسرا ترجمہ) اپنی طرف داری میں بات کرتا ہوا آئے گا (تیسرا) خود کو بے قصور ثابت کرتا ہوگا (یعنی دوسروں کا فکر نہ ہوگا! بلکہ صرف اپنا ہی فکر ہوگا)۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ
جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال بیان کرتے ہیں① جو امن اور اطمینان والی تھی، اس (بستی والوں) کی روزی ہر طرف سے اس کو فراوانی کے ساتھ پہنچ رہی تھی، پھر اس (بستی والوں) نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے ان (کی ناشکری) کے کاموں کی سزا میں اس کو بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھایا② ﴿۱۱۲﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان (بستی مکہ والوں) کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول (یعنی حضرت محمد ﷺ) آئے تو اس بستی والوں نے اس (رسول یعنی حضرت محمد ﷺ) کو جھٹلایا، سو جب ان بستی والوں نے ظلم اپنایا تو ان کو عذاب میں پکڑ لیا ﴿۱۱۳﴾ سو جو روزی اللہ تعالیٰ نے حلال، پاکیزہ تم کو دی تم اس میں سے کھاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرتے ہو ﴿۱۱۴﴾ یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے اوپر مُردار اور (بہتا) خون اور خنزیر کا گوشت اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو③ وہ حرام کیا ہے، سو جو آدمی بھوک سے بالکل مجبور ہو جائے، شرط یہ کہ مزے لینے کے لیے نہ کھاوے اور ضرورت سے④ زیادہ آگے نہ بڑھے تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں⑤ ﴿۱۱۵﴾

---

① پہلے مکہ مراد ہے، پھر اس طرح کے دوسرے شہر بھی شامل ہو جائیں گے۔
② یعنی جس طرح لباس انسان کے بدن کو گھیر لیتا ہے، اس طرح بھوک اور خوف نے ان کو گھیر لیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور جو جانور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر کر دیا گیا ہو۔
④ یعنی حرام چیزوں کو استعمال کرنے میں۔ ⑤ یعنی حرام کے استعمال کا گناہ نہ ہوگا۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۞ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۪ وَّلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۞ وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۞ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۞
اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًا ؕ وَلَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۞

اور جن چیزوں کے بارے میں تمھاری زبانیں جھوٹی باتیں بناتی ہیں ان (چیزوں) کے بارے میں ایسا مت کہا کرو کہ: یہ چیزیں حلال ہیں اور یہ چیزیں حرام ہیں (اس کہنے کا مطلب یہ ہوگا) کہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھو گے، یقینی بات ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ان کا بھلا نہیں ہوگا① ﴿۱۱۶﴾ (دنیا میں) تھوڑے دن کا فائدہ اٹھالینا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب (تیار) ہے ﴿۱۱۷﴾ اور (صرف) یہودیوں پر وہ چیزیں ہم نے حرام کردی تھیں جن کو ہم تمھارے سامنے پہلے بیان کرچکے ہیں② اور ہم نے ان (یہودیوں) پر کوئی ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود ہی (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے ﴿۱۱۸﴾ پھر تمھارے رب ایسے ہیں کہ جو لوگ نادانی میں کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنی) اصلاح کرلیں③ تو یقینی بات ہے کہ اس (توبہ) کے بعد بھی ایسے لوگوں کے لیے تمھارے رب (اللہ تعالیٰ) بہت ہی زیادہ معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں④ ﴿۱۱۹﴾

یقینی بات ہے کہ ابراہیم (علیہ السلام خود اکیلے) ایک امت (کے برابر) تھے⑤ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار تھے ٹھیک سیدھے راستے پر تھے اور وہ (ابراہیم علیہ السلام) مشرکوں میں سے نہیں تھے ﴿۱۲۰﴾

---

① (دوسرا) وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ ② سورۂ انعام، نساء، اور مائدہ میں۔ ③ یعنی اپنے کاموں کو اچھا اور نیک بنالیا۔
④ یعنی کفر سے توبہ کرکے ایمان قبول کرنے کی برکت سے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے۔ ⑤ یعنی ایک پوری امت اور قوم میں جو فضائل اور کمالات ہوسکتے ہیں وہ اکیلے ابراہیمؑ میں اللہ تعالیٰ نے جمع فرمادیے تھے، اسی طرح پوری دنیا میں جتنے مشہور مذاہب ہیں ہر ہر مذہب کے ماننے والے لوگ ابراہیمؑ کو اپنا پیشوا اور سردار مانتے ہیں۔

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

اس (اللہ تعالیٰ) کی نعمتوں کا شکر کرنے والے تھے، اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو چن لیا تھا اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو سیدھے راستے پر پہنچا دیا تھا ﴿۱۲۱﴾ اور ہم (یعنی اللہ تعالیٰ) نے ان کو دنیا میں خوبیاں دی تھیں اور یقینی بات ہے کہ آخرت میں بھی وہ (ابراہیم علیہ السلام) نیک لوگوں میں سے ہوں گے ① ﴿۱۲۲﴾ پھر ہم نے وحی کے ذریعے تم (محمد ﷺ) پر یہ حکم نازل کیا کہ تم ابراہیم (علیہ السلام) کے دین پر چلو جو ٹھیک سیدھے راستے پر تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے ﴿۱۲۳﴾ یقینی بات ہے کہ سنیچر کے دن کی تعظیم کرنا ان (یہودیوں) کے لیے ضروری کیا گیا تھا جو اس میں اختلاف کیا کرتے تھے، اور یقین رکھو کہ تمھارے رب ان لوگوں کے درمیان قیامت کے دن قطعی فیصلہ کریں گے ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے ② ﴿۱۲۴﴾ (اے نبی!) تم اپنے رب کے راستے (دینِ اسلام) کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کی بات سنا کر ③ دعوت دو اور (بحث کرنے کی ضرورت پڑے تو) بہترین طریقے سے ان سے بحث کرو، یقینی بات ہے کہ تمھارے رب ہی ان لوگوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں جو اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے سے بھٹک گئے ہیں اور جو سیدھے راستے پر ہیں ان کو بھی وہ (اللہ تعالیٰ) بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۲۵﴾

---

① اعلیٰ مرتبے کے اچھے لوگوں میں سے ہوں گے۔
② بعض یہودی لوگ سنیچر کے دن کا احترام کرتے اور عبادت کے لیے جو پابندیاں تھیں اس پر عمل کرتے اور دوسرے بعض یہودی سنیچر کے دن کا احترام نہیں کرتے اور عبادت کے لیے جو پابندیاں تھی اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔
③ (دوسرا) عمدہ اسلوب سے (تیسرا) عمدہ طریقہ اپنا کر کے۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ۝۱۲۶
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ۝۱۲۷ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝۱۲۸

اگر تم بدلہ لو تو جتنی تکلیف تم کو دی گئی اتنا ہی بدلہ لو اور اگر تم صبر کرو① تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت ہی اچھا ہے ﴿۱۲۶﴾ اور (اے نبی!) تم صبر کرو اور تم اللہ تعالیٰ کی مدد (یعنی توفیق) ہی سے صبر کر سکو گے② اور ان (کافروں کے کفر اور مخالفت) پر تم غمگین نہ ہو اور جو سازش (تمھارے خلاف) وہ (دشمن) کرتے ہیں اس سے تمھارا دل تنگ نہ ہو③ ﴿۱۲۷﴾ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اپنانے والے اور احسان کرنے والوں کے ساتھ ہیں④ ﴿۱۲۸﴾

---

① یعنی کسی ستانے کا بدلہ نہ لو۔

② یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کی برکت سے صبر کرنا آسان ہوگا۔

③ یعنی کافروں کی سازشوں کی وجہ سے آپ کو صدمہ نہیں ہونا چاہیے؛ چوں کہ ان کی سازشیں چلنے والی نہیں ہیں۔

④ یعنی تقویٰ والوں کی خصوصی مدد فرماتے ہیں۔ محسنین سے مراد مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے۔



سورة بنی اسرائیل

(المکیة)

آیاتها: ۱۱۱۔

رکوعاتها: ۱۲۔

سورۃ اسرا

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو گیارہ (۱۱۱) یا ایک سو پندرہ (۱۱۵) آیتیں ہیں، سورۃ انبیاء یا سورۃ قصص کے بعد اور سورۃ سجدہ سے پہلے پچاس (۵۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

اسراء: رات کے وقت چلنا۔ اس سورت میں حضرت نبی کریم ﷺ کے معراج کا واقعہ موجود ہے اور وہ سفر رات میں ہوا تھا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی رات کے وقت چلنے کا حکم دیا گیا تھا ''ان اسر بعبادی لیلا''۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی رات کے وقت ایک سفر کیا تھا۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۃ بنی اسرائیل'' بھی ہے؛ حضرت یعقوب کا لقب ''اسرائیل'' تھا؛ اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

اس سورت کی آیت آخری آیت:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾

اِس کے متعلق ایک روایت میں آیا ہے کہ خاندانِ بنی عبدالمطلب میں جب کوئی بچہ بولنے لگتا تھا تو نبی کریم ﷺ اس کو یہی آیت پہلے سکھاتے تھے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو بھی اس آیت کی تلاوت کرے گا اس کے لیے زمین اور پہاڑوں جتنا ثواب اللہ کے یہاں لکھا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا
حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ① وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ
هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ② ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
عَبْدًا شَكُوْرًا ③ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ
وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ④

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں شروع کرتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے جو اپنے بندے (محمد ﷺ) کو رات کے وقت① مسجدِ حرام② سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گئے، جس کے اطراف میں ہم نے (ہر قسم کی) برکتیں رکھی ہیں (اس بندے محمد ﷺ کو وہاں لے جانے کا مقصد یہ تھا) تاکہ ہم ان کو ہماری (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھلائیں، یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہر بات سننے والے، ہر چیز دیکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی اور ہم نے اس (تورات) کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنا دیا (اور ان سے کہہ دیا) یہ کہ میرے سوا کو وکیل③ مت بناؤ ﴿۲﴾ تم ان لوگوں کی تو اولاد ہو جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، یقیناً وہ (نوح علیہ السلام) تو بڑے ہی شکر کرنے والے بندے تھے ﴿۳﴾ اور ہم نے (اس تورات) کتاب میں④ بنی اسرائیل کو یہ بات صاف صاف بتلادی تھی کہ تم زمین (یعنی ملکِ شام) میں دو مرتبہ فساد مچاؤ گے⑤ اور تم بڑی سخت سرکشی کرو گے⑥ ﴿۴﴾

---

① یعنی پوری رات نہیں؛ بلکہ رات کے ایک حصے میں۔ ② مراد: مکہ میں کعبہ والی مسجد۔ ③ یعنی کام بنانے والا۔
④ یا دوسرے نبیوں کی کتابوں میں۔ ⑤ یعنی ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی مخالفت اور دوسری مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی مخالفت میں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اور تم بڑی خرابی پھیلاؤ گے۔ (تیسرا ترجمہ) اور دوسروں پر بھی بڑا زور (ظلم) کرنے لگو گے (یعنی اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ضائع کرو گے)

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ
الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ
وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ
فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ
مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸

پھر جب ان دو (مرتبہ کی شرارت) میں سے پہلا واقعہ پیش آیا تو ہم نے تمھارے مقابلے میں
اپنے ایسے بندے بھیجے جو سخت لڑائی لڑنے والے تھے، سو وہ شہروں میں گھس کر پھیل گئے اور یہ ایسا
وعدہ تھا جو پورا ہو کر ہی رہنے والا تھا ﴿۵﴾ پھر ہم نے تم کو ان (دشمنوں) پر دوبارہ غلبہ دیا① اور مال
اور بیٹوں کے ذریعے ہم نے تمھاری مدد کی② اور ہم نے تمھارا لشکر (پہلے سے) اور زیادہ کر دیا ﴿۶﴾
اگر تم بھلائی کے کام کرو گے تو اس کا فائدہ تمھارے ہی لیے ہوگا اور اگر تم برے کام کرو گے تو تمھارے
لیے ہی برا ہوگا، پھر جب دوسرے واقعہ کا وقت آیا (تو پھر ہم نے دوسرے بندوں کو تم پر بھیجا) تاکہ
(مار مار کر) تمھارے چہروں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی مرتبہ (حملہ کرنے والے) مسجد میں گھس
گئے تھے اسی طرح یہ (دوسری مرتبہ حملہ کرنے والے) بھی مسجد میں گھس پڑیں، اور جس پر وہ (حملہ
کرنے والے) قابو پائیں وہ اس کو بالکل برباد کر ڈالیں گے ﴿۷﴾ عین ممکن ہے کہ تمھارے رب تم
پر رحم فرمائیں③ لیکن اگر تم پھر وہی (نبی کی مخالفت کا) کام کرو گے تو ہم بھی دوبارہ وہی (سزا کا)
کام کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا لیا ہے ﴿۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے تم کو موقع دیا کہ پلٹ کر ان پر غالب آجاؤ۔
② یعنی تمھارے مال اور بیٹے ہم نے زیادہ کر دیے۔
③ حضرت محمد ﷺ کی شریعت کی اتباع کی برکت سے۔

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ
لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾
وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ
وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ
وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ إِنسَانٍ
أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ﴿١٣﴾ اقْرَأْ كِتَابَكَ
كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿١٤﴾

حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن ایسا راستہ بتاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے① اور جو ایمان لاکر نیک عمل کرتے
ہیں ان کو بڑے ثواب کی خوش خبری دیتا ہے ﴿۹﴾ اور (قرآن یہ بات بتاتا ہے کہ) جو لوگ آخرت
پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے ﴿۱۰﴾

اور (بعض) انسان برائی (کی ایسی دعا) مانگتا ہے جس طرح وہ بھلائی مانگتا ہے اور انسان تو
بہت ہی جلدی کرنے والا ہے ﴿۱۱﴾ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہیں، پھر ہم نے رات
کی نشانی کو مٹا (کر اندھیرا بنا) دیا ہے اور دن کی نشانی کو (دیکھنے کے لیے) روشن بنا دیا؛ تاکہ تم (دن
میں) اپنے رب کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم کو سالوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب
معلوم ہو جائے اور ہم نے ہر چیز کو پوری طرح کھول کھول کر بتلا دیا ہے ﴿۱۲﴾ اور ہر انسان کی بری
بھلی قسمت اس کی گردن میں ہم نے (چپٹا کر) لگا دی ہے اور قیامت کے دن اس (انسان) کا لکھا
ہوا اعمال نامہ اس کے سامنے نکال کر ہم رکھ دیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھے گا ﴿۱۳﴾ (انسان کو کہا
جائے گا کہ) تو تیرا اعمال نامہ خود پڑھ لے② آج تو خود اپنا حساب کرنے کے لیے کافی ہے ﴿۱۴﴾

---

① "اقوم" وہ راستہ جس میں تین خوبیاں ہوں: (۱) آسان ہو۔
(۲) قریب ہو منزل تک جانے کے لیے۔
(۳) خطرات سے خالی ہو۔ مؤمن کی منزل جنت ہے، قرآن میں یہ تینوں اوصاف اکمل طریقے سے ہیں۔

② دنیا کا ان پڑھ انسان بھی قیامت کے دن پڑھتا ہو جائے گا۔

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا
مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ
الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ
الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

جو آدمی بھی سیدھے راستے پر چلتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لیے چلتا ہے اور جو گمراہی کا راستہ اپناتا
ہے وہ اپنے ہی پر نقصان اٹھاتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور ہم
اس وقت تک کسی کو سزا نہیں دیتے جب تک کوئی رسول (حجت پوری کرنے کے لیے) نہ بھیج دیں①
﴿۱۵﴾ اور ہم جب کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس (بستی) کی اچھی حالت والے
(مال دار) لوگوں کو (ایمان لا کر اطاعت کرنے کا) حکم دیتے ہیں، پھر وہ (مال دار لوگ) اس (بستی)
میں نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر (عذاب کی) بات پکی ہو جاتی ہے، سو ہم اس (بستی) کو بالکل تباہ
وبرباد کر ڈالتے ہیں② ﴿۱۶﴾ اور نوح (علیہ السلام) کے بعد کتنی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا، تمہارے
رب اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے والے، دیکھنے والے کافی ہیں ﴿۱۷﴾ جو آدمی جلدی
ملنے والی (دنیا ہی کو یا دنیا کے نقد فائدے) کو چاہتا ہو تو ہم جتنا چاہتے ہیں جس کے لیے چاہتے ہیں
اس کو اس (دنیا ہی) میں جلدی دیتے ہیں، پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ ذلیل
وخوار ہو کر اور دھکے کھا کر داخل ہوگا ﴿۱۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کسی بھی رسول کو (حجت پوری کرنے کے لیے) بھیجے بغیر ہم کسی کو عذاب نہیں دیا کرتے۔

② (دوسرا ترجمہ): اس آیت میں لفظ "اَمَرْنَا" میں ایک قرأت "اَمَّرْنَا" میم کی تشدید کے ساتھ آئی ہے، تب آیت کا معنی یہ ہوگا کہ: مالدار لوگوں کو ہم قوم کا امیر بنا دیتے ہیں۔ ایک قرأت "آمَرْنَا" کی بھی آئی ہے اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا: کہ ہم مال داروں کو زیادہ کر دیتے ہیں۔ دونوں قرأت کا نتیجہ یہ ہے کہ مال داروں اور عیش پسندوں کی حکومت اور ان کی کثرت کی وجہ سے پوری قوم اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب آنے کی نشانی ہے۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا
نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا
اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ
اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

اور جو شخص آخرت (کا فائدہ) چاہتا ہو اور اس (آخرت) کے لیے جیسی کوشش کرنی چاہیے ویسی کوشش کرتا (بھی) ہو اور وہ ایمان والا بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدردانی کی جائے گی① ﴿۱۹﴾ (اے نبی!) تمھارے رب کی عطا② میں سے ان (مومنین) کو بھی وہ ان (کافروں) کو بھی ہر ایک کو ہم نوازتے ہیں③ اور (دنیا میں) تمھارے رب کی عطا کسی کے لیے بند نہیں ہے ﴿۲۰﴾ (اے نبی!) تم دیکھو! ہم نے بعض انسانوں کو بعض پر کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور یقیناً آخرت میں بڑے درجات ہیں اور بڑی فضیلت ہے④ ﴿۲۱﴾ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود مت بنا، سو تو برا حال اور بے کس ہو کر بیٹھ جائے گا⑤ ﴿۲۲﴾

اور تمھارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر ان (والدین) میں سے کوئی ایک یا دونوں تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اس وقت بھی کبھی ان کو اُف (ہوں) تک نہ کہو اور ان دونوں کو جھڑک مت دو اور ان دونوں کے ساتھ عزت (یعنی ادب) سے بات کیا کرو ﴿۲۳﴾

---

① یعنی مقبول ہوگی۔ ایمان اور اخلاص والا عمل صالح جو سنت کے مطابق ہو مقبولیت کے لیے ضروری ہے۔

② دنیاوی روزی۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہم مدد پہنچاتے ہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور آخرت درجات کے اعتبار سے بھی بڑی ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بڑی ہے۔

⑤ یہ اس شخص کے لیے ہے جو آخرت کا منکر ہو اسی طرح ہر عمل میں ہر وقت صرف دنیوی غرض ہی چھائی ہو۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ رَبُّكُمْ
أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾ وَآتِ ذَا
الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ
الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿٢٧﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ
تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا
كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾

اور مہربانی (نرمی) کا برتاؤ کرتے ہوئے خود کو ان کے سامنے تواضع کے ساتھ جھکا دو اور (ان کے لیے یہ) دعا کرو: اے میرے رب! جیسی میری ان دونوں نے بچپن میں پرورش کی آپ بھی ان کے ساتھ (ویسا ہی) رحم کا معاملہ فرمائیے ﴿۲۴﴾ تمہارے دلوں میں جو ہے اس کو تمہارے رب خوب اچھی طرح جانتے ہیں اگر تم نیک بن جاؤ (پھر کبھی غفلت سے کوئی گستاخی یا گناہ ہو جائے) تو یقیناً توبہ کرنے والوں کو وہ (اللہ تعالیٰ) بہت معاف کرنے والے ہیں① ﴿۲۵﴾ اور تو رشتے داروں کو اور مسکین کو اور مسافر کو ان کا حق دے اور (گناہ کے کاموں میں) مال مت اڑایا کر② ﴿۲۶﴾ یقینی بات ہے کہ مال کو (گناہ کے کام میں) اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۲۷﴾ اور اگر کبھی تجھے تیرے رب کی طرف سے رحمت (یعنی روزی) ملنے کی امید ہو اور (ابھی کچھ نہ ہونے کی وجہ سے) ان (رشتے دار مسکین، مسافروں) سے منہ پھراتا ہو③ تو تُو ان سے نرم بات کر لیا کر ﴿۲۸﴾ اور اپنا ہاتھ (بخیلی کی وجہ سے) اپنی گردن سے باندھ کر نہ رکھ④ اور (ایسی فضول خرچی بھی مت کرو کہ) اس (ہاتھ) کو بالکل کھلا ہی چھوڑ دو، ایسا کرو گے تو ملامت کھا کر تھک ہار کر بیٹھ جانا پڑے گا⑤ ﴿۲۹﴾

---

① (دوسرا) جو توبہ کے لیے اللہ کی طرف زیادہ رجوع کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بہت معاف کرتے ہیں② باطل و ناجائز کام کے لیے ذرہ برابر بھی خرچ کرنا یہ تبذیر یعنی مال کو اڑانا ہے۔③ یعنی دینے سے انکار کرنا پڑے④ (دوسرا) ایسے کنجوس مت بنو کہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ کر رکھو⑤ مال ہونے کے باوجود بخیلی کی وجہ سے ہاتھ روک دیا تو لوگ تم پر ملامت کریں گے اور زیادہ ہی خرچ کر ڈالا اور خود فقیر ہو گئے پھر خود پریشان ہونے لگے تو پھر پریشان ہونا پڑے گا اور ہمت ہار جاؤ گے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾
وَلَا تَقْتُلُوْٓا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ
خِطْأً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۚ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي
الْقَتْلِ ۚ إِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
أَشُدَّهٗ ۖ وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ

یقینی بات ہے کہ تمہارے رب جس کو چاہتے ہیں اس کو زیادہ روزی دیتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں رزق میں) تنگی کرتے ہیں ① یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (بندوں کو) اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۳۰﴾

اور مفلس ہوجانے کے ڈر سے تم تمہاری اولاد کو قتل مت کرو، ہم ہی تو ان (اولاد) کو اور تم کو روزی دیتے ہیں، یقینی بات ہے کہ ان (اولاد) کو قتل کرنا بھاری گناہ ہے ﴿۳۱﴾ اور تم زنا کے پاس بھی مت جاؤ، یقینی بات ہے کہ وہ (زنا) تو بڑی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے ﴿۳۲﴾ جس شخص کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے تم اس کو قتل مت کرو؛ اِلا یہ کہ (شرعی) حق پہنچتا ہو ② اور جو آدمی بھی ناحق (یعنی ظلماً) قتل کردیا گیا تو ہم نے اس (مقتول) کے والی کو (مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کروادینے کا) حق دیا ہے، سو (مقتول کا والی) خون کا بدلہ لینے میں حد سے آگے نہ بڑھے، یقیناً وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کی مدد کی جائے ③ ﴿۳۳﴾ تم یتیم کے مال کے (غلط طریقے سے کھاجانے کی نیت سے) قریب بھی مت جاؤ؛ مگر ایسے طریقے سے جو (یتیم کے حق میں) بہتر ہو، جب تک کہ وہ (یتیم) اپنی جوانی کو پہنچ جائے ④ اور تم (اللہ اور اس کے بندوں کے) عہد کو پورا کرو،

---

① روزی کی کمی بیشی اللہ کے قبضے میں ہے، سخاوت سے کوئی فقیر نہیں ہوا، بخیلی سے کوئی مالدار نہیں بنا۔ ② تو ضروری کارروائی کے بعد قتل کرسکتے ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اللہ کی مدد کے قابل ہے۔ اس میں ایک بات یہ بھی نکلتی ہے کہ اگر قاتل اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ مقتول کے ورثاء نے زیادتی کی تو اللہ تعالیٰ کی نصرت قاتل کے رشتہ داروں کی طرف متوجہ ہوگی لوگ بھی ان کی مدد کریں گے۔ ④ یعنی یتیم جوان ہوکر اپنے مال کی حفاظت خود کرنے لگے وہاں تک اس کے مال کو سنبھالنا ہے۔

إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۚ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ
الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ مِمَّآ
أَوْحٰٓى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ۝ أَفَأَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ
قَوْلًا عَظِيْمًا ۝

یقیناً عہد کے بارے میں (تم سے قیامت کے دن) سوال کیا جائے گا ﴿۳۴﴾ اور جب (کسی کو) کوئی چیز پیمانے سے ناپ کر دو تو پیمانہ پورا بھر کر کے دو اور (کوئی چیز) تولو تو تولنے میں صحیح ترازو استعمال کرو، یہ (پورا ناپنا اور تولنا) اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہے ① ﴿۳۵﴾ جس بات کی تجھ کو (تحقیقی) خبر نہ ہو (اس کو سچ سمجھ کر) اس پر عمل مت کر، یقینی بات ہے کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں (تم سے قیامت میں) سوال کیا جائے گا ﴿۳۶﴾ اور تو زمین میں اکڑ کر (اتراتے ہوئے تکبر سے) مت چل؛ (اس لیے کہ) نہ تو تُو (ایسی چال چل کر) زمین کو پھاڑ سکے گا اور نہ تو (سینہ تان کر بتکلف اونچا قد دکھا کر چلنے سے) پہاڑوں کی اونچائی تک پہنچ سکے گا ﴿۳۷﴾ یہ سب برے کام ایسے ہیں جو تمھارے رب کو بالکل پسند نہیں ہیں ﴿۳۸﴾ یہ سب حکمت کی باتیں ہیں جو تمھارے رب نے تمھاری طرف وحی کے ذریعے بھیجی ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود مت بنا ورنہ تجھ پر ملامت کر کے دھکے دے کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا ﴿۳۹﴾ (اے مشرکو!) کیا تمھارے رب نے تم کو بیٹے دینے کے لیے چن لیا ہے اور خود (اپنے لیے) فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا ہے؟ یقینی بات ہے کہ تم بڑی بھاری (یعنی سنگین) بات کہہ رہے ہو ﴿۴۰﴾

---

① دھوکہ دے کر کم ناپنے اور تولنے والوں کو تجارت میں برکت نہیں ہوتی، گاہکوں کو پتہ چل جاتا ہے تو وہ خریدنا بند کر دیتے ہیں، یہ تو دنیوی نقصان ہوا اور آخرت میں جہنم کی سزا ہوگی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝٤١ قُلْ لَّوْ كَانَ
مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝٤٢ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ
عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝٤٣ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا
يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝٤٤ وَاِذَا قَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝٤٥ وَّجَعَلْنَا عَلٰي
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ

یقینی بات ہے کہ ہم نے اس قرآن میں (توحید کی سچائی اور شرک کا باطل ہونا) الگ الگ طریقے سے سمجھایا ہے①؛ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں، حالت یہ ہے کہ (ہمارے سمجھانے سے) ان کی نفرت ہی زیادہ ہوجاتی ہے ﴿۴۱﴾ تو (ان کو) کہہ دے: اگر اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ یہ (مشرک) لوگ کہتے ہیں تب تو وہ سب مل کر عرش والے (اللہ تعالیٰ) پر چڑھائی کرنے کا کوئی راستہ پیدا کرتے ﴿۴۲﴾ (حقیقت یہ ہے کہ) جو باتیں یہ (مشرکین اللہ کے لیے) کہتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ کی ذات) ان سب سے بالکل پاک اور بہت زیادہ بلند (یعنی دور) ہیں ﴿۴۳﴾ ساتوں آسمان اور زمین اور جو (مخلوق) ان میں ہیں وہ سب اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح② بیان کرتی ہیں اور ہر چیز اس (اللہ تعالیٰ ہی) کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے؛ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو، یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے حلیم، بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۴۴﴾ جب آپ (دین پہنچانے کے لیے) قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان (کافروں) کے بیچ ایک چھپا ہوا پردہ ڈال دیتے ہیں③ ﴿۴۵﴾ اور (وہ پردہ یہ ہے کہ) ہم ان کے دلوں پر ایسے پردے (یعنی غلاف) ڈال دیتے ہیں کہ وہ اس (قرآن اور اس کے مقصد) کو نہ سمجھ سکیں اور ہم ان کے کانوں میں گرانی (یعنی بوجھ) پیدا کردیتے ہیں،

---

① (دوسرا ترجمہ) پھیر پھیر کر بیان کیا ہے۔
② ہر عیب سے پاک ہونا۔
③ کافر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھنا ہی نہیں چاہتے اس لیے ناسمجھی ان پر ڈال دی جاتی ہے۔

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ
بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا
مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ وَقَالُوْۤا
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ۝
اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ

اور جب آپ قرآن میں اکیلے اپنے رب (کی صفات) کا ذکر کرتے ہیں① تو وہ کافر پیٹھ پھیر کر نفرت کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں ﴿۴۶﴾ (اے نبی!) جس وقت یہ (کافر) لوگ آپ کی بات کان لگا کر (یعنی پورے دھیان سے) سنتے ہیں (تو جس غرض سے یہ آپ کی بات یعنی قرآن سنتے ہیں) ہم خوب اچھی طرح (اس کو) جانتے ہیں اور جب وہ (ظالم لوگ) آپس میں (کان میں) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں (ایسی باتوں کو بھی ہم اچھی طرح جانتے ہیں) جب یہ ظالم لوگ (اپنے تعلق والے مسلمانوں سے) یوں کہتے ہیں کہ: تم تو بس ایک جادو کیے ہوئے (یعنی مجنون) آدمی کے پیچھے چل پڑے ہو② ﴿۴۷﴾ آپ دیکھیے! یہ لوگ آپ کے لیے کیسی کیسی مثالیں (یعنی القاب) گھڑتے ہیں، سو وہ راستے سے بھٹک چکے ہیں، اب یہ (سیدھے) راستے پر نہیں آسکتے ﴿۴۸﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: جب ہم (مرنے کے بعد) ہڈیاں اور چورا چورا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے زندہ کر کے کیا ہم کو اٹھایا جائے گا؟ ﴿۴۹﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: تم پتھر یا لوہا بن جاؤ ﴿۵۰﴾ یا کوئی ایسی مخلوق ہو جاؤ کہ (اس کا دوبارہ زندہ ہونا) تم تمھارے دل میں بڑا مشکل سمجھتے ہو③ اب وہ (کافر لوگ) کہیں گے کہ: کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ تم (جواب میں) کہو کہ: تم کو وہی (اللہ تعالیٰ) زندہ کریں گے جس نے تم کو پہلی بار زندہ کیا تھا،

---

① یعنی قرآن میں صرف اللہ کے اوصاف کا ذکر ہوتا ہے ان کے باطل معبود یعنی بتوں کی کوئی بھی صفت بیان نہیں ہوتی تو اس سے وہ ناراض ہوتے ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) آدمی کی اتباع کرتے ہو۔
③ پھر بھی اللہ تعالیٰ تم کو دوبارہ زندہ کریں گے۔

فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ
يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ
يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝

اس پر وہ (کافر) لوگ تمھارے سامنے اپنا سر ہلا دیں گے اور کہیں گے کہ: وہ (دوبارہ زندہ ہونا) کب ہوگا؟ تو تم کہہ دو کہ: شاید کہ اس کا وقت قریب ہی آ گیا ہے ﴿۵۱﴾ جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بلائیں گے ① تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے حاضر ہو جاؤ گے اور تم یہ خیال کرتے ہوں گے کہ تم تو (بس دنیا میں) بہت کم ٹھہرے ﴿۵۲﴾

اور تم میرے (مؤمن) بندوں کو کہو کہ: وہ بہترین بات ہی کہا کریں، یقینی بات ہے کہ شیطان (سخت بات کہلوا کر) ان کے درمیان فساد ڈلواتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے ﴿۵۳﴾ تمھارے رب تمھاری حالت بہت اچھی طرح جانتے ہیں، وہ (رب) اگر چاہیں تو تم پر رحم کریں یا چاہیں تو تم کو عذاب دے دیں اور ہم نے تم کو ان پر (ان کی ہدایت) کا ذمے دار بنا کر نہیں بھیجا ﴿۵۴﴾ آپ کے رب آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے ان سب کے حال کو اچھی طرح جانتے ہیں اور بڑی پکی بات ہے کہ ہم نے بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت دی ہے اور ہم نے داود (علیہ السلام) کو زبور (نامی) کتاب دی ہے ﴿۵۵﴾ تم (ان مشرکین سے) کہہ دو تم نے جن کو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا معبود سمجھ رکھا ہے ان کو ذرا پکار کر تو دیکھو تو وہ تمھاری تکلیف دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ تو تکلیف بدلنے کا اختیار رکھتے ہیں ② ﴿۵۶﴾

---

① یعنی فرشتوں کے ذریعے میدانِ قیامت میں جمع ہونے کے لیے بلائیں گے۔
② کہ بھاری تکلیف کو بدل کر ہلکی تکلیف دیوے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ
وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا
قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَمَا
مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً
فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝

(اور) جن کو (مشرک لوگ) پکارتے ہیں① ان کی (خود کی) حالت یہ ہے: وہ اپنے رب تک پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں② کہ ان میں سے کونسا (بندہ اللہ تعالیٰ کے) بہت نزدیک ہے اور وہ خود (اپنے) اس (رب) کی رحمت (حاصل کرنے) کی امید کرتے ہیں اور وہ اس (رب) کے عذاب سے ڈرتے ہیں، یقینی بات ہے کہ تمھارے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ﴿۵۷﴾ کوئی بستی ایسی نہیں ہے کہ ہم اس کو قیامت کے دن سے پہلے ہلاک نہ کردیں یا اس (بستی والوں) کو سخت عذاب دیویں③ اور یہ بات (تقدیری) کتاب میں لکھی جاچکی ہے④ ﴿۵۸﴾ ہم نے (کافروں کے مانگے ہوئے) معجزات بھیجنا اس لیے موقوف کردیا کہ پہلے لوگوں نے اس (طرح مانگے ہوئے معجزات) کو جھٹلایا تھا اور ہم نے قومِ ثمود کو اونٹنی دی تھی جو آنکھیں کھولنے کے لیے کافی تھی⑤ تو (قومِ ثمود) نے اس (اونٹنی) کے ساتھ ظلم کیا (یعنی مار ڈالا) اور ہم (اس قسم کے) معجزات ڈرانے کے لیے بھیجا کرتے ہیں⑥ ﴿۵۹﴾

---

① فرشتے اور جنات مراد ہیں عرب کے مشرکین جن کو معبود کا درجہ دیتے تھے اور ان کو پکارتے تھے؛ حالاں کہ فرشتے اور جنات کی حالت یہ ہے کہ وہ خود عبادت کے ذریعے اللہ کی نزدیکی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

② وسیلہ: ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو دوسرے تک پہنچنے کا ذریعہ بنے، اللہ تعالیٰ کے لیے وسیلے کا مطلب یہ ہے کہ نیک اعمال کے ذریعے اللہ کی نزدیکی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

③: [۱] نافرمانوں کی بستی پر قیامت سے پہلے عذاب ضرور آئے گا۔
[۲] قیامت پر تو ہر شہر کے لوگ طبعی موت سے یا سخت آفت سے ویران کردیے جائیں گے۔

④ کہ کافروں کو آخرت میں ہمیشہ عذاب ہوگا۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) جو اللہ کی قدرت سمجھانے کے لیے کافی تھی۔

⑥ کہ معجزہ دیکھ کر ایمان نہ لاوے تو اللہ کا عذاب آجاوے۔

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ
وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ
خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے کہا تھا کہ: یقینی بات ہے کہ تمھارے رب نے تمام لوگوں کو گھیرے میں لے لیا ہے ① اور ہم نے (اپنی قدرت کی عجیب چیزوں کا) جو نظارہ (معراج کے واقعے میں بیداری کی حالت میں) آپ کو دکھایا تھا اسی طرح وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت آئی ہے، بس اس کو ہم نے (کافر) لوگوں کے لیے ایک فتنہ بنا دیا ② اور ہم ان کو ڈراتے رہتے ہیں، سو ان کی بڑی شرارت زیادہ ہی ہو جاتی ہے ﴿۶۰﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ: تم آدم کو سجدہ کرو تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا؛ مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) ابلیس نے کہا: کیا میں اس (انسان) کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا؟ ﴿۶۱﴾ ابلیس بولا: بتاؤ! وہ شخص جس کو آپ نے مجھ پر فوقیت (یعنی فضیلت) دی ہے اگر آپ نے مجھ کو قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت دے دی تو تھوڑے سے (لوگوں کو) چھوڑ کر اس کی تمام اولاد کو اپنے پورے قابو میں کر لوں گا ③ ﴿۶۲﴾

① آپ کے رب کا علم تمام لوگوں کے ظاہری، باطنی، موجودہ اور مستقبل کے حالات کو احاطہ میں لیے ہوئے ہے۔

②: [۱] یہ واقعہ ان کے لیے امتحان اور آزمائش کا ذریعہ بن گیا کہ وہ اس عجیب چیز کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے ہیں۔
[۲] یہ بیداری کی حالت کا عجیب واقعہ سن کر لوگوں میں ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا، اس واقعے کو بعض لوگوں نے مانا بہت سوں نے نہیں مانا۔

③ احتناک کا اصلی معنیٰ تو آتا ہے ”جانور کے جبڑوں میں لگام ڈال دینا جس سے جانور پورا قابو میں آجاتا ہے“ اس طرح شیطان انسان کو پوری طرح قابو میں لینے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان اپنی پوری صلاحیت خرچ کر دیوے۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُورًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ
اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ
وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿٦٤﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿٦٥﴾ رَّبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِن
فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٦٦﴾ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۚ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جا① ان (آدم) کی اولاد میں سے جو بھی تیرے کہنے پر چلے گا تو یقیناً جہنم تم سب کی پوری (بھرپور) سزا ہوگی ﴿۶۳﴾ ان (آدمیوں) میں سے جس پر تیرا بس چلے ان کو اپنی آواز سے گھبرا لے② اور ان (آدمیوں) پر تیرے گھوڑے سوار اور پیدل چلنے والوں کی فوج لا کر چڑھائی کرلے③ اور ان کے ساتھ مال اور اولاد میں تو شریک ہوجا④ اور ان سے (غلط سلط خوب) وعدے کرلے اور شیطان ان (آدمیوں) سے جو وعدہ کرتا ہے وہ تو دھوکہ ہی دھوکہ ہوتا ہے⑤ ﴿۶۴﴾ یقینی بات ہے میرے (جو خاص) بندے ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور (اے نبی!) تمھارے رب (ان خاص بندوں کی) حفاظت کے لیے کافی ہیں⑥ ﴿۶۵﴾ تمھارے رب ایسے (مہربان) ہیں جو تمھارے (نفع کے) لیے سمندر میں کشتی چلاتے ہیں؛ تاکہ تم (تمھارے) اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو، یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر بہت ہی مہربان ہیں ﴿۶۶﴾ اور جب تم کو سمندر (کے سفر) میں کوئی تکلیف آپہنچتی ہے تو (اس اللہ تعالیٰ کے سوا) جن (بتوں) کو تم پکارتے ہو ان سب کو تم بھول جاتے ہو⑦ صرف وہی (اللہ تعالیٰ ہی) یاد رہتے ہیں⑧

---

① گمراہ کرنے کا کام تجھ سے جو ہوسکے کرلے، یہ اس کو اختیار دیا گیا۔
② یعنی بہکا لے، اس کا قدم سیدھے راستے سے اکھاڑ دے۔
③ یعنی تیرا پورا لشکر مل کر گمراہ کرنے میں پورا زور لگا دیوے جو کفر یا معصیت کی حمایت میں لڑے۔
④ یعنی اپنا حصہ لگا لے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اور شیطان تو آدمیوں سے بالکل جھوٹے (دغابازی کے) ہی وعدے کرتا ہے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب (ان خاص) بندوں کے کام بنانے کے لیے کافی ہے۔
⑦ (دوسرا) وہ سب تم سے غائب ہوجاتے ہیں۔ تم خود بتوں کو پکارتے نہیں ہو اور پکارو تو مدد نہ کرسکے۔
⑧ (دوسرا) صرف اللہ تعالیٰ ہی کام آتے ہیں۔

فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۟ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ
جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۟ۙ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ
يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ
ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۟ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۟

پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بچا کر خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تو تم منہ پھرا لیتے ہو اور انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۶۷﴾ کیا تم اس بات سے بے فکر ہو گئے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (زمین پر لا کر) زمین کے کنارے پر دبا دیویں ① یا پتھر برسانے والی آندھی تم پر بھیج دیویں، پھر تم کو تمھاری حفاظت کرنے والا کوئی نہ ملے ② ﴿۶۸﴾ کیا تم کو اس بات سے ڈر نہیں لگتا ③ کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو دوبارہ اس (سمندر) میں لے جاویں، پھر تمھارے اوپر ہوا کا طوفان بھیجیں، پھر تم کو کفر کی سزا میں غرق کر دیویں، پھر تم کو کوئی ایسا نہ ملے جو تمھاری طرف سے اس بات پر ہمارا پیچھا کر سکے ④ ﴿۶۹﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے آدم کی اولاد کو (خاص خوبیاں دے کر) عزت دی اور ہم نے ان کو زمین اور دریا میں (چلنے والی سواری پر) سوار کیا اور ہم نے ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور ہم نے ان کو ہماری بہت ساری مخلوقات پر اونچی فضیلت دی ﴿۷۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) زمین کے ایک حصے میں دھنسا دیویں۔

② (دوسرا ترجمہ) تمھارا کام بنانے والا (اللہ تعالیٰ کے سوا) کوئی نہ ملے۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم اس بات سے بے فکر ہو گئے۔

④: (۱) (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب کے فیصلے کو ٹال دینے والا کوئی نہیں ملیگا۔

(۲) اللہ نے کسی کو ہلاک کر دیا تو کیوں ہلاک کیا ایسی پوچھ کرنے والا کوئی نہیں ملیگا۔

(۳) جو لوگ ہلاک ہو گئے ان کی اللہ سے دیت وصول کرنے والا کوئی نہیں ملیگا۔

(۴) ان پر جو عذاب بھیجا اس کا اللہ سے کوئی بدلہ نہیں لے سکتا۔

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ
وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِنْ
كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ
خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ
الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

جس (قیامت کے) دن ہم ہر انسان کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے①، پھر جن کو ان (کی اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دے دی جائے گی② وہ تو اپنی کتاب کو (خوشی خوشی) پڑھیں گے اور ایک ریشے جتنا بھی ان پر ظلم نہیں ہوگا《۷۱》 جو آدمی اس (دنیا) میں اندھا بنا رہا③ وہ آخرت میں (نجات تک پہنچنے سے) اندھا ہی رہے گا؛ بلکہ راستے سے زیادہ بھٹکا ہوا ہوگا④《۷۲》 جو وحی ہم نے تمھاری طرف بھیجی ہے یہ (کافر) لوگ تم کو (فتنے میں ڈال کر) اس سے ہٹانے (کی کوشش میں) لگے تھے⑤ تا کہ اس (وحی کے حکم) کے سوا کوئی (غلط) بات تم ہمارے نام پر بنا کر پیش کرو، تب تو یہ (کافر) لوگ تم کو گہرا دوست بنا لیتے《۷۳》 اور اگر ہم تم کو نہ سنبھالتے⑥ تو تم ان کی طرف تھوڑا سا جھکنے کے قریب پہنچ جاتے⑦《۷۴》 (اگر ایسا ہو جاتا) تب تو ہم تم کو دنیا میں بھی ڈگنی سزا کا مزہ چکھاتے اور مرنے کے بعد بھی ڈگنی سزا کا مزہ چکھاتے، پھر تم کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا⑧《۷۵》

---

① (دوسرا ترجمہ) ان کے اعمال نامے کے ساتھ بلائیں گے۔

② نامۂ اعمال اڑا دیے جاویں گے تو کسی کے داہنے ہاتھ، کسی کے بائیں ہاتھ میں آجاویں گے۔

③ آنکھ تھی؛ لیکن نجات کا راستہ دیکھنے سے اندھا رہا۔

④ (دوسرا ترجمہ) بلکہ اندھے سے بھی زیادہ راستے سے بھٹکا ہوا رہے گا۔

⑤ آج بھی مسلمانوں کے ساتھ یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ ⑥ (دوسرا) اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رکھتے۔

⑦ نبی کو بھی اللہ تعالیٰ ہی سنبھالتے ہیں پھر ہم کو بھی اللہ تعالیٰ سنبھالے اس کی بہت ضرورت ہے؛ اس لیے دین پر استقامت کی دعا کا اہتمام کرو۔ ⑧ فرضی نافرمانی پر سزا کا یہ بیان ہے، معلوم ہوا کوئی کتنا ہی مقرب ہو، حقیقی نافرمانی پر سزا ہو سکتی ہے۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا
قَلِيْلًا ۝ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝
اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ
كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ
لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

اور وہ (کافر) تو اس فکر میں لگے تھے کہ تمھارے قدم (مکہ یا مدینے کی) زمین سے اکھاڑ دیویں؛ تا کہ وہ (کافر) تم کو اس میں سے نکال دیویں، تب تو تمھارے جانے کے بعد ان کو بھی بہت تھوڑا رہنا نصیب ہوتا ﴿۷۶﴾ تم سے پہلے ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کے ساتھ بھی ہمارا یہ طریقہ رہا ہے اور تم ہمارے طریقے میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے ﴿۷۷﴾

(اے نبی!) سورج ڈھلنے کے وقت سے لیکر رات کے اندھیرے تک تم نماز قائم کرو اور فجر کے وقت میں قرآن پڑھا کرو① یقینی بات ہے کہ فجر میں قرآن پڑھنے کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں ﴿۷۸﴾ اور رات کے کچھ حصے میں (جاگ کر) تہجد کی نماز پڑھا کرو، یہ تمھارے لیے ایک زائد عبادت ہے، امید ہے کہ تم کو تمھارے رب مقامِ محمود پر پہنچادیں گے② ﴿۷۹﴾ اور (اے نبی!) دعا کیجیے اے میرے رب! آپ مجھ کو اچھائی کے ساتھ داخل فرمائیے③ اور آپ مجھ کو اچھائی کے ساتھ نکالیے④ اور آپ مجھ کو اپنے پاس سے حکومت عطا فرمائیے جس کے ساتھ (آپ کی) مدد ہو⑤ ﴿۸۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) فجر کی نماز میں قرآن پڑھا کرو (تیسرا) فجر کی نماز بھی قائم کیا کرو۔ فجر میں طویل قرأت مطلوب ہے۔
② قیامت کے دن ابتدا میں جب کسی میں بولنے کی ہمت نہیں ہوگی، تمام مخلوق محشر کی پریشانی میں ہوں گی اس وقت نبیِ کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض معروض کر کے حساب شروع کروا دیں گے، اس وقت تمام انسان حضور ﷺ کی تعریف کریں گے، خود باری تعالیٰ بھی تعریف فرمادیں گے۔ یہ مقامِ محمود ہوا۔
③ (دوسرا ترجمہ) راحت کے ساتھ، اچھائی کے ساتھ پہنچا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) مجھ کو راحت کے ساتھ لے جا۔
⑤ یعنی کسی جگہ سے نکلنا اور کسی جگہ میں داخل ہونا یہ سب راحت کے ساتھ ہو، کوئی تکلیف نہ ہو۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا
هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَآ أَنْعَمْنَا عَلَى
الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
شَاكِلَتِهٖ ۗ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۖ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا
قَلِيْلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾
إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾

اور (اے نبی!) یوں کہو: حق (یعنی اسلام) آ گیا اور باطل (یعنی شرک) نکل کر بھاگ گیا① یقینی بات ہے کہ باطل تو بھاگنے والا ہی ہے② ﴿۸۱﴾ اور یہ قرآن جو ہم نے اتارا ہے وہ مسلمانوں کے لیے (خصوصی) شفا اور رحمت ہے؛ البتہ ظالموں③ کا تو اس سے نقصان ہی زیادہ ہوتا ہے ﴿۸۲﴾ اور جب ہم انسان کو نعمت دیتے ہیں تو وہ (شکر ادا کرنے کے بجائے) منہ پھیر لیتا ہے اور اپنا پہلو دور ہٹا لیتا ہے④ اور اس کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے ﴿۸۳﴾ تم کہہ دیجیے: ہر ایک اپنے اپنے طریقے پر عمل کرتا ہے، اور تمھارے رب ہی بہتر جانتے ہیں کون زیادہ صحیح راستے پر ہے ﴿۸۴﴾

اور یہ (مشرکین) تم سے روح (کی حقیقت) کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو تم ان کو جواب میں کہو: روح تو میرے رب کے حکم سے بنی ہے⑤ اور تم کو تو بس تھوڑا سا ہی علم دیا گیا ہے ﴿۸۵﴾ اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی ہم نے تمھارے پاس بھیجی ہے وہ سب ہم واپس لے لیتے، پھر تم کو اس (کو واپس لانے) کے لیے ہمارے مقابلے میں کوئی مدد کرنے والا نہیں ملے گا ﴿۸۶﴾ یہ تو صرف تمھارے رب کی مہربانی ہے⑥ یقینی بات ہے کہ تم پر اس (اللہ) کا بہت بڑا فضل ہو رہا ہے ﴿۸۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) مٹ گیا۔ ② (دوسرا ترجمہ) مٹنے والا ہی ہے۔
③ یعنی جو قرآن سے نفرت کر کے دور بھاگتے ہیں ان کا تو نقصان ہی ہوتا ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) پہلو پھیر لیتا ہے (تیسرا) کروٹ پھیر لیتا ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) روح تو میرے رب کے حکم سے آتی جاتی ہے۔ ⑥ یعنی یہ کہ اس نے وحی واپس نہیں لی اور جاری رکھی۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ
كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰۤى
اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝
اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ
كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ
زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ
سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝

(اے نبی! ان تمام انسانوں سے) کہو کہ: اگر انسان اور جنات سب آپس میں اس کے لیے جمع ہو جائیں کہ وہ سب اس قرآن جیسا دوسرا (کلام) بنا لائیں تو اس جیسا بنا کر نہیں لا سکیں گے، چاہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے مدد کرنے والے ہی بن جائیں (تو بھی بنا نہیں سکتے) ﴿۸۸﴾ ہم نے لوگوں کے (فائدے کے) لیے اس قرآن میں ہر قسم کی (عجیب اور عمدہ) باتیں الگ الگ انداز سے بیان کی ① پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے ﴿۸۹﴾ اور وہ (مکہ کے کافر) کہنے لگے: ہم اس وقت تک ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک اس زمین کو پھاڑ کر آپ ہمارے لیے ایک چشمہ جاری کر دیں ﴿۹۰﴾ یا آپ کا ایک کھجور اور انگور کا باغ (باڑی) ہو، سو آپ اس (باغ) کے بیچ میں زمین پھاڑ کر بہت ساری نہریں جاری کر دو ﴿۹۱﴾ یا (جیسے کہ تم کہا کرتے ہو) آسمان کے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دو یا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو (کھلم کھلا) ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دو ﴿۹۲﴾ یا آپ کے لیے ایک سنہرا (رہنے کا) مکان ہو② یا آپ (ہماری نظروں کے سامنے) آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم آپ کے (آسمان پر) چڑھ جانے کا اس وقت تک یقین نہیں کریں گے جب تک آپ ہمارے پاس ایسی کتاب نہ لاؤ③ جس کو ہم پڑھ سکیں، (اے نبی!) کہہ دو: میرے رب تو پاک ہیں، میں تو ایک بشر ہی ہوں جس کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے ﴿۹۳﴾

---

① ہر مثال کو پھیر پھیر کر بیان کیا۔ ② یعنی سونے کا مکان یا کم سے کم سونے کا پانی چڑھایا ہوا۔
③ (دوسرا ترجمہ) جب تک تم ہم پر ایسی کتاب نازل نہ کرادو۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا
رَّسُوْلًا ۝۹۴ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝۹۵ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ
بَصِيْرًا ۝۹۶ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ
وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا
خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝۹۷ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝۹۸

اور جس وقت لوگوں کے پاس ہدایت آئی تو اس وقت ایمان لانے سے ان کو صرف اس بات نے روکا کہ وہ کہتے تھے کہ: کیا اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا؟﴿۹۴﴾ (اے نبی!) تم (جواب میں ایسا) کہو کہ: اگر زمین میں فرشتے ہی اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم ان پر آسمان سے فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے﴿۹۵﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو کہ: اللہ تعالیٰ میرے اور تمھارے درمیان (میرے سچے رسول ہونے کی) گواہی دینے کے لیے کافی ہیں، یقینی بات ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (سب کچھ) دیکھتے ہیں﴿۹۶﴾ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیویں وہی سیدھے راستے پر ہوتا ہے اور جس کو (اللہ) گمراہ کرتے ہیں تو تم ان (گمراہوں) کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں پاؤ گے اور ہم ان (گمراہوں) کو قیامت کے دن ان کے منہ کے بل (اوندھا چلا کر) اندھا اور گونگا اور بہرا (کرکے) جمع کریں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا، جب بھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی تب ہم بھڑکا کر ان (کافروں) پر تیز کردیں گے﴿۹۷﴾ ان کی یہ سزا اس لیے ہوئی کہ انھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور (دنیا میں) وہ کہتے تھے کہ: کیا جب ہم (مرنے کے بعد) ہڈیاں اور چورا چورا ہو جائیں گے پھر بھی ہم کو نئے سرے سے بنا کر (قبروں سے) اٹھایا جائے گا﴿۹۸﴾

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ
لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ
رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝۠
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ
فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ۝

کیا وہ (کافر) اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس پر قادر ہے کہ ان جیسے (انسانوں) کو (پھر سے) پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ نے ان (کو پیدا کرنے کا) ایک وقت (قیامت) مقرر کر رکھا ہے جس (کے آنے) میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہے، پھر بھی یہ ظالم لوگ انکار کیے بغیر نہیں رہتے ﴿۹۹﴾ (اے نبی! ان کافروں سے) تم کہو: اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمھارے اختیار میں ہوتے ① تب تو خرچ (ہو کر یا ختم) ہونے کے ڈر سے تم ہاتھ روک لیتے ② اور انسان تو دل کا بڑا تنگ ہے ③ ﴿۱۰۰﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو نو (۹) کھلی ہوئی نشانیاں (یعنی احکام) دی تھیں ④ پھر (اب) تم بنی اسرائیل (کے خاص کر علما) سے پوچھو: جب موسیٰ ان (بنی اسرائیل) کے پاس آئے ⑤ تو فرعون نے ان (موسیٰ علیہ السلام) سے کہا کہ: اے موسیٰ! میرا تمھارے بارے میں خیال یہ ہے کہ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے ⑥ ﴿۱۰۱﴾

---

① اس سے مراد نبوت اور رسالت کے خزانے ہیں، اسی طرح مال و دولت کے خزانے بھی ہے کہ اس کی تقسیم اللہ نے اپنے قبضے میں رکھی ہے، اگر یہ طبیعت کے بخیل انسان کو تقسیم حوالے کی جائے تو وہ کسی کو دینے کے لیے تیار نہ ہوتا۔ ② یعنی خزانوں کو بند کر کے بالکل خرچ نہ کرتے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) انسان تو (اپنی طبیعت میں) بڑا ہی کنجوس ہے۔ ④ نشانی سے بعض مفسرین نے نو معجزات مراد لیے ہیں: [۱] عصا [۲] ید بیضا یعنی سفید چمکتا ہوا ہاتھ [۳] زبان سے لکنت کا دور ہونا [۴] دریا کا پھٹ کر اس میں راستے کا بن جانا [۵] طوفان [۶] ٹڈی [۷] قمل (جوئیں) [۸] مینڈک [۹] خون۔
بعض مفسرین نے نو احکام مراد لیے ہیں: [۱] شرک نہ کرو [۲] چوری نہ کرو [۳] زنا نہ کرو [۴] کسی کو بھی ناحق قتل مت کرو [۵] کسی بے قصور پر ناحق جھوٹا الزام لگا کر قتل مت کرو [۶] جادو مت کرو [۷] سود مت کھاؤ [۸] پاک دامن عورت پر تہمت مت لگاؤ [۹] جہاد کے میدان سے مت بھاگو۔ یہ ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ
یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾
وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ
لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا
فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ

موسیٰ علیہ السلام نے (جواب میں) کہا کہ: (اے فرعون!) تو (دل سے اچھی طرح) جانتا ہے کہ یہ تمام نشانیاں کسی اور نے نہیں؛ بلکہ آسمانوں اور زمین کے رب نے سمجھانے کے لیے ① اتاری ہیں اور اے فرعون! تیرے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ تو (ہلاک و) برباد ہونے والا ہے ﴿۱۰۲﴾ پھر فرعون نے یہ ارادہ کیا کہ ان (بنی اسرائیل) کو (مصر کی) زمین میں چین سے رہنے نہ دیوے ②، سو ہم نے (اسی وقت) اس (فرعون) کو اور اس کے ساتھ کے تمام لوگوں کو غرق کر دیا ﴿۱۰۳﴾ اس (فرعون) کے (غرق ہونے کے) بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ: تم زمین میں رہو، سو جب آخرت کے وعدے کے پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے (قیامت کے میدان میں سمیٹ کر) حاضر کر دیں گے ﴿۱۰۴﴾ اور قرآن کو سچائی کے ساتھ ہم نے اتارا اور قرآن سچائی کے ساتھ ہی اترا اور ہم نے تم کو (نیک لوگوں کے لیے جنت کی) خوش خبری سنانے والا بنا کر اور (نافرمانوں کو عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۱۰۵﴾ اور ہم نے قرآن کے جدا جدا حصے بنا دیے ③: تا کہ تم اس کو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے ﴿۱۰۶﴾ (اے نبی!) تم (ان کافروں کو) کہو کہ: تم اس (قرآن) پر ایمان لاؤ کہ نہ لاؤ،

⬅ ④ یعنی بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دلانے اور توحید کی دعوت دینے کے لیے آئے۔
⑤ بعض نے مسحوراً کو اسمِ فاعل کے معنی میں لیا ہے، اس وقت ترجمہ یہ ہوگا: میرا تمھارے بارے میں خیال ہے کہ اے موسیٰ! تم جو دو گر ہو۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ)۔
① یعنی بصیرت پیدا کرنے کے لیے۔ ②(دوسرا ترجمہ) (مصر کی) زمین سے ختم کر دیوے۔ (مصر سے) نکال دیوے۔ ③(دوسرا ترجمہ) اور قرآن کے یہ ہم نے (آیات، سورت وغیرہ سے) جگہ جگہ فصل رکھا۔

إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۩ ﴿۱۰۷﴾ وَيَقُولُونَ
سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ
خُشُوعًا ۩ ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا
تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ
يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿۱۱۱﴾

یقیناً جن لوگوں کو اس (قرآن) سے پہلے (آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا تھا جب ان کے سامنے (قرآن کی آیت) تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل ① سجدے میں گر پڑتے ہیں ﴿۱۰۷﴾ اور وہ (زبان سے) یہ کہتے ہیں کہ: ہمارے رب کی ذات (وعدہ خلافی سے) پاک ہے اور ہمارے رب کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے ② ﴿۱۰۸﴾ اور روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل (زمین پر) گر جاتے ہیں اور یہ (قرآن) ان کی عاجزی کو اور زیادہ کر دیتا ہے ③ ﴿۱۰۹﴾ (اے نبی!) تم کہو کہ: تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی (اللہ کو) پکارو گے (ذات تو ایک ہی ہے) تمام اچھے اچھے نام تو اسی (اللہ تعالیٰ ہی) کے ہیں ④ اور تم (جہر کے وقت) اپنی نماز او نچی آواز سے پکار کر کے مت پڑھو اور اس میں بالکل چپکے چپکے (نیچی آواز سے) بھی مت پڑھو؛ بلکہ ان (دونوں آوازوں) کے درمیان ایک (متوسط) راستہ اختیار کرو ⑤ ﴿۱۱۰﴾ اور تم کہہ دو کہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کوئی اولاد نہیں بنائی اور سلطنت میں کوئی اس کا شریک بھی نہیں ہے اور عاجزی (یعنی کمزوری) سے بچانے کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کو کسی مدد کرنے والے کی ضرورت نہیں ⑥ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی ایسی بڑائی بیان کرو جیسی بڑائی بیان کیے جانے کا اس کو حق حاصل ہے ⑦ ﴿۱۱۱﴾

---

① یعنی منہ کے بل۔ ② اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ پورا ہی ہوتا ہے، یہاں خاص طور پر جس زمانے میں جس نبی پر جس کتاب کو اتارنے کا وعدہ ہو اس کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے، خاص طور پر بنی اسماعیل کے نبی حضرت محمد ﷺ پر قرآن کو اتارنے کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے۔ ③ قرآن کی تلاوت کے وقت رونا اچھی بات ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے تو بہت اچھے اچھے نام ہیں۔ ⑤ معلوم ہوا آواز میں بھی اسراف ہوتا ہے اس سے بچنا چاہیے۔ ⑥ یعنی اللہ تعالیٰ میں کسی طرح کی کمزوری ہے ہی نہیں۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے یقین کے ساتھ اس کی بڑائی تو بیان کر۔